طبع اول

پانصد جلد

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہریک لفظ ترجمہ با محاورہ
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد ہفتم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما ابو احمد مولوی محمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت
سرکار آصفیہ

سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۳ فصلی

از عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون۔ اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلّص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہِ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴۔ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اون کو ایسی عالمانہ تالیف مین اون کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون

کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر

جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور

پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان ودل ادا کرتا ہون کہ

سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب

کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا

کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام

صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ

آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی

انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ

بقدر الماس سکّۂ عثمانیہ ہے اور معاونین باتقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب

ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا

لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز کے لئے

وقف کردیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے

اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھہ کو صرف خداوند کریم سے توقّع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون ۔ وہو علیٰ کُلِّ شَیٍٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

تقریظ ۔ ریختۂ کلک بلاغت رقم جناب میرزا مہدیخان کوکب تخلص ۔ اے ۔ آر ۔ ایس ۔ ایم ۔ آر ۔ اے ۔ ایس ۔ ئی ۔ پنشنر ناظم مردم شماری سرکار عالی

جلد ہفتم آصف اللغات کہ الآن زیر مطالعہ است بوجوہ عدیدہ مؤلف را مستوجب مبارکباد می سازد ۔ اول ازاین جہتہ کہ مایوسی کہ از علالت شدیدۂ ایشان عائد شدہ بود مبدل بامیدواری گردید و این جلد اولین است کہ پس از صحت یابی ایشان شائع شدہ ثانیاً اینکہ باب الف درہمین جلد باختتام رسیدہ آغاز بباب با می شود از انگارہ کہ بدست آمدہ است گویا بدین جلد ہفتم ربع ثانی این لغت مبسوط آغاز می شود وچنین گمان می کنیم کہ پس از اختتام حروف ب و پ نصف کتاب بانجام خواہد رسید وحروف باقیہ درمجلدات نصف آخر بیان خواہد شد ۔

۲ از زبان پارسی سبب زیاد بودن الفاظیکہ بالف وباشروع میشوند اینست کہ اکثر لغات کہ تعلق بحروف مختلفہ دارند بسبب الف وصل تحت الف می آیند و این کار مؤلف قابل تحسین است کہ بیان کامل آنہا را درین مقام جاے دادہ است پس درآیندہ ہرگاہ بیان الفاظ ولغات بدون الف وصل تحت ابواب متعلقہ خود بیایند بیانشان

بالفاظ مختصر کردہ خاطر خوانندگان را راجع بردیف الف نمودن کافی خواہد بود۔
ہمچنین است حالت اکثر لغات ردیف آلف و آبا کہ بسبب بودن صلۂ از و صلۂ ب
تعداد شان نسبت بہ ردیفہاے دیگر خیلی بیشتر است ۔

ق ملخّص کلام اینکہ چیزیکہ مایۂ پسندیدگی ما شدہ است بیان ماخذہا و اشتقاقات
الفاظ است کہ مؤلّف جہد بلیغ در آن بکار بردہ است وحتّی الوسع والطاقہ
درین کار از میل خاطریکہ باین طرف دارد سعی زیاد نمودہ است اگرچہ تحقیقاتش
بیشتر مبنی بر قیاس شخصی می باشد ولی مجبور باین بودہ است زیراکہ از کتب لغات
موجودہ ملکی و مددی کہ متمنّی آن بود بایشان نرسیدہ ۔ سبب اصلی آن اینست کہ مؤلفین
کتب موجودۂ لغت بسیار کم باینطرف باین طرف رفتہ اند وبطور ندرت وشذوذ گاہی
توجہ بماخذ بعض لغات کردہ اند کہ اوسطش از صدی دو نیز کمتر است بخلاف این
مؤلّف ممدوح کمتر لفظی را عاری از بیان اشتقاقش گذاشتہ است وحقیقت واقع
اینست کہ درین امر قیاس را مدخلت کلّی است خصوصاً در وقتیکہ موادے بدست
نباشد کہ بناے تحقیق اشتقاقات را بہ او مبنی توان نمود ۔

متعلق این امر ما را موقع اعتراضی حاصل است وآن اینست کہ مؤلّف
نسبت باکثر الفاظ می نگارد کہ فارسیان فلان لفظ را از زبان سنسکرت یا عربی
یا ترکی یا زبان دیگر گرفتہ اند ما میگوئیم کہ چون زبان پارسی با سنسکرت ہم عصر بودہ
بلکہ پارسی باستانی و سنسکرت دو خواہر بودہ اند کہ از یک مادر متولّد شدہ اند

ونسبت بعربی و ترکی نیز قدیمہ است پس چرا دیگران الفاظ پارسی را بزبان خود در نیاوردہ باشند و درین شکی نیست کہ بجہتہ تصفیہٴ این امر رجوع بتاریخ السنہ باید کرد و کار مشکل تر این است کہ متعلق ہر لفظی باید تحقیق نمود کہ در چہ سنہ وسالی استعمال کردہ شدہ ولے قطع نظر ازین زحمت شدید نمودہ اگر نظر بر قدامت زبان کنیم بطور سرسری این کار را انجام توان داد ۔

۴۔ این کتاب مبسوط دارائے محسنات بسیار است کہ اگر بخواہیم آن را بتفصیل برنگاریم تقریظ ما بطول خواہد کشید و چون ہر کس این را مطالعہ کند خود از آن واقف خواہد شد لہذا این بیان را بدین جملہ مختصر ختم می کنیم و از خدا خواستگاریم کہ عمر و صحت شمس العلما۔ خان بہادر نواب عزیز جنگ را برقرار دارد تا تالیف این کتاب را بنوعیکہ آغاز کردہ اند باختتام رسانند چون مؤلف ممدوح این ذخیرہٴ بے بہا را وقف کتابخانہ ہائے عمومی فرمودہ است ازین رو درخور تحسین و آفرین است و این فی الحقیقت تشکر بزرگیست در جلدوے امدادی کہ از دولت بہیّہ انگلیس و دولت ابد آیت آصفیہ ہی برائے اشاعت ہر جلدی برلے ایشان مقرر شدہ است ۔ عموم مردم را باید کہ شکر گذار این ہر دو دولت باشند کہ نصب العین شان ترویج علوم و تعلیم عموم است ۔

میرزا مہدی خان
۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ ہفتمین جلد این کتاب رسید و قطرۂ اشک شادی از دیدۂ ما چکید۔ پس ازانکہ از اشاعت ششمی جلد فارغ شدیم مبتلاے مرض النخاع گردیدیم کہ ہر دو پاے ما بے کار و ہمچون مفلوجے معذور از رفتار شد۔ سالے صاحب فراش بودیم بحالتے کہ دماغ ما خیلے چاق و از براے این کار سراپا مشتاق بود۔ می خواستیم کہ سلسلۂ تالیف را جاری داریم ولیکن اتفاق اطباے فرنگ بترک شغل مجبور و قوت دل و دماغ را تا ئین حفظ ما تقدم معذور داشت۔ عارضۂ ما کہ (بزبان لاطینی لوکوموتو اتاکسیا نام داشت) بقول شان ناقابل علاج بود و ادویۂ مجوزۂ شان مضعف دل و دماغ۔ ناچار رفتیم بمدراس تا از اطباے آنجا استمداد کردیم و تشخیص شان را خلاف اطباے مقامی نیافتیم رجوع کردیم بہ اطباے امریکائی و خیال شان ہم بہ لاعلاجی مرض مستحکم بود

پس بحال یاس و حرمان مراجعت کردیم بحیدرآباد۔ در نقل و حرکت سفرہا برداشتیم
تا مساعدت بخت۔ مارا به (حکیم نابینا) رساند و معالجۂ مرض خود را بدست حکمتش
برگماشتیم تا خوف لاعلاجیش باقی نماند۔ نام نامیش مولوی۔ حافظ۔ حکیم عبدالوہاب صاحب
انصاری است و بکنایۂ لطیف لقب گرامیش مظہر قدرت باری۔ بسیاری از بے بصران
روزگار که از مراتب فضیلتش بے خبر بودند سدّ راہِ ما شدند و بمحبّت و خلوصی که
با ما داشتند خواستند که از معالجه اش باز دارند۔ منّت مرمحبّی را که از حقائق احوال
آن مسیحاے زمان و از بیخردی آن بے تحقیقان آگاه فرمود۔ آنکه در بخصوص خضر
طریقت باشد۔ سید علی بہار نام دارد و خدایش بکام دارد که بوسیلۂ اطمینانِ
بیانش بخدمت مسیحاے زمان رسیدیم و در ہشتمی ماہ از آغاز معالجه۔ آثارِ
صحّت خود دیدیم۔ اکنون پاے پابدستگیریش قوّتِ رفتار دارد و دست با پا
مردیش یاراے این کار۔

نظم

شنیدم آنچه ز اوصافِ بوعلی سینا	بدیدہ چشم من آن در حکیم نابینا
بنانِ او ز نگاہِ کسے بود دہ چند	بصیرتش ز بصارت ہزار گونه بلند
چه این برویت قاروره می کند نازے	که آن به نبض شناسی نماید اعجازے
گذشت اگر ہمه مکتوبِ حکمتش ز نظر	مطالب ہمه این را بسینه مستحضر
بچشمِ اہلِ نظر لاعلاجیم جا داشت	زہے علاج که شافی بدستِ اعمیٰ داشت

خطا بچشم طبیبی که برگمارد چشم
عطاے شافیِ مطلق بدستِ او جا کرد

به نعمتے که خدایش به دل عطا کرد است
عدیلِ او نبود در زمانه نبّاضی

ز فیضِ عام علاجش کسے خبر دارد
نگاہِ غیر بصیرت بچشم کور تر است

شفا بدست حکیمی که او ندارد چشم
خفاے دیدهٔ ظاهر درِ دلش وا کرد

نشانهٔ نظرِ عالمی خطا کرد است
مثیلِ او نبود بهرِ خلق فیّاضے

که تیره پردهٔ غفلت ز چشم بر دارد
بصیرِ کور بچشمِ زمانه دیده ور است

نظر کشاے ارسطو حکیم نابینا ست
طبیبِ ما مطب آموزِ بوعلی سینا ست

طبعزادِ عزیز جنگ ولا مؤلف کتاب

یکم بهمن ماه الٰہی ۱۳۲۴ فصلی

انگشت برک اصطلاح۔ بقول برہان (برک بضم بای ابجد وفتح رای قرشبت وسکون کاف جانوریست کہ او را موش کور می گویند و پیوستہ در زیر زمین باشد و بیخ درخت و نباتات را می خورد گویند پیاز و گندنا بسیار دوست دارد چون بر در سوراخ او نہند۔ بیرون آید و او را بگیرند و گوشت او زہر قاتل است صاحب بحر و سراج فرماید کہ نام موش کور است و صاحب محیط بر موش کور فرماید کہ اسم فارسی است و بشیرازی انگشت برک و باصفہانی وانزہ سبانگ و بعربی فارۃ المسک و بدیلمی کابیش و بہندی چھچوندر۔ گویند کہ چشم آن نیست و در زمین نمناک می باشد و ریشہای اشجار را می خورد و دران حرارت قوی با رطوبت و سمیت است و لہذا از داخل غیر مستعمل مؤلف گوید کہ انگشت برک بمعنی جانوری خرد ترجسم انگشت دارند یعنی سیاہ جسم ہمچون انگشت کہ بدن و جسم آمدہ۔ فارسیان موش کور را بدین اسم کنایۃً موسوم کردہ اند و ہمین باشد وجہ تسمیۂ این۔ (اردو) چھچوندر۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ موش کور۔ ایک قسم کا چوہا جو رات کو نکلتا ہے اور اسکے جسم سے مشک سے ملتی ہوئی بدبو آتی ہے۔

انگشت برکسی خائیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند نوعی از تہدید کہ اتو بارخطا کنند (خاقانی ؎) لعلت اندر سخن شکر خایدت انگشت برقمر خاید۔ مؤلف گوید کہ خائیدن بمعنی جاویدن و بدندان نرم کردن و شگافتن آمدہ کذا فی الموارد۔ پس معنی لفظی این جاویدن انگشت بدندان برکسی است و کنایہ از عتاب کردن بران و این خلاف عمل است کہ بحالت غصہ انگشت می خایند و معنی (انگشت برماہ خائیدن) کنایہ و رکنایہ یعنی ماہ را دونیم کردن کہ خوفناک کردن ماہ است و اشارہ لطیف بسوی معجزۂ شق القمر

پیغمبر ما علیہ الصلوٰۃ و السلام چنانکہ از سند با لا ظاہر است
کہ یارہم اعجاز شق القمر کند و مجرد (انگشت خاییدن) بجا پیش
می آید (اردو) کسی کو انگلی سے ڈرانا۔ جیسا کہ ہندوستان
مین عادت ہے کہ کوئی بزرگ اپنے خرد پر خفا ہوتا ہے
تو انگشت شہادت کو بلند کرکے حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے
کہ خبردار اگر یہ کام کریگا تو مین تجھکو سزا دونگا۔ دانت
پیسنا۔ بقول آصفیہ نہایت غصّے مین ہونا اور بلحاظ
معنی آخر خوفناک کرنا۔ شق القمر کرنا۔

انگشت برکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
شمس بہ معنی محو کردن۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد
و سند استعمال ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ اگر سندی
بدست آید قیاس توان کرد کہ اشارہ کردن بانگشت
باشد و مخاطب را بسوی خود رجوع کردن و مقابل
را محو کردن و این بعید نیست اگر فاعل این محبوب
باشد (اردو) محو کرنا۔

انگشت برلب بردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
ناصری و رشیدی و شمس کنایہ از بحرف آوردن
ساکت را مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی
پیش نشد و بخیال ما (انگشت برلب کسی بردن)
البتہ موافق قیاس است کہ چون کسی سکوت اختیار
کند عادت است کہ مخاطب او بکمال محبت انگشت
خود را برلب ساکت مس کند و گوید کہ خاموش چرا
بودہ باید کہ چیزی بگوئی (اردو) انگلی کسی مخاطب
ساکت کے ہونٹ پر چھو کر بات کرنے کو کہنا۔ خاموش
شخص سے بات کرانا۔

انگشت برلب زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و وارستہ و جامع کسی را بر سر حرف آوردن
و استدعای سخن کردن مؤلف گوید کہ می بایست
کہ (انگشت برلب کسی زدن) قائم کنند و بہار ہمچنین
کردہ است کہ می آید (قدسی ع) نالہ خشک
زبان را اثری ہست از ان: قدسی انگشت
زند برلب پیمانۂ خویش: صاحب جہانگیری در خاتمۂ
کتاب ذکر این کردہ (ظہوری ع) حق کردہ
بحشمت ہنر محتشمت : ارقم زدہ بر چشم حسود از قسمت

در وصف خط اینها که شنیدی زدوات ؛ گر بر لبش انگشت نمیزد قلمت ؛ (صائب ؎) اگرچون کاسہ خالی نیستند از مغز این سرها ؛ چرا انگشت بر هر لب زنی فریاد می خیزد ؛ (اردو) دیکھو انگشت بر لب زدن۔

انگشت بر لبش نه و نغمه بشنو | مقوله - بهار ذکر این کرده فرماید که یعنی او را بحرفے آورکه مرخفی را ظاهر کند - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده بخیال ما این مقوله متعلق است بمصدر مرکب (انگشت بر لب کسی نهادن) که مرادف انگشت بر لب زدن باشد که گذشت و مقوله بالا سند این استعمال است (اردو) مضمار کو چھیڑو اور نغمه سنو - دیکھو انگشت بر لب زدن -

(الف) انگشت بر لب کسی بردن | مصادر

(ب) انگشت بر لب کسی زدن | اصطلاحی

(ج) انگشت بر لب کسی نهادن | تعریفی

این بر (انگشت بر لب بردن و زدن) کرده ایم بهار ذکر (ب) کرده فرماید که (۱) بر سر حرف آوردن (عبدالسلام پیامی ؎) هزار صاعقه پنهان بزیر لب دارم ؛ برو برو مزن انگشت بر لبم پنهان (مرزا عرب ناصح ؎) بازم خروش دل بزبان جوش می زند ؛ انگشت ناله بر لب خاموش می زند ؛ مؤلف عرض کند که در معنی اول تخصیص به حرف و سخن نباشد بلکه بخنده آوردن هم (ظهوری ؎) وصل تو گر بر لبش انگشت زد است ؛ کز شوق نیاید دهن خنده بهم ؛ و به شیون و بکا آوردن هم متعلق به معنی اول است (ابوطالب کلیم ؎) صبا ز لعل لبت جام ماتمی دارد ؛ زدم چو بر لبش انگشت گرم شیون شد ؛ حاصل این است که (۱) بمعنی مطلق اشاره بر لب کردن است که از آن مخاطب به سخن در آید یا بخنده یا به ناله و فریاد و (۲) بقول بهار منع کردن از سخن هم (عبداللطیف خان تنها ؎) حرفی بگوش داغ ز خوناب می زنم ؛ انگشت زخم بر لب سیلاب می زنم ؛ یعنی سیلاب را که آواز می کند اشاره خموشی می کنم - حاصل اینست

کہ اگر بحالت خاموشی کسی انگشت بر لبش زنند اشارہ بحرف زدن یا خندیدن یا نالہ و بکا کردن است و اگر بر لب کسی انگشت زنند کہ گرم تقریر است یا خندہ و بکا اشارہ ساکت کردن آن (اردو) (الف۔ب۔ج) خاموش شخص کو بات کرنے یا ہنسنے یا رونے کے لئے چھیڑنا۔ انگلی سے اسکے ہونٹ پر اشارہ کرنا (۲) بات کرتے ہوے یا ہنستے ہوے یا روتے ہوے شخص کے ہونٹ پہ انگلی رکھکر روکنا۔

انگشت برلب گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر (۱) متعجب و متحیر و (۲) متاسف ماندن بہار بر معنی اول قانع (شیخ شیراز ۵) بخندید و انگشت برلب گرفت ۔ کہ سعدی مدار انچہ دیدی شگفت ۔ (اردو) (۱) انگشت بدندان ہونا دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔ (۲) متاسف ہونا افسوس کرنا۔

انگشت برلب نہادن مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف انگشت برلب گرفتن کہ بقولش متعجب و متحیر شدن است۔ سندی کہ پیش شد بر انگشت بلب نہادن می آید (اردو) دیکھو انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی۔

انگشت برنمک سودن مصدر اصطلاحی

بقول صاحب ناصری کنایہ از سوگند خوردن و عہد کردن باشد دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ولیکن صاحب ناصری از اہل زبانست و قولش اعتبار را شاید (اردو) قسم کہانا۔ عہد کرنا۔

انگشت بریدہ را نمک نمی کنند مثل۔ بقول بہار کنایہ از شخص نافرمان و خودرای دیگر کسی از محققین امثال ذکر این نکردہ و سندی ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این تقاضای این می کند کہ استعمال این بجائی کنیم چون کسی را مرتکب کاری خلاف عقل بینیم ۔ شخص نافرمان را ازین تعلقی نیست و شخص خودرای اگر کار خلاف عقل کند استعمال این بحق علش میتوان کرد نہ کنایہ

از ذات او۔ اگر استعمال این مثل در اثبات کنند
جا دارد کہ برای شخص خود رای استعمالش کنیم۔
معاصرین عجم با اتفاق دارند (اردو) کن
ہین کہتے ہین "زخمون پر کوئی نمک نہین لگاتا"
یعنی زخم پر نمک لگانا یا چہڑکنا خلاف عقل ہی
جس سے زخم تازہ ہوتا ہے اور مندمل نہین ہوتا
اس اردو کہاوت کا مقصد وہی ہے جو
فارسی مثل کا مطلب ہی۔

انگشت بگوش نہادن | مصدر اصطلاحی
بقول انند و بحر و بہار بند کردن سوراخ
گوش تا شنیدہ نہ شود (ابو طالب کلیم ۵)
تیشہ با سخت دلی می نہد انگشت بگوش ؎
نتواند کہ بدرد دل فرہاد رسد ؎ (اردو) کانون
مین انگلیان رکہنا یا دینا۔ بقول آصفیہ
کسی کی آواز نہ سننے کی غرض سے کانون کو
بند کرنا۔

(الف) **انگشت بلب** | اصطلاح۔ بقول
خان آرزو در سراج بمعنی ندامت و پشیمانی
(ب) **انگشت بلب زدن** | بحرف آن وارد
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ مؤلف
عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی باشد
بمعنی نادم و پشیمان و خاموش۔ و بہ تحقیق ما
بمعنی ندامت و پشیمانی نیست و (ب) ہمان
کہ ذکرش بر (انگشت بر لب کسی زدن) گذشت
(اردو) (الف) نادم۔ پشیمان۔ (ب) دیکھو
انگشت برلب کسی زدن کے پہلے معنی۔

انگشت بلب نہادن | مصدر اصطلاحی
بمعنی اول انگشت برلب گرفتن است بہار
این را بصلہ برآوردہ کہ گذشت (علی خراسانی
۵) تا فروزان شدہ در اوج صفا مہر رخت ؎
ماہ انگشت بلب می نہد و حیران است ؎ (اردو)
دیکھو انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی۔

انگشت پشیمانی | اصطلاح۔ مرکب اضافی
بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید

که سبابه باشد که بحالت پشیمانی بدندان گیرند
(ابو طالب کلیم ۵) در دهن روزهٔ حرمان
من ٭ نیست جز انگشت پشیمانیم ٭ (اردو)
ندامت کی انگلی (مونث) یعنی وه انگشت شهادت
جو بحالت پشیمانی اور ندامت دانتون مین
دابی گئی هو۔

انگشت پیچ | اصطلاح - بقول صاحب
بحر و وارسته (۱) بمعنی عهد و پیمان و (۲) دستاویز
و بقول بهار (۳) بمعنی مدخول و اعتراض کرده
شده نیز و بتحقیق ما (۴) به معنی گره هم (کمال
خجند ۵) سر رشتهٔ قرار شد از دست و پیمان نیز
انگشت پیچ ما سخن زلف دلرباست ٭ (ظهوری
در صفت قلم ۵) نکته چون مو شود انگشت
پیچ وقتش ٭ حرف گیر و خرده دانش گشته شان
نکته دان ٭ (ظهوری ۵) بجنبش زبان آن زمان
جمله هیچ ٭ همه حرف ها کرده انگشت پیچ ٭ (میر خسرو
۵) چو خواهی که کم گردی انگشت پیچ ٭ بباید بشنید
گوی و میندیش هیچ ٭ (نثر از ملا طغرا در ثمرهٔ طبع
۴) ناف مرکز را چون دایهٔ قضا به تیغ مشیت
برید از نهایت کوچکی جای انگشت پیچ دران
ندید " مؤلف عرض کند که وجه تسمیه (۱) جز این
نباشد که فارسیان چون با کسی عهد و پیمان کنند
سبابهٔ خود را با سبابهٔ مقابل می پیچند و این
علامت عهد و پیمان است و بدین معنی اسم
مفعول ترکیبی باشد و نسبت (۲) عرض می شود
که عادت است که دستاویز را بعد ترتیبش به
انگشت می پیچند تا نوردیده شود و محفوظ ماند و
بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است و جا دارد که
که وجه تسمیه (۱) مجازاً برای (۲) هم مستعمل شود که
دستاویز هم نتیجهٔ عهد و پیمان است (۳) مورد
اعتراض را بدین وجه انگشت پیچ گفتند که انگشت
اعتراض بر و بلند شده است و بدین معنی هم
اسم مفعول ترکیبی باشد بمعنی پیچیده در انگشت
یعنی در حیز انگشت اعتراض آمده و کنایه از اعتراض

کردہ شدہ و (۴) خیرمی دہد از عمل کہ چون خواہند رشتہ را گرہ زنند سرش را در انگشت پیچ دادہ می کشند تا گرہ می افتد و این معمول خیاطان است وجا دارد کہ پیشینیان ناف نومولود را ہم بشکل رشتہ گرہ می دادند ولیکن اطبا و حکما می معاصر بوسیلۂ رشتۂ ریشم بر و گرہ زنند پس بہ معنی چہارم ہم اسم مفعول ترکیبی باشد (اردو) (۱) عہد و پیمان - قول و قرار مذکر - (۲) دستاویز - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث - تمسک قبالہ - وثیقہ - سند - نوشتہ - اقرار نامہ (۳) اعتراض کیا ہوا - (۴) گرہ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مونث - گانٹھ - عقدہ -

(۱) انگشت پیچ کردن (مصادر اصطلاحی)

(۲) انگشت پیچ گردیدن (۱) آوردن

در معرض اعتراض متعلق بہ معنی سوم انگشت پیچ کہ گذشت و سند این از کلام ظہوری ہمدرانجا ند کور و (۲) در معرض اعتراض آمدن متعلق بمعنی سوم انگشت پیچ و سند این از کلام میر خسرو ہمدرانجا گذشت (اردو) (۱) قابل اعتراض قرار دینا معرض اعتراض مین لانا - لائق اعتراض ٹھہرانا (۲) اعتراض کیا جانا - معرض اعتراض مین آنا

(۱) انگشت تحیر بدندان داشتن (مصدر اصطلاحی)

بہار ذکر این کردہ کہ بہ معنی حیرت ناک بودن است و عادت است کہ بحالت تحیر انگشت خود را بدندان گیرند بہار سند این از محمد صالح بیگ بن میرزا مومن تبریزی آوردہ (ع) تقصیر بسی گنہ فراوان دارم ؛ ای منبع جود چشم احسان دارم ؛ از کردۂ زشت خویش تا روز جزا ؛ انگشت تحیر بدندان دارم ؛ و از ہمین قبیل است ----

(۲) انگشت تحیر بدہن داشتن (خواجہ آصفی ع)

دارند بدور شکرستان تو خوبان ؛ چون نیشکر انگشت تحیر بدہن ہا ؛ و ہم برین قیاس است ---

(۳) انگشت تعجب بدندان گرفتن (شیخ عراقی ع)

(۴) انگشت تعجب گزیدن

گرفت بدندان فلک انگشت تعجب ؛ چون من بدو انگشت لب یار گزیدم (طالب املی ع) گردیدہ نرگس بمثل نور پذیر ؛ انگشت

تعجب نگزی اختر ما را ۔ (اردو) (۱ تا ۴) انگشت
بدندان ہونا ۔ دیکھو انگشت بدندان گرفتن ۔

(۱) انگشت حسرت برلب بودن | مصادر اصطلاحی
(۲) انگشت حسرت در کام شدن | بہار
(۳) انگشت حسرت گزیدن | بر انگشت

(۱۵۰۶) (۱۵۰۸) (۱۵۰۹)

حسرت قانع وازہنا دپیش کردہ اش این ہرسہ اصطلاح
بدست آمدہ مؤلف عرض کند (۱) حسرت زدہ بودن باشد
(۲) و (۳) کنایہ باشد از حسرت وافسوس
کردن کہ درہمچو حالت عادت است کہ سبابہ را
بدندان گزند (میرزا معز فطرت ۔) دلم را برد
از کف جلوۂ خورشید سیمائی ۔ کہ ماہ نو بود انگشت
حسرت برلب بامش ۔ (ملا قاسم مشہدی ۔)
شود انگشت حسرت سرو در کام چمن پیرا ۔ چو
در گلشن نمائی جلوہ گر آن قد رعنا را ۔ (عرفی ۔)
حرامم باد ذوق عشق اگر تا جان و دل باشد ۔
بلب وندان فشارم می گزم انگشت حسرت را ۔
(اردو) دانت تلے انگلی دبانا ۔ بقول آصفیہ
انگشت بدندان گرفتن کا ترجمہ ۔ افسوس کرنا ۔
تاسف کرنا ۔ حیرت میں ہونا ۔ تعجب میں ہونا
دیکھو انگشت بدندان گرفتن ۔

انگشت حلقہ | اصطلاح ۔ مرکب اضافی ۔
بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ نبصر است و
نبصر انگشتی را نامند کہ میان وسطی و خنصر باشد ۔
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد
بعضی از معاصرین تصدیق این کنند و گویند کہ
در بعض وظائف نر انگشت یعنی ابہام را با نبصر
جمع کردہ حلقہ کنند و بہمین سبب فارسیان نبصر را
انگشت حلقہ گفتہ اند (اردو) چھنگلی یا چھنگلیا کے
بازو کی انگلی ۔ مؤنث

انگشت حیران | اصطلاح ۔ بقول انند و بہار
بمعنی انگشت حیرت است یعنی ہمان سبابہ کہ در
عالم تحیر بدندان گزند (زلالی ۔) دہانہا در
ثنایش چشم قربان ۔ زبانہا در دہان انگشت حیران
(اردو) انگشت تعجب کہ سکتے ہیں یعنی انگشت شہادت

جو تعجب اور حیرت کے وقت دانت مین پکڑتے ہین

(۱) **انگشت حیرت** | اصطلاح مرکب اضافی
صاحب آصفی ذکر این کردہ۔ ہمان انگشت
حیران کہ گذشت وازہمین است۔۔۔۔

(۲) **انگشت حیرت دردہان گرفتن** | کنایہ
از حیران ومتعجب شدن بہار ذکر این کردہ خسرو
ـــہ) عروس باقلی اینک سر انگشتان سیہ کردہ
کجا نظارگی کانگشت حیرت دردہان گیرد
(اردو) (۱) دیکھو انگشت حیران۔ (۲) دیکھو
انگشت تعجب بدندان گرفتن۔

انگشت حیف | اصطلاح۔ بہار ذکر این
کردہ ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف
انگشت حسرت باشد یعنی ہمان ستابہ کہ بجائے
افسوس وحسرت بدندان گیرند (نورالدین
ظہوری ـــہ) بمرگ رشک غیرتیان را
صلا مزن انگشت حیف درتہ دندان ندیدہ
(اردو) انگشت حسرت کہ سکتے ہین یعنی وہ
انگشت شہادت جو افسوس اور حسرت کے
مقام مین دانتون مین دبائی جاتی ہے۔

انگشت خائیدن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار انگشت خوردن در ندامت باشد
صاحب برہان گوید کہ کنایہ از حسرت وافسوس
وندامت وپشیمانی باشد۔ خان آرزو در سراج
متفق با برہان مؤلف گوید کہ عادت است
کہ شخص پشیمان انگشت خود می خاید پس انگشت
خائیدن بہ معنی نادم وپشیمان شدن باشد۔
(میرزا صائب ـــہ) از گداز شمع روشن شد
کہ در بزم وجود روزی روشن دلان انگشت
خود خائیدن است (اردو) دیکھو انگشت
حسرت گزیدن۔

انگشت خروس | اصطلاح۔ بقول صاحب
شمس لغت فارسی است نام طعامی۔ دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد ومعاصرین عجم ہم
ساکت وسند استعمال ہم پیش نشد۔ بخیال ما مرکب

اضافی است وکنایه باشد که فارسیان قدیم طعامی
می ساخته باشند که با انگشت خروس مشابهت
داشته باشد دیگر هیچ (اردو) انگشت خروس
فارسی مین ایک خاص قسم کی غذا کا نام ہے۔

انگشت خم به پیشانی زدن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب تحقیق عرق از پیشانی بانگشت
دور کردن چه دران وقت انگشت را خم می زنند
(شاعری در صفت اسپ گوید ؎) زنعل توسنش
گرفتح دم زد؛ به پیشانی هلال انگشت خم زد؛
مؤلف گوید که صراحت نکرد که این شعر مال کدام
است باتی حال مضمونی لطیف دارد - دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم حالا بر زبان
ندارند (اردو) پیشانی کا پسینه انگلی سے صاف کرنا

(۱) **انگشت خواره** | اصطلاح و مصدر

(۲) **انگشت خوردن** | اصطلاحی (۱) بقول
بهار که بذیل (۲) آورده به معنی انگشت گزنده صاحب
آصفی ذکر (۲) کرده و بهار این را مرادف انگشت
خاییدن گفته (حکیم زلالی ؎) بشوی پروانه چین
از نظاره؛ مشو مانند شمع انگشت خواره (وله
؎) سازم شده از تو پردهٔ سوز؛ انگشت
خورم چو شمع تا روز؛ مؤلف عرض کند که خوار
مزید علیه خور باشد بزیادت الف و خواره مزید علیه
خوار بزیادت های هوز در آخر و (۱) اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) (۱) نادم پشیمان دانت
تلے انگلی دبایا ہوا (۲) دیکھو انگشت حسرت
گزیدن۔

انگشت داشتن بر سخن | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی بذیل انگشت داشتن سند این
آورده و بخیال ما این همانست که بر انگشت
اعتراض نهادن بر حرف و گفتار) گذشت۔
(فانی ؎) سیاه رو شود آنکس که عیب بین
گردد؛ چو خامه بر سخن هیچکس مدار انگشت؛
مخفی مباد که صاحب آصفی (انگشت داشتن
بر چیزی) را به معنی اعتراض کردن و عیب گرفتن

مصدری قرار داده و بخیال ما این تعمیم درست نباشد زیراکه اگر ما استعمال (انگشت برلب داشتن) کنیم داخل همین تعمیم می شود و معنی این خاموش بودن باشد فتامل (اردو) دیکهو انگشت اعتراض داشتن برحرف وگفتار۔

انگشت دراز | اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحواله بهار به دال و رای مهمله بالف کشیده وزای هوز درآخر بمعنی انگشت میانه باشد که بعربی وسطی خوانند وهمین را انگشت مهین هم گویند مؤلف گوید که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این اصطلاح نکرده و بهار هم ساکت و سندے هم پیش نشد ولیکن موافق قیاس است۔ و معاصرین عجم تصدیق کنند (اردو) بیچ کی انگلی مؤنث۔

انگشت درچشم کردن | (مصدر اصطلاحی) بقول بهار و وارسته مزاحمت و تعرض کردن (نصیر همدانی ؎) هرگز نگهی نکرد تو بر چشم؛ جز گریه نکرد کار دیگر به چشم؛ شد کیسه تهی دیده ام از اشک و زطعن؛ هر دم مژه انگشت کند در چشم؛ مؤلف گوید که انگشت در چشم کردن حائل شدن است در نظر و معنی مزاحمت و تعرض کنایه باشد (اردو) تعرض کرنا۔ روکنا۔ دکن مین کهتے هین آنکهه پر هاتهه رکهنا یعنی مشاهدے مین مزاحم هونا۔

انگشت درچشم کشیدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف انگشت درچشم کردن که گذشت۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشد ولیکن موافق قیاس است (اردو) دیکهو انگشت درچشم کردن

(۱۸۱۰)

انگشت در دندان | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از نادم و پشیمان۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری ؎) آشنا را سر بزانو هشت آشنا چاره گر انگشت در دندان چه است؛ (اردو) نادم۔ پشیمان۔ دانت تلے انگلی دبا یا هوا۔

(الف) **انگشت در دهان داشتن** | مصدر

(ب) انگشت در دهان گرفتن | اصطلاحی

(ج) انگشت در دهان ماندن | صاحب

(د) انگشت در دهن گرفتن | بحر عجم

(ه) انگشت در دهن ماندن | ذکر

(الف و ب و ج) کرده که به معنی (۱) تحیر و تعجب
و (۲) متاسف ماندن است - بهار ذکر (د)
و (ه) کرده بر معنی اول قانع (صائب ج سه)
مصوریکه شبیه ترا کند تصویر ؛ ز خامه اش سر انگشت
در دهان ماند ؛ (امیر خسرو ج سه) در تماشای
آن زبر تا زیره ؛ ماند انگشت در دهان تا دیرش
(اردو) دانت تلے انگلی دابنا - انگشت
بدندان ہونا -

(۱) انگشت در سوراخ کژدم کردن | مصدر
(۲) انگشت در سوراخ مار کردن | اصطلاحی

بقول بہار کنایہ از دیدہ و دانستہ خویشتن را در
معرض ہلاک افگندن (شیخ شیراز سله) دگر
رہ گر نداری طاقت نیش ؛ مکن انگشت
در سوراخ کژدم ؛ (میرزا طاہر وحید سله)
ز اہل جہان را شدہ خواستگار ؛ کردہ انگشت
بسوراخ مار ؛ (اردو) جان بوجھکر ہلاکت میں
پڑنا - اپنے ہاتھوں مصیبت اور ہلاکت میں پڑنا
دکن میں کہتے ہیں "سانپ کی بل میں انگلی کرنا"

انگشت در کون کردن | مصدر اصطلاحی

بہار و آنند ذکر این کردہ بر معروف قانع مؤلف
گوید که کنایه باشد از تحریک کردن و بر سر شورش
آوردن حیف است که سندی پیش نشد و لیکن
در روزمرہ سوقیان عجم مستعمل (اردو) گانڈ میں
انگلی کرنا - بقول آصفیہ چھیڑ خانی کرنا چھیڑنا
دق کرنا - ستانا -

انگشت در نیل کشیدن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر (۱) رسوائی و (۲) نشان فقر
و (۳) ترک دادن کاری - دیگر کسی از محققین
ذکر این نکرد و سند استعمال هم پیش نشد و انگشت
نیل کشیدن بهمین معنی می آید و ما همه را انجا تعریف

کامل این کنیم (اردو) دیکھو انگشت نیل کشیدن۔

انگشت دریغ اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بہار معروف و سندی پیش نشد مؤلف عرض کند کہ مرادف انگشت حیف باشد کہ گذشت و موافق قیاس است (اردو) دیکھو انگشت حیف۔

انگشت دشنام اصطلاح۔ بقول بہار مراد ف انگشت رد (کہ می آید) و فرماید کہ این مجاز است چراکہ عوض آن دشنام خواہد شنید۔ صاحب بحر فرماید کہ (۱) کنایہ از انگشت نہادن باشد و (۲) بہ معنی انگشت شہادت خان آرزو نسبت معنی اول فرماید کہ انگشت اعتراض را گویند کہ نتیجۂ اعتراض دشنام باشد صاحب جامع کہ از اہل زبانست نسبت معنی اول فرماید کہ کنایہ از انگشت بکون کردن کہ بترکی ساؤگو نید چہ در عوض آن دشنام است مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و معاصرین عجم با صاحب جامع اتفاق دارند یعنی (۱) انگشتی را گویند کہ در مقعد دیگری کردہ شود کہ مفعولش معاً دشنام می دہد بر خلاف آن اگر انگشت اعتراض بلند کنند۔ عوض آن دائماً دشنام نیست و نسبت معنی دوم اگر سند استعمالش بدست آید توانیم قیاس کرد کہ انگشتی کہ دشنام می آرد ہمان انگشت شہادت است بنا ٌ علیہ آنرا بمجاز انگشت دشنام گفتہ باشند ولیکن این معنی قابل نظر است و معاصرین عجم تسلیم نمی کنند۔

(اردو) (۱) فارسیون نے اس انگلی کو جو کسی کی مقعد مین کی جائے انگشت دشنام کہا ہی اس لیے کہ اس فعل کے عوض مخاطب سے دشنام کا معاوضہ ملتا ہے (۲) دیکھو انگشت شہادت۔

انگشتر بقول بہار ترجمۂ خاتم و مرادف مہر و مرکب است از انگشت و یکی از کلمات نسبت و فرماید کہ بالفظ در انگشت کردن استعمل۔ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ رای مہملہ برای نسبت آید ہمچون لہ و لہر و جا دارد کہ این

بتقدیم غنف انگشتری گیرہم کہ می آید۔ اندرین صورت
رای مہملہ زائد باشد ہمچون شنا و شنار (طالب
آملی سے) بی داغ چو نام دل کنم ثبت ؛ انگشتر
بی نگین نویسیم ؛ (ابوطالب کلیم سے) میدہد انگشت
سلیمان از کف شہوت پرست ؛ طفل را در د
حلوا بہتر از انگشتر است (صائب سے) مرکز
از دائرہ انگشتر فرمان دارد ؛ مور در خانہ خود
حکم سلیمان دارد ؛ (اردو) انگشتر۔ بقول ہیر
(بذیل انگشتری) اسم مونث انگوٹھی (بحر سے)
خوبرو طرفہ نگینے ہین کہ ارباب نظر ؛ مثل انگشتر
انہین آنکھون مین گہر دیتے ہین ؛ (ناسخ سے)
جو دہن ہے نقش ہے اسمین تمہارا نام پاک ؛
کوئی انگشتر جہان مین بے نگین ملتی نہین ؛

انگشتر افشاندن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ریختن و ظاہر کردن
است (طالب آملی سے) عشق چون مہر تبسم
زندم بر لب زخم ؛ غمزہ انگشتر الماس نگین افشاند
(اردو) انگوٹھی ظاہر کرنا۔

انگشتر پا | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر
و بہار و وارستہ (۱) انگشتری کہ زنان در انگشت
پا کنند و (۲) چیزی بی اعتبار۔ خان آرزو در چراغ
بر معنی دوم قانع مؤلف گوید کہ معنی دوم بہ تبدیل
مجاز است کہ انگشتر پا بہ نسبت انگشتر دست بسیار
کم بہا می سازند و نگینہ ہای کم بہا بر وی نشانند
از انکہ در رفتار اکثر ضائع می شود و اکثر انگشتر
پا مرصع نمی باشد بلکہ سادہ کار از محض نقرہ یا طلا
(صائب سے) شدی ہر حلقۂ انگشتر پای نگار
نمی زد بر کمر آن شوخ گر زلف بلندش را ؛ (اسمعیل
ایما سے) قدم چو خم می شود انگشتر پا می گردد ؛ قدر
و قیمت بجوانیست کہن سالان را ؛ (مخلص
کاشی سے) خطا چو از طرف بناگوش تو پیدا شود ؛
حلقۂ زلف بتان انگشتر پا می شود ؛ بہار گوید کہ
(۳) از اسناد ذیل بہ معنی مانع و حجاب مستفاد میشود
(میرزا صائب سے) حجاب آسمان کی مانع ما

بیتوا ند شد ؛ فلک ما را کجا انگشتر پا می تواند شد
مؤلف گوید کہ از فلک دور فلک مراد است
(ولہ ؎) حسن زندانی بود در حلقۂ فرمان عشق
طوق قمری سرو را انگشتر پا می شود ؛ بخیال
ازین ہر دو شعر انگشتر اصلاً بمعنی حجاب و مانع
نیست اگرچہ انگشتر دست و پا حاجب یک حصّہ
انگشت دست و انگشت پا ست بلکہ در شعار
آخر الذکر معنی حقیقی است کہ بر (۱) گذشت و بہ
تأمل توان دریافت کہ معنی ہر دو شعر خیلی نازک
است فتأمل (اردو) (۱) پاؤنکا چھلا - مذکر
یعنی وہ چھلا جو پاؤن کی انگلی مین پہنتے ہین (۲)
بحقیقت چیز - مونث (۳) مانع - حاجب چھپانیوالا

انگشت رد | اصطلاح - وارستہ فرماید کہ
مرادف دست رد و آن معروف است -
(قدسی ؎) بود حسن آزاد ز انگشت رد ؛ مگر
دست در دامن عشق زد ؛ صاحبان بحر و بہار
ہمزبانش (ملا قاسم مشہدی ؎) بی غرض
یا بی چو حرف انگشت رو بر دی منہ ؛ حاجت
مسواک کی باشد دہان پاک را ؛ مؤلف
گوید کہ دست رد بمعنی دست اعتراض است
پس انگشت رد بمعنی انگشت اعتراض باشد کہ بعیب گیری
بر خلاف کسی بر دارند (اردو) دیکھو انگشت
اعتراض -

انگشت رد نہادن | استعمال صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی اعتراض کردن
است - سند این بر انگشت رد گذشت
(اردو) انگلی رکھنا - بقول امیر نکتہ چینی
کرنا - عیب نکالنا - انگشت رکھنا بھی مستعمل
ہے (تسلیم ؎) دست جانان مین سوا
حسن کے کچھہ عیب نہین ؛ ہاتھہ ہون قطع جو
انپر کوئی انگلی رکھے ؛

انگشتر زنہار | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بہار و بحر عبارت از انست کہ پادشاہان
جبار چون خواہند کہ کسی را امان بخشند و مردم

مزاحم احوال او گر زند برای تصدیق دمی انگشتر
یا تیری بوی مید ہند (میرزا صائب ؎) زان دہن انگشتر زنہاری باید گرفت ٭ بعد ازین مہر از لب اظہاری باید گرفت ٭ (ظہوری ؎) بادر او دستیاری پنجہ باریزد بہم ٭ حلقہ ہای طرہ گر انگشتر زنہار نیست ٭ (غنیمت ؎) تا نریزد خون اور العل آن شیرین دہن ٭ داد اندر لب عقیق انگشتر زنہار ہا ٭ (شفیع اثر ؎) مہر کہ لب بست از سخن با وکسی را کار نیست ٭ مہر خاموشی کم از انگشتر زنہار نیست ٭ (اردو) وہ انگوٹھی جو بادشاہان بطور علامت پناہ دہی عطا کرتے ہین۔ مؤنث۔

انگشتری | بقول بہار مرادف انگشتر کہ گذشت مؤلف گوید کہ در ینجا تحتانی آخر را نزائد گیریم یا رای مہملہ را ہمچون تشنا و تشنار بصورت آخر تحتانی آخر برای نسبت باشد (شیخ شیراز ؎) کہ بودش نگینی در انگشتری فرو ماندہ در قیمتش جوہری ٭ (اردو) انگشتری بقول امیر۔ فارسی۔ اسم مونث۔ انگوٹھی۔ (گلزار نسیم ؎) انگشتری اپنی اس سے بدلی ٭ مہر خط عاشقی سندلی ٭

(۱) **انگشتری باختن** | مصدر اصطلاحی بہار از معنی این ساکت مؤلف گوید کہ از سند پیش کردہ اش ----------

(۲) **انگشتری باختن سپہر** | پیدا است کہ از دست دادن آفتاب مراد باشد ----

(۳) **انگشتری سپہر** | کنایہ ایست از آفتاب جہانتاب (نظامی در شیرین خسرو ؎) بدست آن بتان مجلس افروز ٭ سپہر انگشتری می باخت تا روز ٭ بیرد انگشتری چون صبح برخاست ٭ کہ بربانگ خروس انگشتری خواست (اردو) (۱) انگوٹھی ہار دینا۔ (۲) آفتاب کے کھو دینا۔ ہار دینا (۳) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

(۱) **انگشتری کردن** | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ و ازسند پیش کردہ اش
استعمال ---------

(۲) **انگشتری کردن بانگشت** | بدیہیست
کہ بمعنی حقیقی است و کنایہ از صاحب نگین کردن
(مغربی نیشاپوری ﴿) المنۃ للہ کہ انگشتری
ملک ٭ کردند دگربارہ بانگشت سلیمان ٭ (اردو)
انگوٹھی پہنانا - حکومت اور بادشاہی عطا کرنا

انگشتری گردیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی انگشتری شدن و قرار یافتن
است (اشرف مازندرانی ﴿) نقرہ چون
انگشتری گردید می پیچد بہ لعل ٭ می شود در وقت
پیری حرص دنیا بیشتر ٭ (اردو) انگوٹھی ہونا
قرار پانا -

انگشترین | بقول بہار (۱) مرادف مہر و انگشتر
و ترجمہ خاتم ، مرکب از انگشت و یکی از کلمات
نسبت (امیر خسرو ﴿) اگرچہ سلیمان شود انگشترین
خنصرا و را نرسد در نگین ٭ و فرمایدکہ چنانچہ
اطلاق انگشتری بر مجموع اشیای سہ گانہ کہ
نگین و خانہ نگین و حلقہ باشد می آید - گاہی
بر خانہ نگین مع حلقہ اش نیز آید و ہمین مراد است
در بیت میر خسرو و مؤلف عرض کند کہ اگرچہ
انگشترین موافق قیاس - مرادف انگشتر است
ولیکن در کلام میر خسرو (۲) بمعنی صاحب انگشتر
مستعمل شدہ کہ کنایہ باشد از صاحب ملک و
دولت - فقط (اردو) (۱) انگوٹھی یکھوا انگشتری
(۲) صاحب ملک و دولت - صاحب مہر -

انگشت زائد | اصطلاح - بقول بہار و انند
مرادف (انگشت زیاد) کہ می آید و مراد از انگشت
ششم و آنرا از عیوب شمردہ اند - صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (اردو) چھٹی انگلی مونث
انگشت زائد کہ سکتے ہین -

انگشت زدن | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان و جامع و بحر آنست کہ از خوشحالی انگشتہا را

بر ہم زنند - صاحب ناصری و بہار گوید کہ مرادف
انگشتک زدن و در اصطلاح آنرا گویند کہ از
خوشحالی انگشت را بر انگشت دیگر چنان بزنند
کہ صدائی ازان ظاہر گردد (حکیم انوری ے)
یاران ہمہ انگشت زنان گرد زران ؛ من در غم
تو بماندہ انگشت گزان ؛ (نظامی ے) سیب
وامرود ہم شت زدہ ؛ فندق از خرمی انگشت
زدہ ؛ (خاقانی ے) من پیش مقربان درگاہ
انگشت زنان کہ اللہ اللہ ؛ مؤلف گوید کہ
عادت است کہ در عالم سرور نر انگشت را با
وسطی وصل کردہ آواز می پیدا کنند و ہمین است
انگشت زدن (اردو) چٹکی بجانا - بقول آصفیہ
انگوٹھی کو بیچ کی انگلی سے ملا کر آواز نکالنا - انگشتک
زدن کا ترجمہ -

انگشت زدن بر چیزی | مصدر اصطلاحی
بقول بہار انگشت آلودن بآن چیز چون نمک
ومی - مؤلف گوید مقصودش جز این نباشد کہ
ترکردن انگشت است در مائعات یا آلودہ
کردن انگشت در غیر آن ولیکن ما این تعمیم را
نمی پسندیم کہ (انگشت زدن بر در) و (انگشت
برلب زدن) وغیر ذالک بمعنی خاص گذشت و
می آید و سند ہم متقاضی انیست کہ این را در
(انگشت زدن بمی) جا دہیم وصلہ برہم درین
سند مستعمل نیست (علی خراسانی ے) تا فروزد
زلف سینہ ما ہمچو چراغ ؛ بمی کہنہ سودا تیو انگشت
زدیم ؛ (اردو) انگلی ڈبونا - انگلی ترکرنا - انگلی لگانا

انگشت زدن بہ در | مصدر اصطلاحی بقول
صاحب آصفی رخصت باز کردن خواستن (از در)
دیکھو انگشت بر در زدن -

انگشت زدن بر نمک | استعمال - گرفتن
نمک با انگشت باشد - بہار سند این بذیل انگشت
زدن بر چیزی نوشتہ (صائب ے) نمک دہ
است کسی جمع شور و شیرین را ؛ منم کہ بر نمک
انگشت نیشکر زدہ ایم ؛ (اردو) انگلی نمک مین ڈالنا

انگلی سے نمک اٹھانا۔

انگشت زدن بمی استعمال۔ بہ معنی ترکردن انگشت در شراب باشد۔ سند این بر (انگشت زدن بچیزی) گذشت (اردو) انگلی شراب میں ڈبونا۔ ترکرنا۔

(۱) **انگشت زنہار** اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ ہمان انگشت امان است کہ گذشت۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) آب می گردد دل سنگین خصم از عجز من ٭ می تراود آتش از انگشت زنہارم چو شمع ٭ و ازہمین قبیل است ------

(۲) **انگشت زنہاری** بہ زیادت یای نسبت در آخر (صائب ؎) بسکہ می سوزد دلش ازبیقراری ہای من ٭ شمع بالین می شود انگشت زنہاری مرا ٭ (اردو) دیکھو انگشت امان۔

انگشت زیاد اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف انگشت زائد کہ گذشت (میرزا رضی دانش ؎) گرہ نتوا نداز کارم کشودن ٭ قلم در دستم انگشت زیاد است ٭ (محسن تاثیر ؎) می شود افزون طلب بی دخل درکار جہان ٭ در شمار دست کوتاہ است انگشت زیاد ٭ (اردو) دیکھو انگشت زائد۔

(۱) **انگشت زنہار** اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ ہمان انگشت امان باشد کہ گذشت (میر صیدی طہرانی ؎) انگشت زنہار برآوردنیشکر ٭ تا تلخ کامیم بہ نی بوریا رسید ٭ (طالب آملی ؎) بعجز دل مرو از رہ کہ مرد این میدان ٭ غذای تیغ با انگشت زنہار کند ٭ مخفی مباد کہ استعمال --------

(۲) **انگشت زنہار برآوردن** بمعنی امان خواستن و بلند کردن انگشت امان از کلام صیدی طہرانی پیدا است کہ بالا گذشت (اردو) (۱) دیکھو انگشت امان (۲) امان چاہنا۔

انگشت سترگ اصطلاح۔ مرکب توصیفی

بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ بمعنی انگشت نر کہ آنرا بعربی ابہام گویند۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ سترگ بہ معنی بزرگ و کلان آمدہ نہ بمعنی سطبر۔ پس نر انگشت را انگشت سترگ گفتن محل نظر است طالب سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ (اردو) انگوٹھا۔ مذکر۔

انگشت سمین | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر ابہام را گویند کہ انگشت نر باشد۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند مخفی مباد کہ سمین بفتح اوّل و کسر میم بہ معنی فربہ باشد و این مرکب توصیفی است بمعنی انگشت فربہ و کنایہ از نر انگشت (اردو) انگوٹھا۔ مذکر۔

(۱) **انگشت شک** | اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر و بہار و جامع و برہان بفتح شین معجمہ انگشت شہادت را گویند و مرادف امینست

(۲) **انگشت شُکر** | بضم شین معجمہ۔ صاحبان بحر و بہار و جہانگیری و رشیدی ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ انگشتی کہ بحالت شک بر حرفی نہند سبابہ است و ہمچنین بشکر نعمت انگشتی کہ بر دارند ہمان سبابہ باشد از ینجاست کہ فارسیان سبابہ را بدین دو نام موسوم کردہ اند (اردو) دیکھو انگشت شہادت۔

انگشت شکم | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر و بہار و ضمیمہ برہان باصطلاح لوطیان آلۀ تناسل را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد ہمچون دیدۀ پشت کہ مقعد را گفتہ اند (ملا فوقی یزدی ع) در دیدۀ پشت کنم انگشت شکم را (اردو) آلۀ تناسل۔ دیکھو ابو الحجیہ

(۱) **انگشت شہادت** | اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول صاحب بحرُ و خان آرزو در چراغ انگشت دوم از طرف انگشت نر کہ بعربی سبابہ گویند فرماید کہ بہ معنی اقرار و قبول مستعمل می شود زیرا کہ در تشہد آنرا بر دارند۔ بہار گوید کہ این کنایہ باشد

(سید حسین خالص ؎) شب که در بزم سخن از رخ
خوب تو گذشت ؛ شمع پیش از ہمه انگشت شهادت
بر داشت ؛ (محمد قلی سلیم ؎) هوای کشته گردیدن
به تیغ آفتاب خود ؛ سراپای مرا چون شمع انگشت
شهادت کرد ؛ مخفی مباد که از ہر دو سند بالا استعمال
(۲) **انگشت شهادت بر داشتن** | بمعنی
قبول کردن و ---------
(۳) **انگشت شهادت کردن** | بمعنی انگشت
شهادت قرار دادن ظاهر است (اردو) (۱)
انگشت شہادت - مؤنث - بقول امیر - سبابہ
کلمے کی انگلی جو ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے
(بحر ؎) کوئی بسمل کوئی بیجان گیا محفل سے ؛
تیری انگشت شہادت کے اشارے دیکھے ؛
(۲) انگشت شہادت اٹھانا - بلند کرنا - (۳)
انگشت شہادت قرار دینا -

انگشت شهد | اصطلاح - بقول بہار (۱)
انگشت بشهد آلوده و بقول بحر انگشتی که بدان
شهد لیسند و ہم براین قیاس است انگشت
نمک که بدان نمک چشند مؤلف گوید که مرکب
اضافی است و (۲) کنایه باشد از مقدار قلیل
شهد که انگشت بدان آلوده شود (ظهوری ؎)
وادبا انگشت شهدی کی دہد ؛ تلخکام شکرستان غم
ما ؛ (مفید بلخی ؎) تا بکامی می کشد انگشت شہدی
روزگار ؛ می نهد چون نی بهر بند از دو جانب
خنجرش ؛ (اردو) (۱) شہد کی انگلی - یعنی شہد
بھری ہوئی انگلی - مونث (۲) شہد کا بوٹ
دکن میں کہتے ہیں " ایک بوٹ شہد چٹا دو"
یعنی شہد میں انگلی ڈالکر جسقدر اسپر آئے چٹا دو
انگلی بھر شہد - کہ سکتے ہیں - مذکر -

انگشت شهین | اصطلاح - بقول بحر انگشت
ابهام را گویند - صاحب ضمیمهٔ برہان صراحت
کند که معنی لفظی این انگشت فربه باشد مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است - یعنی منسوب
به شاه و شاه انگشت کنایه از نر انگشت ابهام

کہ در ہر پیچ انگشتان ہمچو شاہ است باعتبار فرمانروائی و حکمرانی برہمہ انگشتان کہ با ہر یک انگشت کار گیرد (اردو) انگوٹھا۔ مذکر۔

(الف) انگشت عروس اصطلاح

(ب) انگشت عروسان (الف) یقول بحر و بہار و برہان و سراج (۱) قسمی از حلوا کہ آنرا انگشت عروسان و انگشتک عروس ہم گویند و (۲) نوعی از انگور ہم۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع و صراحت کند کہ بقدر انملہ و آگین از مغز پستہ کوفتہ باشد و ترکی کلین تریاق و بعربی اصابع الحور نامند و صاحب سروری و رشیدی و جہانگیری ہم ذکر مجرد معنی اول (الف) کردہ و صاحب جامع بہ (ب) ہر دو معنی نوشتہ مؤلف عرض کند کہ ما نسبت معنی اول از معاصرین عجم دریافت کردہ ایم کہ قلمہائی این حلوا دراز و نازک باشد و بعض آنرا بشہد پر کنند و بعض در آن پستہ کوفتہ داخل کنند نظر بر شباہت انگشت عروس و عروسان گفتہ اند کہ رنگ این حلوا ہم سرخ باشد ہمچون انگشتان حنا زدۂ عروس و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ قسمی است از انگور سرخ کہ دانہ ہایش دراز و نازک باشد (اردو) (الف و ب) (۱) فارسیون نے ایک خاص قسم کے حلوے کا نام جو انگلی سے مشابہ بنایا جاتا ہے اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے انگشت عروس اور انگشت عروسان رکھا ہے (۲) سرخ انگور کی ایک خاص قسم کا بھی نام ہے جس کے دانے نازک اور دراز ہوتے ہیں۔

انگشت عسل اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و خان آرزو در چراغ (۱) بمعنی انگشت شہد ہا مؤلف گوید کہ مراد ف معنی اولش و (۲) بمعنی ذوق بخش و مرغوب باشد و این کنایہ ایست (ظہوری ۵) مشو زان خانۂ زنبور حسرت تمنا را جز انگشت عسل نیست ؛ (میرزا طاہر وحید

۵۲) شمع را چشم مگس شیرین نمی بیند ولی ؛ ہست
انگشت عسل در دیدۂ پروانہا ؛ (اردو) (۱)
شہد مین ڈوبی ہوئی انگلی - مونث - (۲) مرغوب

(الف) انگشت عسل بدیوار کشیدن (الف)
(ب) انگشت عسل بدیوار می کشد مصدر

اصطلاحی) بقول بحر ہنگامہ برپا کردن یعنی چنانچہ
مگس ہا بر عسل فراہم آیند دران معرکہ مردم گرد
آیند وارستہ گوید کہ این کنایہ باشد (باقر کاشی
۵) فتنہ سازند بشیرین سخنی وچہ عجب ؛ گر ندیدہ
کشد شیطان انگشت عسل ؛ (ب) مثلی است
کہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
فارسیان برای کسی این رازنند کہ فتنہ و فساد
برپا می کند (اردو) (الف) دکن مین کہتے ہین
بوٹ لگا کر تماشا دیکھنا - بوٹ کے معنی محاورۂ
دکن مین انگلی - پس اس مصدر مین بوٹ
لگانے سے انگلی بہر شہد دیوار پر لگانا مقصود ہے
اس کا استعمال ایسے موقع پر کرتے ہین جب کہ
کوئی شخص خاموشی اور لینت کے ساتھ فساد
برپا کردے - صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے
شہد لگا کے الگ ہوجانا " فساد کی بنیاد ڈالکے
علیحدہ ہوجانا (ب) شہد لگا کر علیحدہ ہوتا ہے

انگشت فروش | استعمال - بہار ذکر این
کردہ بر معروف قانع - دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی
است از انگشت فروختن یعنی کسی کہ تجارت
انگشت کند و انگشت رامی فروشد (سیفی
۵) من سوختۂ دلبر انگشت فروشم ؛ این آتش
پنہان دگر از خلق چہ پوشم ؛ (اردو) کوئلے
بیچنے والا -

انگشت فشردن | مصدر اصطلاحی -
بقول وارستہ و بحر آگاہ کردن مؤلف گوید
کہ مخفف ہمان انگشت افشردن است کہ
گذشت (اردو) دیکھو انگشت افشردن -

انگشتک | بقول برہان بکسر ثالث و فتح

فوقانی و سکون کاف صمغ درخت انگدان را گویند که بعربی حلتیت خوانند و وجه تسمیهٔ این چنین باشد که کاف نسبت یا تشبیه بر انگشت زیاده کرده اند همچون سنگک و تیرک یعنی صمغی که بر تنهٔ درخت انگدان پیدا شود سیاه همچون سوختهٔ باشد منسوب و مثل انگشت دیگر هیچ ـ صاحب محیط در حلتیت گوید که صمغ المحروث است و بیونانی سلیقون و بسریانی حلتیتا و بفارسی عامه انگوزه و نقوزه و به اصفهانی انگشت گنده و بانگریزی و لاطینی اسافتی ڈا و بهندی هینگ و باسنا و آن صمغ انجدان است گرم در اوّل چهارم و خشک در آخر دوم با قوت تریاقیه و سمیّه و محلّل قوی ـ قاتل جنین ـ مدر بول و حیض و جاذب خون و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) هینگ ـ بقول آصفیه ـ هندی ـ اسم مؤنث ایک درخت کا گوند جسے اکثر اڑد کی دال مین خوشبو کے واسطے ڈالتے هین حلتیت ـ انگوزه

انگشت کاسب کلید روزیست و دست ناهنر کفچهٔ گدائی

مثل ـ صاحبان مخزنیه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از محل استعمال ساکت ـ مؤلّف گوید که فارسیان در امتیاز کسب و بی هنری این مثل را زنند مقصود آنست که کسی که کسب کند انگشت او کلید روزی است که روزی را کشاید و وسعت دهد و بدست آرد و بی هنری برعکس آن که به گدائی رساند (اردو) دکن مین کهتے هین "رزق کی کنجی هاتهه" یعنی هاتهه هی سے رزق حاصل هوتا هے یعنی انسان هاتهون هی سے کسب و هنر مین مشغول هوتا هے اور روٹی پیدا کرتا هے ـ نیز کهتے هین "هاتهه نهین تو بهات نهین" صاحب امثال هندی نے لکها هے "هاتهه نه مٹهی بلبلاتی اٹهی" "هاتهه نه هلے اور پیٹ چلے یه محال هے" "هاتهه هلاؤ تو پیٹ بهر کهاؤ" "دن بهر انگلی نه هلائی رات مین مٹی کهائی" یه کهاوتین دکن مین مستعمل هین ان سب کا

مقصد قریب قریب ایک ہے ۔

(۱) **انگشت کردن در چیزی** | استعمال صاحب آصفی ذکر انگشت کردن کردہ۔ و بہار ہم مؤلف عرض کند کہ انگشت در چشم کردن و انگشت در سوراخ کژدم و مار کردن و انگشت در کون کردن کہ بمعانی خاص گذشت متعلق باشد از ہمین مصدر عام۔ ہم او بدیل این گوید کہ ---------

(۲) **انگشت کردن در کار** | بمعنی دخل و تصرف و اعتراض کردن از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف گوید کہ سوتیان و لشکریان عجم استعمال این کردہ باشند کہ در روزمرہ ممیزان عجم نشنیدیم (اردو) (۱) انگلی کرنا۔ (۲) کسی کام مین دخل دینا۔ اعتراض کرنا۔

انگشتک زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر و (خان آرزو در سراج) و جامع و جہانگیری و اننذ مرادف انگشت زدن کہ گذشت (مولوی معنوی سے) شیر گیری خوش شد انگشتک بزد ٭ سوی میز رفت تا تیزک کند ٭ (اردو) دیکھو انگشت زدن۔

انگشت کش | اصطلاح۔ بقول بحر بضم کاف دوم (۱) بہ معنی کشتہ شدہ انگشت چنانکہ پامال بہ معنی مالیدہ پاست مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی باشد از مصدر (کشتن) دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (۲) بقول بہار بہ معنی انگشت نماست بخیال ما مقصود بہ فتح کاف عربی باشد۔ اسم مفعول ترکیبی از مصدر (کشیدن) و او سندی کہ پیش کردہ از ان مصدر اصطلاحی (انگشت کش شدن) بہ معنی رسوا شدن پیداست (حکیم نزاری سے) ہیروم لی خود و با خود زحیا می گویم ٭ تا کہ از دست دل انگشت کش عام شدم ٭ و انگشت کش بودن ہم بہ ہمین معنی آمدہ (نظامی سے) لیلی کہ بخوبی

آیتی بود۔ انگشت کش ولایتی بود۔ و (۳) بمعنی انگشت کشیده شده وکنایه از دونیم ومحوکرده شده وایںہم اسم مفعول ترکیبی است (نظامی ۵) ستون شد خرد منداز پشت او۔ بمه انگشت کش شد ز انگشت او۔ وجاداردکه من وجه این را متعلق به معنی دوم هم کنیم (اردو) (۱) انگلی سے مارا ہوا۔ مقتول (۲) انگشت نما۔ بقول امیر مطعون۔ رسوا۔ (۳) دو نیم کیا ہوا۔ محو کیا ہوا۔ مٹایا ہوا۔

انگشت کش بودن | مصدر اصطلاحی

ذکر این بر معنی دوم انگشت کش گذشت (اردو) انگشت نما ہونا۔

انگشت کش خوبان جهان | اصطلاح۔ بقول اننذ بحواله مظهر العجائب از اسمای معشوق است مؤلف عرض کند که متعلق است از انگشت کش که گذشت ومضاف بسوی خوبان جهان واسم مفعول ترکیبی کنایه باشد از عاشق نه که معشوق قاتل۔ حیف است که سند استعمال پیش نه کرد (اردو) عاشق۔

انگشت کش عام شدن | مصدر اصطلاحی

بمعنی رسوا بودن است وبحث این باشند استعمال بر معنی دوم انگشت کش گذشت (اردو) انگشت نما ہونا۔

(الف) انگشت کشیدن | مصادر

(ب) انگشت کشیدن بچیزی در چیزی | اصطلاحی

(الف) بقول برهان ومجرد وجامع وجهانگیری (۱) کنایه از نابود انگاشتن ومحوکردن و (۲) بقول ناصری وسروری از دور بانگشت نمودن ونشان دادن (مولانا شرف الدین علی ۵) گر ز عکس رخ چون مهر تو جویند نشان۔ عقل در حال کشد بر مه تابان انگشت۔ صاحب ناصری این را متعلق به معنی اول کرده وصاحب سروری متعلق به معنی دوم ومؤلف را با سروری اتفاق است۔ بهار نذکر (ب) فرماید که به معنی

انگشت نما ساختن است و سندش هم از همان شعر
مولانا شرفا که بالا گذشت - بخیال ما غور نکردند
دیگرش البته موافق ادعای اوست (مجد همگر
ه) ترسم چو ماه محاق تواری برون شوم ٭ در من
کشند مرد و زن انگشت چون هلال ٭ (اردو)
(الف) (۱) نابود کرنا - محو کرنا - مٹانا (۲) انگلی کے
اشارے سے بتانا (ب) انگشت نما کرنا - بقول
امیر رسوا کرنا - جھنڈے پر چڑھ جانا - (امیر ه)
ماہ تو ابروے پر خم کے چڑھا منہ تو چڑھا ٭ نہ کرو اب
اسے انگشت نما جانے دو ٭

(۱) انگشت کشیده داشتن از چیزی | مصدر
اصطلاحی - بقول بهار کنایه از اعتراض نکردن
وعیب نگرفتن (میرزا صائب ه) ز حرف
مردم عالم کشیده دار انگشت ٭ که زود عمر تو کوتاه
چون قلم نشود ٭ بخیال ما ازین سند - مصدر - -

(۲) انگشت کشیده داشتن از حرف کسی | پیدا
می شود فتامل (اردو) اعتراض نہ کرنا - عیب
پکڑنا - عیب جوئی سے محفوظ رہنا -

(الف) انگشتک عروس | اصطلاح - بقول
برهان و جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اول
انگشت عروس که گذشت - صاحب جامع بر

(ب) انگشتک عروسان | ذکر هر دو معنی
کرده که بر انگشت عروس گذشت مؤلف گوید
که در (الف) استعمال واحد است و در (ب)
استعمال جمع آن - هر دو بالمعنی یکیست کنایه از
(۱) حلوا و (۲) انگور و صراحت کافی بر انگشت
عروس و عروسان کرده ایم - کاف تصغیر درین
زائد است وبس و عجب آنست که محققین اوّل الذکر
این را مخصوص کرده اند بمعنی اوّل یعنی حلوا
معلوم میشود که اجزای آن حلوا درازی کو به حکم
از انگور دراز باشد و این خیال نازکی است
و بلحاظ تعریف صاحب جامع که از اهل زبان است
باید که (الف) هم بر هر دو معنی شامل باشد (اردو)
دیکھو انگشت عروس -

انگشت کنیز کان | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول ضمیمهٔ برہان وبحر نوعی از انگور کوہی مؤلف
گوید که این مرادف انگشتان کنیز کان است
که گذشت و ما تعریف کامل این ہمدرانجا کرده ایم
(اردو) دیکھو انگشتان کنیز کان -

انگشت کوچک | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ خنصر
راگویند مؤلف گوید که موافق قیاس است
(اردو) چہنگلیا - مؤنث -

(۱) انگشت کہن | اصطلاح - مرکب
(۲) انگشت کہین | توصیفی - (۱) بقول
صاحب شمس بمعنی انگشت خورد و (۲) بقول
بحر وضمیمهٔ برہان وہفت و انند بمعنی انگشت
کوچک که خنصر باشد مؤلف گوید که صاحب
شمس یا کاتبش در (۱) تسامح کرده که کہین
را کہن نوشته دیگر ہیچ محققین دیگر ذکر (۱)
نکرده اند و معنی حقیقی آن ہم متقاضی نیست
که برای خنصر گفته شود و (۲) کنایه باشد که خنصر
در جمیع انگشتان خرد تر است (اردو) چہنگلیا مؤنث

(الف) انگشت گذاشتن بر چیزی | مصادر
(ب) انگشت گذاشتن بر دہان | اصطلاحی
(ج) انگشت گذاشتن بر دیده | بہار ذکر
(الف) کرده و صاحب آصفی ذکر (ب و ج)
این ہمانست که بر انگشت بر چیزی گذاشتن
و انگشت بر دہان و دیده گذاشتن مذکور شد
و اعتراض ما بر (الف) ہم ہمدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو انگشت بر چیزی و بر دہان و بر دیده گذاشتن

انگشت گر | اصطلاح - بقول بہار معروف
مؤلف گوید که بکسر کاف فارسی اول کسی
که زغال را درست کند از قبیل ورد و گرد و کوزه گر
(فردوسی ۵) اگر تو شوی نزد انگشت گر
از وجز سیاہی نیابی دگر (اردو) کوئلہ بنانیوالا

(الف) انگشت گرفتن | مصادر
(ب) انگشت گرفتن اندر دہن | اصطلاحی

(ج) انگشت گرفتن برلب | (الف) بقول

(د) انگشت گرفتن در دہن | بہار و بحر و

وارستہ (۱) بہ معنی آگاہانیدن (سنجر در معراج گوید
ے) چو پہلو آشنا شد بازبینش ٭ گرفت انگشت
بیاروح الامینش ٭ صاحب ناصری فرماید کہ (۲)
کنایہ از شمردن و حساب کردن (کمال اسمعیل ے)
چون گل تازہ خطاہاش بانگشت مگیر ٭ مجمر آسایش
فروگستر دامان برسر ٭ مؤلف عرض کند کہ الف
بہ معنی اول مرادف انگشت افشردنست کہ
گذشت و (ب) مرادف (د) (میرخسرو ے) خامہ
اندر دہن انگشت نگیرو زدہانت ٭ از دہانش ارانگشت
انگشت دہان بازبماند ٭ و (ج و د) بر (انگشت
برلب و در دہن گرفتن گذشت (اردو) (الف) (۱)
دیکھو انگشت افشردن۔ (۲) گننا۔ حساب کرنا
(ب) و (ج) و (د) دیکھو انگشت برلب ودر
دہن گرفتن۔

انگشت گزیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

برہان بفتح کاف فارسی کنایہ از (۱) تاسف و
(۲) پشیمانی و (۳) حیرت باشد و بقول بحر تاسف
و پشیمانی خوردن و ندامت و حیرت بردن
بہار گوید کہ در ندامت باشد و شیخ العارفین
در حالت خجالت بستہ و این محل تامل مؤلف
عرض کند کہ ما معاصرین عجم را دیدہ ایم کہ بحالت
خجالت ہم انگشت بدہان می باشند۔ پس محل
تامل نیست و در ندامت و خجالت و پشیمانی باعتبار
نتیجہ فرقی نباشد (سنجر کاشی ے) تشنہ چشمان
ہمہ از لعل تو سیراب شدند ٭ من ہمان میگزم
انگشت کہ قسمت این است ٭ (خان آرزو
ے) بزیر تیغ تو از شرم ناشکیبائی ٭ چو شمع
میگزم انگشت زینہار خجل ٭ (عرفی ے) آید
انگشت گزان روز جزا در محشر ٭ آنکہ ابلہ جہان
آید و عاقل برود ٭ (میرخسرو ے) ناخن ہمیز
زنم کہ زنہا دت کنند جنگ ٭ انگشت اگرچہ
می بگزیدم ازان عجاب ٭ (اردو) (۱) تاسف

کرنا - (۲) پشیمان ہونا - نادم ہونا - خجل ہونا - (۳) حیرت زدہ ہونا - انگشت بدندان ہونا دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

انگشت گندہ | اصطلاح - مرکّب توصیفی
بقول برہان و بحر بفتح کاف فارسی و سکون نون و فتح دال ابجد صمغ درخت انگدان است کہ بعربی حلتیت و صمغ المحروث خوانند - خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم ہر دو کاف فارسی است - صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و ماصراحت کامل این بر انگشتک کردہ ایم و تحقیق ما این است کہ کاف فارسی اول مکسور باشد و دوم مفتوح کہ فارسیان حلتیت را باز غال بدبو کنایہ کردہ اند (اردو) دیکھو انگشتک -

انگشت لیسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی است یعنی چیزی کہ بر انگشت گرفتہ باشند آنرا لیسیدن (غزالی مشہدی ؎) غزالی شہد نظم گر خورد عقل ؛ نماید تا ابد انگشت لیسی ؛ مخفی مباد کہ ازین شعر ظاہر میشود

انگشت لیسی نمودن مصدر (اردو) انگلی چاٹنا - چوسنا -

انگشت ماندن در دہان | مصدر اصطلاحی
اینہا ہمان است کہ بر انگشت در دہن ماندن گذشت (اردو) دیکھو انگشت در دہن ماندن

انگشت مکیدن | استعمال - بہ معنی حقیقی است از قبیل انگشت لیسیدن کہ گذشت (صائب ؎) روزی طمع ز کلک تہی مغز داشتن ؛ انگشت خود بوقت ضرورت مکیدن است ؛ (اردو) انگلی چوسنا -

انگشت مہین | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول بحر و ضمیمہ برہان و ہفت انگشت میانہ کہ بعربی وسطی گویند مؤلف گوید کہ موافق قیاس است و این کنایہ باشد (اردو) بیچلی انگلی مؤنث

انگشت ندامت | اصطلاح - بقول بہار معروف - صاحب انند این را مرادف انگشت

پشیمانی گوید که گذشت مؤلف گوید که مرکب اضافی
و موافق قیاس است و بزبان معاصرین عجم
مستعمل (اردو) دیکھو انگشت پشیمانی ۔

انگشت نر | اصطلاح ۔ بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ مرادف انگشته که می آید یعنی ابهام
مؤلف عرض کند که بزبان اردو هم استعمال جایی
انگشتان از سبابه تا خنصر مونث است و ابهام
را مذکر استعمال کنند و از ینکه به نسبت دیگر انگشتان
ابهام کلفت است و حکومت می کند بر چهار
انگشتان و واصل شود با آنها ۔ فارسیان این را
انگشت نر و نر انگشت نام نهاده اند و نر بمعنی
درشت هم آمده است و آلت رجولیت را
نیز نر گفته اند و این کنایه باشد (اردو) انگوٹھا تذکیر

انگشت نما | اصطلاح ۔ بقول برهان و جامع
کنایه از شهرت کردن و نمودن چیزی را بانگشت
و فرماید که استعمال این در بدنامی بیشتر است
بهار گوید که آنچه بانگشت بنمایند و این ترجمه مشار الیه
بالبنان است و ازینجا معنی متعارف و مشهور
استعمال یافته و فرماید که بمعنی رسوا نیز مستعمل
پس اطلاق این بر نیکنامی و بدنامی که عبارت
از رسوائی است هر دو صحیح باشد مثل شهرت
به هر دو معنی ۔ صاحب سروری فرماید که کنایه
از چیزی مشهور که بیکدیگر نمایند و گوید که اشاره
کردن بانگشت را نیز گویند ۔ صاحب بحر فرماید
که کامل الشهرت و رسوا و استعمال این در بدنامی
بیشتر ۔ و خان آرزو در سراج گوید که کنایه
از مشهور و از استعمال مطلق معنی بدنامی حاصل
می شود و اگر گویند که فلان در خوش خرامی انگشت
نماست معنی نیکنامی دارد مؤلف عرض کند
که هر دو محققین هند نژاد که ذکر قول شان در
آخر همه کرده ایم درست گویند و طرز بیان
محققین اول الذکر متعلق به انگشت نمائی باشد
که خامه فرسائی کرده اند و حقیقت همین قدر است
که اسم مفعول ترکیبی است یعنی کسی که او را بانگشت

نماید مطلقاً یعنی نموده شده به انگشت بمعنی رسوا
یا نیک نام انچه خان آرزو فرقی در استعمال مطلق و مقید
بیان کرده است در ملحقات این باقی نمی ماند
(حافظ شیرازی ؎) ای که انگشت نمائی
بکرم در همه شهر ٭ وه که در کار غریبان عجبت
اهمالی است ٭ (اردو) انگشت نما۔ بقول امیر
وه شخص جس پر انگلیاں اٹھیں ۔ بدنام رسوا
و در مطعون خلائق مؤلف عرض کرتا ہی کہ بدنامی
اور نیک نامی دونوں کے لئے مشار الیہ مستعمل
ہے۔ یعنی وه شخص جسکی نسبت اشاره کیا گیا ہو۔
اور نیکنام نیکی سے مخصوص جیسا کہ انگشت نما
بدنامی سے مخصوص ہے۔

انگشت نما شدن | مصدر اصطلاحی۔

بقول جهانگیری کنایه از شهرت مؤلف
عرض کند که مشهور شدن به نیکی یا بدی و معنی
حقیقی این نموده شدن به انگشت که فلان شخص
نیک است یا بد (از ناصری وجهانگیری ؎)
آرزو که مه شدی نمیدانستی ٭ انگشت نمای
عالمی خواهی شد (کمال اسمعیل ؎) بر عارض
لاله رنگ آن سرو روان ٭ آن نیست نشان
آبله گشته عیان ٭ در شهر بخوبی شده انگشت نما
ز آسیب اشاره بر رخش مانده نشان ٭ (صائب
؎) در همه روی زمین می شود انگشت نما ٭
هر که چون مه بتماشا شود از خود تنکان ٭ (اردو)
مشار الیہ ہونا۔ نیکی یا بدی کے ساتھہ اشاره کیا
جانا۔ انگشت نما ہونا۔ بقول امیر رسوا اور مطعون
ہونا (بحر ؎) آبرو جاتی اگر بی اثر آنسو بہتی ٭
شکر انگشت نما پنجہ مژگان نہوا ٭ (وزیر ؎)
ہاتھہ وزیر اسکو لگا یا نہیں ٭ مفت مین
انگشت نما ہو گیا ٭

انگشت نما گردیدن | مصدر اصطلاحی۔

مرادف انگشت نما شدن است (صائب
؎) بی ریاضت نتوان شهره آفاق شدن ٭
مه چو لاغر شود انگشت نما گردد ٭ (اردو)

دیکھو انگشت نما شدن۔

انگشت نما گشتن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف انگشت نما شدن (سالک یزدی سے) بگذر از نام کہ تا گل نکند رسوائی ؎ خاتم انگشت نما گشت کہ نامے دارد ؎ (اردو) دیکھو انگشت نما شدن۔ و انگشت نما گردیدن۔

انگشت نمای | اصطلاح۔ اگرچہ ظاہر از یای مثنات تحتانی بہ انگشت نما۔ مرادف آنست ولیکن فارسیان بمعنی انگشت نمائی ہم استعمال این کردہ اند۔ یعنی حاصل بالمصدر نمودہ شدن با انگشت و انگشت نما شدن و این معنی موافق قیاس نباشد تا آنکہ این یا بہ تخفیف تحتانی دوم مخفف انگشت نمائی تسلیم نکنیم (خلاق المعانی سے) ز انگشت نمای عاشقان در کویت ؎ ترسم کہ نشان بجا نماند ز رویت ؎ ہمین یک شعر است کہ بعض محققین را بغلط انداخت یعنی انچہ صاحبان برہان و سروری از انگشت نما۔ معنی مصدری پیدا کردہ اند بوثیقہ ہمین شعر باشد کہ از غور کار نگرفتہ اند (اردو) انگشت نمائی۔ کہ سکتے سکتے ہین جیسے ”انگشت نمائی مین یہ اون سے کم نہین ہین“ یعنی رسوائی مین۔ یہ دکن کا استعمال ہے۔ انگشت نما ہونا بمعنی حاصل بالمصدر۔ یعنی اسکا حاصل بالمصدر بھی مصدر ہی کے وزن پر آیا ہے۔ اور عام معنو مین اسکا ترجمہ شہرت ہے۔

انگشت نمائی | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) شہرت کردن و (۲) نمودن چیزی را بانگشت فرماید کہ استعمال این در بدنامی بیشتر۔ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را طالب سند استعمال باشیم و نسبت معنی اول عرض کنیم کہ حاصل بالمصدر نمودہ شدن با انگشت است بمعنی شہرت و رسوائی ہر دو۔ ما اشارۂ این بر انگشت نمای کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو انگشت نما سے (۲) انگلیون سے بتانا۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

انگشت نمک | اصطلاح۔ بقول بہار انند بہ معنی انگشت آلودہ بہ نمک۔ صاحب بحر ذکر این

بذیل انگشت شهد کرده (ملا نظیری سه) ره نداد
انقدر رم بر سر کوی تو فلاک ٭ کز نمک دان تو بزم لب
زرم انگشت نمک ٭ (میرزا طاهر وحید سه) گه انگشتی
از نمک بر من بسی دشوار می باشد ٭ یک انگشت
نمک باشد بچشم بحر پر شوری ٭ مؤلف گوید که از
هر دو سند بالا ظاهر است که کنایه باشد از مقدار
قلیل نمک که از یک انگشت برداشتن توانند
از قبیل انگشت شهد که همین قسم صراحت آنجا نموده
کرده ایم (اردو) انگلی بهر نمک - یعنی اسقدر
نمک جو انگشت شهادت کے ذریعه اٹھائین -
یعنی نمک کی بهت تهوڑی مقدار -

انگشتنه | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
بفتح تای مثناه و نون بمعنی انگشتوانه که می آید
حیف است که سندی پیش نشد و مقصودش
جز این نباشد که این خودی است که خیاطان
بر سر انگشت می پوشند تا انگشت از پشت سوزن
زیان نه برد دارد - اگر سند استعمال پیش شود توانیم
عرض کرد که اصل این انگشتانه بود مرکب از انگشتان
و های لیاقت همچو شاهانه و معنی حقیقی این لائق انگشتان
پس الف و دوم حذف شده انگشتنه شد (اردو)
انگشتانه - بقول امیر (فارسی) مذکر - شام سے کے مثل
لوهے یا پیتل کا خول جسے کپڑا سینے کے وقت
چهنگلیا کے پاس کی انگلی مین پهن لیتے هین تا که
سوئی نه چبهے -

انگشت نهادن | مصدر اصطلاحی بقول
برهان و جامع (۱) انگشت رشنام است و
(۲) کنایه از اعتراض کردن و عیب گرفتن
صاحب بحر بر اعتراض کردن و عیب گرفتن
قانع و صاحب رشیدی بر اعتراض کردن اکتفا
کرده و بقول جهانگیری (۳) نابود انگاشتن
هم - خان آرزو در سراج ذکر معنی سوم کرده (انوری
سه) زهی تربیت دین نهاده صد انگشت ٭
مآثر ید بیضا ست دست موسی را ٭ مؤلف
عرض کند که این مصدر عام است که معانی خاص

این بہ تبدیل صلہ و مفعول در ملحقات می آید
ولیکن با معنی اوّل بیان کردۂ صاحب برہان
و جامع اصلا اتفاق نداریم حیف است کہ از
سند استعمال پیش نکرد (اردو) (۱) دیکھو انگشت
و دشنام (۲) انگلی رکھنا - دیکھو انگشت بر دہان نہاد
(۳) نابود کرنا -

انگشت نہادن از سر تا پا | استعمال امتحان
کردن ہر حصّہ جسم را از سر تا پا (ظہوری ؎)
ز سر تا پای ہر جای ہم انگشت می نالم ز تاب
درد باید بیکرکس ارغنون باشد ۵ (اردو) سر سے
پاؤن تک انگلی سے دابکر دیکھنا یا انگلی رکھنا -
جیسے "سر سے پاؤن تک جہان مین انگلی رکھتا
ہون درد ہوتا ہے"

انگشت نہادن بچشم | مصدر اصطلاحی
مرادف انگشت بر دیدہ نہادن بہر دو معنی (ظہوری ؎)
ظہور وعدہ بچشم وفا نہاد انگشت ۵ اگرچہ
بہر ادب بر لب تقاضا بود ۵ (اردو) دیکھو انگشت
بر دیدہ نہادن -

انگشت نہادن بدہان | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ کنایہ باشد از
متعجب و متحیر ماندن مؤلّف گوید کہ عادت
است چون سوال یا گفتگوی کسی ناگوار یا خلاف
طبیعت شود مخاطب انگشت خود بر لب نہد مقصود
این باشد کہ چنین مگو و خاموش باش و مخاطب
انگشت بدندان ہم می شود برای اظہار تعجب
خود کہ چرا این طور گفتگو و سوال کردی کہ شایان
ما نبود (حسن ؎) بوسۂ خواستم انگشت نہادی
بدہان ۵ بر من این کار بیکبار چنین تنگ مگیر ۵
(اردو) انگشت بدندان ہونا - (دیکھو انگشت
بدندان گرفتن) دکن مین کہتے ہین (اپنے منہ پر
انگلی رکھنا) یعنی مخاطب کو خاموش رہنے کا اشارہ
کرنا - یہ اس حالت مین کرتے ہین جبکہ قائل کا
سوال یا اسکی گفتگو ناگوار خاطر ہو -

انگشت نہادن بر جبین | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده - بہ بنیید انگشت برجبین نہادن کہ گذشت -

انگشت نہادن برچشم | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده - بہ بنیید انگشت برچشم نہادن کہ گذشت -

انگشت نہادن بر چیزی | مصدر اصطلاحی

صاحب آنند ذکر این کرده - بہ بنیید انگشت بر چیزی نہادن کہ گذشت -

انگشت نہادن برلب | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده بہ بنیید انگشت برلب نہادن کہ گذشت -

انگشت نہادن بگوش | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده - بہ بنیید انگشت بگوش نہادن کہ گذشت -

انگشت نیشکر | اصطلاح - بقول بحر و دارستہ بامنافت بیانی نیشکر باشد صائب ؒ کرده است کسی جمع شور و شیرین را ؛ منم کہ بر تنگ انگشت نیشکر زده ام ؛ (اردو) نیشکر - بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - گنا پونڈا - اوکھ -

(الف) **انگشت نیل** | اصطلاح (الف)

(ب) **انگشت نیل کشیدن** | بقول بحر معنی نشان فقر و صاحب سروری بحوالہ فرہنگ گوید کہ کنایہ از ترک دادن و (ب) بقول برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از رسوائی و (۲) نشان فقر و (۳) ترک دادن کاری - صاحب ناصری و جہانگیری بر معنی سوم قانع - خان آرزو درسراج بذکر معنی سوم نسبت معنی دوم فرماید کہ سند میخواہد و بقول بہار رسوا گشتن و پریشان شدن از فقر و فاقہ (محتشم کاشی ؒ) آب رو دنیل را از دست ناید دفع آن ؛ عشق یوسف بر زلیخا چون کشد انگشت نیل ؛ و صاحبان بحر و بہار - - -

(ج) **انگشت نیل کشیدن بر خانمان** | را ذکر کرده گویند کہ کنایہ باشد از خانمان بر باد دادن چنانکہ شیخ شیراز گفتہ (ؒ) یا مرو با یار ازرق

پیرهن :: یا بکش بر خانمان انگشت نیل :: مؤلف
عرض کند که محققین با نام و نشان غور به حقیقت
نکرده اند و با هم اختلافی در معنی پیدا کرده (الف)
اصل است و (ب) و (ج) هر دو یکی است که
استعمال (الف) با مصدر کشیدن به صله بر آمده
دیگر، هیچ و معنی حقیقی (الف) انگشت آلوده به
نیل است که انگشتان فقرا دائما به نیل آلوده باشد
زیرا که لباس نیلگون می پوشند که قلت در لباس
دارند و نمی خواهند که نشان چرک زود نمایان
شود و نوبت به شستن و شو بیاید که پارچه
به شستن زود کهنه و پاره پاره می شود پس
آنانکه لباس خود دائما عوض صاف و پاک کردن
و شستن در خم نیل کنند رنگ نیل بر انگشتان و
ناخنش قائم شود از اینجاست که انگشت نیل
کنایه شد از نشان فقر و انگشت نیل کشیدن بر
چیزی که خانمان هم داخل این تعمیم است
به معنی نشان فقر قائم کردن بران چیز است

یعنی ترک دادن آنرا و تحمل آن نداشتن بوجه فقر
و از همین مصدر عام است (انگشت نیل کشیدن
بر خانمان) بمعنی ترک کردن خانمان و خانمان
بر باد دادن و همچنین (انگشت نیل کشیدن به
زلیخا) به معنی در فقر و فاقه مبتلا کردنش و مجازاً
رسوا کردنش - پس انچه صاحب سروری بر
(الف) معنی ترک دادن نوشته و انچه صاحبان
برهان و جامع و بحر (ب) را به معنی رسوائی
و نشان فقر و ترک دادن کاری آورده و انچه
بهار (ب) را بمعنی رسوا گشتن و پریشان شدن
از فقر و فاقه نوشته قابل نظر است (اردو)
(الف) نشان فقر - فقیری کی علامت (ب)
و (ج) کسی چیز کو ترک کرنا - چھوڑ دینا یا کسی کو
فقر اور رسوائی مین مبتلا کرنا -

انگشتو | بقول برهان و جامع و جهانگیری
و رشیدی بضم فوقانی و سکون واو چنگالی و لیده و نان
را گویند و آن نانی باشد گرم که با روغن و شیر...

ده هم بمالند - صاحب سروری صراحت کرده که
بکاف فارسی است - صاحب ناصری فرماید
که وجه تسمیه این است که نان گرم را با روغن
و شیرینی بانگشت و چنگال بهم مالند و آن در فارسی
معروفست - خان آرزو در سراج فرماید که بضم
کاف بمعنی منسوب به انگشت باشد و بکسر کاف
منسوب به زغال که بر زغال پزند (اردو) مالیده
ملیده (فارسی) مذکر - دیکھو ازده کے دوسرے معنی

انگشتوا | بقول برهان دیگر و سروری و جامع
و جهانگیری بکسر ثالث و واو بالف کشیده نانی باشد
آنرا بر روی آتش زغال وغیره پزند و خان
آرزو در سراج و نیز صاحب رشیدی گوید که بعضی
گویند که بعد از پختن نشان انگشت بران مانده
باشد و آنرا پنجه کش هم نام است و مرکب است
از انگشت و واو که لغتی است در با و معنی ترکیبی
آن با انگشت - و بذیل انگشتو ذکر این هم بیان
آورده گوید که بر مذهب رشیدی الف در آخر
برای تعظیم است یا عوض تنوین تمکن که در عرب
بود بموجب قول سامانی (الخ) مؤلف گوید که
نسبت و آن مقصودش جز این نباشد که مبدل با
باشد که موحده به واو بدل شود همچون آب و
آو - اندرین صورت بضم ثالث بود - صاحب
ناصری بذکر وجه تسمیه بالا فرماید که انگشتو مخفف
این است و نیز گوید که اگر بکسر کاف گیریم نانی
باشد که بر زغال پزند بخیال مؤلف وجه تسمیه
بیان کرده هر پنج محققین اول الذکر که ذکرش محققین
مابعد هم کرده اند غیر موجه زیرا که واو که مبدل با است
برای معیت است و نانی را که بر آتش زغال
پزند (با انگشت) نام نهادن بعید است - برخلاف
آن وجه تسمیه ثانی خیلی موجه باشد که نان پزان
بر بعض اقسام نان که دراز و بادامی باشد نشان
پنجه کشند - اندرین صورت معنی معیت درست
می شود و از ینکه همین قسم نان را پنجه کش هم
نامند قیاس تائید وجه تسمیه ثانی کند (اردو)

دہ نان جو بادامی یعنی دراز ہوتی ہے جس پر
نان پزان پانچون انگلیون سے نشان قائم کرتے
ہین (مونث) صاحب آصفیہ نے پنجہ کش پہ
اس کا ذکر فرمایا ہے -

انگشتوانہ | بقول بحر بکسر ثالث (۱) زغالدان
و (۲) بضم ثالث افزاریکہ خیاطان در انگشت
کنند و بحوالۂ بہار گوید کہ (۳) مطلق زہگیر- صاحب
سروری بر معنی دوم قانع و از خلاق المعانی
سند استعمال آوردہ (سے) قتادہ خود چو انگشتوانہ
خیاط بشکستہ تارک و بروی زنیرہ ماندہ نشان
صاحب رشیدی بذکر معنی دوم فرماید کہ بگیم
چرمین باشد کہ خیاط در انگشت کند تا از سوزن
انگشت ریش نہ شود - خان آرزو در سراج
فرماید کہ زہگیر خیاطان اعم ازینکہ از آہن بود یا
مس یا چرم و فرماید کہ تخصیص رشیدی با چرم
خطاست مؤلف عرض کند کہ انچہ بہار بہ معنی
زہگیر نوشتہ خطا کردہ کہ زہ گیر بقول شست
تیر انداز ان است کہ زہ کمان بوسیلۂ آن کشند
پس معنی سوم غلط صریح است و سند استعمالش
ہم پیش نشد و مقصودش از زہ گیر خیاطان
باشد کہ بر معنی دوم مذکور شد- صاحبان سراج
و بہار عجم ہر دو ہم از شعر بالا سند گرفتہ اند و آنرا
منسوب بہ کمال اسمعیل کردہ اند و اللہ اعلم
بخیال ما اصل این انگشتبان بود بمعنی محافظ
و نگہبان انگشت کہ بان بحالت ترکیب بمعنی
محافظ می آید- ہمچون نگہبان و گلہ بان
فارسیان بای موحدہ را بواو بدل کردند چنانکہ
آب و آو- و ہای زائد در آخرش آوردہ انگشتوانہ
کردند و حالا بر زبان معاصرین عجم انگشتانہ مستعمل
است کہ اشارہ آن بر انگشتنہ کردہ ایم و ہمین
باشد وجہ تسمیہ معنی اوّل بکسر کاف عجمی (اردو)
(۱) کوئلا دان مذکر- دیکھو اشنوا کے دوسرے
معنی (۲) انگشتانہ- مذکر- دیکھو انگشتنہ -

انگشتہ | ماذکر این بہ دو معنی بذیل انگشتبہ

کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم ہمدرا نجا گذشت وسند این ہم ہمانجا مذکور۔ صاحبان برہان وناصری وسروری وجامع ورشیدی وسراج ذکراین کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو انگشتہ (۲) اُس آلہ کو فارسیون نے انگشتہ کہا ہے جو پنجہ کی شکل مین بنایا جاتا ہے اور جس سے غلّہ تیار شدہ کو بلندی پر سے نیچے گراتے ہین تاکہ ہوا سے اس کا کچرا صاف ہوجائے اور دکن مین یہ کام صرف سوپ سے لیا جاتا ہے کوئی خاص آلہ اس کام کے لئے مقرر نہین ہے۔

انگل بقول برہان وجامع ورشیدی بفتح ثالث بروزن خنجل (۱) کسی را گویند کہ صحبت او مکروہ طبیعت باشد و (۲) حلقۂ را نیز گویند کہ گوی گریبان را دران اندازند و (۳) بہ معنی تکمہ گریبان ہم آمدہ۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل فرماید کہ کسی کہ صحبت او مکروہ طبیعت باشد واو در اختلاط ومصاحبت ابرام واصرار کند وبمعنی سوم انگول وانکولہ وانگیل وانگیلہ نیز آمدہ وذکر معنی دوم وسوم ہم کردہ۔ صاحب سروری بہ معنی اول ودوم قانع (ملا محیی سلہ) دل بغم گفتا کہ انگل واشو د ؛ غم دلم را دستاری می کند ؛ (خلاق المعانی سلہ) در انگل ہای زلف شکینت ؛ افگندہ زمانہ گوی دلہا ؛ (کمال اسمعیل سلہ) ای کریمی کہ کند چرخ زخورشید وہلال ؛ جامہ قدر ترا ہر سرہ گوی انگل ؛ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی بالا فرماید کہ سند ملا محیی کہ برای معنی اوّل پیش شد حلقۂ گوی گریبان را درست می شود۔ ہرچند آن نیز چنانکہ باید نیست۔ مؤلف عرض کند کہ انگل بفتح اوّل وسوم لغت ترکی است بہ معنی خصم ورقیب۔ پس عجبی نیست کہ فارسیان این را بمعنی اوّل استعمال کردہ باشند ومعنی دوم وسوم بر سبیل مجاز باشد کہ گوی وتکمہ ہر دو رقیب یکدیگر است

دانگله که به ہای نسبت در آخر بہمین معنی می آید اصل این و مفرس باشد و انگل مخفف آن و بحقیقت
مراد فاتش بجایش بیان کنیم (اردو) (۱) وہ شخص جسکی صحبت ناگوار ہو۔ مذکر (۲) تکمہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔
اسم مذکر لغوی معنی گھنڈی مگر اردو مین حلقۂ گریبان وغیرہ کو کہتے ہین (۳) گھنڈی۔ بقول آصفیہ اسم مونث۔ دیکھو انگلہ

انگلگون | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث وسکون لام وفتح کاف ثانی لغت فارسی است بمعنی اخلاق پسندیدہ۔ صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این بہر دو کاف فارسی کردہ صراحت مزید در معنی کند یعنی صفتہای خوب دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد و سند استعمال ہم پیش نشد و موافق قیاس ہم نیست وبخیال ما جز این نباشد که فارسیان بر لفظ گلگون که بمعنی سرخ رنگ است کلمۂ آن آوردہ اشارہ کردہ باشند بسوی موصوف وعوام این را اسم جامد خیال کردند وغلطی اعراب بیان کردۂ صاحب انند بنا واقفیت ماخذ باشد که درحقیقت بضم اول وپنجم باید بود و معنی این آنکس که بصفات حسنہ موصوف باشد (اردو) وہ شخص جو صفات حسنہ سے موصوف ہو۔

انگلندو | بقول برہان بفتح اول وثالث ولام وسکون ثانی ونون ودال ابجد مضموم بہ واو زدہ چوبی باشد مدور ومجوف ودستہ دار که سنگ ریزہا در جوف آن ریختہ باشند و چون بجنبانند صدای کند وطفلان را بدان مشغول سازند۔ خان آرزو در سراج ذکر این فرماید که بدین معنی انگلندو بہ خا گذشتہ وقوسی اسکلند و بہ سین گفتہ۔ پس انگلند و بہ نون تصحیف است مؤلف عرض کند که انخلکندو بہ ہر دو کاف سوم وچہارم و (۲) انخلند و بحذف کاف چہارم بجای خود گذشتہ است و ما صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم و (۳) انخلکند و بہ لام سوم و (۴) انخلکندہ

به ہای ہوز در آخر عوض وا و ہم به ہمین معنی گذشت و بر ہر یکی خیال خود ظاہر کرده ایم بخیال
ما (ا) اصل است و کند و جز و اعظم آن و جائیکه کاف عربی مقدم و لام موخر آمده قلب بعض
است ہمچون اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز و جائیکه کاف عربی را بفارسی بدل کرده اند تبدیل
موافق قیاس است چنانکه کند و گند. و تبدیل خا به نون اول خلاف قیاس است یا تصحیف
چنانکه خان آرزو خیال کرده. صاحب ہفت این را بکاف نوشته و صاحب برہان بسلسلهٔ
ردیف لغت بعد انگشت آورده که مقصودش باکاف عجمی باشد و صاحب سراج ہم که
پابند سلسلهٔ ردیف است ذکر این بعد لفظ انگل کرده و صاحب انند کاف فارسی را بصراحت
نوشته و سلسلهٔ ردیفش ہم متقاضی کاف فارسی است و معاصرین عجم که از اہل شیراز اند
این را ہنجلک گویند (اردو) جھجھنا - دیکھو اخلکند -

انگله | بقول جہانگیری مرادف انگل به معنی اول و دومش که گذشت و ما اشارهٔ این
در بیان ماخذش کرده ایم که ہمین اصل است و انگل مخفف این (شرف شفرده - از جہانگیری
سله) ای ہجر گران انگله وقت سفر تست؛ وی صبر ہزیمت زده وقت ظفر آمد؛ (امیر خسرو
سه) افلاک چیست خاسته گرد سپاه اوست؛ خورشید گوی انگلهٔ بر کلاه اوست؛ (اثیر
اومانی سه) دستیکه در شود بگریبان دولتی؛ کورا ہلال زه بود و مہر انگله؛ (ظہیر فاریابی
از جہانگیری سه) چون قدح گیری در ایوان آسمان خوانند تما؛ مشتری بربسته زلف و
برگشاده انگله؛ (مسعود سعد سلمان - از جہانگیری سه) من دریده جیب و اندر گردن
آن سیمتن؛ دستہا افگنده در ہم چو گوی و انگله؛ صاحب جامع و سروری و سراج به معنی دوم

وسومش آورده (اردو) دیکھو انگل۔

انگلیز بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام وسکون تحتانی وزای منقوطہ لغت فارسی است که (۱) فرنگستان و (۲) فرنگی را نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلّف گوید که بمعنی اوّل مبدّل انگلینڈ باشد که لغت انگلیسی است بدل ہندی بمعنی انگلستان۔ نون حذف شد و دال ہندی بدل شد به دال مہمله وپس ازان بدل شد به زای ہوز ہمچون شرخ مرد وشرخ مرز وبمعنی دوم مبدّل انگریز باشد که به ہمین معنی گذشت۔ رای مہمله بدل شد به لام ہمچون چنار و چنال پس بہر دو معنی مفرّس باشد ومعاصر عجم فرنگستان را در روزمرّه خود انگلستان ہم گویند (اردو) (۱) انگلینڈ۔ بقول امیر انگریزی انگلستان۔ مذکر (۲) دیکھو انگریز۔

انگلینه بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است نوعی از رستنی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وصاحب محیط ہم ازین ساکت وسند استعمال ہم پیش نشد و اجمال بیان صاحب انند ظاہر نکرد که اسم این در السنۂ غیر چیست وصراحت نکرد که چه قسم رستنی است بالجمله ترک این بر ہیچو ابہام بیان تفوق داشت ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) انگلینه۔ بقول انند ایک پودے کا نام ہے۔

انگلیون بقول برہان وہفت ومؤیّد بایای حطّی به وزن عنبرگون (۱) نام کتاب نصاری است که انجیل عیسی باشد و (۲) نام کتاب مانی نقاش و (۳) دیبای نیز بوده است ہفت رنگ که ہر ہفت رنگ دران ظاہر شده وگویند این لغت ہر جا که باعیسی وصلیب وچلیپا

مذکور می شود مراد از انجیل است و هر جا که با نقش و نگار و گل و لاله گفته شود غرض از ان کتاب مانی
نقاش باشد و (۴) بوقلمون را نیز گفته اند و آن نوعی از چلپاسه است - صاحب ناصری صراحت
کند که این لغت یونانی است و ایشان برای هر چیز بسیار خوب و عجیب استعمال این کنند و از معنی
چهارم ساکت (حکیم سنائی سلھ) تا دم عیسی چلیپا گه شد الفتون بلبلان ؛ بهر انگلیون سرائیدن
بسریانی شدند (مولوی معنوی سلھ) او بیان می کرد با ایشان براز ؛ سر انگلیون و زنار و نماز
(سیر معزی سلھ) بطغرا بر کند صورت بسان نقش چینستان ؛ بدفتر بر کشد جدول بسان صحف
انگلیون ؛ (رشید الدین وطواط سلھ) ز نقشهای بدیع و ز شکلهای عجیب ؛ صحیفهای فلک
شد چو صحف انگلیون ؛ (ذو الفقار شروانی سلھ) خسروا من که مدح تو بکار سخنم ؛ رشک
ارتنگ شد و کارگه انگلیون ؛ (شمس فخری سلھ) کشد بساط چمن از برای مجلس شاه ؛ بهر بهاری
فراش باغ انگلیون ؛ و فرماید که در یونانی زبان انگلیون سازی را نام است و ظاهرا
ارغنون باشد - صاحب سروری گوید که کتاب ترسایان و انجیل عیسی پیغمبر و ذکر معنی دوم
و سوم هم کند و از معنی چهارم سکوت فرماید و صاحب جامع و رشیدی و جهانگیری هم بر پیش
معنی اول قانع - خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ فارسی نیست و عجب که صاحب
فرهنگات ازین غافل اند و بذکر هر سه معنی اول المذکر فرماید که بمجاز کتب مذهب ترسائی شهرت گرفته
و چون فرنگیان تصاویر مریم و عیسی علیهما السلام و مقتدایان در کتب خویش درج می کردند
و بدائع و صنائع بسیار بکار می بردند بعضی را گمان شد که به معنی کارنامهٔ مانی است و آن
خطاست مؤلف گوید که متحقق است که لغت یونانی است و اکثر محققین ذکر این کرده اند

چون فارسیان این لغت را بزبان خود گرفتند و استعمال این مجازاً بمعانی خاص کردند چه خطا شد که اہل فرہنگہا این را در تالیفات خود جا دادند که مفرّس است و تصدیق معنی دوم از کلام میرمعزی و رشید الدین وطواط بخوبی می شود پس نمیدانیم که خان آرزو چرا ازین معنی انکار می کند و تحقیق محققین را خطا گوید - آنچه بعض محققین انگلیون را ارغنون دانسته اند تسامح شان است فارسیان استعمال انگلیون بمعنی ساز نکرده اند و حقیقت ماخذ ارغنون بجایش نوشته ایم تا آنکه اتحاد حلیه و نغمہ ہای ہر دو ثابت نشود نمی توانیم عرض کرد که ہر دو یکی است و بقاعدۂ تبدیل حروف ہم انگلیون - ارغنون نمی شود پس خلاف قیاس رفتن ضرورت ندارد و حقیقت ہمین قدر است که یونانیان این را به معنی ہر چیز بسیار خوب و عجیب و مجازاً بمعنی کتاب آسمانی استعمال کردند و فارسیان مجاز مجاز کردند که صحف مانی را ہم تفریساً بدین نام موسوم ساختند و ہم برین قیاس است معنی سوم و چہارم ہم دیگر ہیچ -

(اردو) (۱) انجیل بقول امیر (مونث) وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اتری تھی (۲) مانی نقاش کی کتاب - دیکھو ارتنگ کے تیسرے معنی - امیر نے بھی ارتنگ کا ذکر فرمایا ہے (۳) دیبا کی ایک خاص قسم جس میں سات رنگ ظاہر ہوتے ہین - ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا جو سات رنگ کے تار سے بنا جاتا ہے اور ساتون رنگ اس مین نظر آتے ہین - بوقلمون کی ایک قسم (۴) گرگٹ - مذکر - دیکھو آفتاب پرست -

(۱) انگندن	بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہر دو بالفتح بمعنی آگندن یعنی پر کردن است
(۲) انگنیدن	صاحب شمس ہم ذکر (۱) کردہ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد

و سند استعمال ہم پیش نشد و حالا بزبان معاصرین عجم متروک مؤلف عرض کند که اگر استعمال

این در زمان پیشین بثبوت رسد توانیم قیاس کرد که این مزید علیه آگندن و آگنیدن باشد که در ممدوده گذشت فارسیان ممدوده را بمقصوره بدل کردند که متعلق به لب و لہجۂ مقامی است و نون زائد بعد الف آوردند چنانکه گذارش و گذارشن و آگندن و آگنیدن که اصل امیست مرکب است از آگن که مخفف آگین به معنی حشو آمده فارسیان علامت مصدر دن بر (۱) و یای زائد معروف ہم بر (۲) زیاده کرده مصدری ساختند و به معنی پرکردن استعمال کردند پس خبری نیست که (۱) و (۲) مزید علیہ آگندن و آگنیدن است (اردو) دیکھو آگندن ۔

انگوان بقول برہان و ہفت و رشیدی با واو بر وزن و معنی انگدانست که درخت حلتیت باشد۔ صاحب جامع بذیل انگدان ذکر این کرده خان آرزو در سراج فرماید که صحیح ہمان انگدان است که بدال باشد و میتواند که انگوان ہم صحیح باشد چراکه وان کلمۂ نسبت است۔ **مؤلف** عرض کند که وان در فارسی مبدل بان و بان به معنی صاحب و نگاہدارنده که بای موحده به واو بدل شود ہمچون آب و آو چنانکه کشتی بان و کاروان و فیلبان و فیلوان پس جزین نیست که انگوان مبدل انگبان باشد که گذشت و معنی لفظی این صاحب حلتیت و نگاہدارنده حلتیت و کنایه از درخت حلتیت باشد (اردو) دیکھو انگبان ۔

انگویا بقول برہان و ناصری بر وزن محمود ابلغت ژند و پاژند کاسنی را گویند و آن گیاہی است معروف و بعربی ہندبا خوانند۔ صاحب جہانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است **مؤلف** گوید که اسم جامد فارسی قدیم است و ما تعریف کامل این بر انطونیا کرده ایم (اردو) دیکھو انطونیا ۔

انگوتین | بقول برهان و ناصری و هفت بکسر فوقانی و سکون تحتانی و نون بلغت ژند و پاژند
گاو کوهی را گویند۔ صاحب جهانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است مؤلف عرض
کند که اگرچه این لغت بشکل اسم جامد فارسی قدیم است ولیکن شک نیست که درین کلمه گو را
دخل است که بسنسکرت گاو ماده را گویند و تینا بلغت ژند و پاژند خاک را گویند و جا دادند
که تین بمعنی دشت و بیابان باشد ولیکن فرهنگهای موجوده لفظ تین را نه نوشته اند و کلمه
آن جز این نیست که اسم اشاره آن است که در اکثر الفاظ فارسی همچون الف و لام در عربی
می آید پس معنی لفظی آن گاو دشتی است و کنایه از گاو کوهی والله اعلم (اردو) پہاڑی گائے۔

انگور | بفتح اول و سکون نون و ضم کاف فارسی۔ لغت فارسی است۔ بهار گوید که
بتازی عنب گویند۔ و صاحبی و فخری و حسینی و ملاحی و سرانگشت از انواع اوست۔ و
بحواله صاحب مرآت جهان نما فرماید که در خبر است که آدم و حوا اول چیزیکه در بهشت
تناول کردند انگور بود لاجرم در عیش و نشاط افتادند و آخر آنچه خوردند گندم است ناچار
در بلای غم و غصه بروی کار خود گشادند ازینجاست که گفته اند که انگور سبب شادی و راحت
است و گندم مایهٔ اندوه و محنت مؤلف عرض کند که بعربی عنب و بترکی اوزم و بهندی
داکهه و بیونانی انبالس۔ اقسام این بسیار است و نام هر یک قسم باعتبار خاص مشهور و انحصار
بهار بر پنج اقسامش هشت نمونه باشد از خرواری۔ تا در تالیف خود که کاشت انگور نام دارد
پنجاه و هشت اقسامش را ذکر کرده ایم و ورای آن هم یافته ایم بالجمله این میوه ایست معروف
و بقول صاحب محیط بری و جبلی و بستانی و هر یک از ان تابستانی و زمستانی۔ مستدیر و مستطیل

وبزرگ وکوچک ۔ سپید وسیاہ وسرخ وبتحقیق ما سبز نیز وبقولش بہترین آن تابستانی ومطلق رسیدۂ آن گرم وتر در آخر اوّل وبہترین میوہ ہا در غذائیت وتولید خون صالح ومعدل امزجۂ غلیظہ ومصفی خون ودافع مواد سوداوی واحتراقی ومنافع بیشمار دارد ۔ اگرچہ اہل تحقیق این را اسم جامد فارسی زبان گفتہ اند ولیکن بہ تحقیق ما معلوم می شود کہ مرکب است از آن کہ بلغت ژند وپاژند بمعنی ما درگذشت وگور بقول محققین بمعنی شراب وعیش وعشرت ۔ پس فارسیان بترکیب این ہر دو لفظ انگور کنایۃً میوۂ معروف را نام کردند کہ فی الحقیقت ما در شراب وعیش وسرور است کہ شراب ازہمین میوہ ساختہ می شود وعیش وسرور ازہمین میوہ پیدا می شود (انوری ؎) ہر کہ ہمچون دانۂ انگور با او شد دو دل ٭ ریختہ خونش چو خون خوشۂ انگور باد ٭

(اردو) انگور ۔ مذکر ۔ دیکھو آزم ۔

انگور آبی استعمال ۔ مرکب توصیفی قسمی است از انگور کہ ذکرش بر (آبی) گذشت وبتحقیق ما کہ در تالیف خود (کاشت انگور) نوشتہ ایم انگور سفید است کہ شیرہ رقیق وشفاف ہمچو آب دارد و پوست او بسیار باریک ۔ ہرگاہ پوست جدا کنند مغزش مثل آب می ریزد ۔ حالا این قسم انگور از نواح کابل می آید واکثرش دراز باشد

(اردو) دیکھو آبی کے پانچویں معنی ۔

انگور جبلی استعمال ۔ مرکب توصیفی ۔ بمعنی عام ترجمۂ انگور کوہی کہ در کوہہا خود روست وبہ تحقیق ما در تالیف (کاشت انگور) قسم زمستانی کہ سرخ رنگ باشد واضعاف این اسم اہل بغداد اند ودر اکثر کوہہا یافتہ می شود وپوست این کلفت ودر شیرینی زمختی دارد ۔ تقویت معدہ کند وبہتر این قسم سفید رنگ است کہ بہ نسبت سرخ لطیف می باشد سوا انہ این مدوّر وبشیار کو حات

وشیرهٔ این بسیار گرم و قابض و شراب این زود اثر کند و سرکهٔ این بسیار ترش و مضر اعصاب و دماغ (اردو) پہاڑی انگور کی ایک قسم جس کو انگور جبلی کہتے ہیں - مذکر -

انگور حسینی | استعمال - مرکب توصیفی - بہار ذکر این بذیل لفظ انگور کرده و از تعریفش ساکت ما در تالیف خود (کاشت انگور) تحقیقش کرده ایم که این قسمی است از اقسام انگور کابل که رنگ دانهٔ این سبز باشد و بعض محققین ہند نوشته اند که دانهٔ این دراز و سپید رنگ و لطیف و شیرین و بعض معاصرین عجم گویند که این قسم حالا در اصفهان هم یافته می شود و سپیدیش مائل به سبزی بخیال ما عجبی نیست که رنگش را در وجه تسمیهٔ این دخلی باشد که عجمیان سبز را رنگ سیادت گویند و مقصود ازین سیّد العنب باشد (محسن تاثیر ـه) هرکس ز حسینی آب خورده ؛ از ساغر گل گلاب خورده ؛ بهار این شعر را بر حسینی آورده گوید که مقصود شاعر از حسینه ایست که در حوالی تفت یزد است بخیال ما ذوق شاعری تصفیهٔ این کند که از حسینی مقصود محسن تاثیر چه باشد (اردو) حسینی ایک قسم ہے سبز انگور کی مذکر

انگور در خم کردن | مصدر اصطلاحی - بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که کنایه از درست کردن و ساختن شراب باشد (میرزا بیدل ـه) اشک باشد عقده های خوشهٔ دل را گلاب ؛ می بجام تست اگر انگور در خم کرده ؛ (اردو) شراب بنانا -

انگور دشتی | اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول صاحب ضمیمهٔ برهان (۱) دوائی است که آنرا پستان و سگ پستان گویند - صاحب مؤید فرماید که ساکنان ہند این را تهسوڑه و پهاڑی بهوار گویند و صاحب برهان بذیل سگ پستان ذکر این کرده مؤلف گوید که (۲) به معنی حقیقی قسمی است از انگور که مقابل انگور بستانی است و آنرا انگور بری هم گویند که خودرو باشد ما ذکر این در تالیف خود (کاشت انگور کرده ایم) و آنچه محققین فرس ذکر معنی اوّل کرده اند کنایه باشد

از آنکہ سپستان مشابہ انگور دشتی است صاحب محیط بر سپستان فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن سفستان و سپستان مخفف سگ پستان یا سگ پستان جہت مشابہت و بہندی ہسوڑہ - معتدل در گرمی و سردی و تر در اول تسکین حدت صفرا و تشنگی و تحلیل و تصفیہ آواز و تلیین حلق و سینہ کند و منافع بسیار دارد (الخ) محققین مفردات طب این را باسم انگور دشتی موسوم نکردہ اند (اردو) سپستان - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - لسوڑا - لسلسا - ایک دوا کا نام ہے -

انگور ز انگور ہمی گیرد رنگ | مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مرادف "آلو چو بآلو نگرد رنگ بر آرد" باشد کہ گذشت و ما تعریف این ہمہ را نجا کردہ ایم (انوری)
ع) مرا از فسخ ایشان فسخ شد عزم * چو انگوری کہ گیرد رنگ از انگور * انوری درین شعر ہمین مثل را باختصار آوردہ (اردو) دیکھو مثل ما بعد الذکر

انگور زمستانی | استعمال - ذکر این بذیل لفظ انگور گذشت و تحقیق ما در تالیف خود (کاشت انگور) اینست کہ این انگوری است کہ در موسم سرما پختہ میشود سرخ و سپید باشد و قسم سرخش ہمان انگور جبلی کہ ذکرش گذشت (اردو) انگور کی ایک خاص قسم ہے جس کے سرخ رنگ کو انگور جبلی کہتے ہیں - مذکر -

انگور زیتونی | استعمال - بقول بحر نوعی از انگور سیاہ شبیہ بہ زیتون - صاحب برہان و ہفت فرماید کہ بعربی این را اصابع العذاری گویند ذکر این در تالیف ما کاشت انگور ہم موجود است (اردو) انگور زیتونی - ایک سیاہ انگور کا نام ہے - مذکر -

(۱) انگور شغال | اصطلاح - مرکب اضافی
(۲) انگور شفا | صاحب محیط ذکر (۲) کردہ بذیلش (۱) را نوشتہ فرماید کہ عنب الثعلب است

و بر عنب الثعلب گوید کہ اسم عربی است و بیونانی
طرلیدون و سطرخنیت و بترکی توش اوزی و
بسریانی ربرق و ربق و رویا و بلاطینی سلاحم
و بہ بربری مرابلہ و باصفہانی تاج ریزی - و
بفارسی روباہ تربک و روباہ تورک و انگور
روباہ و شکر انگور روباہ و سگ انگور و انگور
شغا و انگور شغال و بہندی مکو نامند - بستانی
و صحرائی و کوہی می باشد و ہر یک ازان زرد مادہ
بالجملہ بستانی آن سرد و خشک در دوم با حرارت
فاعلہ - ملطف و مسکن حرارت و تشنگی و یا قوت
قابضہ و رادعہ و محلل اورام حارّہ و منافع بسیار
دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ شکل این
ہمچون انگور کوچک تر مدور و بسیار پسند شغال است
و انگور شغا ازان گفتہ اند کہ از بہترین داروہاست
کہ بیمار را استعمالش از اورام شفا بخشد (اردو)
مکو - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - ایک بوٹی -
اور اسکے پہل کا نام جو اکثر حالت ورم مین کام
دیتی ہے - عنب الثعلب - انگرہ -

انگور صاحبی | استعمال - مرکب توصیفی -
بہار ذکر این ذیل انگور کردہ و بہ تحقیق ما کہ در
تالیف (کاشت انگور) گذشت قسمی است از
انگور و بعض معاصرین عجم گویند انگور سفید است
کہ شیرہ کم دارد و دانہ اش دیرپاست و بحالت
سفر این را با خود دارند و خراب نشود و صاحب
کتاب الاثمار آوردہ کہ وطن این ایران و کابل
است (اردو) انگور صاحبی ایک خاص قسم
ہے سپید انگور کی جس کا شیرہ کم ہوتا ہے اسکا
پہل عرصہ دراز تک نہین بگڑتا - زمانہ سفر مین
اکثر اس قسم سے کام لیتے ہین - مذکر -

(۱۹۲۰)

انگور عسکری | اصطلاح - مرکب توصیفی
قسمی است از انگور کہ تحقیق این در تالیف
خود (کاشت انگور) کردہ ایم و وطن این عراق
است - دانہ و خوشہ این بسیار بزرگ و درشت و
کلان می شود و بیارہ این بسیار کلفت و دراز

یعنی ہمچون اہل نوح قوی تر است - از یک دانہ اش شیرۂ کثیر حاصل می شود و بہ تجربہ با فلاح راز برای این قسم انگور ضرورت نگہداشت مزید می باشد (اردو) انگور عسکری - انگور کی ایک خاص قسم ہے جس کی بیل اور خوشے اور دانے بہت زبردست ہوتے ہین - مذکر-

انگور فخری اصطلاح - مرکب توصیفی بہار ذکر این بذیل انگور کردہ و بقول صاحب شمس نوعی از انگور مؤلف عرض کند کہ ما در تالیف خود (کاشت انگور) این را ترک کردہ ایم و ہیچ متحقق نشد کہ وطن این ہند است یا عجم و عرب و این نام از برای قسم خاص انگور بزبان معاصرین عجم ہم نیست ولیکن از کلام قدما معلوم می شود کہ (فخری) انگوری را نام بود کہ از بہترین اقسام است - بہار بر لفظ فخری ہم اشارۂ این کردہ (محسن تاثیر ۵) فخری بعسل صدافتخار ش تنداز سر فخر جان نثارش ٭ ازین شعر معلوم می شود کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است یعنی منسوب بفخر و فخر کنندہ از خوبی ہا و صفات خودش یا منسوب باشد بکسی کہ چیزی نامش فخر بود کہ این قسم را یافت و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) فخری - مذکر انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے جو مجموعی صفات مین بہترین اقسام سے ہے - دکن مین ہم نے اسکو دیکہا ہے اور استعمال بہی کیا ہے سپید شربتی رنگ - شیرہ دار دانے ہوتے ہین اور بہت شیرین اور اسکی درآمد کرسمس کے زمانہ مین انگلنڈ سے زیادہ ہوتی ہے -

انگورک اصطلاح - بقول بحر و وارستہ (۱) مردم چشم و (۲) بثوریکہ از مواد عفنہ در بدن پیدا می شود (شمس تبریزی ۵) انگورک چشم ماست خالت گوئی ٭ کز عین سواد مردم دیدہ فتاد (اشرف ۵) پیش آنکس کہ بر ونشۂ زلعل نگہی دختر رز بود انگور کی آتشکی ٭ صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ (۳) نوعی از عنکبوت را نیز گویند

صاحب ناصری ذکر معنی اوّل وسوم کردہ - خان آرزو در سراج و صاحب رشیدی بہ معنی اوّل وسوم قانع بہار بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ سند اوّل مال مولوی معنویست نہ شمس تبریزی **مؤلّف** عرض کند کہ برای معنی اوّل کاف تصغیر بر لفظ انگور زیادہ کردہ از مردم چشم کنایہ کردہ اند کہ مشابہ بہ انگور سیاہ مدور است و معنی دوم بہ تحقیق ما مجرد آبلہ بدن کہ از عوارض جلد است نہ بثور و درین ہم کاف آخر برای تحقیر است یا تصغیر و این ہم کنایہ باشد و بہ معنی سوم ہم کنایہ است کہ جسم بعض عنکبوت کلان در تنیدہ اش دانہ انگور را ماند کہ در میان بیارہ انگور یعنی تاک باشد (اردو) (۱) مردمک - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث - آنکھ کی تپلی (۲) وہ آبلہ جو جلدی امراض سے جسم پر پیدا ہو جیسے آتشک کا آبلہ (مذکّر) (۳) مکڑی کی ایک خاص قسم کو فارسیون نے انگورک کہا ہے جس کا جسم مثل انگور سیاہ کے گول ہوتا ہے۔

انگور کوب | اصطلاح - بہار ذکر این کردہ بمعنی ساکت **مؤلّف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی کسی کہ انگور را می کوبد و شیرہ بر می آرد و بیشتر این عمل بہ لگد کوبی کنند (ملا طغرا ؎) نادی اگر شیرہ انگور کوب رشدی ریشۂ تاک در زیر چوب (اردو) انگور کا شیرہ نکالنے والا - مذکّر -

انگورم | بقول صاحب محیط اعظم - اسم برگ نو رستۂ درختان - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و میم تخصیص دلالت می کند کہ لغت فارسی است و این کنایہ باشد کہ انگورم بہ معنی خاص مستعمل شد برای برگ نو رستہ کہ قبل از انکہ وا شود و کشادہ گردد دانۂ انگوری را ماند (اردو) کوپل - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکّر - و بقول صاحب تذکیر و تانیث مؤنث شگوفہ کن - انگھوا سوئی - پھوٹے ہوئے ملائم پتّے - آپ فرماتے ہیں کہ اردو والون نے اسی کو کونپل کر لیا ہے **مؤلّف** کہتا ہے کہ کونپل کو دکن مین انگوری بھی کہتے ہین -

انگور مثقالی | اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول بہار نوعی از انگور کہ دانہ اش بقدر مثقال بود - صاحبان

شمس و انند و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (راضی سہ) خوتوم
اکنون خوش علف نبود کہ خوردی چون تفنگ ؛ دانہ
انگور مثقالی کہ در فنداق بود ؛ (سیحق اطعمہ سہ) بگو سیجق
وصف خوشہ انگور مثقالی ؛ کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا
را ؛ (اردو) انگور مثقالی - انگور کی ایک خاص قسم کا نام
ہے جس کے ہر دانہ کا وزن بقدر مثقال ہوتا ہے - (مذکر)

انگور ملاحی | اصطلاح - بہار بذیل انگور نوشتہ
قسمی است از انگور و ہیچ تعریف مزید نکرد و بر ملاحی
فرماید کہ انگور سفید خوب باشد چنانچہ در فرہنگ
توسی محسن تاثیر در صفت اقسام انگور آوردہ -
(سہ) نقل و شکر دمی و صراحی ؛ مفتون ملاحت
ملاحی ؛ مؤلف گوید کہ وجہ تسمیہ این جز این نباشد
کہ عوام فارسیان بر لفظ ملاح یای نسبت زیادہ
کردہ نام نہادہ و نظر بر صفات و خوبی ہای این قسم
انگور ملاحی گفتہ باشند و اعتنا نکردند بر غلطی لفظ
معاصرین عجم ازین لفظ ساکت اند (اردو) انگور
ملاحی - انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے -
(مذکر)

انگوزہ | بقول محیط حلتیت منتن را نامند و ما تعریف کامل این بر انگشتک کردہ ایم بخیال ما مبدل انگوزہ
باشد کہ می آید و انگوزہ بزیادت واو مزید علیہ انگزہ کہ گذشت و انگزہ مبدل انگژد - ما ذکر این بر انگژہ
کردہ ایم و صراحت ماخذ بر انگژد مذکور شد فارسیان زای عجمی را بہ زای ہوز بدل کنند ہمچون آژیر
و آزیر - دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انگشتک -

انگوزہ در قند خوردن | مصدر اصطلاحی - بقول
بحر و بہار بمعنی بازی و فریب خوردن مؤلف گوید
کہ این کنایہ باشد (میر خسرو سہ) ز شیرین کاری
شیرین دلی بندہ ؛ فراوان خوردہ بود انگوزہ در قند ؛
(اردو) فریب کھانا -

انگوژہ | مرادف ہمان انگوزہ کہ برای ہوز گذشت و ما
حقیقت این را ہمانجا ذکر کردہ ایم - صاحبان ہفت و
موانند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو انگوزہ -

انگوشیدن | بقول اننذ بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی در آغوش کشیدن و معانقه کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید که این مبدل آغوشیدن است که در مد وده گذشت عین معجمه بکاف فارسی بدل شد ہمچون غلوله و گلوله و نون زیاده شد ہمچون گذارش و گذارشن حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آغوشیدن)

(الف) **انگول** | بقول برہان و جامع ہر دو بمعنی دوم و سوم انگل که گذشت و صاحب

(ب) **انگوله** | رشیدی ذکر (ب) کرده و صاحب جہانگیری ہر دو را آورده مؤلف عرض کند که ہر دو مزید علیه انگل و انگله باشد که گذشت واو را برای اظہار ضمه زیاده کرده اند و این قاعدهٔ ترکیان است - فارسیان ہم در بعض لغات فارسی این عمل کنند (اردو) دیکھو انگل اور انگله -

انگیان | بقول برہان و جامع و ہفت بر وزن و معنی انگدان که گذشت - خان آرزو در سراج گوید که صحیح ہمان انگدان است که بدال باشد مؤلف عرض کند که جا دارد که این را مبدل انگدان گیریم که دال مہمله به تحتانی بدل شود ہمچون لاد و لای (اردو) دیکھو انگدان

انگیختن | بقول صاحب موارد مرادف انگیزیدن که می آید (۱) به معنی بلند کردن و فرماید که انگیز و انگیزش حاصل بالمصدر این باشد - صاحبان بحر و بہار و سروری و سراج ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این مرکب است از انگیز و علامت مصدر تن فارسیان در افعال زای ہوز را به خای معجمه بدل کنند چنانکه سوختن و سوزانیدن یعنی سوخ مبدل سوز است و ہمچنین انگیخ مبدل انگیز باشد که به معنی نعوظ و حرکت قوت شہوتیه می آید (یوسفی

طبیب ﮮ) گر بانگیز تورہ یا بد فتوری چند روزہ بہ کہ از لحم کبوتر دز نخود سازی غذا ؛ و انگیز معانی دیگر ہم دارد کہ بجای خود ش مذکور شود بالجملہ انگیز اسم مصدر است فارسیان از ہمین لفظ بر سبیل تبدیل مصدری ساختہ بمعنی بلند کردن استعمال کردہ اند و بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این انگیزد مؤلف عرض کند کہ انگیزد مضارع انگیزیدن باشد نہ انگیختن و بقاعدۂ فارسیان مضارع این باید کہ انگیخذ بود ولیکن استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد بلکہ بجایش مضارع انگیزیدن مستعمل است و حاصل بالمصدر این انگیختگی است نہ انگیزش و انگیزش حاصل بالمصدر انگیزیدن باشد۔ ولیکن فارسیان استعمال انگیختگی نمی کنند و بجایش انگیزش کار گیرند حیف است کہ محققین بالا سند استعمال این پیش نکردند و بخیال ما سند متذکرہ معنی مفہوم متعلق باین باشد بہار این را بمعنی لازم ہم نوشتہ۔ یعنی بلند شدن طالب سند باشیم عجبی نیست کہ او از کلام نظامی این معنی پیدا کردہ است کہ بر لفظ انگیختہ می آید و ما صراحتش ہمدر انجا کنیم (اردو) بلند کرنا۔

(۲) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی ایجاد کردن و آفریدن و پیدا کردن و این مجاز معنی اوّل است۔ صاحبان برہان و بہار و بحر و سروری و جہانگیری و سراج ہم ذکر این معنی کردہ اند و از ہمین معنی متعلق است (انگیختن گل) بمعنی پیدا کردنش و (انگیختن طراز) بمعنی ایجاد کردن طراز و (انگیختن نقش) بمعنی ایجاد کردن نقش و (انگیختن سوسن) بمعنی پیدا کردن سوسن سند استعمال این بجای خودش آید (اردو) ایجاد کرنا۔ پیدا کرنا۔

(۳) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی فراہم آوردن و این مجاز معنی اول است چون (انگیختن لشکر) بمعنی فراہم آوردن لشکر۔ سند این بجایش می آید (اردو) جمع کرنا

فراہم کرنا۔ جیسے لشکر فراہم کرنا۔ جمع کرنا۔

(۴) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی کردن و این مجاز معنی اوّل است ہمچون (انگیختن پوزش) بہ معنی عذرخواہی کردن و (انگیختن عذر) بہ معنی عذر کردن و (انگیختن حملہ) بہ معنی حملہ کردن سند این مصادر مرکبہ بجای خودش می آید (اردو) کرنا۔

(۵) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی کشیدن و این مجاز معنی اول است ہمچون (انگیختن جدول) کہ بہ معنی کشیدن جدول می آید و سند این بجایش مذکور (اردو) کھینچنا۔ جیسے جدول کھینچنا۔

(۶) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی برپا کردن بخیال ما قائم کردن ہم و این مجاز معنی اوّل باشد بالجملہ (انگیختن حشر) بہ معنی برپا و قائم کردن حشر و (انگیختن ذوق) بہ معنی قائم کردن ذوق متعلق است ازہمین معنی و سند ہر یکی بجایش مذکور شود و سند (انگیختن قیامت) بر لفظ انگیختہ ہم می آید (اردو) برپا کرنا۔ قائم کرنا جیسے حشر برپا کرنا۔ ذوق قائم کرنا۔

(۷) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی نصب کردن۔ چنانکہ انگیختن رایت (نظامی ۵) دران دژ کہ او رایت انگیختہ ٭ سر کوتوال از دژ آویختہ ٭ مؤلف عرض کند کہ سند متقاضی آنست کہ اینرا بمعنی اول متعلق کنیم کہ بلند کردن رایت بہتر از نصب کردن آنست و نیز من وجہٍ تعلق وارد با معنی ششم کہ مقصد نصب کردن و قائم کردن حاصل می شود بانی حال ما از برای ایمعنی طالب سند دیگر باشیم (اردو) نصب کرنا۔ بلند کرنا۔ قائم کرنا۔

(۸) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی سرودن ہمچون انگیختن نغمہ مؤلف عرض کند کہ سند این بر انگیختن نغمہ می آید و این مجاز معنی اوّل و من وجہٍ متعلق بہ معنی ششم است کہ سرودن نغمہ ہم بلند کردن یا قائم کردن نغمہ باشد۔ بخیال ما مجرد انگیختن معنی سرودن ندارد تا آنکہ با نغمہ مرکب

نشود پس ضرورت نداشت که این را به معنی سردن قائم کنیم (اردو) گانا۔

(۹) انگیختن۔ بقول موارد به معنی بنا کردن و ساختن همچون (انگیختن شهر) بخیال ما من وجه متعلق است به معنی ششم هم که قائم کردن شهر به معنی بنا کردن آنست (نظامی ؎) ز سند وستان تا با قصای روم ٭ بر انگیخت شهری بهر مرز و بوم ٭ بخیال ما این سند بر انگیختن است نه انگیختن و اگر کلمهٔ بر را زائد گیریم در ان حال البته این سند بکار میخورد (اردو) بنا کرنا۔ بنانا۔

(۱۰) انگیختن۔ بقول موارد به معنی جهانیدن همچون (بر انگیختن آب را) (نظامی ؎) روان کرد رخش عنان تاب را ٭ بر انگیخت چون آتش آن آب را ٭ مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر (بر انگیختن آب را) به معنی جست دادن اسپ را برای عبور آب یعنی عبور دریا کردن به جهانیدن اسپ پیدا است و خیال ما اینست که این معنی از بر انگیختن پیدا می شود نه انگیختن۔ قائل باین حال طالب سند دیگر باشیم بهار گوید که به معنی لازم یعنی بر جستن هم آمده مؤلف گوید که ازهمان سند که بالا گذشت هر دو معنی پیدا می شود (اردو) کدانا۔ کودنا۔

(۱۱) انگیختن۔ بقول موارد و برهان و ناصری و بحر به معنی جنبانیدن از جای مؤلف گوید که به معنی تحریک دادن و بحرکت آوردن است همچون (انگیختن شهوت) سند این بجایش می آید و این هم مجاز معنی اول است (اردو) جگہ سے ہلانا۔ تحریک کرنا۔ حرکت مین لانا۔

(۱۲) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی برخیزانیدن حیف است که سندی پیش نکرد و بخیال ما همان معنی یازدهم است دیگر هیچ (اردو) دیکھو انگیختن کے گیارہوین معنی۔

(۱۳) انگیختن۔ بقول موارد و بحر معنی برشورانیدن مؤلف گوید که مقصود از برهم و پریشان

کردن باشد۔ حیف است که سندی به پیش نکرد۔ صاحبان برہان و ناصری ذکر این کردہ اند
و صاحب سروری (انگیختن شہوت) را متعلق باین معنی کردہ و از کلام استادی سند آوردہ
و ما (انگیختن شہوت) را متعلق بہ معنی یازدہم کردہ ایم و سندش ہم ہمدرانجا مذکور۔ بخیال ما
معنی برشورانیدن از برانگیختن پیدا می شود نہ از مجرد انگیختن۔ فتامل۔ باقی حال طالب سند
استعمال باشیم (اردو) برہم اور پریشان کرنا۔ برانگیختہ کرنا۔

(۱۴) انگیختن۔ بقول موارد و بحر و برہان و سراج و سروری و جامع بہ معنی برکشیدن
صاحب موارد سندی کہ پیش کردہ است ازان (برانگیختن اندازہ) پیدا است (نظامی ع)
بآن چار گوشہ خط اطلسی ٭ برانگیخت اندازہ ہندسی ٭ و برکشیدن۔ بقول صاحب بحر بہ معنی
سنجیدن و وزن کردن و برآوردن چیزی از چیزی چون تیغ از غلاف و دست از بغل و جیب
و دراز کردن و کسی را ترقی دادن و قدر او را افزودن آمدہ و درین شعر مجازاً بہ معنی ظاہر کردن
مستعمل و متعلق باشد بہ معنی ہفدہم کہ می آید و ہمین شعر بسند (اندازہ انگیختن) ہم گذشت و در انجا
ہم ہمین معنی قرار یافتہ است (اردو) نکالنا۔ ظاہر کرنا۔

(۱۵) انگیختن۔ بقول موارد و برہان و سراج و جامع بہ معنی دور کردن حیف است کہ سندی
پیش نشد۔ مشتاق سند باشیم و اگر بدست آید کشان کشان این را بسبیل مجاز بہ معنی اول بریم
زیرا کہ از بلند کردن چیزی معنی دوری پیدا کردن قریب بقیاس نیست (اردو) دور کرنا۔

(۱۶) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی آمادہ کردن و فرماید کہ گویند فلانی را بہ فلان کار برانگیختہ ام
مؤلف گوید کہ سند استعمال متعلق بہ (برانگیختن) است نہ انگیختن البتہ استعمال (فتنہ انگیز) سند این

باشد و آن متعلق است به معنی ششم که گذشت - صاحب موارد درست نکرد که این را جداگانه قائم کرد و معنی سیزدهم هم من وجهٍ متعلق به همین است که گذشت (اردو) آماده کرنا -

(۱۷) انگیختن - بقول موارد و برهان به معنی افشا کردن حیف است که سندی پیش نشد مؤلف گوید کلا اندازه (انگیختن) که گذشت متعلق به همین معنی باشد و این مجاز معنی اول است که از بلند کردن ظهور و افشای چیزی می شود (اردو) ظاهر کرنا -

انگیختن پوزش استعمال - به معنی عذرخواهی کردن و این متعلق معنی چهارم انگیختن است که گذشت (امیرخسرو ـــ) سران جهان پوزش انگیختند ٭ همه در رفتانش در آویختند ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) عذرخواهی کرنا -

انگیختن جدول استعمال - به معنی کشیدن جدول است متعلق به معنی پنجم انگیختن (نظامی ـــ) چو خطش قلم راند بر آفتاب ٭ یکی جدول انگیخت از مشکناب ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) جدول کھینچنا -

انگیختن چشمه استعمال - به معنی پیدا کردن چشمه باشد متعلق به معنی دوم انگیختن که گذشت - (عرفی ـــ) گر سنگ ملامت بدلم نشتیز د ٭ از هر سر مو چشمهٔ آذر انگیزد ٭ (اردو) چشمه پیدا کرنا -

انگیختن حشر استعمال - به معنی برپا کردن حشر است و این متعلق باشد به معنی ششم انگیختن که گذشت (امیر معزی ـــ) چون بمدایح مدیح تو مباهات کنم ٭ طبع انگیزد بر لفظ و معانی حشری ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) حشر برپا کرنا -

انگیختن حمله استعمال - به معنی حمله کردن و تاخت آوردن است و این متعلق است

بمعنی چہارم انگیختن کہ گذشت (نظامی ؎) بہ حملہ کانگیخت از ہر دری ؛ فرو ریخت از روی لشکری ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) حملہ کرنا۔

انگیختن ذوق | استعمال - مقبول صاحب موارد کہ بذیل معنی ششم مصدر انگیختن آوردہ بمعنی برپا کردن ذوق است و بخیال ما قائم کردن ذوق باشد و صراحت این ہمہ را انجا کردہ ایم و این مصدر مرکب متعلق بہ ہمان است (طالب آملی ؎) ز بس ہوای چمن ذوق اتحاد انگیخت ؛ ہزار غنچہ بیک لب تبسم افشان شد (اردو) ذوق قائم کرنا۔

انگیختن رایت | استعمال - بمعنی بلند کردن رایت است و بخیال ما متعلق است بہ معنی اول انگیختن - صاحب موارد این را متعلق بمعنی ہفتم کردہ و سند این ہم ہمہ را انجا مذکور (اردو) جھنڈا کھڑا کرنا - باوٹا بلند کرنا۔

انگیختن سوسن | استعمال - بمعنی پیدا کردن سوسن است و متعلق بہ معنی دوم انگیختن کہ گذشت (میر معزی ؎) از بہر ستم جوشن آویختی از سوسن ؛ وز بہر بلا سوسن انگیختی از عنبر صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) سوسن پیدا کرنا۔

انگیختن سینہ | استعمال - بمعنی بلند کردن سینہ سند این بہ لفظ انگیختہ می آید (اردو) سینہ ابھارنا۔

انگیختن شعبدہ | استعمال - بمعنی قائم کردن شعبدہ و این متعلق است بہ معنی ششم انگیختن (عرفی ؎) دردی کہ بافسانہ و افسون رود از دل ؛ صد شعبدہ انگیز کہ بیرون رود از دل (اردو) شعبدہ قائم کرنا - شعبدہ کرنا۔

انگیختن شہوت | استعمال بمعنی تحریک دادن و بحرکت آوردن شہوت باشد و این متعلق است بمعنی یازدہم انگیختن - صاحب سروری سند این

بر انگیختن آورده متعلق کند به معنی سیزدهم و نجیال
نادرست نیست (ــه) به بی رغبتی شهوت
انگیختن ؛ برغبت بو دخون خود ریختن ؛ (اردو)
شہوت کو چھیڑنا۔ شہوت انگیزی کرنا۔ خواہشات
نفسانی کو ابھارنا۔ صاحب آصفیہ نے شہوت انگیز
کا ذکر کیا ہے۔

انگیختن طرازہ استعمال۔ بمعنی ایجاد و قائم
کردن طراز است و متعلق بمعنی دوم انگیختن که
گذشت (نظامی ــه) طرازی نو انگیزم اندر
جهان ؛ که خواهد زهر کشوری نوربهان ؛ صاحب
موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو)
ڈھنگ یا طرز قائم کرنا۔ ایجاد کرنا۔ جیسے۔ واہ
تم تو نیا ڈھنگ قائم کئے ہو۔ نیا طرز ایجاد کی ہو۔

انگیختن عذر استعمال بمعنی عذر کردن و
معذرت خواستن متعلق است بمعنی چهارم
انگیختن که گذشت (جامی در یوسف زلیخا ع)
ز عذر انگیختن خاموش گردید ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو)
عذر کرنا۔ معذرت کرنا۔

انگیختن گل استعمال بمعنی پیدا کردن گل
است و متعلق است بمعنی دوم انگیختن (عرفی
ــه) درچنین فصلی که از فیض هوای نوبهار ؛
در زمین شوره می روید نوک خار گل ؛ شاید ار
گلبن صفت در گلخن از فیض هوا ؛ پرده‌های
عنکبوت انگیزد از هر تار گل ؛ صاحبان موارد
و بهار ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده اند و
بهار گوید که (آنچه بعض محققین در شرح همین
قطعه نوشته که اطلاق انگیختن بر گل جای تردد است و استعمال
را دیناد خللی نیست جای تردد است) مؤلف عرض کند
که آنانکه چنین گویند معنی شعر را نفهمیده اند۔ مقصود
شاعر در شعر اول بیان قطره‌های خون است که
بنوک خار از پای ظاهر شود و در پرده‌های عنکبوت
مگس‌ها که گرفتار می آید آن هم گلی را ماند و اشاره
بلیغ بسوی این هر دو گل کرده نه کنایه است

ونہ استعارۂ (انوری ــه) انگیختہ است حسن
توکل با مہ تمام ؛ و امیختہ است لعل تو با شکّر
آفتاب ؛ مخفی مباد کہ در کلام انوری انگیختن
بہ معنی سومش آمدہ (اردو) پھول پیدا کرنا ،
پھول جمع کرنا۔

انگیختن لشکر | استعمال۔ بہ معنی فراہم آوردن
لشکر و این متعلق باشد بہ معنی سوم انگیختن کہ
گذشت (نظامی ــه) یکی لشکر انگیخت از ترک و
تیغ ؛ فروزندہ برقش بر آمد میغ ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو)
لشکر جمع کرنا۔

انگیختن نغمہ | استعمال۔ بمعنی سرودن باشد
صاحب موارد ذکر این بذیل معنی ہشتم انگیختن
کردہ مؤلف گوید کہ بخیال ما معنی ہشتم کہ قائم
کردۂ اوست درست نیست کہ در مجرد انگیختن
معنی سرودن نباشد و بحالت ترکیب نغمہ با
مصدر انگیختن البتہ کنایہ از سرودن است کہ
معنی لفظی این بلند کردن یا قائم کردن نغمہ
باشد (ظہوری ــه) زبس در نغمہ انگیزی
است ایام ؛ سزد در قصد اگر در گور بہرام ؛
(اردو) گانا۔ نغمہ سرائی کرنا۔

انگیختن نقش | استعمال بمعنی ایجاد کردن
و پیدا کردن نقش است و متعلق بہ معنی دوم
انگیختن کہ گذشت (صائب ــه) ہر نفس
عشق دو صد نقش بدیع انگیزد ؛ تا نگردد بخود
آن آئینہ سیما مشغول ؛ صاحب موارد ذکر
این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) نقش قائم کرنا

انگیختہ | بقول نوادر (۱) بہ معنی بلند و برآمدہ
(نظامی ع) میان نازک و سینہ انگیختہ ؛ و
بقول سروری (۲) برشورانیدہ و (۳) پیدا
کردہ و (۴) بلند کردہ (خاقانی ۵۳) صبح خیزان
این قیامت در جہان انگیختہ ؛ نعرہ ہاشان نفخ
صور از سر دہان انگیختہ ؛ بخیال ما این سند متعلق
بہ معنی ششم انگیختن است (ولہ ۵۴) در رہ

مرتع گرزگاو افریدون بدست ؛ وزنجرهٔ شب ورقش کاویان انگیخته ؛ خیال ما درین شعر انگیخته بمعنی بلندکرده شده باشد نه بلندکرده بالجمله این اسم مفعول بجمیع معانی انگیختن است که گذشت ومعنی اول در اصل بلندکرده شده ومراد از بلند وازین قیاس نباید کرد که انگیختن بمعنی لازم است معلوم می شود که بهار از همین مصرع نظامی معنی لازم را در مصدر انگیختن پیدا کرده که اشارهٔ آن بر معنی اولش کرده ایم (اردو) (۱) بلند ابھرا ہوا - (۲) برانگیختہ کیا ہوا (۳) پیدا کیا ہوا (۴) بلند کیا ہوا - واضح ہو کہ یہ انگیختن کا اسم مفعول ہے تمام معنوں میں ۔

انگیدن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی بمعنی آگندن وپر کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نه کرد وسند استعمال هم پیش نشد اگر سند بدست آید توانیم عرض کرد که قلب بعض باشد از آگنیدن که نون سوم مقدم شد وکاف فارسی مؤخر همچون اسطرخ واسطخر - وممدوده که بمقصوره بدل شد متعلق به لب ولهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آگنیدن ۔

انگیر | بقول برہان وجامع به وزن زنجیر انگور را گویند که به عربی عنب خوانند - صاحب ناصری فرماید که لغت دریست ودر همه تبرستان معروف - خان آرزو در سراج فرماید که مبدل انگور باشد که واو به تحتانی بدل شود همچون انگول وانگیل (اردو) دیکھو انگور -

انگیز | بقول برہان بروزن مہمیز (۱) برانگیخته - و (۲) بلندساخته و (۳) برخیزانیده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا فرماید که (۴) امر به انگیختن و (۵) حرکت قوت شهویه وبقول صاحب سروری (۶) برشورانیده و (۷) پیداکننده وبذکر معنی چهارم

نسبت پنجم گوید که قیام آلت رجولیت که به عربی نعوظ گویند (یوسفی طبیب ۵) گر بانگیز توره یابد
فتوری چند روزہ * به که از لحم کبوتر وز نخود سازی غذا * صاحب جامع به معنی اول و دوم
قانع بهار فرماید که (۸) نوعی از نار غریبه که شهوت را برانگیزد (حکیم زلالی ۵۸) راند
ایاز شوخ خونریز * مقشّر می کند بادام انگیز * (طالب آملی ۵۸) لبت از بوسه بانگیز تر
است * رخت از گل عرق آمیزتر است * مؤلف عرض کند که محققین بالا از غور کار
نگرفته اند و بر قواعد فارسی اعتنا نکرده معنی پنجم حقیقی است که نعوظ باشد و معنی هشتم که پیدا
کردهٔ بهار است محض خیالش که از هر دو سندش هم معنی پنجم پیدا است و همین اسم مصدر
انگیزیدن است که به معنی بلند کردن می آید و ما ذکر این به معنی اول انگیختن کرده ایم و انگیز
امر از مصدر انگیزیدن بهمه معانیش و باقی همه معانی بیان کردهٔ محققین نازک خیال غلط
باشد و سند استعمال هم پیش نشد و ما از اصلیت تسامح شان خبرداریم یعنی معنی اول و
دوم و سوم و ششم بصورت مفعول و معنی هفتم بصورت فاعل آمده حزین نیست که
محققین اینرا از اسم فاعل و مفعول ترکیبی پیدا کرده اند و خیال نمی کنند که از مجرد امر بدون
ترکیب با اسمی این معنی حاصل نمی شود چنانکه رایت انگیز و فتنه انگیز و خشم انگیز۔ اگرچه معنی فاعلی
دارد و لیکن این معنی در مجرد لفظ انگیز نیست و حاصل نمیشود تا آنکه انگیز را که امر است با
رایت و فتنه و خشم مرکب نه کنیم بالجمله نتیجهٔ این همه جگرکاوی اینست که انگیز (۱) بمعنی نعوظ
است و (۲) امر از مصدر انگیزیدن دیگر هیچ (اردو) (۱) نعوظ۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ استادگی ذکر۔ عضو تناسل کا کھڑا ہونا۔ خواہش جماع (۲) مصدر انگیختن و انگیزیدن

کے تمام معنون مین - اس کا امر-

انگیزان بقول صاحب شمس لغت فارسی است مرادف انجدان - دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکرد وسند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مبدل انگدان است فارسیان دال مہملہ را بہ زای ہوز بدل کنند ہمچو مرخ مرز و سرخ مرد و یای زائد در وسط کلمہ زیادہ کنند چنانکہ نسبت و نبیست دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انجدان -

انگیزانیدن بقول بحر متعدی انگیزیدن (کامل التصریف) ومضارع این انگیزاند مؤلف عرض کند کہ انگیزیدن متعدی بیک مفعول است واین متعدی بدو مفعول موافق قاعدہ تعدیہ بزیادت الف ونون دوم - صاحب موارد گوید کہ بمعنی انگیختن فرمودن - ما عرض کنیم کہ بواسطہ کسی انگیزش کردن وانگیختن وشامل باشد برہمہ معانی انگیزیدن وانگیختن (اردو) بلند کروانا - ایجاد کروانا - پیدا کروانا - جمع کروانا - کروانا کہچوانا برپا کروانا - قائم کروانا - نصب کروانا - بنا کروانا - کدوانا - تحریک کروانا - حرکت دلوانا پریشان کروانا - برانگیختہ کروانا - نکلوانا - ظاہر کروانا - دور کروانا - آمادہ کروانا - ظاہر کروانا

انگیزش بفتح اول وکسر کاف فارسی وزای ہوز بقول موارد حاصل بالمصدر انگیختن وانگیزیدن شامل برہمہ معانی ہر دو مصدر - (میر خسرو سہ) سہ کہ در انگیزش زنگشت چیست ؛ نقشگر صورت ایوان تست ؛ (اردو) انگیختن اور انگیزیدن کے تمام معانی کا حاصل بالمصدر جیسے بلندی - ابہار - چہیڑ - ظہور وغیرہ -

انگیز شہوت کردن استعمال بمعنی شہوت

را بحرکت آوردن وسعی در نعوظ کردن - (صائب ۵) ساده لوحی کز دوا انگیز شهوت می کند ؛ می کند بیدار دشمن را بقصد جان خویش (اردو) نعوظ کی کوشش کرنا - شہوت کو حرکت دینا -

انگیزه بقول برہان و ناصری وہفت بروزن کفلیزه بمعنی سبب و باعث چیزها و غیره - مواردهم بذیل مصدر انگیختن ذکر این کرده گوید که این مجاز است مؤلف عرض کند که حیف است که سند این پیش نشد و ما از معاصرین عجم دریافت کرده ایم که انگیزه بزیادت ہای نسبت در آخر انگیز کنایه باشد از چیزے که منسوب به انگیختن شود و مرادف این انگیزش باشد نه بمعنی سبب و باعث - مثلاً گویند که "سبب انگیزه طبیعت او این بود" یعنی باعث برانگیختگی و انگیزش طبیعت این بود (اردو) دیکھو انگیزش -

انگیزیدن بقول موارد و بحر و بہار و ہفت و نوادر بہمه معانی مرادف انگیختن است که گذشت - مرکب از انگیز و یای معروف و علامت مصدر دن - ما اشاره این بر انگیختن هم کرده ایم - بقول مقننین فارسی مصدر جعلی است و باصول ما مصدر اصلی که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد - کامل التصریف مضارع این انگیزد و حاصل بالمصدر این انگیزش (اردو) دیکھو انگیختن -

(۱) انگیل بقول برہان و جامع و جہانگیری باکاف فارسی بروزن زنبیل حلقه را

(۲) انگیله گویند که کوی گریبان و تکمه کلاه را از ان بگذرانند و تکمه گریبان را نیز گفته اند مؤلف گوید که مبدل انگول و انگوله که گذشت که واو به تحتانی بدل شد ہمچون انگور و انگیر و ما صراحت ماخذ این بر انگل کرده ایم و حقیقت انگول و انگوله هم بجایش مذکور

(اثیر الدین اخسیکتی ۵۲) ہر آن انگیلۂ زرین کہ چرخ از اختران سازد ؂ لباس عمر او را بر گریبان زمان زیبد (اردو) دیکھو انگول - انگولہ۔

انمن بقول جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند باول مفتوح بثانی زدہ و ہر دو میم مکسور انگور بود و آنرا انگیز نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو انگور۔

انوازادہ بقول صاحب شمس بالفتح بہ معنی شہزادۂ بزرگ نسب - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نہ شد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این نوازادہ باشد کہ الف وصلی در اولش آوردہ انوازادہ کردند و نوازادہ بقول برہان بمعنی پسرزادہ و دخترزادہ می آید چہ نوا بمعنی فرزند آمدہ و نیز نوا بہ معنی نیکوئی حال و بزرگترین و بہترین ہر چیز کذا فی البرہان پس عجبی نیست کہ نوازادہ بلحاظ معنی آخر الذکر شہزادہ بزرگ نسب را گفتہ باشند حالا بزبان معاصرین عجم متروک است (اردو) شہزادۂ عالی خاندان مذکر

انوالید بقول صاحب بول چال مفرس (اِن ویلیڈ) لغت انگلیسی است بہ معنی قیامگاہ افواج ضعیف و بیکار - دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بے کار اور ضعیف افواج کا قیام گاہ - مذکر۔

انوپا بقول برہان و سروری و جامع و سراج و جہانگیری بفتح اوّل و ضم ثانی و سکون واو و بای فارسی بالف کشیدہ (۱) گاوزبان تلخ را گویند و آن گیاہیست کہ در دارو ہا بکار برند و (۲) کاسنی را نیز گویند کہ بعربی ہندبا خوانند - صاحب ناصری گوید کہ ہمان انگوبا کہ گذشت

صاحب محیط برگاوزبان فرماید که بسبب مشابهت با زبان گاو این نام نهاده اند ونباتی است دراز برگ که آنرا بعربی لسان الثور وبیونانی فوغلص وبرومی بوقلیس وبلاطینی بکلوزم وبہندی کاٹہ مانڈہ وسنگا ہوئی گویند۔ تازہ آن گرم وتر در اول وخشک آن را رطوبت کمتر و مائل بیبوست۔ خاصیت آن در تفریح قلب وتقویت آن بغایت عظیم۔ مفرّح ومقوّی ارواح وحرارت غریزی واعضای رئیسہ وحواس وملیّن طبع ونافع خفقان وتوحش امراض سوداوی ومنافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما بہ معنی اول اسم جامد زند وپازند است وبہ معنی دوم مخفف انگوپا کہ گذشت (اردو) (۱) گاوزبان۔ بقول آصفیہ مونث ایک قسم کی بوٹی جس کا پتّا زبان گاو سے مشابہ ہوتا ہے۔ لسان الثور (۲) دیکھو انگوپا۔

انورسما | بقول برہان وہفت بروزن ابو درد الغت یونانی سیلان خون راگویند (اردو) خون کا سیلان مذکّر۔

انوشا | بقول برہان وجامع با ثالث مجہول وشین نقطہ دار بالف کشیدہ (۱) مذہب وکیش گبران و (۲) بمعنی شادی وخرمی و (۳) عدالت ہم آمدہ۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل ودوم قانع ونسبت معنی دوم صراحت کند کہ بہ معنی خوشا وشادی وخرّمی نیز۔ صاحبان سروری وجہانگیری وسراج از معنی دوم وسوّم ساکت مؤلّف عرض کند کہ اصل این نوش است کہ بمعنی گوارا وتریاک وعسل وکنایہ از آب حیاۃ ہم آمدہ والف در اوّل این وصلی است ودر آخر این زائد کہ افادۂ معنی فاعلی کند از قبیل خوش وخوشا وزیب وزیبا بدین وجہ کہ گبران را مذہب شان بسیار گوارا وعزیز بود مجازاً آنرا انوشا گفتند ومعنی دوم

وسوم ہم مجاز است کہ مسرت و عدالت گوارای خاطر و مرغوب رعایاست بہ تحقیق ما معنی
اول مرادف خوش و خوشا باشد نہ خوشی و شادی زیراکہ بقاعدہ فارسی بعد زیادت الف
در آخر افادۂ معنی فاعلی شود نہ مصدری پس خوشا را بمعنی خوشی گفتن صحیح نباشد و اشارہ این
بر انوشہ ہم می آید (اردو) (۱) زرتشتون اور آتش پرستون کا مذہب مذکر (۲) خوش۔ اچھا
(۳) عدالت۔ مونث۔ انصاف۔ مذکر۔

انوشیروان بفتح اول مزید علیہ و مخفف ہمان نوشیروان است کہ بجایش می آید بحذف
تحتانی۔ الف وصلی زیادہ کردہ اند۔ نام بادشاہی کہ بعدل مشہور است بہار ذکر این کردہ
(سنجر کاشی ؎) کہ باو دادہ خداوند ازل تا ابد؛ ہمت حاتمی و عدل انوشروانی؛ مؤلف
عرض کند کہ بعضی از محققین نوشیروان را بمعنی رب النوع انسان گفتہ اند کہ جبرئیل باشد
و بمجاز نام بادشاہی و خان آرزو در سراج درست خیال کند کہ اصل این نوشین روان باشد
بمعنی شیرین جان اندرین صورت نون دوم بکثرت استعمال حذف شدہ نوشیروان شد و
فرماید کہ بمجاز معنی مطلق عدل ہم مستعمل ہمچون حاتم کہ بمعنی مطلق سخی مستعمل مؤلف عرض کند کہ
این مجاز مجاز باشد و استعمال انوشروان بمعنی آخرہ از نظر ما نگذشت و صاحب ناصری بذیل
انوشہ گوید کہ انوشیروان مرکب از انوشہ و روان اندرین صورت ہای ہوز بہ تحتانی بدل شدہ
انوشیروان شد چنانکہ شاہگان و شایگان و انوشروان مخففش (اردو) نوشیروان
مذکر۔ بقول آصفیہ مشہور بادشاہ جس کے عہد بادشاہت مین ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے۔

انوشه بقول برہان و جامع وجہانگیری بفتح اوّل و رابع (۱) معنی خوش و خوشا و خرم و خوشحال و (۲) شراب انگوری را نیز گفته اند و (۳) نام عمّهٔ شاپور و (۴) بادشاه نوجوان را نیز گویند و (۵) معنی آفرین و بارک اللہ ہم و بضم اول نیز گفته اند۔ صاحب ناصری ترک معنی سوم نسبت معنی اوّل فرماید که بمعنی خوشی و خرمی است بخیال ما غلط کرده است که معنی مصدری پیدا کرده (فردوسی ۵۱) بدو گفت شاہا انوشه بزی ؛ ہمیشه ز تو دور دست بدی (وله ۵۲) فروغست جسم و روان را خرد ؛ انوشه کسی کو خرد پرورد ؛ (منوچهری ۵۳) انوشه خور طرب کن جاودان زی ؛ درم ده دوست جو دشمن پراکن ؛ (نظامی ۵۴) انوشه منش باد دارای دهر ؛ ز نوش جهان باد بسیار بهر ؛ (فردوسی ۵۵) انوشه که گردید گوهر پدید ؛ درود از شما خود بدینسان سزید ؛ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم و پنجم فرماید که انوشا۔ و انوشه ہردو ماخوذ است از انوش که نوش مخفف آن است و الف در اوّل افادهٔ معنی فاعلیت کند چنانکه گوشا و نیوشا و ہا در دوم برای نسبت و ہردو بیک معنی است پس معنی شاد و خرم مجاز بود به معنی خوشا و آفرین و شراب نیز مجاز بدینوجه که شراب در مذہب ایشان حلال است و میتواند که ہای ہوز بدل الف باشد از عالم خارا و خاره مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ انوشا بجایش کرده ایم۔ الف اول وصلی است نه اصلی۔ پس نتوان گفت که نوش مخفف انوش است بلکه انوش مزید علیه نوش باشد و معنی لفظی انوشه به ہای نسبت منسوب به نوش است۔ یعنی گوارائی دارنده و کنایه از شراب و برای معنی اوّل و پنجم ہای ہوز را مبدّل الف گیریم ہمچون پاسا و پاسه و حقیقت معنی اوّل خوشی دارنده

که از الف آخر پیدا شود بقاعدۂ فارسی همچون زیب و زیبا و خوش و خوشا و معنی سوم و چهارم
بر سبیل مجاز است که کسی را باین نام موسوم کنند یا بادشاه نوجوان را انوشه نامند و آنچه
انوشه به تای عربی بعوض نون دوم به معنی سوم بجایش گذشت غیر از تصحیف نباشد که به غلطی
کاتبین یک نقطه زیاده کردند۔ دیگر هیچ ۔ صاحب سخندان برای اظهار تعلق فارسی بازبان
سنسکرت فرماید که در سنسکرت انوکها بمعنی عمده و خوب آمده و در فارسی انوشه به معنی خوش
وخرم۔ مؤلف عرض کند که پی بحقیقت نبرده است انوشه را با انوکها هیچ تعلق نیست (اردو)
(۱) دیکھو انوشا (۲) شراب ۔ مونث (۳) شاپور کی بہوبہی کا نام انوشہ تھا (۴) نوجوان بادشاہ
(مذکر) (۵) آفرین ۔ دیکھو آفرین ۔

(الف) انومیدن	صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بزاری پاک کردن و نسبت (ب)
(ب) انونیدن	فرماید که ناله و زاری کردن و (ج) بقول برهان و جامع به معنی ناله
(ج) انوئیدن	وزاری و نوحه کردن ۔ صاحب ناصری بذیل (ج) گوید که نوان نیز

همین معنی دارد ۔ صاحب بحر فرماید که کامل التصریف است و مضارع این انوید ۔ صاحبان
سراج و جهانگیری و موارد و نوادر هم ذکر این کرده اند و صاحب سروری صراحت فرماید که
(ج) بفتح اول و ضم نون است مؤلف عرض کند که نوان به معنی انوئیدن نیست چنانکه
صاحب ناصری نوشته بلکه بقول محققین بمعنی زاری کنان و فریاد زنان باشد کذا فی البرهان
و نوا بمعنی ناله آمده و از طرز بیان محققین می کشاید که نوان هم بمعنی ناله و فریاد و نوانیدن مصدرش
بمعنی ناله کردن و نو هم بمعنی ناله و زاری است ۔ صاحب برهان ذکر این کرده پس متحقق شد

کہ (الف) نتیجۂ تسامح صاحب شمس است کہ در لفظ و معنی غوری نکرد و دیگر کسی از محققین
با او نیست و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و (ب) راجا دادند
کہ مخفف و مزید علیہ نوانیدن گیریم کہ می آید - بزیادت الف وصلی در اوّل و حذف
الف سوم و (ج) وضع شد از اسم جامد نو کہ ذکرش گذشت - فارسیان الف وصلی
در اوّل و یای زائد در آخرش آوردہ انوی کردند و پس ازان بقاعدہ مصادر جعلی
بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) انوئیدن شد و بر اصول ما مصدر
اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شدہ (اردو) رونا - نوحہ کرنا -

انہ | بفتح اول و دوم کلمہ ایست کہ برای اظہار لیاقت آید و ذکر این در ممدودہ بر آنہ گذشت
ہمچون ماہانہ و سالانہ و روزانہ و جرمانہ و بیعانہ آنچہ محققین این را در ممدودہ آوردہ اند
قابل غور است و آنچہ صاحب آنند ہمدر انجا بہ معنی شایستگی نوشتہ از شاہانہ سند گرفتہ ایست
قابل نظر زیرا کہ در شاہانہ ہای لیاقت بر لفظ شاہان است و بس چنانکہ در مردانہ و زنانہ
و بزرگانہ (اردو) آنہ کا استعمال بقاعدہ فارسی اردو مین بھی ہے اور مخصوص ہے اہین
الفاظ فارسی اور عربی سے جنکو فارسیون نے کلمہ انہ کے ساتھہ استعمال کیا ہے - جیسے
جرمانہ - بیعانہ - ماہانہ - وغیرہ -

انہ ناس | بفتح اول و دوم بقول صاحب رہنما نام میوہ ایست ناصر الدین شاہ
قاچار در سفر نامہ خود ذکر این کردہ و معاصرین عجم بر زبان دارند - صاحب محیط فرماید کہ
اسم ہندی است - در ہنگام خامی سبز و خانہ خانہ و اطراف خانہا اندک پوست نازک

برآمده وبعد رسیدن آن زرد - مائل بسرخی ودر هر خانه قریب پوست تخمهای ریزه زرد
وتیره - مزاج آن نزد اهل هند سرد ونزد بعضی معتدل در حرارت وبرودت - مفرّح ومقوّی
دل وجگر - رافع خفقان ومقوّی دماغ ومنافع بسیار دارد (الخ) بعض محققین هند این را
عین الناس نامند که هر خانهٔ او مشابه خانهٔ چشم انسان باشد وامیر مینائی مغفور در امیر اللغات
بقول فالن فرماید که اناناس اسم پرتگالی است وبقول فارلیس لفظ هندی - وصاحب دلیل ساطع
گوید که لغت هندی است واز محققین عربی مفردات طب کسی ذکر عین الناس نکرده اند بصورت
معلوم می شود که نام عین الناس نهادهٔ علمای هند است وبس ومعاصرین عجم اناناس بزبان
دارند (اردو) اناناس - بقول امیر (مذکر) ایک مشہور پہل ہے جو لیموں سے بڑا اور خربوزے
سے چہوٹا - مائل بطول اور بعض چہوٹا اور گول بہی ہوتا ہے - گورکہپور اور بنگالہ مین اسکی کثرت ہے

انهوبا | بقول برہان وناصری وہفت واند با ہای ہوز وبای ابجد بروزن محمودا لغت
زند وپاژند ستارهٔ مشتری را گویند - اسم جامد فارسی قدیم است حالا بزبان معاصرین عجم
متروک (اردو) دیکہو ارمز کے تیسرے معنی -

(۱) انیبیا | (۱) بقول برہان با بای ابجد بروزن چلیپا بلغت ژند وپاژند درخت مورد را
(۲) انیتا | گویند وبرگ آنرا در دواها بکار برند وبجای بای ابجد تای قرشت هم بنظر آمده
صاحب ناصری وہفت هم ذکر این کرده واین همان است که بہ نمبر ہفتم آس مذکور شد صاحب
محیط به آس فرماید که بمد الف اسم فارسی است مشهور به مورد وتمیمی گوید که آن ریحان است
بلغت عرب ومنازو بلغت فارس وبسریانی آسا وکولنفسا وبیونانی قطوش سرد وخشک

دردوم وبدان جوہر ارضی ست قبض می کند و تقویت می دہد و مجفف بسیار است ومنافع بیشمار دارد (الخ) بالجملہ انیبا اسم جامد فارسی قدیم است وحالا بزبان معاصرین عجم متروک وصاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب ذکر (۲) ہم کردہ (اردو) ریحان - مذکر - دیکھو ایارے -

انیر | بقول برہان وناصری وجامع بروزن امیر خوی زشت وطبیعت بد را گویند مؤلف عرض کند کہ اثر معنی ہر چیز زشت وبد بجایش گذشت وما ہمدرانجا ازماخذش ہم ذکری کردہ ایم وحقیقت این جز این نباشد کہ یای تحتانی زائد بعد نون زیادہ کردہ مخصوص کردہ اند بہ خوی و طبیعت بد ہمچون نبت ونبیت - باقی حال اینہم اسم جامد فارسی قدیم است وحالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) بری خصلت - مؤنث -

انیران | بقول برہان وناصری وجہانگیری بروزن امیران (۱) نام فرشتہ ایست موکل بر عقد ونکاح و (۲) نام روز سی ام از ہر ماہ شمسی و باین معنی بازای نقطہ دار ہم آمدہ از زرتشت بہرام (سنہ) سفندارند ماہ رفتہ تمام ؛ بروزی کہ خوانی انیرانش نام ؛ درین روز زردشت پاکیزہ دین ؛ در آمد سوی شاہ ایران زمین ؛ صاحب سروری بر معنی دوم قانع (شرف الدین شیرازی سنہ) سال بر ہفصد وہ بود ز ہجرت کاین شعر ؛ گفتہ شد روز انیران ز مہ فروردین ؛ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول صراحت فرماید کہ آن فرشتہ موکل این روز ہم است و بازای نقطہ دار اصلی ندارد وصاحب جامع نسبت صراحت معنی اول ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ نیرا بقول برہان بلغت ژند وپاژند بمعنی آتش است کہ می آید - فارسیان نون نسبت در آخرش ہمچون جوش وجوشن والف وصلی در اولش زیادہ کردہ انیران

کرد ندکہ بمعنی منسوب بہ آتش شدہ و فرشتہ را نام نہادند و نیز مجازاً روزی را کہ آن فرشتہ موکل این روز است (اردو) (۱) انیران - ایک فرشتہ کا نام ہے جو موکل ہے عقد و نکاح اور ہر مہینہ کی تیس تاریخ کا (۲) مجازاً اُس تاریخ کو بھی فارسیون نے انیران کہا ہے۔

انیزران بفتح اوّل وکسر دوم و زای چہارم ہمان انیران بمعنی دومش کہ بہ رای ہملہ چہارم گذشت و اشارہ این ہم بہ در انجا مذکور۔ تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز خلاف قیاس است و جز این نیست کہ تصحیف کاتبین باشد۔ چنانکہ خیال خان آرزو در سراج بہ انیران گذشت صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ روز ماہ باشد و بس (اردو) دیکھو انیران۔

انیژ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج با زای فارسی بر وزن کنیز۔ گیاہی کہ آنرا بوی مادران گویند و عقرب از ان بگریزد مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل اثیژ کہ بہ ثای مثلثہ دوم و زای فارسی در آخر گذشت و برا طیا ہم تعریف این مذکور شد۔ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است و انچہ بہ ثای مثلثہ بعوض نون دوم گذشت تحریف باشد و غلطی کتابت واللہ اعلم (اردو) دیکھو اطیا۔

انیس اعضا بقول برہان و بحر و جامع و ناصری (۱) کنایہ از چشم است و (۲) اشارت بہ محبوب و مطلوب ہم۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بمعنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) آنکھ۔ مؤنث (۲) محبوب۔ مذکر۔

انیسان بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و جہانگیری و سراج بر وزن خیسان

بمعنی بیہودہ و خلاف و کذب و دروغ و مخالفت باشد (شمس فخری ﷺ) نہ درجود ش بود ہرگز تدلّق * نہ در قولش بود ہرگز انیسان * مولّف عرض کند کہ نیسان بالکسر بقول برہان ہم معنی خلاف و مخالفت می آید پس ظاہر الف وصلی در اوّل این زیادہ کردہ اند (اُردو) خلاف مذکر مخالفت۔ مونث۔ جھوٹ مذکر۔

(الف) **انیسون** با اوّل مفتوح و ثانی مکسور بقول جہانگیری و سروری و برہان مرادف انیسان کہ گذشت (جامی ﷺ) در بدِ تو کہ پیوستہ انیسِ دل ماست * اے یار انیس از تو انیسون نمود * ہم او فرماید کہ بزبان یونانی (۲) سازیانہ رومی را نامند۔ خان آرزو نسبت معنی اوّل در سراج گوید کہ مبدّل انیسان باشد مقصودش جزاین نباشد کہ الف بہ بواو بدل شود ہمچون تاغ و توغ و نسبت معنی دوم صراحت کامل بہ الانیسون گذشت و ہمان است انیسون کہ بقول صاحب محیط متحقق شد مخفی مباد کہ از سند بالا

(ب) **انیسون رفتن** بمعنی دور شدن مخالفت است (اُردو) الف دیکھو انیسان (۲) دیکھو الانیسون (ب) مخالفت دور ہونا۔

(الف) **انیسہ** (الف) بقول برہان و جامع بروزن ہریسہ ہر چیز بستہ را گویند کہ بدشواری

(ب) **انیشہ** از ہم جدا شود و حل گردد (ب) (۱) بمعنی (الف) و (۲) بمعنی جاسوس و (۳) چاپلوس۔ صاحب ناصری ذکر معنی دوم (ب) کردہ صاحب سروری نسبت (ب) فرماید کہ در شرفنامہ آبستہ و ابستہ و در فرہنگ آشتنہ و آشتہ و آیشہ بمعنی جاسوس و چاپلوس گذشت (شہیدی (ب) ﷺ) در کوے تو انیشہ ہمیگردم اے لگار * و زدیدہ تا نگرفت بہ بنیم بہ بام و در * خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ در جہانگیری انبستہ بہ موحّدہ

سوم و فوقانی پنجم آمدہ پس قول برہان تصحیف باشد و نسبت (ب) فرماید کہ در شرفنامہ آنّستہ
بمدّہ بروزن وابستہ و آئیشہ بوزن عایشہ آمدہ لیکن از اشعار بعض استادان بے مدّہ معلوم میشود
و آن نیز درست است مولّف عرض کند کہ ما بر انبستہ کہ بہ نون دوم و فوقانی پنجم گذشت
اشارہ (الف) کردہ ایم و با خان آرزو اتفاق داریم کہ در (الف) تحریف راہ یافتہ ضعیف است
کہ سند استعمال این پیش نشد و اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد کہ حالا
بزبان معاصرین عجم متروک است و نسبت (ب) عرض میشود کہ آئیشہ بمدودہ و تحتانی دوم
بمعنی جاسوس و چاپلوس گذشت و ماخذش ہم بمد را انجاند کو رسپ جا دارد کہ (ب) را مبدّل
آئیشہ گیریم کہ الف دوم بدل شد بہ نون ہمچون اغل و نغل و انچہ در (ب) معنی الف ہم بیان
شدہ قابل نظر است طالب سند استعمال باشیم (اُردو) (الف) دیکھو انبستہ (ب) دیکھو
انبستہ اور آئیشتہ ۔

انین بقول برہان بروزن زمین ظرفی باشد از سفال مانند سبو و خمچۂ بزرگے کہ دوغ را
دران کنند و بجنبانند تا روغن از ماست جدا شود ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمین لغت
در ممدودہ ہم گذشت صاحب جامع گوید کہ این را بترکی نہرہ بکسر اوّل نام است مولّف
عرض کند کہ ما در ممدودہ صراحت کامل کردہ ایم و آن بر دو معنی شامل است و درینجا اہل تحقیق
بر معنی دومش قناعت کردہ اند ۔ و این ظرفی است خاص ہمچو دیگر ظروف حصۂ زیرینش پہنا و
عریض باشد تا بر زمین قرار گیرد چون دوغ درین ظرف ریزند و شیرژنہ را در حرکت
دہند آوازے می بر آید از دوغ و شیرے کہ داخل آنست و بدینوجہہ کہ انین لغت عرب است

بمعنی نالہ و نالہ کردن۔ جا دارد کہ این را بمعنی خاص مقرر کردہ باشند۔ چنانچہ شیرزنہ را ہم بالف ممدودہ آئین گفتہ اند بہ ہمین سبب باشد (اُردو) وہ برتن جس مین دہی یا دودھ ڈالکر ہلاتے ہین اور مسکہ نکالتے ہین۔ نذکر دیکھو آئین۔

الف مقصورہ با واو

او بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی ضمیر غائب است نسبت بہ ذوی العقول چہ غیر ذوی العقول را آن گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ محل نظر است چرا کہ آن اسم اشارت است و او ضمیر غائب و ہم او بر آن فرماید کہ آن با مشار الیہ جمع شود چنانکہ آن گروہ و کلمۂ او با مرجع جمع نگردد **مولف** عرض کند کہ تخصیص او با ذوی العقول در محاورۂ عجم باقی نماند حیف است کہ محققین زباندان ذکرش نکردہ اند (مولانا غزالی ؒ) چرخ فانوس خیال و عالمی حیران در او ؛ ہمرونان چون صورت فانوس سرگردان در او ؛ (اُردو) وہ بقول آصفیہ ہندی ضمیر غائب۔ اسم اشارہ بعید۔ وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارہ کے واسطے بولا جاتا ہے۔

اوا بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن ہوا (۱) بمعنی آواز باشد و (۲) بمعنی ابا ہم کہ بمعنی شوربا و آش گذشت (مولوی معنوی ؒ) اے شمس تبریزی بگو سر شہان شاہ خوب ؛ کو رنگ و بوے و گفت و گو از شمس بشنو این اوا ؛ صاحبان جہانگیری و سراج بر معنی اوّل قانع و خان آرزو در سراج صراحت مزید کند کہ مخفف آوا ممدودہ باشد و آن مخفف آواز است **مولف** گوید کہ بمعنی دوم این را مبدّل آبا خیال کنیم کہ باے موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو۔ (اُردو) (۱) دیکھو آواز (۲) دیکھو آبا کے دوسرے معنی۔

اواحیس بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی روزگار و زمانه و (۲) همیشه (۳) قسمی از طعام۔ حیف است که سندے پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مجرد بیانش اعتبار را نشاید و ماخذ این هم هیچ بفهم نمی آید (اُردو) (۱) روزگار۔ زمانہ مذکر (۲) ہمیشہ (۳) غذا کی ایک قسم۔

اواخ بقول صاحب شمس با واو مفتوح لغت فارسی است بمعنی آه۔ حیف است که سندے پیش نشد و دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند۔ البته همین لغت به همین معنی در ممدوده گذشت (اُردو) دیکھو آواخ۔

اوار بقول برهان بفتح اوّل بر وزن شرار بمعنی (۱) دفتر (۲) حساب دیوانی و (۳) بضم اوّل گرما و هواے گرم۔ صاحب ناصری فرماید که همان که در ممدوده گذشت۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که (۴) دیوانخانهٔ ملوک هم و (۵) ریزهٔ آهن که در هنگام نعل کردن اسپ بفتد و ذکر معنی سوم هم کرده۔ صاحب جهانگیری از معنی دوم ساکت و در معنی چهارم تخصیص بملوک ندارد و نسبت معنی پنجم فرماید که بقول بعض فرهنگها با ممدوده صحیح است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که اوار بمعنی سوم یعنی گرما و آفتاب لغت عرب است۔ **مولف** عرض کند که ماتحقیق کامل معنی اوّل و دوم این در ممدوده کرده ایم ممدوده و مقصوره چیزے نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است۔ و معنی چارم مجاز معنی اوّل باشد و ماخذ معنی پنجم هیچ متحقق نمی شود که صلاحیت مجاز هم ندارد و متحقق است که این مبدّل آبار باشد بمعنی دوم و او آره که می آید مبدّل اباره بزیادت هاے نسبت

بمعنی منسوب بحساب وکنایه از دفتر حساب و دیوان ملوک۔ اندرینصورت باید که بمعنی اول این را مخفف اواره دانیم وخان آرزو درست گوید که بمعنی سوم لغت عرب است۔ صاحب منتخب اللغات ہم ذکر این کرده (اُردو) (۱) حساب کا دفتر۔ مذکر (۲) حساب۔ مذکر۔ (۳) گرما۔ گرم ہوا۔ تابستان۔ مذکر (۴) دیوانخانہ۔ پادشاہی دیوان۔ مذکر۔ (۵) لوہے کا بُرادہ اور لوہے کے ریزے جو نعل بندی کے وقت ریتنے اور صاف کرنے سے گرتے ہیں۔ مذکر۔

اواره بقول برہان بر وزن شراره (۱) دفتر حسابی که حساب ہای پراگنده را دران نویسند۔ درین زمان آن دفتر را اوارجه گویند و (۲) بمعنی دار الاماره ہم که بارگاه ملوک وسلاطین باشد و (۳) ریزه آہنی نیز که در وقت سوراخ کردن نعل اسپ فروریزد و (۴) بضم اول گرما و ہوای گرم۔ وبقول ناصری وجامع وجہانگیری وسراج مرادف اوار که بدون ہای ہوز در آخر گذشت صاحب سروری گوید که بروزن ستاره و از معنی چارم ساکت (حکیم فردوسی ۵۱) دو صد درج پرطوق ویاره ہمه ٭ که بُد نام شان در اواره ہمه ٭ (شہید ۵۲) ہے فرونی جوید اواره بر افلاک ٭ که تو به طالع میمون دران نہادی پای ٭ **مولف** گوید که مبدّل اباره باشد و در ممدوده ہم گذشت تحقیق ما ہمین است که آبار بمعنی حساب اصل است و اوار بواو دوم مبدّلش ہمچون آب و آو وچون ہای نسبت در آخر زیاده کردند آباره واواره بمعنی فرد حساب شد که بوسیلۂ آن حسابات پراگنده را جمع کنند و فی زماننا اوارجه نام دارد و معنی دوم

مجاز آن و غرابت معنی سوم را برا و ارنوشتہ ایم بدین معنی در کلام فرس بنظر آید توانیم عرض کرد
وحقیقت معنی چارم ہم ہمدرانجا مذکور کہ بدینمعنی کہ ہاے زائد است کہ برآوار زیادہ کردہ اند
لغت عربی زبان است اگر استعمال این دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو آوار۔

اواریدن بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) بمعنی گواریدن (۲) خوردن۔ دیگر کسی از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد واگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدّل گواریدن است کہ بہمین معنی می آید کاف فارسی بالف بدل شد ہمچون گرگنج و آرگنج واگر این را مصدر آوار قرار دہیم جا دارد ولیکن استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد (اُردو) دیکھو آواریدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

اوارین بقول برہان و ناصری وجامع وسراج بروزن شیاطین۔ زشت وبد را گویند چنانکہ برارین خوب ونیکو را۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ دال مہملہ دوم بعوض واو بجایش گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور۔ باشد کہ واو بعوض دال مہملہ بوجہہ عدم علم با خذ تحریف آمد یا این را در فارسی قدیم اسم جامد گیریم بمعنی زشت وبد و جا دارد کہ مرکب باشد از لغت سنسکرت آوار و وار کہ ہردو بمعنی تعویق و درنگ آمدہ کذا فی الساطع۔ فارسیان تحتانی ونون نسبت برو زیادہ کردند کہ بمعنی منسوب بہ درنگ وتعویق شد ومجازاً بمعنی بد وزشت استعمال کردند کہ درنگ وتعویق ہم مکروہ است وعجبی نیست کہ این مفرس باشد از لغت عربی اوار کہ بقول برہان بمعنی گرمی آتش وگرمی آفتاب است فارسیان بزیادت حروف نسبت در آخرش بمعنی زشت وبد استعمال کردند واین اقوی است (اُردو) برا۔ بدہ۔

اوام بقول برہان وجامع وسراج بروزن عوام (۱) قرض ووام را گویند و (۲) بمعنی رنگ ولون صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ آن را آم وفام ہم گویند صاحب سروری برمعنی اوّل قانع دکمال اسمعیل ۵ل) تا درین شہر آمدم ازبس اوام پُرمن رہے بفروختم کاشانہ را پ **مولف** عرض کند کہ وآم بقول برہان بمعنی قرض ودین و رنگ ولون می آید پس جزین نیست کہ این زیادت الف وصلی مزید علیہ وام باشد (اردو) (۱) قرض۔وام۔مذکر (۲) رنگ۔مذکر۔

اوبار بقول برہان بفتح اوّل بروزن اقسار چیزے بگلو فرو برندہ وبلع کنندہ و ہر چیز کہ فرو رود یعنی بلع شود وہر جانورے کہ جانور زندہ را فرو برد گویند اوبارید و بمعنی آتش غالب وزہر مہلک و بمعنی خانہ وسرا وامر بفرو بردن وبیرون افگندن و بضم اوّل نالہ وزاری۔صاحب سروری ہم ذکر بعض معانی بالا کردہ۔خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی گوید کہ لفظ اوبار اکثر باژدہا ونہنگ اطلاق می کنند یا بچیزے کہ بآنہا نسبت داشتہ باشد وبحوالہ برہان ذکر دیگر معانی ہم کند **مولف** عرض کند کہ بتحقیق ما اوبار (۱) بمعنی ہر چیز کہ فرو رود یعنی بلع شود اسم جامد فارسی زبان است و (۲) بمعنی آتش غالب و (۳) بمعنی زہر مہلک ہم اسم جامد باشد وجا دارد کہ لغت عربی اَبارۃ را در وضع این دخلی باشد کہ بقول منتہی الارب بمعنی ہلاک گردانیدن آمدہ و (۴) بمعنی خانہ وسرا و (۵) بمعنی نالہ وزاری ہم اسم جامد است وہمین است اسم مصدر اوباردن و اوباریدن کہ می آید و (۶) امر ہر دو مصادر مذکور ہم و معنی مفعولی بیان کردۂ محققین نتیجۂ ترکیب امر با معنی است

کہ افادۂ آن کند پس نباید کہ بمعنی فاعلی را بر مجرد لفظ اوبار قائم کنیم (میر معزی ۵) میجہد ہمچو کبوتر دل شاہان جہان ٭ کہ خدنگ جگر اوبار تو چون شاہین است ٭ (خاقانی ع) بحر نہنگ اوبار بین آہنگ اعدا داشتہ (اُردو) (۱) نگلی ہوئی چیز (۲) تیز آگ۔ مونث دیکھو آتش (۳) مہلک زہر۔ مذکر (۴) گھٹر۔ مذکر (۵) گریہ۔ مذکر۔ رونا بمعنی حاصل بالمصدر بکا (۶) اوبارون۔ اوباریدن کے تمام معنوں میں امر۔

(الف) **اوباردن**	(الف) بقول موارد بمعنی چیزے تمام ناچاویدہ در گلو فرو بردن
(ب) **اوباریدن**	و نسبت (ب) فرماید کہ (۱) مرادف (الف) و (۲) بمعنی افگندن

و (۳) نالہ و زاری کردن۔ صاحب نوادر ذکر (الف و ب) کردہ ہر دو را مرادف یکدیگر بمعنی اوّل گوید و از معنی دوم و سوم (ب) ساکت۔ صاحبان برہان و جامع و سروری ذکر ہر سہ معنی (ب) کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) فرماید کہ (الف) مخفف اوست۔ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ کامل التصریف است و مضارع این آوبارد و اتفاق اہل تحقیق برین است کہ (ب) بمعنی اوّل و دوم بالفتح و بمعنی سوم بالضم است۔ **مولف** عرض کند کہ ماخذ یعنی اسم مصدر این ہر دو مصادر ہمان اوبار کہ گذشت و معنی اوّل و سوم بلحاظ معنی اسم مصدر حقیقی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل و بخیال ما (الف) مخفف (ب) نباشد بلکہ فارسیان مصدر را بہ دو آئین وضع کنند یکی بزیادت علامت مصدر بر اسم مصدر ہمچون (الف) و دیگرے بزیادت یاے معروف قبل علامت مصدر چنانکہ (ب) بصورت آخر را مخصوص بمصادر جعلی کردہ اند و (ب)

راہم مصدر جعلی نام نہادہ اند۔ ما عرض کنیم کہ (الف وب) ہر دو مصدر اصلی است
کہ وضع شدہ است از اسم جامد فارسی زبان وبحث کاملش بر لفظ (اسم مصدر) کردہ ایم
وبتحقیق ما ہر سہ معنی بالا در ہر دو مصدر باشد کہ مرادف یکدیگر است و ہر قدر اسناد
کہ برائے ہر دو بدست آمد در ہمہ آن استعمال اسم فاعل ترکیبی و مضارع است
بمعنی اوّل وآن متعلق بہر دو مصدر باشد کہ امر ہر دو اوبار آمدہ و مضارع ہر دو اوبارد
امیر معزی ؎) سبک شدند سراسیمہ آن سپاہ گران ؛ ز تیر شاہ و ز پیلان مست جان
اوبار ؛ (ولہ ؎) رائے ہر یک عالم آرا ایدہمی چون آفتاب ؛ تیغ ہر یک دشمن
اوبار دہمی چون اژدہا ؛ (اُردو) الف وب (۱) بے چبائے نگلجانا (۲) ڈالنا
(۳) رونا۔

اوباش بقول برہان وجامع بروزن افراش مردم عامی ہیچ نفہمیدہ وبیہودہ و بادِ جلف
وبسر خود ومتعصب۔ وارستہ فرماید کہ (۱) لغت عرب است بمعنی مردم مختلط جمع بوش
بخلاف قیاس وفارسیان بمعنی مفرد استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ در استعمال فرس
بمعنی جمع ہم بنظر آمدہ۔ صاحب منتخب کہ محقق عربی زبان است می فرماید کہ بمعنی مردم
فرومایہ و در آمیختہ از ہر طائفہ را گویند (نعمت خان عالی ؎) ہیچکس را در ان
مباد معاش ؛ تا کہ ہستند این چنین اوباش ؛ (والہ ہروی ؎) گلی از جملہ گلہائے
خراسان دیدم ؛ گفت رندم من وشلاّقم واوباشم من ؛ (۲) بہ تحقیق ما اسم مصدر
اوباشتن کہ می آید واین فی الحقیقت مبدّل اوبار است کہ رائے مہملہ بہ شین معجمہ

بدل شد ہمچون انگاردن و انگاشتن و آغاردن و آغاشتن - اندرینصورت معنی مراد
او بار باشد و مجازاً بمعنی پُر و آموده (اُردو) (۱) او باش بقول امیر (عربی) بدچلن
آوارہ - دیکھو الوط (۲) پُر - بھرا ہوا -

او باشتن بروزن برداشتن بقول صاحب
موارد (۱) بمعنی پُر کردن و آگندن چنانکہ صاحب
فرہنگ منظومہ گوید ع ہست او باشتن
چہ افگندن ٭ معنی دیگرش چہ آگندن ٭ و
صاحب بحر این را سالم التصریف گفتہ کہ
غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب
سروری و برہان و جہانگیری ہم ذکر این
کردہ اند - **مولف** گوید کہ اسم مصدر این
ہمان او باش است کہ گذشت - فارسیان
علامت مصدر (تن) را بر لفظ او باش
زیادہ کردہ مصدرے ساختند قیاسی و
محققین مصادر این را مصدر اصلی نام نہادہ اند
و ما بر لفظ او باش ذکر با خدش کردہ ایم -
و صراحت اصول مصادر بر (اسم مصدر)
گذشت (اُردو) بھرنا -
(۲) او باشتن بقول صاحب موارد بمعنی افگندن
و صاحبان بحر و برہان و سروری و جہانگیری
ہم ذکر این معنی کردہ اند **مولف** گوید کہ مبدل
او باردن است کہ رائے مہملہ بشین معجمہ بدل
شود چنانکہ انگاردن و انگاشتن و آغاردن
و آغاشتن و باین معنی مجاز معنی اوّل باشد
چہ پُر کردن چیزے از دست افگندن آن چیز
است در چیزے (اُردو) دیکھو او باردن
کے دوسرے معنی -
(۳) او باشتن بقول صاحب موارد چیزے
تمام ناچاویدہ در گلو فرو بردن - صاحب
نوادر ہم ذکر این معنی کردہ و صاحب سروری
فرو بردن نوشتہ و از حکیم اسدی سند آوردہ

۵ نہنگی تو کاندر نگو واشتن ٭ ندانی مکافا جزا او باشتن ٭ مولف گوید کہ ہمان مرادف اوباردن و مجاز معنی اوّل کہ ناچاویدہ بہ گلو فرو بردن ہم مماثل پر کردن چیزے باشد (اُردو) دیکھو اوباردن کے پہلے معنی۔

اوباشہ بقول برہان کہ بر لفظ آباشہ ذکر کردہ (۱) مرادف آباشہ کہ گذشت وازان معلوم میشود کہ بضم اوّل است باحقیقت ماخذش ہمدرانجا ذکر کردہ ایم و (۲) بقول نوادر بمعنی چیزے تمام ناچاویدہ در گلو فرو بردن مولف گوید کہ اوباشہ بالفتح حاصل بالمصدر اوباشتن باشد بہمہ معانیش و تخصیص بہار بیک معنی جز این نباشد کہ استعمال این بدیگر معانی از نظرش نگذشت (اُردو) (۱) دیکھو آباشہ (۲) اوباشتن کا حاصل مصدر تمام معنوں مین۔

اوباشی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین معجمہ بیقیدی و آوارگی ومشغول بودن بلہو ولعب ومانند آن۔ دیگر کسی ذکر این نکرد۔ مولف گوید کہ یاے مصدری بالفظ اوباش لاحق کردہ اند چنانکہ تونگری و درویشی (اُردو) اوباشی بقول صاحب آصفیہ۔ اسم مونث۔ عربی۔ بمعنی بدچلنی۔ عیاشی۔

اوبردن بقول صاحب بحر بروزن افشردن۔ ناچاویدہ فرو بردن۔ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ مخفف اوباردن است بحذف الف دوم بہمہ معانیش و تخصیص صاحبان لغت بریک معنی جز این نباشد کہ استعمال دیگر معانی از نظر شان نگذشت۔ محققین مصادر این را مصدر اصلی میگویند و باصول ما کہ صراحتش بر اسم مصدر

کردہ ایم قیاسی وحاصل بالمصدر این او بر باشد مخفف اوبار کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو اوباردن۔ اوباریدن۔

اوبرم بقول صاحب شمس لغت فارسی است بمعنی چنگ مطربان۔ دیگر کسی باو نسبت بجز این نیست کہ اسم جامد باشد ومعاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) چنگ بقول صاحب آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ایک قسم کا باجا۔

اوبس بقول برہان بضم اول وکسر ثالث بروزن مونس۔ خویش وپیوند وقرابت را گویند وصاحب ناصری گوید کہ در برہان دیدہ شد اما در فرہنگہا نیافتہ ام مولف گوید کہ صاحب جامع کہ از اہل لسانست ذکر این کردہ وہم صاحب جہانگیری کہ از محققین ہند است این را بذیل لغات ژند و پاژند در خاتمہ کتاب آوردہ۔ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم باشد وحالا برزبان معاصرین عجم غیر مستعمل۔ قیاس مقتضی آنست کہ فارسیان قدیم این را از لغت سنسکرت (آپس) مفرس کردہ اند کہ بقول صاحب ساطع بمعنی قرابت وخویشی آمدہ۔ کتابت این بقاعدۂ رسم الخط قدیم بد والف (اابس) بود فارسیان بقاعدۂ خود این را (اوبس) خواندند چنانکہ زبان را زبون وآن را اون خواندند۔ پس ازان بے خبران ماخذ یا ناکاے سماعت دخلی در رسم الخط ہم کردند۔ وتبدیل الف بہ واو ہم میشود چنانکہ تاغ را توغ کردند وتبدیل موحدۂ عربی با فارسی ہم پیش ایشان درست است ہمچون تب وتپ واسپ واسب وتلفظ معاصرین ہم دائما بائے فارسی را عربی ظاہر می کنند۔ پس قرین قیاس است کہ لغت اوبس

مفرّس آپس باشد واختلاف حرکات کہ فتح موحدہ بکسرہ بدل شد چیزے نیست واللہ اعلم
(اردو) قرابت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ رشتہ داری۔ یگانگت۔ رشتہ۔ ناتہ

اوبلیسک بقول صاحب رہنما بمعنی منار یعنی جاے بلند کہ بران چراغ افروزند
ضعیف است کہ تصریح حلیہ لفظ نکرد محاورہ معاصرین عجم است ماخوذ از سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار۔ جا دارد کہ مفرّس است از زبان فرانسیس۔ ولیکن اقوائے
آنست کہ فارسیان از لغت ۲ بسلیک مفرّس کردہ باشند کہ بقول صاحب لغات
ترکی بمعنی بادبان کشتی است و فارسیان بمشابہت بادبان با منار بتصرف خفیف
استعمال این براے منار کردہ اند و زیادت واو بعد الف موافق قیاس است
ہمچون افتاد و اوفتاد و تقدیم و تاخیر سین مہملہ و تحتانی از قبیل قلب بعض باشد کہ در
زبان فرس یافتہ میشود چنانکہ اَغلدہ و اَلغدہ و اَفزار و اَفراز واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اردو) بقول آصفیہ مینار (صحیح عربی مَنار) اسم مذکر۔ تھم۔ لاٹھ۔ فیل پایہ۔ مسجد کی
دونوں لاٹھیں۔ مولف کی راے مین اسکا ترجمہ لیٹ ہوس یعنی وہ مینار جسپر روشنی ہو۔

اوچچہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و یاے فارسی موقوف
و فتح جیم فارسی لغت زبان فارسی است بمعنی افسر دار الحکومت۔ دیگر کسی از محققین
فرس با او نیست۔ **مولف** گوید کہ این مرکب است از اوپ و چہ۔ اوپ
بقول صاحب لغات ترکی بمعنی بوسہ و چہ کلمۂ تصغیر است کہ فارسیان بالغات فرس
استعمال کنند ہمچون باغچہ و طاقچہ پس معنی لفظی اوپچہ بوسۂ خرد است۔ و این خیر مید بد

از رسم و آئین ملک فارس کہ حاضرین بارگاہ شاہی بر زمین بوسہ دہند و حاضرین بارگاہ حکام بر دست حاکم بوسہ می زنند یا دست خود را بوسہ دادہ بر سینہ کنند و پشت را خم دہند۔ پس ازین دو قسم تعظیم مخاطب۔ اوّل الذکر را مرتبۂ اعلیٰ است و آخر الذکر را مرتبۂ ادنیٰ۔ اعلیٰ مخصوص است با سلاطین و ادنیٰ مخصوص بہ افسر دار الحکومت کہ نائب پادشاہ باشند۔ فارسیان افسر دار الحکومت را اوپچہ گفتند و این مجاز باشد کہ علامت تعظیم را برائے صاحب تعظیم استعمال کردند۔ و جادارد کہ فارسیان اوپچی را کہ بقول صاحب ساطع در ہندی زبان بمعنی سلاح پوش است بہ تبدیل ہائے ہوز بہ تحتانی اوپچہ کردند ہمچون شائگان و شاہگان و خوے و خوہ و افسر دار الحکومت را کہ سلاح پوش می باشد اوپچہ نام نہادند و این اقوی است (اُردو) دار الحکومت کا افسر۔ صاحب آصفیہ نے افسر کا ذکر کیا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سردار۔ عہدہ دار۔

اوپچہ خانہ استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی حراست گاہ و پاسبان خانہ و (۲) بمعنی طلایہ۔ مؤلف عرض کند کہ این لغت مرکب است از اوپچہ و لفظ خانہ و ما صراحت ماخذ اوپچہ بجایش کردہ ایم معنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم دور از قیاس زیرا کہ طلایہ بالفتح فوجی را گویند کہ بشب حفاظت شہر و لشکر کند و جز این نیست کہ استعمال این بہ مجاز باشد حیف است کہ دیگر محققین فرس ازین لغت ساکت اند (اُردو) محبس بقول صاحب آصفیہ (عربی)

فوجی گروہ جو رات کو شہر یا اپنے لشکر کی چوکسی کرے ۔ رونڈ ۔ قراول گشت ۔	اسم مذکر ۔ جیل جیلخانہ ۔ بندی خانہ ۔ قیدخانہ (الخ) پہرہ کا مقام ۔ (۲) طلایہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مذکر (اصل طلائع) وہ

اوپرا بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ کہ بزبان انگریزی ڈراما گویند و صاحب بول چال این را بمعنی نغمہ و سرود و رقص نوشتہ گوید کہ این مفرّس اوپیرا است کہ لغت زبان انگلیسی باشد ۔ **مولف** گوید کہ قول صاحب بول چال نسبت تفریس درست می نماید کہ تحتانی را حذف کردند و بس معنی بیان کردۂ او درست نیست ما را اتفاق است با صاحب روزنامہ کہ معاصرین عجم تصدیقش کنند و ترجمۂ لغت انگلیسی ہم ہمین است ۔ (اردو) ناٹک سال بقول صاحب آصفیہ سنسکرت ۔ اسم مذکر ۔ ناچ گھر ۔ تماشا گاہ ۔ تھیٹر ۔

اوپرا و بالہ اصطلاح بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ و صاحب بول چال بمعنی رقص و سرود نوشتہ ۔ **مولف** گوید کہ قول صاحب رہنما اقرب بصحت زیراکہ تحقیق ماخذ اوپرا بجایش کردہ ایم کہ بمعنی تماشہ گاہ گذشت و بال بزبان انگلیسی ترجمۂ رقص است ۔ معاصرین عجم ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ با اوپرا مرکب کردند و معنی لفظی این تماشہ گاہ منسوب برقص باشد (اردو) دیکھو اوپرا ۔

اوت بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و تاے مثناۃ فوقانی مخفف او و تو ۔ صاحب برہان ہم در ضمیمہ ذکر این کردہ ۔ **مولف** عرض کند کہ ما در کلام

قدما استعمال این دیده ایم که بمعنی او ترا باشد چنانکه "اوت دشنام داد" یعنی او بتو دشنام داد و محققین سلف براد عاے خود سندے یافته باشند حیف است که ذکرش نکردند و خبر نیست که او ضمیر منفصل غائب است و ت ضمیر متصل حاضر۔ معاصرین عجم ازین استعمال ساکت (اُردو) وہ اور تو۔ وہ تجھکو۔

اوتانگ بقول صاحب بول چال در استعمال معاصرین عجم مرادف اورانگ که می آید و ما حقیقت ماخذ این همدر انجا عرض کنیم (اُردو) دیکھو اورانگ۔

اوتانیدن بقول صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی بخواب رفتن و (۲) غنودن و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مولف گوید که اسم مصدر این اتان بضم اوّل است که بزبان سنسکرت برپشت خوابیده را گویند۔ صاحب ساطع ذکر این کرده فارسیان بقاعدۂ ترکی واو یا ظہار ضمه آوردند یا واو بعد الف زیاده کردند همچون افتاد و اوفتاد و بزیادت تحتانی و علامت مصدر (دن) مصدرے ساختند که باصول ما جعلی است و قیاسی و از تعریفے که بر اسم مصدر کرده ایم تصدیق این میشود که اصول ما اقوی است از اصول مقننین فرس۔ انچه صاحب انند بالفتح نوشته خلاف ماخذ است۔ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اُردو) (۱) سونا (۲) اونگھنا۔

اوتل بقول صاحب موید که بذیل لغات فارسی آورده میوۂ آویخته را گویند صاحب شمس هم ذکر این کرده حیف است که هر دو محققین از حلیۂ لغظ ساکت اند۔

مولف گوید کہ این لغت ماخوذ است از تازی کہ بقول انند بمعنی پر شکم آمدہ وچون در پری شکم آویختہ میگردد لہذا میوۂ آویختہ را نام نہادہ اند (اُردو) لٹکا ہوا میوہ۔ مذکر۔

اوتنگ بقول ہفت بفتح اول وفتح مثناۂ فوقانی وکاف فارسی بمعنی ریسمانی کہ قبا ولنگ وامثال آن بران اندازند وگاہی خوشہ ہاے انگور ہم بدان آویزند **مولف** گوید کہ این لغت ماخوذ باشد از اتنگ کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بضم ہمزہ وتشدید تای فوقانی بمعنی بلند وعالی وچون ریسمان مذکور بر بلندی می باشد لہذا فارسیان بتصرف لفظی نامش نہادند یعنی فوقانی مشدد را مخفف کردہ بعد الف واو زیادہ کردند (چنانکہ افتاد واوفتاد) وبرین تقدیر باید کہ بالضم باشد۔ زیرا کہ واو زائد (بقاعدۂ ترکی کہ اکثر در فارسی زبان مروج است) علامت ضمۂ فوقانی باشد کہ در لغت سنسکرت بود وانچہ محقق فاضل بفتح اوّل آوردہ تحقیق او باشد حیف است کہ از محققین فرس۔ دیگرے ذکر این نکرد وترجمۂ این در عربی معلاق است وآونگ وآوند کہ در ممدودہ گذشت مرادف این باشد ومعاصرین عجم ہمین مقصود را از رسن جامہ ومجرد رسن ہم گیرند بقرینۂ بیان وچیزے کہ براے ہمین مقصد از چوب سازند کہ درین روز ہا زیر استعمال است آنرا معاصرین عجم چوب رخت گویند کہ تفصیلش بجاے خودش می آید۔ (اُردو) الگنی بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی اسم مونث۔ وہ رسی جو کپڑے لٹکانے کے واسطے مکان کے اندر باندھ لیتے ہین۔

اوتو بقول معاصرین عجم آلہ ایست آہنی کہ تعریفش براوتی می آید کہ گاذران وخیاطان آن را بر آتش گرم کنند وبوسیلۂ آن شکن جامہ وبلندی نشان دوخت را دور کنند وبقول صاحب

کنز این لغت ترکی است و مرادف اوتی و ہر دو در ترکی زبان ترجمہ تکوہ است دعربی آلہ را نامند کہ بدان داغ نہند۔ فارسیان اگرچہ استعمال این در فارسی زبان کردہ اند معاصرین عجم ہم حالا بر زبان دارند ولیکن مخصوص است براے معنی اوّل الذکر۔ و ما بر لغت اوتی ذکر ماخذش کردہ ایم کہ از اوت مرکّب است و واو آخر درینجا براے نسبت باشد بمعنی منسوب بہ آتش (اردو) دیکھو اوتی۔

اوتی بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بضم اوّل و کسر فوقانی لغت فارسی آہن گرم کہ بدان داغہاے جامہ دور و محو کنند۔ مولّف عرض کند کہ مفرس است از لغت ترکی کہ اوت بقول صاحب لغات ترکی بمعنی آتش است۔ فارسیان یاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ آلہ را نام کردند کہ خیاطان وگازران آتش داخل آن می گذارند یا بالای آتش گرمش کنند و بوسیلہ آن شکن ہاے جامہ و داغہاے آبی دور کنند۔ معنی لفظی این منسوب بہ آتش است۔ اگرچہ اوتی در ترکی زبان بقول صاحب کنز آلہ داغ را گویند ولیکن این ورای آنست و معاصرین عجم این را اوتو نامند کہ ذکر آن بجایش گذشت (اردو) استری بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ وہ لوہے یا پیتل کا بطخ کی شکل کا اوزار جسے گرم کر کپڑون کی سلوٹین مٹاتے یا سیون بٹھاتے ہین۔

اوج بقول صاحب برہان بفتح اوّل بر وزن موج معرّب اوگ است کہ بکاف فارسی می آید (۱) مقابل حضیض باشد۔ صاحب موید بمعنی بلندی گفتہ و صاحب بہار طرف بالاے چیزے می گوید و فرماید کہ صحیح آنست کہ معرّب اُچّ بضم ہمزہ و تشدید جیم فارسی کہ کلمہ ہندی است

صاحب سخندان وسوار السبیل ہم ہمزبان بہار۔ مولف عرض کند کہ اُچ بالضم وجیم فارسی بہ تخفیفش لغت سنسکرت باشد بمعنی بلند۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو بعد الف زیادہ کردند وجیم فارسی بدل شد بہ جیم عربی ہمچون کاچ وکاج وپس ازان جیم عربی بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ آغشیج وآغشیگ ولجام ولگام وتصرف در اعراب ہم کہ متعلق بہ لب ولہجۂ شانست یعنی ضمۂ الف بدل شد بہ فتحہ پس اوگ مفرس باشد کہ بمعنی بلندی مستعمل شد وتصرف خفیف درمعنی ہم راہ یافت کہ بلند را بلندی کردند واوج معرب این است بقاعدۂ عربی کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شد واین معرب ہم در فارسی مستعمل شد انچہ صاحبان سوار السبیل و سخندان وبہار عجم اُچ را بہ جیم مشدد فارسی۔ لغت ہندی گرفتہ اند تسامح کردہ اند بلکہ بہ تخفیف جیم فارسی لغت سنسکرت است چنانکہ بالا گذشت وانچہ صاحب منتخب بر لغت اوج اوگ را ہندی گفتہ سکندری خوردہ وانچہ اوج را معرب اوجہ خیال میکند واین را النسب واشہر داند درست نیست زیرا کہ بمنید اندکہ اوجہ بمعنی بلند بہ لغت فارسی زبان است ونہ ترکی وغیر ذلک وجا دارد کہ اوج را لغت ترکی گیریم کہ بقول صاحب لغات ترکی بفتح الف و ضمۂ واو وسکون جیم بمعنی کف دست است کہ طرف بالاے پنجہ باشد وصاحب کنز کہ ہم محقق لغات ترکی است بمعنی طرف وآخر نوشتہ وصاحب منتخب ہم بصراحت معنی طرف بالاے چیزے گفتہ۔ پس معنی بلندی کہ مروج شد مجاز آن باشد اندرینصورت استعمال اوج بمعنی بلندی تصرف فارسیان است بر سبیل مجاز واوگ کہ بہمین معنی بکاف فارسی می آید مبدل آن بقاعدۂ فارسی چنانکہ ذکرش بالا گذشت واین مفرس باشد واہل عرب از

ہمین اوگ بقاعدہ تعریب اوج کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (قاآنی ۵) اوج و حضیض موج زبا داست در بحور ٭ جوش و خروش سیل زا بر است در بہار ٭ از ہمین است (۱) اوج استغنا (۲) اوج اعتبار (۳) اوج ثریا (۴) اوج خورشید (۵) اوج دولت (۶) اوج زحل (۷) اوج فلک (۸) اوج قدر (۹) اوج کیوان (۱۰) اوج گردون (۱۱) اوج مدعا (۱۲) اوج میزان (صائب ۵۱) چو مرغ خانگی برگرد آب و گل نمیگردد ٭ ہماے خوش نشین اوج استغناست تنہائی ٭ (صائب ۵۲) بر لب بام خطر نتوان بخواب امن رفت ٭ در بہشتم تا ز اوج اعتبار افتادہ ام ٭ دریجا اوج بمعنی رتبہ مستعمل کہ مجاز بلندی است (صائب ۵۳) رہ نوردانی کہ چون خورشید تنہا می روند ٭ از زمین پست بر اوج ثریا میروند ٭ (انوری ۵۴) وتد قاف ترا میخ طناب ٭ اوج خورشید ترا سقف خیام ٭ (صائب ۵۵) اوج دولت جاے بازی و نشاط و پوچ نیست ٭ از بصیرت نیست گردون برکنار بام رقص ٭ درین شعر ہم استعمال اوج بمعنی مرتبہ باشد بر سبیل مجاز ٭ (انوری ۵۶) ہر نماز دگرے بر اثر قوس قزح ٭ درگہی تلتی افراشتہ بر اوج زحل ٭ (انوری ۵۷) فلک کوکب است عز الدین ٭ آن نہ کوکب وراے اوج فلک ٭ (انوری ۵۸) نہ اوج قدر او را ہیچ پستی ٭ نہ بحر طبع او را ہیچ معبر ٭ (انوری ۵۹) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روے قدر ٭ پایش از تحت الثریٰ بر اوج کیوان آمدہ است ٭ (انوری ۶۰) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیام ٭ وز بزرگی جرم کیوان شاید ت میخ طناب ٭ (ظہوری ۶۱) تنگ است صحراے رجا بہت است اوج مدعا ٭ نکشود ہمت عقدہا از رشتہ

پرواز ما ﴿ (انوری ۱۲۵) بزرگوار اگفتم چو مشتری برجوع ﴿ ز اوج اول میزان شود بخانۂ تیر ﴿ وجا دارد کہ اسناد ۴ و ۶ و ۹ را متعلق بہ معنی دوم لفظ اوج کنیم کہ می آید۔ (اُردو) اوج بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ بلندی (صبا ۵) پستی سے اوج خاک مین ملکر بدل گیا ﴿ ذرّہی سے لو نصیب کا اختر بدل گیا ﴿ اردو مین اوج مرتبہ۔ عروج اور ترقی کے معنون مین بھی مستعمل ہے (ناسخ ۵) ایک ساعت بھی زمانے مین ہوا ہمکو نہ اوج ﴿ آسمان پر کیا ہمارے بخت کا اختر نہین ﴿ صاحب آصفیہ نے لکھا ہے " اوج۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بلندی۔ اونچائی چوٹی۔ عالی مرتبہ۔ بڑائی۔ عظمت۔ آسودگی۔ بہبودی۔ ترجیح۔ فوق۔

(۲) اوج بقول برہان بلند ترین درجۂ کواکب بود وآن نقطۂ ملاقات سطح محدب فلک باشد از افلاک جزئیہ سبعہ سیارہ باحوامل ایشان وبہار نسبت این فرماید کہ در اصطلاح نقطہ ایست از فلک خارج مرکز کہ دور ترین نقاط است از مرکز عالم وہر یک از سیارات اوجی دارد **مولف** گوید کہ در اصلاح اہل تنجیم نام درجہ ایست مر آفتاب را وہر یکی را از سبعہ سیارہ اوجی باشد وگاہی حضیض واین معنی مجاز معنی اول است وبس۔ وسند این بدل معنی اول بر نشان ۵ و ۷ و ۱۰ گذشت۔ دیگر محققین لغت فرس ازین معنی ساکت اند۔ (اُردو) اوج۔ مذکر۔ کواکب کا سب سے بلند درجہ اور اہل نجوم کی اصطلاح مین ایک درجہ کا نام ہے جو مخصوص ہے سبعہ سیارہ کے لئے۔

(۳) اوج بقول برہان نام نغمہ ایست از موسیقی۔ صاحب ناصری ہم ذکر این معنی کردہ **مولف** گوید کہ در علم موسیقی آہنگ ونغمہ را اوج وحضیض است کہ ہندیان آن را چڑھاو

واتار گویند یعنی مطربان موافق اصول خود در بعض جا صدائے خود را بلند کنند و بعض جا
پست پس ہمان بلندی صدا را۔ فارسیان اوج خوانند و این معنی از مجرد لفظ اوج پیدا
نمیشود مگر بقرینۂ بیان و بدون قرینہ این را اوج موسیقی یا اوج نغمہ و آہنگ نام است
عیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ہر دو محققین بالا ازین ساکت بیان ساکت وما از معاصرین
عجم تصدیق خیال خود کردہ ایم (اُردو) آلاپ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مونث
آواز کا اتار چڑہاو۔ گانے مین سرون کا اونچا کرنا۔ گیت کی اٹھان۔ آلاپ کی دو قسمین ہین
ایک رو ہی یعنی سُرون کا چڑہاو دوسری اردہی یعنی سُرون کا اتار آپ ہی نے دُونون پر
فرمایا ہے کہ گانے کی آواز کا دوچند کرنا۔ الاپ اونچے سر کی آواز اس کی اصل دونا ہے
جناب امیر مینائی نے امیر اللغات مین الآپ کو الف مقصورہ سے لکہا ہے اور فرماتے ہین کہ اس کی
اصل آلاپ ہے (سنسکرت کا لغت) اس کے چار لفظ ہین آ۔ نا۔ نے۔ توم انہین چار ونکی
اتار چڑہاو سے راگ کی شکل بنانے کو آلاپ کہتے ہین (الخ) پس متحقق ہوا کہ اوج کا خالص ترجمہ
دُونون ہے جسکو ہندی مین ردہی کہتے ہین۔

(۱۶۲۵) **اوج برگرفتن** استعمال بمعنی بلندی حاصل کردن و بلند شدن است (ظہوری سہ) آسمان برگرفتہ اوج و حضیض ؛ از فراز و نشیب احوالم ؛ (اُردو) بلندی حاصل کرنا۔

(۱۶۲۶) (الف) **اوج پروازی** استعمال۔ بمعنی بلند پروازی باشد۔ فارسیان استعمال این کنند و از سندے کہ بدست آمدہ است استعمال

(۱۶۲۷) (ب) **اوج پروازی کردن** پیدا است کہ مصدر اصطلاحی است بمعنی بلند پروازی کردن (عرفی سہ) بازشاہین امیدم اوج پروازی

کند ÷ لیک شوقم در ہوائے وصل شہبازی کند
(اُردو) (الف) اردو مین بلند پروازی کہہ
سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بلند پرواز کا ذکر
کیا ہے (فارسی) اونچا اُڑنے والا (ب) بلند
پروازی کرنا۔

اوج چیزے بچیزے سودن (مصدر
اصطلاحی) بمعنی رساندن بلندی چیزے بہ چیزے
باشد کنایہ از بلند کردن مرتبۂ آنچیز۔ صاحب
آصفی ذکر اوج سودن کردہ و از تمثیل پیش
کردہ اش استعمال اوج چیزے بہ چیزے
سودن پیداست (ابوالفرج رونی ۵)
خرد اندر مقام فیروزی ÷ سود اوج ہوا
بہ پر کلاہ ÷ (اُردو) کسی کا مرتبہ بڑہانا۔

اوج خرام استعمال۔ بقول بہار و آنند
معروف **مولف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی بلندی خرام دارندہ و بر بلندی روندہ
چنانکہ طالب آملی گفتہ (۵) چون بہمد وشی ہمت
شدہ ام اوج خرام ÷ چرخ را زیر قدم
آبلہ پنداشتہ ام ÷ (اُردو) اوج خرام
کہہ سکتے ہین بمعنی بلندی پر جانے والا۔ صاحب
آصفیہ نے بلند پرواز پر فرمایا ہے۔ فارسی۔
صفت۔ عالی دماغ۔ عالی خیال۔ عالی فکر
ہماری رائے ہین اوج خرام اِس کا مرادف ہے۔

اوج خواستن استعمال بمعنی خواہش بلندی
کردن و بلندی جستن باشد۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ و از بیان معنی ساکت (ابوالفرج ۵) گر ستانہ
بر براق ہمتش ÷ اوج خواہد اوج او را کاہ باد ÷
(اُردو) بلندی کی خواہش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

اوج دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کردہ از
معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی بلند کردن و بلندی
دادن باشد (علوی ۵) گرانی را عطایش داد تا اوج ÷
شدہ در آب گوہر تہ نشین موج ÷ (اُردو) بلند کرنا بلندی عطا کرنا

اوحدی وارستہ بحوالہ نصاب ترکی گوید کہ لغت ترکی است بمعنی نیمہ آستین۔ **مولف**

عرض کند کہ در فارسی مستعمل است۔ وصاحبان انند و بہار عجم این را بجاے بے نقطہ آوردہ اند وشاید کہ از غلطی کتابت باشد۔ حیف است کہ ہمہ محققین بالا از صراحت جیم وحاے مہملہ ساکت اند۔ وصاحبان لغات ترکی وکنز وموید ازین ساکت ۔ وسند ہمہ محققین ازہمین یک شعر است (شانی تکلو ؎) او جدی پوشیم و پیر خرقہ ما آفتاب ٭ دلق ما رانیست عیبی جز گریبانی درست ٭ (اُردو) نیمہ آستین ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ آدھی آدھی آستینون کی مرزئی ۔

اوج ساے اصطلاح ۔ صاحبان بہار عجم وانند ذکر این کردہ اند امّا از بیان معنی ساکت ۔ **مولف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر سائیدن کہ بمعنی لمس کردن آمدہ پس اوج ساے بمعنی بلندی دارندہ و بلند و مرتفع باشد (نظامی ؎) دران سنگ بستہ دژ اوج ساے ٭ عمارت گری کرد بسیار جاے ٭ (اُردو) بلند بقول آصفیہ ۔ فارسی ٭ اونچا ۔ رفیع ۔ برتر ۔

اوج سرو اِصطلاح ۔ بفتح سین مہملہ بقول صاحب بحر نام نغمہ ایست از موسیقی ۔ صاحب انند ہم بحوالہ غیاث این را آوردہ **مولف** گوید کہ باشد کہ این نغمہ مستقیم وطویل الصوت باشد وجا دارد کہ ہمان نغمہ را اوج سرو گفتہ باشند کہ ذکرش بر معنی سوم لفظ اوج گذشت ۔ (اُردو) اوج سرو ۔ فارسی مین ایک خاص نغمے کا نام ہے ۔ اور ممکن ہے کہ دونون کو فارسیون نے اوج سرو کہا ہو ۔ دیکھو لفظ اوج کی تیسری معنی ۔

اوج کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی این را ذکر کردہ از معنی ساکت ۔ **مولف** گوید کہ بلند شدن و مرتبت یافتن است وسند

(فیضی ؎) یکتا گہرے کہ چون کشد اوج ؛ دریا شدہ از وے آسمان موج ؛ (اُردو) بلندی پانا۔

اوج گاہ اصطلاح۔ بکاف فارسی بقول بہار معروف۔ **مولّف** گوید کہ قلب اضافت بمعنی محلّ بلندی کنایہ از فلک (ملا طغرا ؎) دوا افتادہ برین اوج گاہ ؛ زبینندہ پنہان چو تار نگاہ ؛ (اُردو) دیکھو آسمان۔

اوج گرائیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مولّف** گوید کہ قصد و میل بلندی کردن و بلند پرواز شدن باشد (آرزو ؎) آنانکہ اوج عرش گرایند آرزو ؛ بے قامتش ز عالم بالا چہ دیدہ اند ؛ (اُردو) بلند پرواز ہونا۔ بلندی اختیار کرنا بلندی پر جانا۔

اوج گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولّف** گوید کہ بمعنی بلند شدن است مرادف اوج کشیدن کہ گذشت (واصف بخاری ؎) رفت گر عیسی و ادریس ازین ویران دشت ؛ ہر یکی اوج گرفت و دو سہ افلاک نوشت ؛ (ظہوری ؎) بر آستان تو خوش بخت پست اوج گرفت ؛ براے اختر پیشانی آسمان این است ؛ و ازہمین است (۱) اوج گرفتن شہرت و (۲) اوج گرفتن غبار و (۳) اوج گرفتن نغمہ۔ (ظہوری ؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغ است ہماے ؛ شہرتش اوج گرفت است ببال و پر شمع ؛ (صائب ؎) اززمین اوج گرفتست غبار یکہ مراست ؛ امین از سیلی موج است کنار یکہ مراست ؛ (طالب آملی ؎) دیگر سماع صومعہ داران عرش گشت ؛ ہر نغمہ کہ اوج گرفت از زبان ما ؛ (اُردو) دیکھو اوج کشیدن۔

اوج مریخ اصطلاح۔ بقول صاحب عجم

برج اسد۔ وصاحب انند بحوالۂ غیاث نوشتہ که کنایہ از برج اسد که محل اوج مریخ است مولّف گوید که مرکب اضافی است و مریخ لغت تازی است در فارسی مستعمل۔ بقول صاحب منتہی الارب بر وزن سکّین نام ستارۂ از جملہ سبعہ سیارہ که بر فلک پنجم می باشد و در فارسی آنرا بہرام میگویند منحوس و دال بر جنگ و خصومت و خونریزی و ظلم است۔ بخیال ما ہیچ تخصیص باین اصطلاح نیست بلکہ اوج خورشید که شرف آفتاب باشد کنایہ از برج حمل و اوج مشتری کنایہ از برج سرطان نیز می توان گرفت و وجہ تخصیص محققین بالا بذکر این اصطلاح جز این نیست که این در اشعار قدما واقع شدہ است چنانکہ خاقانی گفتہ ؎ در مرکز مثلث بگرفت ربع مسکون ؛ فرماید اوج مریخ از تیغ مہ صفاتش ؛ پس محققین ہندی نژاد بشکل تخصیص این را بیان کردند (اُردو) اسد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک آسمانی برج کا نام۔

اوج نوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش نمود و از بیان معنی ساکت۔ **مولّف** گوید که بلند پرواز شدن و سیر بلندی کردن است (فیضی ؎) دل اوج نورد و من بدنبال ؛ کامد ز فلک سروش اقبال ؛ (اُردو) بلند پرواز ہونا۔ بلندی کی سیر کرنا۔

اوچیز بقول ناصری بر وزن موریز حقیقت و ماہیّت چیزے (۱) اوچیزہ بہ جیم فارسی ہم بہمین معنی است و صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری این را آوردہ **مولّف** گوید که اگرچہ صاحبان ناصری و انند تصریحے نکردہ اند که جیم فارسی است یا عربی اما از طرز بیان ناصری جیم عربی مفہوم میشود پس این مبدّل اوچیز باشد که جیم فارسی بعربی مبدّل میشود ہمچون کاچ و کاج و تحقیق ما خدشہ بر لغت اوچیزے می آید و آنچہ صاحب ناصری برین

لغت حوالہ برہان وادہ ما در برہان نیافتیم۔ (اردو) دیکھو اوچنیر۔

اوچیت پمن | بقول برہان با جیم فارسی و فوقانی و بائے فارسی و میم بروزن تغرل تگن بلغت ژند و پاژند بمعنی انگشت باشد مطلقاً خواہ انگشت پا و خواہ انگشت دست۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند گفتہ کہ باول مضموم و واو معروف و جیم فارسی مکسور و تائے فوقانی زدہ و بائے فارسی مفتوح و میم مکسور بنون زدہ انگشت را گویند و صاحب ہفت بفتح اول گفتہ۔ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ این لغت فارسی قدیم و مرکب معلوم می شود اما از ماخذ این خبرے نیافتیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است و ہمان انگشت مستعمل (اردو) دیکھو انگشت۔

اوچراغ سحری است | مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسی استعمال کنند کہ از غایت پیری یا از مرض قریب بموت شدہ باشد چنانکہ چراغ در وقت سحر بے رونق و بے کار می شود کہ خود بخود بوجہ ختم روغن آثار خاموشی پیدا میشود و فروغ باقی نماند و اگر باقی باشد در روشنی سحر بے فروغ می نماید و متقاضی آن کہ او را بکشند (اردو) وہ تو چراغ سحری ہین۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے (چراغ سحری ہونا) پر فرمایا ہے کہ کوئی دم کا مہمان ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قریب الزوال ہونا۔ اخیر وقت ہونا۔

اوچہ | بقول برہان بفتح اول و فتح جیم فارسی مشدد نام شہری و مدینہ ایست۔ صاحب سراج فرماید کہ آن قصبہ ایست از ملتان کہ حضرت مخدوم جہانیان و سید جلال بخاری

در آنجا توطن گرفتہ اند و اولاد و احفاد ایشان در آنجا موجود - پس این لفظ ہندی است نہ فارسی مولف گوید کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و ما اتفاق داریم با صاحب سراج (اردو) اوچہ ایک شہر کا نام ہے -

اوچیر بجیم فارسی بقول ناصری کہ بذیل اوجیر (بہ جیم عربی) نوشتہ ہمان اوجیر است کہ بجایش گذشت و تحقیق این بر اوچیرے می آید (اردو) دیکھو اوچیرے -

اوچیری بقول برہان بازاے ہوز بروزن موسیقی (۱) ماہیت و چگونگی چیزے باشد صاحب ناصری بذیل اوجیر ذکر این کردہ فرماید کہ اوچیریان جمع آنست صاحبان جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج بحوالہ برہان ذکر معنیش نمودہ نماید کہ صحیح من حیث القیاس در اصل اوچہ بدون زاے تازی باشد کہ ترجمہ ماہی است بعد زیادت یاے نسبت کہ افادہ معنی مصدری کند زیادہ کردہ باشند و زیادت زا درین صورت وجہی ندارد مگر آنکہ گویند از عالم مروزی است ہنوز ہم براے تحتانی اول وجہی نیست یا آنکہ گوئیم کہ مخفف (اوچہ چیزے) باشد انتہی کلامہ مولف عرض کند کہ خان آرزو۔ غور نفرمودہ کہ یای نسبت وراے یای مصدری است واز یاے نسبت معنی مصدری اصلا پیدا نمیشود۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ یای نسبت بآخر اسم متصل گشتہ مفید معنی اسم فاعل یا اسم مفعول بود و دلالت کند بر چیزے کہ بآن منسوب باشد۔ چنانکہ ہندی و سندی وغیرہ بخلاف یای مصدری کہ باسم صفت لاحق شدہ فائدہ معنی مصدری دہد۔ چنانکہ تونگری و درویشی و مثلہ پس متحقق شد کہ یای نسبت مفید معنی مصدری نباشد

پس چرا نگوئیم کہ چنانکہ اہل عرب (ماہیؔ) را ماہیت کردند فارسیان ہم (اوچہ چیز) را کہ ترجمہ (ماہیؔ) باشد بزیادت یاے وحدت (اوچہ چیزے) کردند ویک جیم فارسی وہاے ہوز حذف شدہ (اوچیزے) باقی ماند اندرین صورت مرادف اوچیز باشد بزیادت یاے وحدت ۔ صاحب سفرنگ دساتیرہم ذکراین کردہ پس باید کہ تحتانی آخرہ را مجہول گیریم ۔ و (۲) جادارد کہ تحتانی آخرہ رادر (اوچہ چیزے) یاے نسبت گیریم بمعنی صاحب ماہیت ۔ صاحب سفرنگ دساتیر ذکراین ہم کردہ ۔ اندرینصورت تحتانی آخر را معروف خوانیم بالجملہ فارسیان (اوچیزے) را بمعنی ماہیت استعمال کردہ بقاعدۂ خود بزیادت الف ونون جمع درآخرش (اوچیزیان) کردندکہ ذکرش می آید و (اوچیز) کہ گذشت مخفف (اوچہ چیز) بدون تحتانی درآخر ۔ و اوچیز کہ بہ جیم تازی بجایش گذشت مبدل (اوچیز بجیم فارسی) باشد زیراکہ جیم فارسی بہ تازی بدل شود ہمچون کاچ وکاج وتپ وتب (اردو) (۱) ماہیت بقول آصفیہ عربی اسم مونث ۔ حقیقت چگونگی کیفیت (۲) صاحب حقیقت وماہیت یعنی حقیقت آگاہ ۔ ماہیت کا جاننے والا ۔

اوچیزیان بقول برہان بضم اول بروزن نوشیروان (۱) بمعنی ماہیات باشد کہ جمع ماہیت است وصاحب ہفت نقل بردارش مولف گوید کہ مادربحث (اوچیزی) ذکرحقیقت این کردہ ایم (۲) بہ تحقیق ماجمع بمعنی دوم (اوچیزے) باشد نہ بمعنی اوّل زیراکہ تحتانی دوم (اوچیزی) درہم موجوداست پس جمع بمعنی اولش نباشد (اردو) (۱) ماہیات ماہیت کی جمع اورحقائق بمونث ۔ (۲) صاحبان حقیقت ماہران حقیقت

اوحدی بقول بہار وانند بحوالۂ نصاب ترکی نیمہ آستین مولف گوید کہ ہمان

اوجدی است کہ بہ جیم منقوطہ بجایش گذشت۔ ہر دو محققین بالا از صحت لفظ کار نگرفتہ اند و سندش ہم ہمدرا نجا مذکور (ا ُر دو) دیکھو اوجدی۔

اوخکسمہ بقول بہار بالضم واشمام واو وخائے معجمہ زدہ وفتح کاف تازی وسین مہملہ زدہ وفتح میم وہائے غیر ملفوظہ (۱) بعضی از فضلا نام نانے نوشتہ اند لیکن از اشعار استادان (۲) بمعنی کج ومحرّف مستفاد میشود (سندش از طاہر وحید و باقر کاشی بر اخکسمہ گذشت) بازگوید کہ تحقیق آن است کہ (اوخکسمہ نگاہ) بمعنی برگشتہ نگاہ است واز زباندانان شنیدہ شد انتہی کلامہ وخان آرزو در چراغ فرماید کہ ظاہر الفظ ترکی است ودر ترکی اوخ تیر را گویند درینصورت (۳) بمعنی قیقاج اندازی کہ تیر بازگشتہ زدن است باشد۔ صاحب بحر عجم ہمزبان بہار۔ **مولف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر اخکسمہ بیان کردہ ایم کہ بدون واو گذشت و (اخکسمہ نگاہ) ہم بجایش مذکور شد۔ ہر سہ محققین بالا این ہر سہ معنی را از ہر دو سند طاہر وحید و باقر کاشی پیدا کردہ اند وما صراحت آن بر اخکسمہ کردہ ایم۔ حاصل انیست کہ از کلام طاہر وحید معنی اوّل اصلاً پیدا نیست ومعنی دوم وسوم از کلام باقر کاشی یافتہ نمی شود بلکہ (اخکسمہ نگاہ) اصطلاح خاص است کہ ذکرش گذشت۔ پس دعوی ہر دو محققین بالا نسبت ہر سہ معنی بے دلیل وحقیقت این اصطلاح ہمان است کہ بدون واو دوم گذشت۔ فتامل (ا ُردو) دیکھو اخکسمہ

اودا بقول برہان بفتح اوّل بر وزن سودا بیونانی کوہ را گویند وبعربی جبل خوانند حالا معاصرین عجم استعمال کوہ کنند (ا ُردو) دیکھو اغریا۔

اوداساليون بقول برہان باسین بے نقطہ بالف کشیدہ وکسر لام وتحتانی بواو رسیدہ وبنون زدہ بیونانی کرفس کوہی باشد چہ اودا بمعنی کوہ گذشت وساليون کرفس را گویند وتخم آن را فطراساليون خوانند چہ فطرا بیونانی مطلق تخم را گویند۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند وکرفس بقول برہان رستنی باشد کہ ازان ترشی سازند یعنی درمیان سرکہ اندازند وخورند گویند کہ تخم آن شہوت مردان وزنان را برانگیزاند وازین جہت است کہ زنانی را کہ بچہ شیر دہند از کرفس خوردن منع کنند۔ صاحب محیط بر (ذکر کرفس جبلی) گوید کہ بیونانی این را (اوراساليون) نام است بخیال ما غلطی کتابت است کہ دال مہملہ (اودا) را بہ رائے مہملہ (اورا) نوشت زیرا کہ بیونانی زبان کوہ را (اودا) نامند چنانکہ تحقیقش گذشت وبر کرفس فرماید کہ معرب از کرفش فارسی است وبعضی گویند کہ معرب از کرسب فارسی و بیونانی کرفسا وساليون وبسریانی کرفسا وبرومی باطراخیون وبفرنگی سلری وبہندی اجمود نامند وآن بناتی است واقسام آن بسیار است وبحسب مواضع مختلف واز مطلق آن مراد بستانی است وبرگ آن مائل تبدویر وشاخہائے آن باریک و بلندی نبات تا بیک ذرع وگل آن زرد وتخم آن تیرہ رنگ وتند طعم وباخوشبو مدور وغیر املس وبیخ بزرگ وسیاہ رنگ باریشہائے باریک وقوی تر از سائر اجزائے آن۔ تخم آن گرم وخشک در اول دوم۔ مفتح ومحلل ومطیب ومسکن اوجاع ضماد آن تنہا یا باعسل محلل اورام وبا روغن گل وسرکہ تا یک ہفتہ جہت جرب وکذا مالش برگ آن در حمام مزیل حکہ وبانوشادر

جہت تاليل و منافع بيشمار دارد مؤلف گويد كہ بقاعدہ فارسي اودا ساليون قلب اضافت ساليون اودا باشد وبس۔ فارسيان ہردو لغت يوناني را بہ تركيب خود استعمال كردہ اند ديگر ہيچ (اُردو) ديكھو اجمودا ور اكرقس۔

اودا اند و كار او داند مقولہ۔ صاحبان خزينہ و امثال فارسي ذكر اين كردہ اند وازمحل استعمال ساكت۔ **مؤلف** گويد كہ فارسيان اين مقولہ را بجائي استعمال كنند كہ كارِ كسي موافق طبيعت ديگرے نباشد واز استعمال اين مقولہ مقصود قائل جز اين نباشد كہ كار كنندہ ذمہ دار كار خود است معاصرين عجم استعمال اين بزيادت موحدہ كنند كہ موزون ميشود يعني (او داند و كار او بداند) (اُردو) وہ جانے اس كا كام جانے "دكن ميں مستعمل ہے۔ بعض محققين اُردو كي زبان سے ہم نے سنا ہے" تو جانے تيرا كام جانے" يہہ اس موقع پر كہتے ہيں جب كہ كسي كا كام اپنے دل كو نہ بہائے۔ اس سے مقصد يہہ ہوتا ہے كہ كام كرنيوالا اپنے كام كا آپ ذمہ دار ہے۔

اودر بقول ناصري و جامع و سراج و جہانگيري بروزن صفدر (۱) برادر پدر باشد كہ بعربي عم گويند و صاحب رشيدي گويد كہ (۲) بروزن و معني افدر و برافدر نوشتہ كہ بالفتح برادر پدر و بعضي برادرزادہ و خواہرزادہ گفتہ اند و اوّل اصح است۔ و صاحب مؤيد گفتہ كہ بفتح اوّل و سكون ثاني و كسر دال مہملہ برادر پدر و نيز (۳) سلاح و بار ہا كہ بر پشت دارند ديگر كسي ذكر معني سوم نكرد۔ صاحبان برہان و سروري در بيان اعراب با مؤيد اتفاق دارند۔ مؤلف عرض كند كہ ما بر لغت آفدر و افدرہ

تحقیق ماخذ کردہ ایم کہ آفدر بمعنی پدر ومجازاً بمعنی عم باشد وافدرہ بزیادت ہای نسبت در آخر بمعنی برادرزادہ وخواہرزادہ پس جز این نباشد کہ آودر مبدل آفدر باشد کہ فارسیان فا را بہ واو بدل کنند چنانکہ فرخج و ورخج و فام و وام وجا دارد کہ اصل این پدر باشد کہ بای فارسی بہ واو ہم بدل شود چنانکہ پام و وام والف اول وصلی است اندرین صورت معنی اول بیان کردہ محققین بالامجاز باشد ومعنی دوم ازا ودرہ توان گرفت کہ مبدل افدرہ باشد ولیکن کسی از محققین فرس ذکر اودرہ نکرد پس معنی دوم در لغت او دراصلا نباشد وبرای معنی سوم بیان کردۂ صاحب موید طالب سند باشیم حیف است کہ پیش نشد (اردو) (۱) دیکھو افدر کے دوسرے معنی (۲) دیکھو افدرہ (۳) بوجہہ بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بار۔ وزن۔ حمل۔ بوجہا۔

اودردن بقول برہان وناصری وموارد واننند بضم اول وثالث بروزن بوردن بلغت ژند وپاژند بمعنی مردن واز عالم رفتن باشد صاحب جہانگیری ہم در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ اکثر مصادر ژند وپاژند حالا متروک الاستعمال است ولیکن بہ تحقیق ما ہمہ مصادر موضوع است از اسمای جامد وعلامات مصدر بر خلاف تحقیق محققین مصادر فرس وما صراحت این بر اسم مصدر کردہ ایم۔ پس شک نیست کہ دین مصدر ہم دن علامت مصدر باشد وہیچ اودر اسم جامد فارسی قدیم بمعنی مرگ وجا دارد کہ ماخذ این آتر باشد کہ لغت سنسکرت کہ بقول صاحب ساطع بضم اول وتشدید فوقانی بمعنی بلند واعلی پس فارسیان تای

فوقانی را بدال مہملہ بدل کردند چنانکہ زرتشت و زردشت و واو علامت ضمہ بعد الف آوردہ او در کردند و ضرورت تشدید باقی نماند۔ پس معنی حقیقی آدرون بلند و اعلی شدن و مجازاً بمعنی مُردن استعمال کردند واللہ اعلم بحقیقت الحال۔ (اردو) مرنا۔ بقول آصفیہ فوت ہونا۔ دنیا سے گزرنا۔ دم نکلنا۔ وفات پانا۔ جان دینا۔ (میر مجروح ؎) وہی درد فرقت وہی انتظار ❊ بھلا مر کے کیا چین پائیں گے ہم ❊

اودرغ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم اوّل و ثالث و غین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) شبنم و (۲) ژالہ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ۔ مولف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین فرس ہم این را ترک کردہ اند حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما۔ شان لغت متقاضی آنست کہ این را لغت ترکی گیریم ولیکن عجب است کہ محققین ترکی زبان ہم ذکر این نکردہ اند۔ باقی حال اگر این را فارسی قدیم گیریم مرکّب باشد از (آو) و (درغ) آو مبدّل آب است کہ گذشت و ممدودہ را بکثرت استعمال مقصورہ خواندن متعلق بہ لب ولہجہ فارسیان است و درغ بقول برہان بالفتح لغت رومی است و در فارسی مستعمل کہ بمعنی بند است کہ پیش آب بندند۔ پس معنی اودرغ آب بند باشد قلب اضافت بند آب یعنی مانع آب و ظاہر است کہ یخ بستہ مانع مجرائے آب باشد و گویند کہ چون ژالہ ببارد باران نبارد و این علامت کمی باران است وگویند کہ چون شبنم بسیار ریزد علامت ختم باران و قلت باران است پس عجبے نیست کہ فارسیان قدیم این مرکّب را بمعنی شبنم و ژالہ استعمال کردہ باشند واللہ اعلم

(اُردو) (۱) دیکھو اپشک۔ (۲) ژالہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ تگرگ۔ اولہ۔

اودرہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح رائے مہملہ وسکون ہا لغت فارسی زبان است بمعنی کوہستان۔ مگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ بخیال ما اصل این (اودراہ) باشد او وا بمعنی کوہ بجایش گذشت و راہ بمعنی خود است کہ رہگذر باشد۔ الف آخر (اووا) والف (راہ) ہر دو حذف شد واین قسم تخفیف الف در فارسی زبان بسیار است چنانکہ آفتا و فنا و چاہ و چہ پس معنی لفظی این راہ کوہ باشد یعنی (راہ اووا) بر سبیل قلب اضافت وتخفیف ہر دو الف (اودرہ) شد۔ واللہ اعلم در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی کوہستان مستعمل۔ (اُردو) کوہستان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑی ملک۔ پہاڑوں کا سلسلہ۔ پہاڑ۔

اودس بقول برہان وناصری وجامع وجہانگیری بفتح اوّل وثالث بروزن نورس وجب و بدست را گویند وبعربی شبر خوانند وآن مقداریست از سر انگشت کوچک تا سر انگشت بزرگ دست آدمی مولف گوید کہ این مخفف (اودست) باشد کہ بہمین معنی می آید تاے فوقانی آخرہ حذف شدہ چنانکہ راست و راس۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این قسم حذف کردہ۔ ماحقیقت ماخذ این بر (اودست) بیان کنیم۔ (اُردو) بالشت بقول آصفیہ اُردو۔ اسم مونث۔ شبر۔ وجب۔ بلا انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک تک کا فاصلہ بارا انگل کا پیمانہ۔

اودست بقول برہان وجامع وانند بروزن بدمست بمعنی اودس است کہ وجب

و بدست و شبر باشد صاحب سراج فرماید
که ظاهراً اودست مبدل ابدست است
که بدست مخفف آنست بهمین معنی واودس مخفف
اودست. مولف عرض کند که فارسیان
وجب و شبر را بدست گویند. صاحب برہان
ذکر بدست کرده و معنی لفظی این از دست
باشد یعنی چیزے که از دست ماخوذ و متعلق است
که وجب نصف دست را گویند و جزو دست است
و درازیش ماخوذ است از یکدست. اندرین
صورت جا دارد که الف وصلی در اول بدست
زیاده کرده (ابدست) گیریم و (اودست)
مبدل آن باشد که باے موحده به واو
بدل شود چنانکه آب و آو. آنچه خان آرزو
(بدست) را مخفف (ابدست) گرفته قابل غور است

خیال ما برخلاف اوست (ابدست) را مزید علیه (بدست)
توان گرفت واگر تائید خیال خان آرزو کنیم
و خواهیم که (ابدست) را اصل و (بدست)
را مخففش گیریم باید که (آبدست) را به ممدوده
خوانیم که آب بقول صاحب انند که بجایش
گذشت کلمهٔ نسبت است چنانکه سرداب
بمعنی مقام سرد و گوراب بمعنی گنبدی
که بر سر مقابر کنند. پس (آبدست)
را بمعنی منسوب به دست گیریم و مراد
از وجب. و (ابدست) را بالمقصوره
مبدل (آبدست) خیال کنیم و (بدست)
را مخفف (ابدست) و این طول عمل
باشد و ماخذ اوّل الذکر اقوی است
فتامّل (اُردو) دیکھو اودس

اودسلس بقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار سوداواتر
مولف گوید که سودا بالضم و دال مهندی در انگلیسی زبان قسمی است از نمک معدنی
و واتر بهاے هندی بمعنی آب پس (سوداواتر) قسمی است از آب مرکب که بشرکت

کاربانک اسد گیاس) در شیشه بند کنند وچون شیشه را باز کنند آواز ے برآید وآب جوش زده برمی آید مخفی مبادکه (کاربانک اسڈ) در انگلیسی زبان تیزاب انگشت را نامند وگیاس ہمان انگلیسی زبان چیزے است رقیق که اجزاے آن بآسانی در ہوا سیر کنند۔ صاحب بول چال میفرماید که ہمین (سوداواٹر) را (واتر دی سالٹس) نام است فارسیان ترجمۂ واتر راکه آب است بقاعدۂ بتدیل آوکردند که در محدودۂ گذشت وبکثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شده آوشد ودال مہمله مکسور بعوض ہمان کلمۂ دی باشد وسلس مخفف ہمان سالئس پس آودسلس درمحاورۂ معاصرین عجم سوداواتر راگویند۔ وتحقیق ما این است که آو بمعنی آب چنانکه بالا مذکور شد (دسلس) مبدل وقلب بعض (سٹلس) که لغت انگلیسی است بمعنی نمکین۔ فارسیان تاے ہندی را تاے فوقانی خوانند وپس ازان تاے فوقانی بکثرت استعمال مبدل شد به دال مہمله چنانکه زرتشت وزردشت وبعد ازان در تلفظ عوام دال مقدم شد وسین مہمله موخر وہمین است قلب بعض چنانکه اسطرخ واسطخر واغلده والغده پس معنی لفظی آودسلس آب دسلس باشد یعنی آب نمکین۔ بعض معاصرین عجم این را آب جوش نامند وما برآبجوش ذکر این معنی نکردیم زیراکه بعضی برانند که عجمیان متوطن ہند استعمال این کنند وشاه قاجار در روزنامۂ خود استعمال آودسلس کردهٔ (اُردو) سوڈا واٹر۔ بقول آصفیه۔ انگلش۔ اسم مذکر۔ وه کل کا پانی جو سوڈے کی لاگ سے بنایا جاتا ہے۔ ولایتی پانی۔

اودسلس سازی | بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ جاے ساختن سوداواتر۔ مولف عرض کند کہ تحقیق (اودسلس) بجاے خویش گذشت و سازی بیاے مصدری۔ پس مقامی را کہ در انجا این قسم آب را ترکیب دہند (اودسلس سازی) توان گفت و درین لفظ مرکب کلمۂ جاے محذوف باشد (اردو) سوڈا واٹر بنانے کی جگہہ۔ مونث۔

(الف) اودچی | بہار گوید کہ نصیر آبادی۔ در احوال علیجان بیگ المتخلص بہ موجی نوشتہ کہ سیفی قلی بیگ اودچی باشی این مطلع را گفتہ بود۔ مولف عرض کند کہ می بایست کہ محاورۂ

(ب) اودچی باشی | قائم کنیم و این مرکب است از ہر دو لغت ترکی یعنی آوچی بقول صاحب لغات ترکی بالضم بمعنی گذرانندہ و آودہ چی بقول صاحب کنز بالضم بمعنی خادم الاوطۂ فراش المنزل و باش بقولش رئیس و راس و اعلی۔ پس فارسیان بزیادت یاے نسبت در آخر (اودہ چی باشی) افسر فراش خانہ را گفتند و نون عوض ہاے ہوز یا اینکہ غلطی کتابت باشد یا ہاے ہوز بقاعدۂ فارسی در ترکیب حذف شد و نون زائد بجایش قائم شد ہمچون صوبہ دار و صوبدار و گذارش و گذارشن (اردو) مہتمم فراش خانہ۔ داروغۂ فراش خانہ۔ (مذکر)

اودہ | بقول برہان بروزن روضہ (۱) نام شہر و مدینۃ البیت۔ صاحب ہفت گوید کہ ہمان آوچہ کہ گذشت۔ و صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بروزن آودہ در برہان

نام شہرے نوشتہ ظاہر اخطا است صحیح بفتحتین و دال ساکن مشترک التلفظ بہا کہ بہند نسبت
وشہر مذکور از شہر ہاے قدیم ہند و بامضافات خود صوبہ ایست از بست وچہار صوبۂ
ہندوستان ودکن کہ در سلطنت بادشاہ جنت آرامگاہ محی الدین محمد اورنگ زیب
بہادر عالمگیر غازی بود (انتہی) مولف را باخان آرزو اتفاق است (اُردو)
اَوَدھ ۔ بقول امیر۔ ہندی ۔ مذکر۔ اجودھیا۔ اب اَوَدھ ایک صوبہ قرار پایا ہے
جس کا صدر مقام لکھنؤ ہے اور انگریزی تقسیم کے موافق اس صوبے مین بارا
ضلع شامل ہین ۔
(۲) اودہ بقول صاحب بول چال بمعنی الماقی کہ گذشت ۔ وصاحب سوار السبیل نسبت
این میگوید کہ بہ ترکی اودا۔ خانہ کلان رامیگویند کہ براے نشستن یا دیگر امور خاص
کردہ باشند چنانچہ دیوانخانہ ۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ
گوید کہ بالضم مرادف اودا باشد بالف آخر بمعنی اوصنہ ومکتب و بہ تحقیق ما لغت ترکی است
ومعاصرین فرس استعمال این کردہ اند بمعنی الماق ۔ (اُردو) دیکھو الماق ۔
اوذر بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح ذال نقطہ دار وسکون راے
بے نقطہ بہ لغت یونانی آب را گویند وبعربی ما خوانند وصاجب انند بحوالۂ برہان
وہفت قلزم این را آوردہ اما در ہفت قلزم ازین لغت اثرے نیست ۔ فارسیان
قدیم استعمال این میکردند حالا در روزمرّہ معاصرین عجم متروک وہمان آب ہ
آوبہ زبان است ۔ (اُردو) دیکھو آب کے پہلے معنے ۔

اور بقول برہان بالفتح اوّل بر وزن مور (۱) بمعنی مشت باشد عموماً و مشتی را گویند کہ بر دہن شخصی زنند خصوصاً صاحبان جامع و سروری و رشیدی و سراج ہم ذکر این کنند و صاحب موید گوید کہ مشت کہ بدان کسی را بزنند و از استادی سند آرد ؎ آن کس کہ کند خدمت آن میر معظم ٭ جز اور بغر باش دگر ہیچ نیاید ٭ مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مفرس باشد از لغت ترکی اوروش کہ بقول کنز بمعنی ضربہ و مقاتلہ آمدہ یا از اورمق کہ بہ ترکی زبان بقولش بمعنی ضرب است فارسیان قدیم بہ تخفیف بعض حروف اور را بمعنی مشت استعمال کردند کہ وسیلۂ ضرب است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک۔ (اُردو) گھونسا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مشت۔ مکّا۔

(۲) اور۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی۔ بادام و پستہ و گردگان و امثال آنہا کہ مغز شان ضائع و تیز شدہ باشد۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ گوید کہ مغزہا کہ تیز و ضائع شدہ باشد۔ بخیال مؤلف این لغت ترکی است کہ صاحب کنز اور بمعنی دا، یعنی بیماری نوشتہ جا دارد کہ فارسیان مغزیات ضائع شدہ را بہ مجاز اور گفتہ باشند۔ یا اسم جامد فارسی قدیم باشد و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اُردو) بادام پستہ وغیرہ کا مغز جو خراب ہو گیا ہو جسکو فارسی مین اور کہتے ہین۔

(۳) اور۔ بقول رشیدی پیاز ہم و گوید کہ این معنی در کاشان متعارف است۔ دیگر کسی ذکر این معنی نکرد۔ مجرد بیان رشیدی اعتبار را نشاید کہ او صاحب زبان نیست

حیف است کہ سندے پیش نشد اگر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ بوجہ تیزی و تندی بوے پیاز از معنی دوم مجاز باشد واللہ اعلم۔ صاحب محیط بر پیاز نوشتہ کہ بکسر بائے پارسی اسم فارسی زبان است و بعربی بَصَل و بترکی سوغان و بیونانی قرو امینان و بردمی قنروجا اموان و بہندی پلانڈو گانڈہ۔ گرم در آخر سوم و خشک در اوّل سوم۔ مقوی باہ و منافع بسیار دارد۔ قسم وحشی این را ابراسقیل ذکر کردہ ایم (اُردو) پیاز۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مونث۔ بَصل۔ برادر سیر گنٹھا۔

(۴) اور۔ بقول بہار کلمۂ نسبت است و وَر بفتح واو ظاہرا مخفف آور باشد واز شیخ اوحدی سند آوردہ ؎ مرد باش اے حمیّت قانع ٭ خاک خور ای طبیعت آزور ٭ دیگر کسے ذکر این معنی نکرد۔ مؤلف عرض کند کہ سندش برائے کلمۂ وَر باشد کہ بجایش می آید و ما استعمال این بزیادت الف اوّل ندیدیم و از معاصرین عجم نہ شنیدیم۔ معلوم میشود کہ بہار بہ تحقیق این طبع آزمائی کردہ و وَر را مخفف آور گرفتہ ہمچون نام آور و نامور ولیکن نمیداند کہ آور امر است از آوردن و چون ملحق شود بہ اسمی افادۂ معنی فاعل کند و مجرّد آور بمعنی آورندہ نیست و نباشد و آور بمقصورہ را آور خیال کردن غلط است و بسیارے از محققین برانند کہ کلمۂ وَر مخفف آور ہم نیست و نمیشود کہ آور را اصل وَر خیال کنیم۔ (اُردو) دیکھو وَر جس کا بیان آیندہ آوے گا۔ اس لفظ کے ترجمہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

(۵) اور۔ بقول انند بتحقیق بفارسی کلام زشت و فحش۔ دیگر کسی از محققین فرہنگ

این معنی نکردہ و سند استعمال پیش نشد۔ صاحب برہان بمعنی ششم آور و محمود وہم ذکر همین معنی کردہ۔ معلوم میشود کہ صاحب انند سکندری خوردہ کہ در مقصور وہم ذکرش کردتا آنکہ سند استعمال این از کلام قدما پیش نشود اعتبار را نشاید۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) دیکھو آور کے چھٹے معنے۔

اورا بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری وسروری ورشیدی وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ بروزن صحرا (۱) حصار وقلعہ را گویند۔ مولف گوید کہ بہ ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی آن مقام است واستعمال فارسیان کہ از اسناد ذیل ظاہر میشود بمعنی طبقہ وپناہ گاہ باشد۔ معلوم میشود کہ محققین بالا معنی حصار وقلعہ از همین استعمال پیدا کردہ اند۔ عجب آنست کہ سند شان ہم همین دو شعر ابن یمین واثیر الدین اومانی است۔ پس جز این نیست کہ فارسیان لغت ترکی را بمجاز استعمال کردہ اند۔ (ابن یمین ؎) ز وعد وگر خوردہ در حصن ہفت اورا ے چرخ ؛ آن کشد کز دست حیدر مالک خیبر کشید ؛ (اثیر الدین اومانی فرماید ؎) خود ارچہ سدّ سکندر بدے بخواست شکست ؛ اگر نہ دولت خسرو بدے ورا اورا ؛ (اُردو) حصار۔ قلعہ۔ مذکر۔ دیکھو انباخون۔ اور ہمارے خیال کے لحاظ سے پناہ گاہ۔ جاے پناہ۔ مونث دیکھو اندخسوادہ۔

(۲) اورا۔ بضم اوّل ضمیر منفصل مفعولی نیز مرادف آنرا چنانکہ انوری گوید ؎ کامیاب از خون خصمان شد زبان تیغ تو ؛ گر ازل آن لذت اورا زیر دندان آمدہ است ؛

(۱۳۷)

عرفی در وصف کشمیر فرماید ؎ ازبلبل خاموش دل باغ گرفتہ است ؛ او راچہ گنہ محمل گل دیر تر آید ؛ (اُردو) اُسکو ۔ اُس کا ۔ اُس کی ۔ ضمیر مفعولی غائب ہے ۔

اورا چہ می شود مقولہ ۔ وارستہ گوید یعنی اگرہ او چہ میرود واورا چہ نقصان عائد میگردد واز طغرا سند آردہ ؎ ہرکس بقدر حوصلہٴ خویش کام یافت ؛ بخشند اگر دو کون خدا را چہ می شود ؛ صاحبان بہار عجم و انند و بحر ہم ذکر این کردہ اند (اُردو) اس کا کیا گیا ۔ اُس کا کیا بگڑتا ہے ۔ دکن مین مستعمل ہے ۔ جیسے "اُس کا کیا گیا وہ تو مزے مین رہا ۔

اوراد بقول انند بحوالہٴ غیاث جمع ورد بالکسر دعائے کہ بوقت معین خوانند و صاحب منتخب براوراد فرماید دعاہائے کہ دائم بوقت خود خوانند و صاحب منتہی الارب گوید کہ ورد بالکسر پارہ خواندنی از قرآن وجز آن ۔ مولف گوید کہ لغت عربی است و درفارسی مستعمل و با مصادر فرس ہم مرکب میشود کہ در ملحقات آید (ظہوری ؎) نشد روزے دعاے شیخ زاد شام خود گاہے ؛ عبث در حلقہٴ اوراد صبح و شام می پیچم (اُردو) اوراد ۔ بقول امیر ۔ وِرد کی جمع ۔ وظائف ۔ (فقرہ امیر) انکو اپنے اوراد واشغال سے بہت کم فرصت ہوتی ہے "۔

اوراد کردن استعمال ۔ بمعنی تعلیم وظیفہ کردن است چنانکہ ظہوری گفتہ ؎ بپاس طاعت مستان اگر مامور می بودم ؛ ہمہ سبوحیان را الصبوح اوراد میکردم ؛ جا دارد کہ (الصبوح اوراد) اسم فاعل ترکیبی باشد (اُردو) وظیفہ پڑھنے کی تعلیم دینا ۔

اوراز بقول برہان وجامع بروزن ومعنی افراز است کہ فراز و بالا و بلندی باشد۔ صاحب ناصری درست فرماید کہ مبدّل افراز باشد کہ بتبدیل فا بواو در فارسی متحقق است چنانکہ در فرخج و ورخج و فام و وام (اردو) دیکھو افراز کے پہلے معنے۔

اوراشتن بقول برہان وناصری بروزن ومعنی افراختن و برداشتن کہ بلند ساختن باشد۔ صاحبان موارد و رشیدی وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید وخان آرزو در سراج فرماید کہ بروزن ومعنی افراشتن بلکہ افراشتن مبدّل این است مولف عرض کند کہ اسم مصدر این اوراش باشد کہ مبدّل افراز است۔ فارسیان فا را بہ واو بدل کردند ہمچون فام و وام وزاے ہوز بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ زلوک و شلوک۔ بخیال محققین مصادر۔ مصدر اصلی وسماعی است وبخیال ما موضوع وقیاسی کہ علامت مصدر تن بر اسم جامد اوراش زیادہ کردہ مصدرے ساختہ اند۔ خان آرزو غور نفرمودہ کہ افراشتن را مبدل این نوشتہ بخیال ما افراشتن مبدّل افراختن است واوراشتن مبدّل افراشتن (اردو) دیکھو افراختن۔

اوراغ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وغین معجمہ لغت فارسی است بمعنی خرگاہ وآن را اوداغ بدال مہملہ ہم خوانند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما مفرس اوراق است کہ بقول صاحب کنز در ترکی زبان بمعنی حصار آمدہ۔ فارسیان قاف را بغین معجمہ بدل کردند چنانکہ آروق وآروغ وبمعنی خرگاہ مجازاً استعمال

کروند۔ حالا بزبان معاصرین عجم غیر مستعمل (اردو) دیکھو اتاق۔

اوراق بقول انند بحوالہ منتہی الارب بالفتح لغت عرب است جمع ورق و بفتحتین بمعنی کاغذ بریدہ و برگ و سیم مضروب مولف گوید کہ فارسیان استعمال این بترکیب خود بسوی چیزے مضاف کنند بر سبیل مجاز چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) اوراق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ جمع ورق۔ پتا۔ پرت۔

اوراق آسمان استعمال۔ فارسیان اوراق آسمان بر سبیل تشبیہ۔ افلاک را گفتہ اند کہ ہر درجۂ فلک ورقے را ماند و این مرکب اضافی است۔ چنانچہ انوری گفتہ ؎ اے بجاے کہ ہرچہ گفتی تو ؛ شد بر اوراق آسمان مسطور ؛ (اردو) اوراق آسمان اردو مین افلاک کو کہہ سکتے ہین (مذکر)

اوراق پریشان کسی استعمال۔ فارسیان استعمال این کنند و این مرکب توصیفی بمعنی کسی کہ پریشان حال باشد صائب گفتہ ؎ از سیہ روزی نیم غمگین کہ چون موج سراب ؛ شب کند شیرازہ اوراق پریشان مرا ؛ (اردو) کسی کی پریشانی۔ پریشان حالی۔ (مونث)

اوراق حواس استعمال۔ فارسیان حواس خمسہ را اوراق حواس گفتہ اند۔ مرکب اضافی است۔ باید دانست کہ حواس جمع حاسہ باشد بقول غیاث بتشدید سین مہملہ و آن قوتی است کہ حس میکند و اقسام آن دہ باشد پنج ظاہری باصرہ۔ سامعہ لامسہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ و پنج باطنی حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ (صائب ؎) شد بکاغذ باد اوراق حواسم ہم سفر ؛ تا درین بستان سرا چون غنچۂ گل

واشدم ٭ (اُردو) اوراق حواس اُردو مین کہہ سکتے ہین بمعنی حواس خمسہ (مذکر) **اوراق فلک** استعمال - مرادف اوراق آسمان باشند کہ گذشت (انوری ۵) تو ئی	آنکس کہ کشید است بر اوراق فلک ٭ خطوات قلمت خطّ خطا بر احکام ٭ (اُردو) اوراق فلک اُردو مین استعارۃً کہہ سکتے ہین دیکھو اوراق آسمان ۔

(۱۴۶۲)

اورامن بقول برہان بضم اوّل و فتح میم و سکون نون (۱) نوعی از خوانندگی باشد کہ آن خاصّہ فارسیان است و شعر آن بزبان پہلوی باشد و (۲) نام دہی است از مضافات و توابع جوشقان مشہور باورامہ و چون این قسم خوانندگی را شخصی از ضنیاگران آن دہ وضع کردہ بود بنابران باورامن شہرت یافت ۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری را در اعراب با صاحب برہان اتفاق است امّا صاحب جامع فرماید کہ بہ فتح اوّل باشد بر وزن بد دامن و صاحب جہانگیری گوید کہ جمع این اورامنان ۔ صاحب رشیدی بذیل اورامین ذکر این کردہ ۔ (بندار رازی سلہ) لحن اورامن و بیت پہلوی ٭ زخمہ رود و سماع خسروی ٭ (فتحعلی خان صبائی ملک الشعرا سلہ) سنان تہمتن در چشم شان مژگان تہمینہ ٭ غریو اہرمن در کوہ شان آہنگ اورامن ٭ و خان آرزو در سراج بہ ذکر قول برہان فرماید کہ این خطاست صحیح اورامین بمیم بیا کشیدہ و اگر بحذف یا اورامن آمدہ باشد بکسر میم خواہد بود **مولف** عرض کند کہ ماخذ این اوران لغت ترکی است بالضم و نون در آخر کہ بقول صاحب کنز بمعنی طریقہ و اسلوب و قیاس آمدہ فارسیان بقاعدۂ خود میم تخصیص در آخرش زیادہ کردہ اورانم کردند

ہمچون نہم و پنجم و پس ازان از کثرت استعمال نا و اتفان ماخذ قلب بعض شدہ و اورامن شد ہمچون اطخر و اسطرخ و اغلدہ و الغدہ اندرین صورت معنی لفظی این طرز مخصوص است و ضمہ اول بلحاظ ماخذ صحیح باشد و انچہ اورامین بزیادت تحتانی بہمین معنی می آید جز این نیست که دران یاے زائد است چنانکه بست را بیست کردند۔ خان آرزو بر ماخذ غور نکرد که اورامین را اصل و اورامن را مخفف‌ش دانست (اردو) (۱) خاص قسم کے لہجہ کو جو شعراے پہلوی پڑھتے ہین۔ فارسیون نے اورامن کہا ہے (۲) ایک قریہ کا نام ہی اورامن ہے جو اس طرز کے موجد کا وطن ہے یا اسی شخص کا آباد کیا ہوا۔

اورامہ بقول برہان با میم بروزن روزانہ بہر دو معنی اورامن باشد۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی با برہان متفق و صاحب برہان جامع فرماید که بروزن شہنامہ باشد مولف عرض کند که ما صراحت ماخذ این بر اورامن کردہ ایم که اصل این اوران است فارسیان نون آخر را بہ میم بدل کردند چنانکه کجین را کجیم کردند و ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ بمعنی خاص استعمال کردند که ذکرش بر اورامن گذشت (اردو) دیکھو اورامن۔

اورامین بقول رشیدی وہی است از مضافات کوشکان که ورامین نیز گویند و شخصی ازان دہ واضع گویندگی بود که خاصۂ پارسیان و شعر آن پہلوی است و آنرا اورامن و اورامہ نیز گویند و صاحبان ناصری و وانند فرمایند که مرادف اورامن بہر دو معانیش مولف عرض کند که صراحت ماخذ و تعریف ہر دو معانی بر اورامن گذشت (اردو) دیکھو اورامن۔

اورخش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی آتشی که از آسمان افتد که عرب آن را

صاعقہ گویند وہیچ تصریح حلیۂ لفظ نکرد دیگر کسی از محققین فرس ذکرش نکردہ ۔ خیال ما اینست کہ صاحب شمس بہ تسامح خود آورخش را کہ بہ دال مہملہ دوم بہمین معنی گذشتہ است با واو دوم نقل کردلِلّٰہ العجب چہ تصرف ہالکاربردہ اند (اردو) دیکھو آذرخش ۔

اورد بقول ہفت بفتح اوّل ووا و ورا ے مہملہ ودال ابجد زدہ (۱) نقیض بَرد و (۲) بمعنی کارزار وحملہ گاہ وجنگ ومبارزت وکوشش ہم بنظر آمدہ دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکردہ ۔ **مولف** گوید کہ ہردو معنی بیان کردہ اش در مد ودہ گذشت وانچہ محقق ہندی ثراو مقصورہ ذکراین کردہ بدون وجود سند استعمال اعتبار رانشاید وما از معاصرین عجم ہم استعمال این نہ شنیدیم البتہ مصدر (اوردیدن) بمعنی جنگ کردن می آید وعجبی نیست کہ محقق نازک خیال این رااسم مصدر قرار دادہ وچرا نباشد کہ وجود مصدر دلیل خیال اوست ۔ باقی حال معنی اوّل اضعف باشد زیراکہ (اوردیدن) بمعنی آوردن نیامدہ پس آورد چگونہ نقیض بَرد باشد فافہم (اردو) دیکھو آورد ۔

اوردک بقول شمس بضم یکم وکسر سوم لغت فارسی است بمعنی مرغ آبی دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکردہ ۔ **مولف** گوید کہ لغت ترکی است وفارسیان بدون واو استعمال کردہ اند کہ گذشت وما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم تسامح صاحب شمس است کہ این را فارسی نوشت (اردو) دیکھو اردک ۔

اوردیدن بقول برہان بفتح اوّل وثانی بروزن نوردیدن بمعنی جنگ کردن وحملہ نمودن باشد صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیامد

صاحبان جہانگیری و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و صاحب سراج بذکر معنی بالا فرمایدکہ آورو کہ بمعنی جنگ آمدہ ازین ماخوذ باشد و این باب در اصل ممدودہ باشد کہ مخفف کردہ اند برین تقدیر مخفف ناورد بمعنی جنگ کہ سابق نوشتہ آمد نباشد زیراکہ ناورد جامد ست و مشتق نیست مولف عرض کند کہ آوردیدن کہ در ممدودہ گذشت اصل است و این مبدل آن کہ لب ولہجۂ استعمال۔ ممدودہ را مقصورہ کرد و اسم مصدر این ہمان آورد است کہ بممدودہ گذشت ولیکن استعمال آورد بمقصورہ بمعنی جنگ در فارسی زبان از نظر ما نگذشت بالجملہ این مصدر یست موضوع و قیاسی و باصول ماکہ بر اسم مصدر ذکرش کردہ ایم مصدر اصلی۔ زیراکہ آورد اسم جامد فارسی زبان باشد۔ حیف است از خان آرزو کہ اصل را فرع می گوید (اردو) دیکھو آوردیدن۔

اورس بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون را و سین بے نقطہ درخت سرو کوہی را گویند و بعربی عرعر خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ آنرا بعربی ابہل و عرعر نام است۔ صاحب ناصری فرماید کہ بحذف الف نیز آمدہ و بپارسی ورس نام سرو باشد چنانکہ مرور امور خوانند و ورس و سرو مقلوب یکدیگر اند امّا سرو عربی است۔ مولف عرض کند کہ صاحب محیط سرور الغت فارسی گفتہ اند بصورت الف اوّل۔ مبدلی است و جا دارد کہ اصل این اردس باشد کہ بیونانی سرو را نام است و این ہم قلب بعض است چنانکہ اسطخر و اسطرخ و اغلدہ و الغدہ و ما تحقیق کاملش بمعنی سوم ارس کردہ ایم (اردو) دیکھو ارس کے تیسرے معنے۔

اورش بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی جنگ و بحوالۂ ابراہیمی نوشتہ کہ بضم کیم و سوم است و صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ **مولف** گوید کہ اصل این یورش است کہ دراصل لغت ترکی است و در فارسی مستعمل بمعنی بر دشمن دویدن چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ پس فارسیان بقاعدۂ خویش یا را بالف بدل کردہ اورش کردند چنانکہ برمغان وارمغان ومی توان گفت کہ اصل این آورش باشد کہ آن ہم لغت ترکی است بہ تفخیم ضمہ ہمزہ بمعنی جنگ و چیرگی چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ۔ پس فارسیان بحذف یک واو اورش کردند و اندرین صورت بضم کیم و سوم باشد چنانکہ صاحب شمس بحوالۂ ابراہیمی نوشتہ نہ بالفتح باتی حال این مفرس است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

اورشلیم بقول برہان بضم اول وکسر ثانی وشین قرشت ولام ہردو مکسور وسکون ثالث وتحتانی ومیم نام شہریست کہ بیت المقدس دران شہر واقع است و اورا اورسلم باسین بے نقطہ وحذف تحتانی ہم میگویند وبعضی گویند این لفظ فرنگی است صاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژندو پاژند فرماید کہ نام شہریست کہ مسجد اقصی دران جاست وآن را بتازی بیت المقدس گویند وبفارسی دژہوخت ودژہوکنگ خوانند۔ گویند کہ از ولایت شام وارض فلسطین است و اقلیم سوم واین شہر بربلندی افتادہ وکنعان درسہ فرسنگی آنست وبعد ازان کہ بخت نصر بکین یحیی پیغمبر علیہ السلام بیت المقدس را ویران ساخت آخر ملکی از ملوک فرس کہ بنی اسرائیل اورا کوشک

گویند و فارسیان گو درز اشکانی۔ آنرا باز بجال عمارت آورد مولف عرض کند که از ترکیب
این لغت ظاہراست که مرکب زبان ترکی است واصل این اورش لیمان باشد که اورش
بقول کنز در ترکی زبان بمعنی موقع ولیمان بقولش وبقول صاحب سواء السبیل در ترکی
بمعنی مرسی وکنارہ دریا وجاے لنگرانداختن است۔ پس کثرت استعمال الف ونون آخر
را حذف کردو تبدیل شین معجمہ بہ سین وحذف تحتانی در اورسلم ہم تصرف فارسیان است
بالجملہ معنی لفظی این موقعی که بر کنارۂ دریا واقع باشد وکنایہ از شہریست معروف و
آنانکه این را لغت انگلیسی گفتہ اند من وجہ درست است زیرا کہ جروسلم لغت انگلیسی
ونام شہریست کہ بیت المقدس ہمدرانجا واقع۔ جیم عربی اکثر درلب ولہجۂ فارسیان
بہ تحتانی بدل شود چنانکہ کالجوش وکالیوس وتحتانی را بہ الف بدل کنند ہمچون یکدش
واکدش۔ پس جروسلم لغت انگلیسی درلب ولہجۂ فارسیان اورسلم شد وبرسبیل تبدیل
سین مہملہ با شین معجمہ ہمچون کستی وکشتی وبزیادت تحتانی ہمچون نست ونیست اورشلیم شد
(اردو) فارسیون نے اورشلیم اُس شہر کو کہا ہے جس مین بیت المقدس واقع ہے
صاحب فرہنگ آصفیہ نے بیت المقدس پر یروشلیم کا ذکر کیا ہے۔

اوزطیقی | بقول صاحب ضمیمۂ برہان باوّل مضموم بزبان یونانی بیان کیفیت قضایا است
مولف گوید کہ حالا این لغت یونانی برزبان معاصرین عجم متروک ودر کلام متقدمین
ومتاخرین ہم یافتہ نمیشود (اردو) کیفیت قضایا کا بیان۔

اورک | بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری وسروری ورشیدی وسراج

بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و کاف۔ ریسمانی باشد کہ اطفال در ایام جشن و ہنگام خوشی از بام خانہ یا شاخ درخت بیاویزند و بران نشستہ در حرکت آرند و در ہوا آیند و روند و آن را بازیچ نیز خوانند چنانکہ شمالی دہستانی گفتہ ؎ ہر کرا عقل باشد و فرہنگ ❊ نزد او ورک است بہ ز اورنگ ❊ مولف گوید کہ صاحب خزانۃ اللغات این را اسم جامد زبان فارسی گفتہ و ما صراحت ماخذ این بر معنی چارم ارگ کردہ ایم کہ گذشت بخیال ما اصل اورک است و ارگ بدون واو مخفف ہمچون ہوشیار و ہشیار و اگر ارگ را بدون واو اصل گیریم اورک مزید علیہ آن بزیادت واو چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو ارک کے چوتھے معنے۔

اورگنج بقول صاحب ضمیمۂ برہان کہ از صراحت حلیہ ساکت است نام ولایت و دار الملک خوارزم است و آنرا معرب ساختہ جرجانیہ گفتند و بفارسی گرگانج گویند و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی بدون واو بضم اول و سکون راے مہملہ و فتح کاف فارسی و نون خفی و سکون جیم نام شہریست۔ عجبے نیست کہ فارسیان واو علامت ضمہ را زیادہ کردند ہمچون افتاد و اوفتاد و کاف فارسی را بہ کاف عربی بدل کردند چنانکہ گند و کند و گرگانج ہم در فارسی زبان ہمین شہر است کہ مفرس ارگنج باشد و جرجان معرب این۔ تسامح کاتب ضمیمۂ برہان بیش نیست کہ جیم آخر را خاے معجمہ نوشت (اردو) ارگنج ترکی مین خوارزم کے دار السلطنت کا نام ہے جسکو فارسی مین گورگان اور عربی مین

جرجان کہتے ہین۔

اورکوه بقول برہان وناصری وجامع وانند بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم کاف دیہای زدہ شہریست از عراق عجم قریب باصفہان کہ بابرکوہ شہرت دارد وابرقوہ معرب آنست وچون این شہر برکوہے واقع است بنابران بدین نام خواندہ اند۔ مولف گوید کہ ذکر ماخذ آبرکوہ بجایش گذشت۔ جزین نیست کہ این مبدل آنست کہ باے موحدہ بواو بدل شدہ ہمچون آب وآو (اردو) دیکھو ابرکوہ کے پہلے معنے۔

اورمالی بقول برہان بامیم بروزن کوتوالی لغتے است یونانی ومعنی آن بعربی دہن العسل باشد وآن روغنی است کہ از ساق درختے حاصل میشود وطعم آن شیرین است وآن را عسل داؤد نیز خوانند۔ گرم وتر است درچہارم وصاحب محیط فرماید کہ اورمالی واو مالی بضم ہمزہ وسکون واو وراے مہملہ وفتح میم والف وکسر لام وسکون یای تحتانی اسم یونانی است وآنرا دہن العسل وعسل داؤد نیز نامند وبحوالہ گیلانی نقل کردہ کہ این لفظ مشترک است میان دو دواے متباعد یکے ازان شراب مسکر مرتب از آب وعسل زیراکہ آب را او وعسل را مالی گویند وہمچنین آنرا اورومالی نیز نام است بہرآنکہ او رو نیز معنی آب است واین ہردو لفظ یعنی آو واو رچنانکہ آب را گویند شراب را نیز نامند وساختن این شراب را طرق متعدد است ودوم کہ روغنی است غلیظ مثل عسل وباندک شیرینی کہ از ساق درختی کہ در شام میشود میگیرند وگاہے از گل آن درخت روغن اخذ میکنند وآن را نیز او مالی گویند وبہترین آن صاف

وبسته تر و کہنه تر و آن گرم وتر است و گرمی آن بیشتر از تری است ۔ نوشیدن آن
اسہال صفرا و رطوبت کند و چون بر جرب و وجع مفاصل طلا کنند نفع دہد و منافع
دیگر ہم دارد و لیکن کازرونی نوشته که احتراز از مثل این اشربه واجب است ۔
(اُردو) اور مالی یونانی زبان مین ایک خاص روغن کا نام ہے اور اُردو مین اسکے لئے
کوئی لفظ موجود نہین ہے اور نہ یہ نام مشہور ہے ۔

اورمز بقول برہان بضم اول و میم و سکون ثانی مجہول و ثالث و زاے نقطه دار
(۱) نام ستارهٔ مشتری (۲) نام روز اول از ہر ماه شمسی و (۳) نام فرشته که تدبیر امور
روز مذکور باو متعلق و (۴) نام پسرزادهٔ اسفندیار باشد ۔ صاحبان ناصری وجہانگیری
وسراج و جامع ہم ذکر این کرده اند و صاحب ناصری نوشته که (۵) نامی است از
نام ہاے پارسی ایزد تعالی ہم و آنچه صاحب ناصری این را نام پادشاه مشہور گفته
بخیال ما مقصودش غیر از معنی چارم نباشد که پسرزادهٔ اسفندار پادشاہی مشہور بود
ہرمز نام - و ہم گوید که (۶) نام ادریس علیه السلام ہم ہرمس بود که آن را ہرمزمی گفتند
بخیال ما جا دارد که ہاے ہوز را بالف و سین مہمله را به زاے معجمه بدل کرده باشند
ہمچون ہمیون و اہیون و سماروغ و زماروغ و حقیقت این بر ہرمس می آید
بالجمله صاحب سروری براے معنی اول از حکیم فردوسی سند آورده ؎ کہین بندهٔ
تو بود اورمز ✽ که تو چون شبانی و مردم چو بز ✽ و صاحب رشیدی این شعر را متعلق
به معنی سوم کرده ۔ ما تحقیق ماخذش را بر لفظ ارمز که بجایش گذشت بیان کرده ایم

دمعنی پنجم ہم مجاز معنی اوّل باشد وہمچنین آدریس را ہم برسبیل مجاز آورمز گفتہ باشند و ما برسبیل وضاحت ہمہ اسماے مذکورہ بالا را نشانی دیگر دادیم (اُردو) اتا ہم دیکھو آرمز (۵) حق تعالیٰ کا ایک پارسی نام آورمز ہے (۶) ادریس پیغمبر کو بھی بعض محققین فارسی نے آورمز کہا ہے۔

اورمزد بقول برہان و ناصری وجامع و جہانگیری بروزن روز و زد بمعنی آورمز است که (۱) نام روز اوّل از ہر ماہ شمسی و (۲) نام ستارۂ مشتری و (۳) نام فرشتہ کہ موکل است بر روز اوّل ہر ماہ و (۴) نام پسرزادۂ اسفندیار باشد۔ صاحب رشیدی ذکر ہر سہ معانی اوّل الذکر کردہ فرماید کہ بجاے الف ہا نیز آمدہ یعنی ہورمزد ہم۔ صاحب سراج ہم در ذکر معانی متفق با رشیدی۔ **مولف** گوید کہ ما تحقیق ماخذش برلفظ آرمز بیان کردہ ایم و این اصل است و اورمز و آرمزد و آرمز ہمہ مخفف این حکیم فردوسی **۵۱** شب اورمزد آمد وماہ دے ۞ زگفتن برآساے و بردار مے ۞ حکیم سنائی **۵۳** کہ کند اورمزد وقت از سر نو زین جہان سیروزان جہان ناہار ۞ حکیم فردوسی **۵۴و۲** سر و گاہ دیہیم شاہ اورمزد ۞ کہ رخشان بدی چون بماہ اورمزد ۞ صاحب ناصری سہ معانی دیگر ہم ذکر کردہ کہ برلفظ اورمز ذکرش گذشت (اُردو) دیکھو آرمز

اورمزداردشیر استعمال بقول شمس با واو پارسی و راے اوّل و دوم موقوف نام شہرے دیگر کسی از اہل التحقیق ذکر این نکرد خیال ما قرین قیاس است کہ تسامح کاتب شمس اللغات اورمزد شہر را اورمزداردشیر نوشت و این شہری است کہ اورمزد بانی اوست (اُردو) اورمزد شہر ایک شہر کا نام ہے جس کو اورمزد نے آباد کیا تھا۔ مذکّر

اورمک بقول برہان واننداز بروزن اوزبک کلاہ وطاقی پشمین را گویند وفرماید که بعضی این لغت را ترکی میدانند۔ باید دانست که طاقی بقول برہان بروزن ساقی نوعی از کلاہ باشد **مولف** عرض کند که اَرمک بالفتح وضم میم بقول صاحب موید ولغات ترکی پشمینہ باشد۔ جادارد که فارسیان بزیادت واو بعد الف ہمچو مغل ومغول وافتاد واوفتاد مفرس کردہ نام کلاہ پشمین نہادہ باشند۔ (اُردو) پشمینہ کی ٹوپی۔ مونث۔

اورنج بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی ونون وجیم بروزن اورنگ (۱) سنگ انگور را گویند وآنرا بعربی عنب الثعلب خوانند ودردواہا بکار برند۔ صاحب رشیدی وشمس گفتہ که اورنج بمعنی سنگنگور است که سگستان نیز گویند۔ واز عبارت صاحب سروری مفہوم میشود که بعض بمعنی سنگ انگور آوردہ اند وبرخی بمعنی سپستان چنانکه گوید که اورنج بروزن اورنگ سپستان باشد ودر فرہنگ بمعنی سنگ انگور آوردہ (الخ) صاحب موید بذیل اونج گفتہ که بروزن سوگند میوہ ایست که اندرون وے لزج است وفارسیان آن را سنگ انگور خوانند واہل ہند آنرا لہسوڑہ گویند۔ صاحب محیط برعنب الثعلب صراحت کافی کند که سنگ انگور است وبہ ہندی مکو نام دارد وبر سپستان فرماید که ہندی این لہسوڑہ واز لغات ہندی متحقق است که مکو چیزے دیگر است ولہسوڑہ چیزے دیگر واز مزاج وخواص ہردو ہم فرق میان ہردو پیدا است پس جزین نباشد که بعض محققین فرس دربیان معنی این لغت تسامح کردہ اند که اورنج را سپستان گفتہ اند وفرقے در سنگ انگور وسپستان

نکردہ اند بہ تحقیق ما اورنج مبدل آونج باشد کہ می آید یا اَونج مبدل آورنج کہ اسم جامد فارسی زبان است براے سگ انگور و انگور شغال و بیان افعال و خواصش بر انگور شغال گذشت و تبدیل راے مہملہ بہ لام یا بالعکس آن در قواعد فارسی مذکور چنانکہ چپار و چپال و آلوند و آروند (اردو) دیکھو انگور شغال۔

(۲) اورنج بقول برہان و جامع و جہانگیری و سراج بضم اوّل و سکون ثانی مجہول چوبِ خوشۂ انگور بود کہ انگور آن را چیدہ باشند مولف عرض کند کہ بدین معنی مبدل اورنگ باشد کہ بمعنی تخت پادشاہان می آید۔ فارسیان بقاعدۂ خود کاف فارسی را بہ جیم عربی بدل کردہ مجازاً براے چوب خوشۂ انگور نام نہادہ اند کہ آنہم گویا تخت دانہ ہاے انگور است و انگور پادشاہ ہمہ میوہ ہا و ہمین قسم تبدیل در آخشیگ و آخشیج راہ یافتہ۔ (اردو) خوشۂ انگور کی وہ لکڑی جس پر سے دانہ ہاے انگور چن لئے ہوں (مونث)

(۳) اورنج بقول رشیدی و شمس و سروری بمعنی آرضہ نیز و آن کرم چوب باشد کہ ذکرش بجایش گذشت۔ مولف عرض کند کہ بدین معنی ہم مبدل اورنگ کہ می آید۔ ذکر این قسم تبدیل بر معنی دوم گذشت (اردو) دیکھو ارضہ کے پہلے معنے۔

اورنجن بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اوّل بر وزن نوبت زن حیلی باشد کہ از طلا و نقرہ و دیگر فلزات بسازند و زنان در دست و پاے کنند انچہ در دست کنند آنرا دست اورنجن و انچہ در پاے کنند آنرا پاے اورنجن خوانند۔ مولف عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر آبرنجن ذکر کردہ ایم کہ اصل آن ابرنجن است

و ابرنجن مخفّفش و این مبدّل آبرنجن باشد بہ تبدیل باے موحدہ با واو چنانکہ آب و آو و دیگر ہیچ و جا دارد کہ اورنج در ماخذ این داخل باشد کہ بمعنی عنب الثعلب گذشت۔ فارسیان بر اورنج یا و نون نسبت زیادہ کردہ اورنجین نام زیوری کردند کہ دانہ ہاے طلا یا نقرہ بہ وپیدا باشد و پس ازان بہ تخفیف تحتانی اورنجین را اورنجن کردند ولیکن ماخذ اوّل الذکر اقوی است (اردو) دیکھو ابرنجن۔

اورنجین بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری بروزن فرو ردین بمعنی اورنجن است کہ ذکرش گذشت۔ **مولّف** گوید کہ این مبدّل ابرنجین است کہ بجایش مذکور شد موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو و ہمین است اصل آورنجین و بیان ماخذ بر آبرنجن مذکور۔ (اردو) دیکھو ابرنجن۔

اورند بقول جامع و برہان و ناصری و جہانگیری (۱) شان و شوکت و فرو شکوہ و عظمت و زیبائی و بہا۔ حکیم اسدی ؎ جہان خرّم از فرّ و اورند او ؛ ہم از میر محمود فرزند او ؛ صاحب سروری براے این معنی از حکیم فردوسی سند آوردہ ؎ سیاوش مرا ہمچو فرزند بود ؛ کہ با فرّ و فرہنگ و اورند بود ؛ صاحب سراج بذکر این معنی فرماید کہ ظاہرا در اصل بمعنی شان و شوکت است۔ صاحبان رشیدی و شمس ہم ذکر این کردہ اند و آنچہ صاحب سراج گفتہ کہ (۲) بعض بمعنی عقل و دانائی نیز گفتہ اند بعید از قیاس نیست زیرا کہ اورنگ ہم بہ ہمین معنی می آید و شک نیست کہ این مبدّل اورنگ است۔ فارسیان بقاعدۂ فرس کاف فارسی را بہ دال مہملہ بدل

کنند چنانکہ پرنگ و پرند و آورنگ بکاف فارسی اسم جامد فارسی زبان باشد و صاحب
کنز کہ محقق زبان ترکی است صراحت این کردہ و معنی حقیقی آن تخت پادشاہانست
کہ ذکرش بہ معنی سوم می آید۔ پس معنی اوّل و دوم مجاز معنی سوم باشد حیف است کہ
خان آرزو سند استعمال معنی دوم پیش نہ کرد (اردو) (۱) شان و شوکت۔ قدر و
قیمت۔ بزرگی۔ (مونث) (۲) عقل۔ دانائی۔ مونث۔

(۲) اورند۔ بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی و شمس و انند بمعنی تخت
پادشاہان باشد و بقول صاحب جہانگیری و سراج و سروری و بہار بمعنی مطلق
تخت و سریر (فوشنک خطیب ۵) شاہ پدر فرزند تو میر بلند اورند تو ؛ سد سکندر
بند تو خضر سخن پیوند من ؛ مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی
تخت ازینجاست کہ اورنگ شاہی تخت پادشاہ را گویند و اورند مبدل آنست
بدین معنی و ذکر تبدیل بر معنی اوّل گذشت (اردو) دیکھو ارشیا۔

(۳) اورند۔ بقول برہان و ناصری و سروری بمعنی مکر و فریب و دغا و خدعہ باشد
صاحبان جامع و جہانگیری و سراج و شمس و رشیدی فرمایند کہ اورندیدن مصدر
آن است۔ مولف عرض کند کہ آورند بمد و دۂ اوّل ہم بہمین معنی گذشت و اورنگ
بہ کاف فارسی آخر ہم بہ ہمین معنی می آید و آرنگ بالف ممدودہ بدون واو ہم بہمین
معنی مذکور شد۔ پس بخیال ما اصل این آب رنگ بود قلب اضافت رنگ آب کہ در بعض
مقامات راہرو را بغلط اندازد و اندازۂ عمق ظاہر نگردد و راہرو غرق می شود۔

فارسیان مجازاً این را بمعنی مکر و فریب استعمال کردند و آرنگ بحذف موحدہ مخفف آن است و آور ند مبدل آب رنگ کہ موحدہ بواو بدل شد فارسیان بکثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ خواندند وہمین است اسم مصدر را ورندیدن کہ بمعنی فریب دادن می آید (اردو) دیکھو آرنگ کے پانچوین معنے ۔

(۴) اورند ۔ بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری وانند وہفت نام یکے از پسران کے پشین بن کیقباد است واو پدر لہراسپ بودہ ۔ حکیم فردوسی فرماید ؎
کہ لہراسپ بُد پور اورند شاہ ؛ کہ اورا بدے آن زمان تاج وگاہ ؛ ہم اورند اوگوہر کے پشین ؛ کہ کردے پدر بر پشین آفرین ؛ مولف گوید کہ بلحاظ معنی اول مجازاً پادشاہی را نام کردند کہ صاحب شان وشوکت بود دیگر ہیچ ومبدل اورنگ کہ بمعنی عقل ودانش وفروشکوہ ہم آمدہ (اردو) کے پشین بن کیقباد کے ایک لڑکے کا نام اورند تھا ۔

(۵) اورند ۔ بقول سروری وجہانگیری بمعنی زندگانی وبقول صاحب رشیدی وسراج وشمس ۔ زندگانی وخوشحالی وخرم وخوشحال وصاحب برہان وجامع ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بخت وطالع وزندگانی را نیز گویند مولف عرض کند کہ این ہمہ معانی مجاز معنی اول است حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) زندگانی ۔ خوشحالی ۔ مونث ۔ خوشحال

(۶) اورند ۔ بقول برہان وجامع وسروری بمعنی بخت وطالع ہم آمدہ ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اغلب آنست کہ تخت بفوقانی را بخت بباے موحدہ خواندہ

پس تصحیف در معنی است مولف گوید کہ مجاز معنی اوّل است۔ ما قول صاحبان جامع و سروری را کہ از اہل زبانند معتبر دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک۔ حیف است کہ سندے پیش نہ شد۔ (اُردو) بخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بہرہ۔ نصیب۔ قسمت۔ طالع۔

(۷) اورند۔ بقول برہان و جامع رود خانہ عظیم و بزرگ و دریا کہ بعربی آن را بحر گویند مطلقاً ہمچو رود نیل و دجلۂ بغداد و امثال آنہا دیگر کسی از اہل لغت ذکر این معنی نکرد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تصحیف در لفظ راہ یافتہ کہ آروند بہمین معنی بجاے خود گذشتہ۔ مولف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ قلب بعض است چنانکہ فارسیان اسطرلاب را اصطرلاب و اغلدہ را الغدہ کردند۔ در اکثر السنہ تصرف زبان عوام الناس قلب بعض کند۔ (اُردو) بڑی ندی۔ مونث۔ بڑا دریا۔ مذکر۔ دیکھو اروند کی دوسری اور چوتھی معنی۔

(۸) اورند۔ بقول برہان و جامع و سراج۔ سیاہی را نیز گفتہ اند کہ در مقابل سفیدیست بخیال مولف اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سندے پیش نہ شد۔ (اُردو) سیاہی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مونث۔ کالک کلونس۔

اورندن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی افگندن دیگر کسی از محققین معاصر در ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل افگندن است کہ گذشت فا بہ واو بدل شد موافق قیاس ہمچون فرخج و ورخج و تبدیل کاف بہ راے مہملہ بر خلاف قیاس و صراحت ماخذ افگندن

بجایش گذشت (اُردو) دیکھو اگلندن۔

اورندیدن بقول برہان وناصری وموارد ورشیدی وسروری وموید واننذ بروزن برہم چیدن مصدر زاورند است بمعنی فریب دادن ومکر وحیلہ نمودن۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید۔ ابوشکور سہ

زر وزر والیسین آن کش خبر نیست ٭ جز اورندیدنش کارے دگر نیست ٭ مولف گوید کہ بقاعدہ مصادر جعلی کہ پیش مقننین فارسی مقرر است یا وعلامت مصدر دن براورند زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ بر مذہب شان قیاسی وجعلی وباصول ما کہ بر اسم مصدر گذشت قیاسی واصلی کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد وصراحت ماخذ آورند برمعنی سومش گذشت (اُردو) فریب دینا بقول آصفیہ۔ دھوکا دینا۔ دغا کرنا۔ دم دینا جل دینا۔ چالاکی کرنا۔ بتابتانا۔ جھانسا دینا فریب کرنا بھی انھین معنون مین اُردو مین مستعمل ہے۔

(۲) اوروندیدن۔ بقول موارد زیب دادن وآراستن مرادف افرندیدن کہ بجایش گذشت۔ دیگر کسی از محققین مصادر باو نیست **مولف** گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وجا دارد کہ این را متعلق بمعنی اوّل آورند کنیم وافرندیدن را مبدل این قرار دہیم کہ واو بہ فا بدل شود چنانکہ وآم وفآم (اُردو) دیکھو افرندیدن کے پہلے معنے۔

(۳) اورندیدن۔ بقول نوادر لغتی است در اگلندن دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این معنی نکرد۔ وسند استعمالش ہم پیش نشد۔ **مولف** گوید کہ مبدل افگندن توانیم گرفت وتفصیلش براورندن گذشت۔ اندرنیصورت

آورندرا درین جا مبدل افگندگیریم و تحتانی را قبل علامت مصدر زیاده کنیم۔ باصول محققین فرس مصدر قیاسی	وجعلی است۔ و ما برآسم مصدر بحث اقسام مصدر کرده ایم (اُردو) دیکھو افگندن کے پہلے معنے۔

اورنک بقول ہفت بفتح اوّل و سکون واو و فتح راے مہملہ و نون و کاف زده کلاه وطاقیٔ پشمی را گویند وبعضی این لغت را ترکی میدانند۔ مولف گوید که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که این همان آورنک است که به میم چهارم بعوض نون گذشت۔ فارسیان بقاعدهٔ خود میم به نون بدل کنند چنانکه گمیم وگچین وبحالت عدم وجود سند جزین خیال نتوان کرد که صاحب ہفت همان آورنک را به تسامح۔ آورنک به نون چهارم نوشت که دیگرکسی از محققین فرس با او نیست (اُردو) دیکھو اورنک۔

اورنگ بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری ورشیدی با اوّل مفتوح بروزن فرہنگ (۱) بمعنی تخت پادشاہان باشد وبقول سروری وبہار واننداس مطلق تخت۔ صاحب سراج این را مرادف آورند قرار میدہد بہمہ معانیش۔ صاحب سوار السبیل گوید که اصل این اورنک است که به ترکی نمونه ومسطر را گویند۔ مولف عرض کند که صاحب کنز که محقق زبان ترکی است صراحت کند که به کاف فارسی بمعنی عرش وتخت ملک لغت فارسی زبان است۔ وبہ تحقیق ما ہم اسم جامد زبان فارسی باشد وافرنگ واورند که بہمین معنی گذشت مبدل این که صراحت آن بجایش کرده ایم۔ بالجملہ در فارسی استعمال این بمعنی تخت شاہی باشد۔ شہیدی ؎ اے از رخ تو یافته زیبائی وافرنگ ؛

افروختہ از طلعت تو مسند و اورنگ ؛ نجیب الدین جربادقانی ؎ زہے بہ مہر تو سرگشتہ در جہان افسر ؛ خہے ز بہر تو پابستہ در زمین اورنگ ؛ (اُردو) دیکھو ارشاد امیر نے لفظ اورنگ پر لکھا ہے کہ فارسی۔ مذکر۔ اُردو میں مستعمل بمعنی تخت شاہی (غالب) اے شہنشاہ آسمان اورنگ ؛ اے جہاندار آفتاب آثار ؛

(۲) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری عقل و دانش۔ حکیم سنائی ؎ اے گرفتہ دو عالم اندر عدل ؛ بکمال صیانت اورنگ ؛ مولف عرض کند کہ ما این معنی را باستناد بیان صاحب جامع و ناصری قبول می کنیم کہ این ہر دو محققین از اہل زبانند ولیکن در کلام حکیم سنائی معنی اوّل ہم صادق می آید (اُردو) دیکھو اس

(۳) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری و ناصری فر و شکوہ و زیبائی و صاحب رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ افرنگ نیز گویندش عنصری ؎ جہان خیرہ ماند و زفرہنگ او ؛ ازان برز و بالا و اورنگ او ؛ کمال اسمعیل ؎ زہے ز فر تو سر سبز چرخ مینا رنگ ؛ ز مقدم تو سیاہان گرفتہ صد اورنگ ؛ مولف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ فر و شکوہ و زیبائی لازمۂ تخت شاہی باشد (اُردو) دیکھو اورند کے پہلے معنے۔

(۴) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری مکر و فریب و حیلہ را گویند چنانکہ شیخ نظامی نظم نمودہ ؎ چو نوشابہ دانست اورنگ شاہ ؛ بفال ہمایون برآمد ز راہ ؛ مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر آورند کردہ ایم کہ مبدل این است

وبهمین معنی آمده (اردو) دیکھو آرنگ کے پانچویں معنے۔

(۵) اورنگ۔ بقول برہان وناصری شادی وخوشحالی وبقول جامع وجهانگیری و رشیدی شاد وشادی وخوشحال وخوشحالی۔ صاحب سروری نسبت این فرماید که در فرہنگ بمعنی خوشحالی وشادی وخرمی نیز واین بیت زرانتشت بهرام را شاہد آورده

جهان آباد گشت وشاد اورنگ ؛ ز داد و دین واز خوبیّ ہوشنگ ؛ اما اندک تاملے درین می رود (انتهی کلامه) وصاحب رشیدی براے این معنی سندے دیگر ہم از کمال اسمعیل آورده

خداگان صدور جہان شہاب الدین ؛ که مملکت زشکوه تو برده صد اورنگ ؛ **مولف** عرض کند که خوشحالی داخل زیبائی وفروشکوه است بخیال ما ضرورت ندارد که این را معنی جداگانه غیر از معنی سوم قرار دہیم۔ پس این ہم مجاز معنی اوّل است که زیبائی وخوشحالی وفروشکوه ہمه لازمۂ تخت شاہی است۔ انچه صاحبان تحقیق بسند کلام زرتشت بهرام آورنگ را بمعنی خوشحال وشاد گرفته اند درست نیست زیرا که در مصرع اولش آورنگ بمعنی تخت شاہی فاعل است (اردو) خوشی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مونث۔ شادمانی۔ خرسندی۔ سرور۔ انبساط۔ شادی۔ طرب۔ خوشحالی بھی اردو میں کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیه نے خوشحال کا ذکر فرمایا ہے خوش قسمت۔ اچھے حال سے رہنے والا۔ امیر۔ تونگر۔ پیٹ بھرا۔ مالدار۔ مرفه حال۔ آسوده۔

(۶) اورنگ۔ بقول برہان وجامع وجهانگیری وناصری ورشیدی وسروری نام

شخصی است کہ او عاشق گلچہرہ نامی بودہ مثالش خواجہ حافظ فرماید ؎ اورنگ کو گلچہر کو نام وفا و مہر کو ٭ حالی من اندر عاشقی داد تمامی می زنم ٭ مولف گوید کہ از معانی لفظ آورنگ ہر معنی کہ مناسب حالش باشد در وجہ تسمیہ داخل توان کرد دیگر ہیچ۔(اردو) اورنگ ایک شخص کا نام ہے جو گلچہرہ نامی عورت پر عاشق تھا۔

(۷) اورنگ۔ بقول برہان وجامع وناصری نام جانور کوچک ہم ہست کہ عربان ارضہ خوانند مولف گوید کہ ارضہ۔ پادشاہی دارد کہ بقد وقامت از عامہ ارضہ کلان تر باشد ومقام ارضہ اگرچہ زیر زمین می باشد مگر بالاے آن از آب وگل بمقامی بلند ہم قائم میکند۔ گویند کہ شاہ ارضہ فر وشکوہ شاہی دارد وبالشکر واحشام داخل مقام بلند۔ روزگار بسر می برد۔ پس جا دارد کہ فارسیان مجازاً ارضہ راہم آورنگ نام کردہ باشند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) دیکھو ارضہ۔

(۸) اورنگ۔ بقول جامع وجہانگیری وسروری بمعنی زندگانی ہم ہست کہ زنگ و آورند نیز گویندش۔ صاحب برہان این را بافروزیبائی وخوشحالی شریک کردہ حیف است کہ سند این پیش نشد مولف را باصاحب برہان اتفاق است وضرورت ندارد کہ این را معنی خاص قرار دہیم (اردو) زندگانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ حیات۔ عمر۔ زیست۔

اورنگ برآوردن	استعمال۔ بمعنی ساختن تخت وپیدا کردن آن باشد واین	متعلق بمعنی اول آورنگ است۔ چنانکہ ظہوری گفتہ ؎ شاہان ہمہ خواہند گدائی

چو ظہوری ؎ از خاک رہ شاہ خود اورنگ برآورد ؎ (اُردو) تخت بنانا۔

اورنگ بر پشت پیل نہادن استعمال۔ بہار وانند ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی ساکت۔ **مولف** گوید کہ اورنگ درینجا بمعنی اوّل است (۱) اورنگ بر پشت پیل نہادن) کنایہ باشد از عماری یا ہودج بر پشت پیل بستن کہ شاہان وامرا گاہ سواری پیل عماری یا ہودج را بر پشت پیل قائم کنند۔ (خواجہ نظامی ؎) نہادند اورنگ بر پشت پیل ؎ کشیدند شمشیر گردش دو میل ؎ (اُردو) عماری کسنا۔ ہودہ کسنا۔ صاحب آصفیہ نے عماری کا ذکر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مونث۔ ہاتھی کا ہودج۔ ہاتھی کا ہودہ جو اوسکی پیٹھہ پر بیٹھنے کے واسطے رکھتے ہین۔ ہاتھی کے اوپر کی رتھہ۔ عمّاری (بہ تخفیف میم و بلا تشدید بھی جائز ہے)

اورنگ پیرا ے اصطلاح۔ بقول بہار وانند کنایہ از پادشاہ **مولف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مرکب از اورنگ کہ بمعنی تخت گذشت و پیرا ے کہ امر از پیراستن پس معنی لفظی این زیب و زینت دہندہ تخت و کنایہ باشد از پادشاہ کہ زینت دہندہ تخت پادشاہی است (خواجہ نظامی ؎) بہ رستم رکابی روان کرد رخش ؎ ہم اورنگ پیرا ے و ہم تاج بخش ؎ (اُردو) دیکھو ارسلان کے پانچوین معنے۔

اورنگ زیب استعمال۔ بقول بہار وانند (۱) مرادف اورنگ پیرا ے کہ بمعنی پادشاہ گذشت **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرکب از اورنگ و زیب کہ امر از زیبیدن است و کنایہ از پادشاہ (اُردو) دیکھو اورنگ پیرا ے۔ (۲) اورنگ زیب۔ بقول انند لقب

پادشاہ عالمگیر غازی کہ یکی سلاطین نامدار ہند و پسر شاہ جہان بود زیادہ از مدت پنجاہ سال فرمانروائی نمودہ در ۱۱۱۸ھ وفات یافت (اُردو) اورنگ زیب بقول امیر عالمگیر پادشاہ دہلی کا لقب ہے محی الدین نام۔ خاندان مغلیہ کا چھٹا بادشاہ تھا ۱۰۶۸ھ مین تخت پر بیٹھا اس کے وقت مین تخت دہلی کا انتہاے عروج ہوا۔

اورنگ زیبی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بکسر زاے منقوطہ و باے موحدہ نام جامہ ایست معروف دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ یاے نسبت بر اورنگ زیب زیادہ کردہ اند و عجبے نیست کہ منسوب بہ شاہ عالمگیر است کہ موجد طرز یا وضع این بودہ یا باستعمال او رغبت داشت حیف است کہ اہل تحقیق از وجہ تسمیہ این ساکت (اُردو) اورنگ زیبی۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ ایک کپڑے کا نام ہے۔

اورنگ شاہی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است نوعی از ابریشم است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بہ تحقیق ما ہمان اورنگ زیبی است کہ گذشت بعض از اہل ہند ہمان جامۂ اورنگ زیبی را اورنگ شاہی می گویند (اُردو) دیکھو اورنگ زیبی۔

اورنگ نشین استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی تخت نشین و فرمانروا مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مرکب از اورنگ کہ بمعنی تخت بجایش گذشت و نشین امر از نشستن معنی لفظی این کسیکہ بر اورنگ نشیند (اُردو) دیکھو اورنگ پیراے۔ اُردو مین

اورنگ نشین بھی کہہ سکتے ہیں۔

اورنگ نہادن استعمال۔ بمعنی قائم کردن تخت برائے جلوس ظہوری ؎ جنون اورنگ نہاد از براہیم ؛ مبارک باد داغ افسرمن ؛ (اُردو) تخت قائم کرنا۔

اورنگی بقول برہان وجامع بروزن فرزندی نام پردہ ایست از موسیقی و نام لحن سی ام از سی لحن باربد مطرب۔ وبقول صاحبان ناصری وجہانگیری نام پردہ ایست از موسیقی مخترع باربد۔ صاحب سروری فرماید کہ نام نوائے ولحنے از جملہ سی لحن باربد۔ شیخ نظامی درصفت باربد گوید ؎ چو ناقوسی و اورنگی زدی ساز ؛ شدی اورنگ چون ناقوس از آواز ؛ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بزیادت یائے نسبت برا اورنگ نام پردہ ایست از موسیقی وصحیح نام لحن است از سی لحن باربدی۔ **مولف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ لحن اورنگی لحنی را نام نہادہ باشند کہ درسی لحن باربد فائق تر باشد منسوب بہ معنی سوم لفظ اورنگ وجادارد کہ سرو خسروانی را اورنگی گفتہ باشند کہ ذکرش بذیل باربد می آید (اُردو) اورنگی۔ فارسی مین موسیقی کے ایک لحن کا نام ہے۔

اوروختن بقول برہان وجامع وناصری وانند (ا) بروزن ومعنی افروختن است کہ روشن کردن آتش وچراغ باشد۔ صاحب موارد گوید کہ روشن کردن وروشن شدن ہم۔ صاحب بحرِ زخار این معنی فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید ونیز فرماید کہ اینجا ابدال فا بواو است **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آن است کہ فا بواو بدل شود ہمچون فرخج وورخج (اُردو) دیکھو

افروختن کے پہلے معنے۔

(۳) اوروختن ۔ بقول موارد جلا داون دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد

(اُردو) دیکھو افروختن کے دوسرے معنے۔

اوروند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضمّ اوّل وفتح ثانی وسکون رائے مہملہ وفتح واو ثانی وسکون نون ودال مہملہ لغت فارسی است بمعنی تجربہ وہشیاری ودانشمندی وقدر وقیمت واطلاع واشتہار وزیب وزینت وہمواری وبلندی۔ دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ **مولّف** گوید کہ جز این نیست کہ ہمان آورند باشد کہ بہ معنیٔ شان وشوکت وفر وشکوہ وعظمت وزیبائی وقدر وقیمت وخوشحالی بجایش گذشت یا ہمان آروند کہ بمعنی تجربہ وآزمایش وزیبائی است۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو زائد درمیان حروف کلمہ آوردہ اوروند کردند ہمچون مَغل ومَغول وافتاد واوفتاد وتن مند وتنومند محققین ناواقف از ماخذ درعرض معانی احتیاط را بکار نبردہ اند معنی اطلاع واشتہار تسامح ایشانست (اُردو) دیکھو اورند کے پہلے اور چھٹے معنے۔ اور آروند کے آٹھوین اور گیارہوین معنے۔

اورہ بقول برہان بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی بہ معنی ابرہ است کہ (۱) روے قبا وکلاہ وامثال آن باشد چہ در فارسی با و واو بہم تبدیل می یابند۔ صاحب جامع وجہانگیری گفتہ کہ ہمچو ابرہ است کہ روے جامہ باشد۔ صاحبان سروری وموئید ہم ذکر این کردہ اند وبقول صاحب شمس (۲) رہگذر آب را نیز گویند

(خلاق المعانی خاقانی سلہ) حال مقلوب شد کہ برتن دہر ٭ اورہ کرباس و دیبہ آستر است ٭ مولف گوید کہ فارسیان باے موحدہ را بہ واو بدل کنند چنانکہ آب و آو۔ پس بہ معنیٔ اول مبدل آبرہ کہ گذشت و بمعنیٔ دوم مخفف آورہ کہ در ممدودہ مذکور شد قلب اضافت رہ آو۔ لب ولہجہ مقامی ممدودہ را بمقصورہ بدل کرد۔ (اردو) (۱) دیکھو آبرہ کے پہلے معنے۔ (۲) دیکھو آورہ کے پہلے معنے۔

اورۂ افلاک (اصطلاح) بقول صاحب بحر و ضمیمہ برہان کنایہ از فلک الافلاک است کہ عرش باشد مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است آورہ بمعنی روے قبا و کلاہ و امثال آن کہ حصہ بالاے قبا باشد چنانکہ گذشت و افلاک جمع فلک بہ معنی آسمان پس فارسیان فلک الافلاک را کہ عبارت است از فلک نہم کہ بالاے ہمہ افلاک و برہمہ محیط است اورۂ افلاک گفتند بجہت بودنش و بالای ہمہ افلاک واین کنایہ باشد و بس (اردو) فلک الافلاک بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوان آسمان۔ سب آسمانوں کا آسمان۔ عرش۔ کرسی۔

اوریا بقول برہان و سروری و جامع بروزن بوریا نام شخصی است کہ داؤد علیہ السلام اورا بجنگ فرستاد و او در جنگ کشتہ شد و داؤد زن اورا خواست و سلیمان علیہ السلام از ان زن بہم رسید و بعضی گویند جد مادری سلیمان است و جمعی برانند کہ برادر داؤد علیہ السلام بود۔ صاحب موید نسبت این فرماید کہ نام مردے کہ داؤد علیہ السلام اورا بالشکر بحری نامزد فرمود و چون او بتقدیر اللہ شہادت یافت داؤد علیہ السلام زن اورا در نکاح خود در آورد و سلیمان علیہ السلام ازان متولد شد

ومیگویند کہ نظر داؤد علیہ السلام بران زن پیش ازین افتادہ کہ صاحب جمال بود وقصہ
آن است کہ داؤد علیہ السلام بقصد اعتکاف در مسجد رفت وعزم کردہ بود کہ بغیر حق
مشغول نشوم ناگاہ در مسجد یک جانور رنگین ظریف ولطیف دید خواست کہ بگیرد آن
جانور آہستہ آہستہ رفت وبر دیوارے نشست چون داؤد علیہ السلام قریب دیوار شد در
اثر آن زن اوریا استادہ بود چون نظر ایشان برو افتاد شیفتہ گشت بعد زمانی مدید
چون اوریا شہید شد داود علیہ السلام او را در نکاح آورد پس ازان حکم الہی صادر شد
کہ اے داؤد تو دعوی کردہ بودی کہ بغیر تو مشغول نشوم چگونہ بدان مشغول شدی
پس خیلی نادم شد وچہل سال در تسبیح وتہلیل واستغفار گذاشت وجانوران وکوہہا نیز
برائے او استغفار میخواستند تا حق تعالی ازو قبول کرد۔ صاحبان انند وہفت وشمس
ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ آو مبدل ومخفف آب است وریا در عربی زبان
بمعنی زمانہ سازی وظاہر داری وفریب وحیلہ پس اوریا اسم فاعل ترکیبی باشد
بمعنی ہمچو آب مکار وفریب وحیلہ کنندہ۔ فارسیان بترکیب دو اسم کہ دران یکی اسم صفت
باشد افادہ معنی فاعلی کنند ہمچو ریاکار وعادۃً اسم صفت را مقدم آرند وگاہی موخر
ہم ہمچون کمان ابرو یعنی ابرو مثل کمان دارندہ وابرو کمان ہم ہمین معنی است ما صراحت
کامل این بر (اسم فاعل ترکیبی) و(اسم صفت) کردہ ایم کہ گذشت۔ ہم برین قیاس است
ریا آو واوریا کہ معنی لفظی این ہمچو آب مکر کنندہ باشد وشخصی بدین نام موسوم شد کہ
بالشکر بحری تعلق داشت واللہ اعلم۔ تاج ماثر گوید ؎ بگریم ہمی در فراقت چنان

کہ داؤد بر تربت اوریا ٭ (اردو) اوریا اوس شخص کا نام ہے جس کی شہادت کے
بعد داؤد علیہ السلام نے اوس کی بی بی کے ساتھہ نکاح کیا تہا اور انہیں کے بطن سے
حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور وہ میر لشکر بحری تہا۔

اوریب بقول برہان بضم اول وخفاے ثانی وکسر ثالث وسکون تحتانی وباے
ابجد آن است کہ در عربی محرف و بترکی قیقاج گویند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات
بذکر این معنی بحوالۂ برہان فرماید کہ این لفظ در زبان ہندی بجدے مستعمل کہ گویا ہندیست
یا توافق لسانین باشد وصاحب ناصری براے این معنی از مولوی معنوی سند آرد
کہ بر لفظ آریب گذشت و صاحب انند گوید کہ آوریو و وریب نیز گویندش مولف
عرض کند کہ ہمان آریب است کہ بدون واو بضم اول گذشت۔ لب ولہجہ مقامی
داو اظہار ضمہ زیادہ کردہ ہچو مغل ومغول وانتا د واوفتاد ما صراحت ماخذ این
بر آریب کردہ ایم (اردو) دیکہو آریب کے پہلے معنے۔

اوریو بقول برہان وجامع وجہانگیری باول مضموم وکسر ثالث وسکون واو
بروزن ومعنی اوریب است کہ بترکی قیقاج وبعربی محرف گویند پوربہائی جامی
گوید ؎ بریدن میانت بہ آرہ نکوست ٭ زدن گردن تو بہ اوریو بہ ٭ مولف
گوید کہ این مبدل اوریب است کہ باے ابجد بہ واو بدل شد چنانکہ آب و
آو وآسیاب وآسیاو (اردو) دیکہو آریب کے پہلے معنے۔

اوز بقول برہان باتشدید ثانی بروزن ہوز نوعے از مرغابی بزرگ باشد و

بفتح اوّل وکسر ثانی وبکسر اوّل وثانی هم آمده است گویند که عربی است وصاحب انند این را لغت عربی قرار داده وپس ازان قول برهان را نقل کرده وصاحب هفت گوید که آوز بفتح اوّل وتشدید واو مفتوحه وزاے منقوطه ساکن۔ نوعی از مرغابی بزرگ باشد بفتح اوّل وکسر واو وبکسر اوّل وفتح واو وزاے مشدده لغت عربی است وصاحب سوار السبیل فرماید که اِوَزّ در اصل لغت ارامی است بمعنی بط ومرغابی واوزّون جمع آن مولف عرض کند که آوزّ در عربی بکسر اوّل وفتح واو وتشدید زا آمده چنانکه صاحب منتخب تصریحش نموده وصاحب منتهی الارب گفته که بروزن خِدَبّ باشد پس ممکن است که فارسیان این را بتغیر اعراب بهمان معنی استعمال کردند واین هم نوعی از تفریس باشد (اردو) دیکهوارد ک۔

اوزار بقول برهان بروزن ومعنی افزار است که (۱) بادبان کشتی و (۲) دست افزار پیشه وران و (۳) کفش وپا افزار و (۴) داروے گرم باشد مثل فلفل ودارچینی وزیره وغیره که در دیگ طعام ریزند۔ صاحب سروری این را بذیل افزار آورده گوید که بهر چهار معنی آوزار نیز گویند۔ صاحب جامع هم ذکر این کرده وصاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل ودوم نسبت معنی سوم فرماید که سوم کفش بود وآن را افزار وپا افزار وپا آوزار نیز نامند ونسبت معنی چهارم نوشته که ادویه حارّه را نیز گویند همچون قرنفل ودارچینی که در دیگ بهند ازند وصاحب ناصری فرماید که بروزن ومعنی افزار است وبس مولف عرض کند که افزار به فاے دوم

بهمین چهار معنی بجایش گذشت و ما از ماخذ این همه را انجا بجستے کردہ ایم وجز این نیست که آفزار۔ مبدّل انیست که فارسیان فارا به واو بدل کنند همچون فام و وام و اوزار اصل باشد و اسم جامد زبان فارسی وتعلق باهمی معانی متعدده بر افزار گذشت۔
(اردو) دیکهو افزار۔

اوزایش بقول برہان وجامع وجهانگیری وناصری بر وزن ومعنی افزایش است یعنی زیاده شدن **مولف** عرض کند که مبدل افزایش باشد که بجایش گذشت بقاعدهٔ فارسی فا بواو بدل شود همچو فرنج و ورنج وتحقیق افزایش بجایش گذشت۔
(اردو) دیکهو افزایش۔

اوزن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث لغت فارسی است (۱) بمعنی قوی وتوانا (۲) شیر که اسد باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده و نه سند استعمالش پیش شد **مولف** عرض کند که معاصرین عجم هم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که الف وصلی در اوّل لغت وزن زیاده کرده به تصرّف در حرکات مفرّس ساخته اند که وزن بفتح اوّل وسکون ثانی بقول صاحب غیاث بحوالهٔ صراح۔ در استعمال فارسی بمعنی عزت و وقار مستعمل پس معنی اوّل مجاز آن باشد و معنی دوم مجاز مجاز وجا دارد که مبدل اوژن گیریم که به زاے فارسی بجای خود می آید فارسیان زاے فارسی را به زاے هوز بدل کرده مجازاً بمعنی خاص استعمال کرده باشند همچون آژیر و آزیر (اردو) (۱) دیکهو اشگرف کے دوسرے معنے (۲) دیکهو

ارسلان کے دوسرے معنے۔

اوژند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون نون و دال مہملہ لغت فارسی است بمعنی سامان حرب و جنگ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد ژند و پاژند باشد معاصرین عجم برزبان ندارند۔ وجا دارد کہ فارسیان بر لفظ آوزن کہ بمعنی توانا و قوی گذشت دال زائد آوردہ اوزند را مجازاً بمعنی خاص استعمال کردہ باشند چنانکہ ناروَن را نارونَد کردند (اردو) آلات حرب۔ صاحب امیر اللغات نے لفظ آلات کے ذیل میں لکھا ہے۔ عربی۔ مذکر۔ جمع آلہ ہتیار۔ اوزار۔ جیسے آلات حرب۔ آلات کاشتکاری

اوزندیدن صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ بالفتح از ندیدن یعنی افگندن و ہیچ تصریح نکرد کہ زاے تازی است یا فارسی است **مولف** گوید از ندیدن در فارسی مصدرے نیامدہ پس جا دارد کہ از غلطی کاتب آوژندیدن کہ بزاے فارسی بجاے خودش می آید صورت اوزندیدن گرفتہ یا مبدل اوژندیدن باشد کہ زاے فارسی بزاے ہوز بدل میشود چنانکہ آژیرہ و آزیرہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ (اردو) دیکھو اوژندیدن۔

اوزودن بقول موارد بالفتح مرادف افزودن است کہ بمعنی (۱) زیادہ شدن و (۲) زیادہ کردن باشد۔ صاحب رشیدی ہم بذیل افزودن ذکر این کردہ فرماید کہ بحذف الف ہم آمدہ **مولف** عرض کند کہ مبدل افزودن توان گرفت

کہ فا بواو بدل شود ہمچو فرخج و ورخج (اردو) دیکھو افزودن۔

اوزون بقول برہان و جامع و انند بازاے ہوز بروزن موزون بمعنی افزون و افزایش و زیادتی باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ بروزن و معنی افزون بلکہ افزون مبدل اوزون است و برین قیاس جمیع این باب۔ **مولف** عرض کند کہ اوزون مبدل افزون باشد و افزون مزید علیہ فزون و ماصراحت این بر افزون کردہ ایم پس تحقیق ما برعکس خان آرزوست۔ (اردو) دیکھو افزون۔

اوزیش بقول صاحب جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ بمعنی زیادہ شدہ باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ مبدل و مخفف افزایش باشد کہ حاصل بالمصدر افزودن گذشت فارسیان قدیم فا را بہ واو بدل کردند ہمچون فرخج و ورخج و الف دوم را حذف کردہ اوزیش کردند ہمچون راہ و رہ (اردو) دیکھو افزایش۔

اوزین بقول صاحب ضمیمۂ برہان حلقہ کہ بر سر تک بند آدمی و تنگ اسپ ہمی دوزند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ و تک بند بقول برہان با باے ابجد بروزن فن کمری را گویند کہ از ابریشم و یا از پشم شتر و امثال آن ببافند و بر یک سر آن تکمہ یا مہرہ و بر سر دیگر آن انگلہ نصب سازند و آن مہر یا تکمہ را در ان انگلہ اندازند تا بر میان بند شود (الخ) **مولف** گوید کہ ہمین تکمہ را آوزین نام است و بخیال ما مخفف آویزین است یعنی چیزی کہ منسوب بہ آویزہ است کہ آویختہ میشود و بر سر تک بند و

تنگ اسپ - الف ممدودہ بکثرت استعمال بدل شد بہ مقصورہ و یاے اوّل حذف شدہ اوزین شد (اردو) تکسُوا بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - (بانکاسوا) وہ لوہے کا کانٹا جس کے ساتھہ کسی چیز کے اٹکانے یا باندہنے کیلئے حلقہ لگا رہتا ہی -

اوژن بقول برہان وجامع بازاے فارسی بروزن روزن بمعنی (۱) انداز باشد که از انداختن وافگندن است و (۲) بمعنی فاعل هم هست که اندازنده وافگننده باشد و (۳) امر باین معنی هم آمده است یعنی بینداز وبیفگن و (۴) قتل وکشش را نیز گویند که از کشتن باشد - صاحب ناصری فرماید که بروزن و معنی افگن وامر باین معنی یعنی بیفگن چون شیراوژن یعنی شیرافگن و بذکر معنی ثانی فرماید که اوژند بمعنی افگند است واوژنید یعنی افگنید واوژندیدن مصدر آن و ذکر معنی رابع نکرده - صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم کرده براے معنی دوم از منوچهری سند آرد **۵۳** بدرگاه سپه سالار مشرق ؛ سوار نیزه باز خنجر اوژن ؛ و براے معنی سوم از نزاری قهستانی **۵۳** دشمن اوژن دوست پرور ملک گیر و مال بخش ؛ شاد باش وعیش ران و جام نوش وکامیاب ؛ صاحب سراج فرماید که بروزن اوزن بمعنی انداز واندازه واین ماخوذ است از اوژندیدن که بمعنی افگندن وانداختن می آید -

مولف عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر است بزبان ژند و پاژند و مصدر اوژندن که می آید مرکب از همین اسم مصدر باشد بزیادت علامت مصدر (دن) و بہ تحقیق ما یکشائیم که اسم مصدر در اصل اوژند بود بمعنی انداز واوژن مخفف آنست بحذف دال مهمله

آخر ہمچون بدتر و بتر۔ زردشتان زباندان تصدیق خیال ما میکنند و معنی دوم نتیجہ تسامح اہل تحقیق باشد کہ از مجرد امر معنی اسم فاعل پیدا کردند و بسند خود اسم فاعل ترکیبی را آوردند و نمی دانند کہ امر حاضر بدون اتصال با اسمی افادۂ معنی فاعلی نمیکند ہمچون خنجر اوژن و معنی سوم امر است از مصدر اوژندن کہ می آید و معنی چارم مجاز معنی اول کہ قتل باشد و آن نتیجہ اوژندن شمشیر یا آلۂ جارحہ باشد۔ بخیال ما این مصدر ریست اصلی و قیاسی کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و اوژندن کہ مرادف اوژندن می آید مرکب از اصل این لفظ۔ (اردو) (۱) کسی چیز کا ڈالنا پھینکنا۔ انداز کی اصلی معنی انداختن کا حاصل بالمصدر (۲) ڈالنے والا۔ پھینکنے والا۔ (۳) ڈال۔ پھینک۔ (۴) قتل۔ مذکر۔

اوژند بقول برہان بروزن و معنی افگند کہ ماضی افگندن و انداختن است۔ صاحب رشیدی و جامع ہمزبانش (جوہری زرگر ؎ شمشیر تو شیر اوژند پر تاب تو پیل افگند ؛ یک حملۂ تو بر کند بنیاد صد حصن حصین ؛) مولف گوید کہ ماضی اوژندن است نہ افگندن و انداختن و سند بالا متعلق با مضارعش یعنی بفتح زاے فارسی و نون مفتوح مضارع اوژندن۔ صاحبان تحقیق غور نکردہ اند ترک این بر بیان تفوق داشت کہ ذکر مصدر این می آید و ضرورت نداشت کہ از مشتقات آن بحث کنیم کہ قیاسی است (اردو) اوژندن کا ماضی اور مضارع دیکھو اوژندن

اوژندن بقول بحر بروزن و معنی افگندن (کامل التصریف) دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و مولف عرض کند کہ مرادف

ومخفف اوژندیدن باشد که اسم مصدر این اوژن مخفف اوژند است وحقیقت اوژن بجایش گذشت - فارسیان علامت مصدر دن بر اوژن زیاده کرده مصدرے ساختہ اند - قیاسی - و باصول ماکہ براسم مصدر گذشت مصدر اصلی است کہ اسم مصدر این اوژن لغت فارسی قدیم است وحالا برزبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو اوژندیدن -

اوژندیدن | بقول برہان وسروری ونوادر وبہار بفتح ہمزہ وزاے فارسی ودال مہملہ دوم وکسر اول وسکون نون بروزن برہم چیدن بمعنی (۱) افگندن و انداختن باشد - صاحب بحر فرماید کہ (۲) قتل کردن وکشتن ہم وسالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید ظہوری ۵۲ تیغ در دست تو پلنگ شکن ؛ تیر از شست تو ہژبر اوژن ؛ مولف عرض کند کہ اسم مصدر این اوژند باشد کہ ذکرش بر اوژن کردہ ایم - فارسیان بقاعدہ مصادر جعلی یاے معروف وعلامت مصدر بر اوژند زیادہ کردہ مصدری ساختہ اند و باصول ماکہ ذکرش بر اسم مصدر گذشت - مصدر اصلی وقیاسی است نہ جعلی زیراکہ اسم مصدر - لغت فارسی قدیم است معنی اول حقیقی است ومرادف افگندن ومعنی دوم مجاز آن کہ صراحتش بر اوژن کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو افگندن - (۲) قتل کرنا - مار ڈالنا -

اوژنیدن | بقول بحر بروزن آگنیدن بمعنی افگندن وانداختن است و فرماید کہ کامل التصریف باشد مولف عرض کند کہ این مرکب است از اسم جامد اوژن و یاے معروف وعلامت مصدر

دن بقاعدۂ مصادر جعلی کہ یاے معروف پیش از علامت مصدر زیادہ کنند و باصول ما کہ صراحتش بر اسم مصدر کردہ ایم مصدر اصلی است نہ جعلی پس اوژندن کہ گذشت موافق قیاس ماست و اوژنیدن برخلاف قیاس حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو اوژندیدن کے پہلے معنے۔

اوژول بقول برہان بروزن مقبول بمعنی (۱) انگیز و (۲) تقاضا باشد و (۳) تعجیل و شتاب را نیز گویند و صاحب جامع فرماید کہ بروزن مقبول (یعنی بفتح اول) بمعنی انگیز و تقاضا و بضم اول شتاب و تعجیل۔ صاحبان جہانگیری و شمس بر معنی ثانی اکتفا کردہ اند و در بیان اعراب متفق با صاحب جامع و صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی اوّل کردہ و در بیان اعراب با صاحب برہان اتفاق ورزیدہ و از طرز بیان صاحب مؤید مفہوم می شود کہ قول راجح آنست کہ بمعنی شتاب بفتح اوّل باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل افژول باشد کہ بہر دو معنی بالا گذشت و معنی سوم را مجاز معنی دوم توان گرفت۔ فارسیان فا را بواو بدل کنند چنانکہ فام و وام و آنچہ معنی سوم این یعنی تعجیل و شتاب بر افژول مذکور نہ شد عیبی ندارد کہ افژولیدن بمعنی شتاب کردن گذشتہ اشت و لازم نمی آید کہ مبدل بر ہمہ معانی مبدل منہ حاوی باشد کہ استعمال مبنی بر محاورۂ زبان است و قیاس را دخلی نیست۔ (اردو) (۱) دیکھو افژول کے دوسرے معنے (۲) دیکھو افژول کے پہلے معنی (۳) جلدی، شتابی۔

اوژولیدن بقول برہان بروزن افژولیدن بمعنی (۱) برانگیختن بجنگ وغیرہ

باشد و (۲) تقاضا نمودن و (۳) تعجیل کردن را نیز گویند و بمعنی (۴) پریشان کردن هم بنظر آمده است۔ صاحب بحر ند کر هر چهار معانی بالا فرماید که کامل التصریف باشد و صاحب رشیدی فرماید که بروزن و معنی افشولیدن مولف عرض کند که جز این نیست که این مرکب است از اسم جامد اوژول که بجایش گذشت۔ فارسیان بقاعدهٔ مصدر جعلی یاے معروف و علامت مصدر دن بر آخرش زیاده کرده مصدری ساختند و جعلی نام نهادند و باصول ماکه بر اسم مصدر بیانش کرده ایم مصدر اصلی و قیاسی است که مرکب است از اسم جامد فارسی زبان و جامد اژکه بهمه معانی افشولیدن این را مبدل و مرادفش گیریم که بعض محققین ذکر این کرده اند ولیکن حیف است که سند استعمال یک معنی هم پیش نشد و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو افشولیدن۔

اوس بقول برهان و جامع و هفت بفتح اوّل و سکون ثانی و سین بے نقطه بروزن غوث بمعنی امید و امیدواری و رجا و چشمداشت باشد۔ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مولف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است که سند استعمال متاخرین یا متقدمین پیش نه شد۔ بر اعتماد صاحب جامع که از اهل زبان است توانیم قیاس کرد که فارسیان از لغت سنسکرت آس که بقول صاحب ساطع بمعنی امید و آرزو است به تبدیل الف دوم با واو مفرس کرده باشند چنانکه تاغ را توغ و آرنج را وارنج کردند (اردو) امید بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مونث۔ آس بھروسا۔ آرزو۔ تمنّا۔ (اسی سے ہے امیدواری)

اوسان بقول برهان و جامع و هفت بروزن چوگان بمعنی فسان باشد و آن

سنگی است کہ شمشیر و خنجر و کارد بدان تیز کنند۔ صاحب رشیدی بذیل افسان ذکرش کردہ مرادف آن قرار دہد بمعنی اوّلش۔ صاحب انند و صاحب ناصری فرماید کہ مرادف فسان باشد و صاحب سراج فرماید کہ بروزن و معنی افسان بلکہ افسان مبدل آنست مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ابسان کردہ ایم کہ بجایش گذشت و اشارہ آن بر افسان ہم گذشت بالجملہ اوسان مبدل ابسان باشد کہ بائے موحدہ بہ واو بدل شد چنانکہ آو کہ مبدل آب است (اردو) دیکھو ابسان۔

اوسانہ | بقول جامع بروزن مردانہ بمعنی افسانہ و سرگذشت باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ مبدل افسانہ باشد کہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فرنج و ورنج (اردو) دیکھو افسانہ کے پہلے معنے۔

اوسبید | بقول برہان یا بائے ابجد بروزن بوسعید دوائے است کہ آنرا نیلوفر ہندی گویند گرم و خشک است و محلل بادہا و نفخہا و بفتح اوّل و کسر ثالث ہم بنظر آمدہ صاحب انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط فرماید کہ بضم ہمزہ و سکون واو و فتح سین مہملہ و کسر بائے موحدہ و سکون یائے تحتانی و دال مہملہ اسم فارسی و آن قسمی است از نیلوفر ہندی۔ گرم و خشک محلل ریاح شربت آن یکدرم و بیخ آن سرد و خشک وجہت صداع و بواسیر نافع۔ مضر مثانہ و مصلح آن عسل بمقدار شربت آن نیم درم (الخ) مولف عرض کند کہ اصل این آوسپید

بہ الف ممدودہ و بائے فارسی بود مرکب از آو کہ مبدّل آب است وسپید کہ مرادف سفید است وصاحب برہان بر سفید فرماید کہ در فارسی زبان کنایہ از ظاہر و نمایان ہم ۔ پس نیلوفر کہ بر آب نمایان می شود فارسیان آن را آوسپید گفتند یعنی چیزی بر آب نمایان شوندہ و این اسم فاعل ترکیبی است لب ولہجہ مقامی ممدودہ را مقصورہ کرد و بائے فارسی بعربی بدل شد چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب (اردو) نیلوفر ہندی اردو مین کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے نیلوفر کا ذکر کیا ہے دیکھو اگر وک ۔

اوستا بقول بہار (۱) آنکہ ہنر آموزد و تعلیم دہد و صاحب انند گوید کہ لغت فارسی است بمعنی دانندہ و آموزانندۂ علمی و عملی از امور کلی و جزوی و سند ہر دو از کلام اسیری لاہیجی است ؎ علم معنی از کتاب اوستا ٭ حاصلت نایدکش چندین عنا ٭ مولف گوید کہ این مزید علیہ استا باشد بزیادت واو بعد الف چنانکہ افتاد و واوفتاد و صراحت ماخذ استا بجایش گذشت و استا بمعنی کتاب زردشت ہم آمدہ پس (۲) این را مزید علیہ آن ہم توان گرفت و سند بہار مناسب تر است برائے معنی دوم وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر اوستا بمعنی اوّل کرد و فرماید کہ لغت ترکی است (صاحب سغزنگ و ساتیر ہم ذکر معنی دوم کردہ (اردو) دیکھو استا ۔

اوستاخ بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و بجائے نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی دلیر شدن و دلیری نمودن و بے ادبی کردن باشد و آنرا بعربی جسارت خوانند ۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی گستاخی

یعنی جسارت و (۳) بمعنی گستاخ یعنی دلیر و بے ادب ۔ صاحب جامع متفق با صاحب ناصری
و صاحب انند نقل بر وارش ۔ صاحب رشیدی این را بذیل آستاخ آورده مرادفش
قرار دہد بمعنی سومش و صاحب جہانگیری فرماید کہ دلیر شدن و دلیری کردن و آنرا
گستاخ نیز خوانند و بتازی جسارت گویند (مولوی معنوی ۵) روے صحرا ہست ہموار و
فراخ ؛ ہر قدم دامیست کم ران اوستاخ ؛ **مولف** عرض کند کہ این مزید علیہ آستاخ است
کہ بدون واو بجایش گذشت و ما صراحت ماخذش ہم ہمدر انجا کردہ ایم جزین نیست کہ
واو زائد بعد الف براے اظہار ضمہ آوردہ اند ہمچون افتاد و اوفتاد و استاد و اوستاد
و معنی سوم اصل است طرز بیان محققین یعنی اول و دوم ہم پیدا کردہ تحقیقش ہیچ کہ معنی
مصدری اصلا ندارد و سندے براے آن پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند
(اردو) دیکھو آستاخ کے پہلے معنے ۔

اوستاد | بقول برہان بر وزن نوش باد
داننده و آموزاننده علمی و عملی بود از امور
کلی و جزئی ۔ صاحب جامع و سراج فرماید کہ
استاد بدون واو مخفف این است و بہار
گوید کہ آنکہ ہنر آموزد و تعلیم دہد و از اسیری
لاہیجی سند آرد ۵ چون درین رہ اختیار خود
با و بگذاشتم ؛ ہر چہ جستم یافتم زار شاد پیر اوستاد ؛
مولف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان استاد کہ
گذشت و واو بعد الف زیادہ کردہ اند ہمچون
افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو استاد ۔

اوستام | بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری با ثانی مجہول و سکون میم
(۱) یراق زین و لجام اسپ را گویند و (۲) مردم معتمد و اعتمادی را نیز گفتہ اند و

(۳) بمعنی آستانۂ درخانہ ہم آمدہ۔ صاحبان مؤید و شمس و سروری بر معنی دوم قانع ناصر خسرو ؎ چون بر آہنجی زتن شرم اے پسر ❊ یافتی دینار و اسپ و اوستام ❊ شمس فخری ؎ ہر کجا بود زور راہ زنے ❊ از نہیب وے اوستام شدہ ❊ ابوشکور گوید ؎ بہ افزائے خوانند او را بنام ❊ ہم از نام و کردار ہم اوستام ❊ حکیم ناصر خسرو ؎ اندر جہان تہی تر از ان نیست خانہ ❊ کز دام کردم رود و فرش اوستام ❊ صاحب سراج فرماید کہ یراق اسپ باشد مثل زین و لجام و مردم معتمد و آئین و استام مخفف آن و ستام مخفف این۔ مؤلف عرض کند کہ اوستام بمعنی اول و دوم مزید علیہ استام است کہ بدون واو بجایش گذشت و صراحت ماخذ و اشارہ این ہمدر انجا کردہ ایم و بمعنی سوم مبدل آستان کہ از دو الف ممدودہ۔ الف دوم بواو بدل شد ہمچون تاغ و توغ و نون بمیم چنانکہ کجین و کجیم بمعنی ہیاو کہ از سند ابوشکور کہ برائے معنی دوم بالا مذکور شد معنی اعتماد ہم پیدا می شود۔ فتامل۔ و سند معنی سوم ہم قابل غور۔ (اردو) (۱) دیکھو استام کے پہلے معنے (۳) دیکھو استام کے دوسرے معنے (۳) دیکھو آستان۔

اوستان بقول برہان و انند بہفت و جانخ بر وزن دستان (۱) بمعنی ساخت و یراق زین و لجام اسپ و (۲) بمعنی مردم امین معتمد باشد و (۳) آستانہ خانہ ہم صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر ہر سہ معنی بالا کردہ فرماید کہ بدین معنی در کتب معتبرہ نیست و ظاہراً اوستام بمیم را اوستان بنون خواندہ و آستان خانہ گمان بردہ و این

خطا در خطا ست با آنکه لفظ اوستام به میم بالا
همین لفظ نیز ذکر کرده مولف عرض کند
که بمعنی اول و دوم مبدل اوستام است
که گذشت میم به نون بدل شود چنانکه بام
و پان و بمعنی سوم مبدل آستان که در ممدوده
گذشت ۔ فارسیان از دو الف که در ممدوده
باشد الف دوم را به واو بدل کرده اند
همچون تاغ و توغ و لب و لهجه شان هم
همچنین است که آن را اون خوانند ۔ پس
اشکالی که خان آرزو را پیدا شده است
عجب نیز است ۔ حیف است که سند استعمال
پیش نشد (اردو) دیکھو اوستام اور
آستان ۔

اوستره | بقول انند بحواله بهار مرادف
استره که بمعنی کارد سر تراش باشد که
معروف است ولیکن در بهار عجم ازین لفظ
اثرے نیست مولف گوید که اگر سند استعمال
پیش شود خلاف قیاس نباشد که مزید علیه
استره باشد و تحقیق کاملش همدر انجا مذکور
(اردو) دیکھو استره ۔

اوستیم | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت
و انند با فوقانی بتحتانی کشیده بمعنی زده چو پوستین
(۱) آستین جامه را گویند و (۲) بمعنی خون ریزی باشد
که از جراحت رود مولف گوید که بمعنی اول مبدل
آستین باشد که در ممدوده گذشت یک الف از
دو الف ممدوده بواو بدل شد همچو آلفونه و آلغونه
و تاغ و توغ و نون بمیم چنانکه کابین و کابیم و بمعنی دوم مبدل
آستیم که بهمین معنی در ممدوده گذشت به تبدیل یک الف
از دو الف ممدوده با واو (اردو) (۱) دیکھو آستین
(۲) دیکھو آستیم کے دوسرے معنے ۔

اوسط قضایا | اصطلاح ۔ باضافت اوسط بسوے قضایا بقول بحر و انند کنایه
باشد از حد اوسط و آن عبارت است از لفظ مکرر در قیاس و قیاس مرکب باشد

از دو قضیه چنانکه العالم متغیر و کلّ متغیر حادث پس لفظ متغیر حدّ اوسط است چون
از هر دو قضیه صغری و کبری هر دو لفظ مکرر راکه حد اوسط است دور کنی نتیجه
حاصل آید (العالم حادث) پس لفظ متغیر اوسط است (اردو) اوسط قضایا فارسیون نے
حد اوسط کو کہا ہے اور وہ لفظ مکرّر ہے قیاس مین اور قیاس مرکب ہے دو قضیون سے
جیسے (العالم متغیر۔ وکلّ متغیر حادث) پس لفظ متغیر حد اوسط ہے اس لئے کہ جب
دونون قضیون سے لفظ مکرر کو حذف کردین تو نتیجہ حاصل ہوتا ہے العالم حادث
پس لفظ متغیر حد اوسط ہے۔

اوسن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و سکون نون لغت فارسی است
بمعنی کوتاه دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
که اصل این آتن لغت سنسکرت است که بقول صاحب ساطع بمعنی پستہ کوچک آمده
فارسیان قدیم از دو الف ممدوده۔ الف دوم را با واو بدل کرده مفرّس کردند و مطلق
بمعنی کوتاه استعمال کرده باشند حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و این قسم تبدیل
در فارسی زبان بسیار چنانکه آن را اون خوانند و تاغ را توغ کرده اند (اردو)
کوتاه بقول آصفیہ فارسی۔ صفت چھوٹا۔ ننھا۔ کوچک۔ پست۔ مختصر۔ ٹھنگنا۔

اوسو بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن کوکو (۱) بمعنی ربودن و ربایندگی
و بفتح اوّل ہم باین معنی آمده و (۲) بفتح اوّل بمعنی ماتم و عزا باشد و صاحب سروری
نسبت معنی اوّل فرماید که ربودن و ربایش و بحوالۂ شرفنامہ فرماید که آسو بحذف واو

ہم آمدہ و بحوالہ فرہنگ بفتح ہمزہ وضم سین باین معنی آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری بنسبت معنی اوّل گوید کہ بمعنی ربودن و ربایندہ باشد و باین معنی اوسہ و اوسوم نیز آمدہ مولف عرض کند کہ آسوکہ بدون واو بعد الف گذشت مخفّف این باشد بحذف واو و بہ تحقیق ما اصل این معنی دوم افسوس است کہ فارسیان بقاعدۂ خود فا را بواو بدل کردند چنانکہ فام و وام وسین مہملہ آخرہ را حذف کردہ اوسو را بمعنی اتم و عزا استعمال کردند بر سبیل مجاز و معنی حقیقی افسوس بجایش مذکور شد پس این مجاز آن باشد بالجملہ بالفتح اصح است آنانکہ بالضم گرفتہ اند بر ماخذش غور نکردہ اند و بنسبت معنی اوّل عرض میشود کہ اصل این افسون است بمعنی مکر و حیلہ کہ بجایش مذکور شد فارسیان بقاعدۂ تبدیل فا۔ بواو چنانکہ فام و وام اوسون کردہ مجازاً بمعنی ربایش و ربایندگی استعمالش کردند و بحذف نون آخر۔ اوسو مخفف آنست و ما اشارۂ این بر آسو کردہ ایم و اوسون بمعنی افسون ہم آمدہ کہ ذکرش بر افسون گذشت و اوسو مخفف آن بدین معنی مستعمل نشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) (۱) اڑالیجانا۔ امیر نے اسکا تذکرہ اچک لیجانا پر فرمایا ہے (۲) اتم بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غم۔ رنج۔ الم۔ اندوہ۔ آہ و نالہ۔

اوسون بقول برہان بروزن و معنی افسون است و آن (۱) خواندن کلماتی باشد مر عزائم خوانان و ساحران را بجہت حصول مقاصد خود و (۲) بمعنی

رام کردن جانوران و (۳) بمعنی حیلہ و
تزویر ہم۔ صاحبان جامع وانند وجہانگیری ہم
ذکراین کردہ اند **مولف** گوید کہ مبدل افسون
باشد کہ فا بواو بدل شدہ ہمچو فرنج وورنج
ومعنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ رام کردن
جانوران ہم بخیال افسون خوانان متعلق
باشد از سحر وعزائم خوانی ومعنی سوم ہم بر سبیل
مجاز باشد کہ ذکرش بر افسون گذشت
(اردو) (۱) دیکھو افسون کے پہلے معنے۔ (۲) جانوروں کو مطیع کرنا (حاصل بالمصدر)
کے معنوں مین (۳) دیکھو افسون کے دوسرے معنے

اوسہ | بقول برہان بضم اوّل بروزن بوسہ
بمعنی ربودن وربایش وربایندگی باشد وباینمعنی
بفتح اوّل ہم گفتہ اند۔ صاحبان رشیدی وجہانگیری
وسروری وجامع وموید وسراج ہم ذکر این کردہ اند
مولف گوید کہ مبدل آوسو بمعنی اوّل باشد
کہ گذشت فارسیان واو را بہای ہوز بدل کردند
برخلاف قیاس (اردو) دیکھو آوسو کے پہلے معنے۔

اوسیمون | بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بتحتانی رسیدہ ومیم مضموم
بواو ونون زدہ بلغت یونانی دوائیست کہ تعریفش بر تودری می آید (اردو)
دیکھو تودری۔

اوش | بقول برہان بروزن موش نام قصبہ ایست از ولایت فرغانہ مابین سمرقند
وچین۔ صاحب موید فرماید کہ بالضم شہریست میان ماوراءالنہر وترکستان۔ صاحب
سروری باتفاق موید از حمید الدین بلخی (صاحب مقامات حمیدی) سند آرد ؎
معلوم من نشد کہ کجا رفت پیر اوش ÷ با او چہ کرد گردش ایام دی ودوش ÷ صاحب
ناصری باتفاق برہان فرماید کہ از انجاست بہاء الدین اوشی۔ صاحب سراج را

نیز با برہان اتفاق است و فرماید کہ وطن اصلی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی دہلوی ہمین اوش است وجہ تسمیہ این معلوم نشد (اردو) اوش
فارسی مین ایک قصبہ کا نام ہے جو بقول بعض سمرقند وچین کے درمیان واقع ہے۔
اور بقول بعض ماوراءالنہر وترکستان کے درمیان۔ مذکر۔

اوشال بقول برہان وجامع وناصری وسراج وانند بفتح اوّل بروزن کودال
(۱) تالاب وبرکہ وآب انبار وآب گیر و (۲) خزانہ ہاے آب را گویند کہ در کوہہا
می شود۔ **مولف** گوید کہ فارسیان این را از لغت عرب گرفتہ اند کہ در عربی اوشال
جمع وشل است بمعنی آب بسیار واشک بسیار آمدہ کما فی منتہی الارب پس فارسیان
تالاب وبرکہ را کہ دران ہم آب بسیار می باشد مجازاً اوشال گفتند دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو (۱) آبخور کے پہلے معنے (۲) پانی کا قدرتی چشمہ جو پہاڑیون مین ہوتا ہے جس کو
ناٹکی کہتے ہین۔ (مونث)

اوشان بقول برہان وجامع وناصری وانند (۱) بفتح اوّل بروزن چوگان
بمعنی افشان باشد کہ از پاشیدن وافشاندن است۔ صاحب سراج فرماید کہ
افشان مبدل آن است **مولف** عرض کند کہ اوشان مبدل افشان است
نہ برعکس آن وتبدیل فا بواو در فارسی آمدہ است چنانکہ فرنج وورنج
پس ہیچ وجہے معلوم نمیشود کہ اوشان را اصل قرار دہیم وافشان را مبدل آن
فتامل۔ صراحت ماخذ بر افشان گذشت (اردو) دیکھو افشان۔

(۲) اوشان بقول برہان بضم اوّل بمعنی آنہاست کہ جمع غائب باشد۔ صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ بخلاف ایشان کہ جمع حاضر است۔ صاحب سراج بہ تحقیقش فرماید کہ جمع آو کہ ضمیر غائب است و شان مخفف آن است ظاہرا در اصل اوین شان بنون بعد الواو بودہ کہ بعد تخفیف چنین خواندہ اند از عالم ایشان کہ مخفف این شان بنون بعد التحتانی است و بعد ازان فرماید کہ بخاطر می رسد کہ آوشان مرکب از ضمیر غائب نباشد بلکہ شان علامت جمع است و گاہی بمعنی جمع نیز مستعمل می شود و آو درینجا ضمیر غائب نیست بلکہ آوشان در اصل آن شان بود کہ الف مدّہ بواو بدل شدہ چنانکہ سابق نوشتہ آمد و نون آن حذف گشتہ چنانکہ در ایشان و برین تقدیر تقابل ایشان و آوشان درست می شود کہ ہر دو اسم اشارہ میشوند بخلاف سابق کہ درانجا ہر دو را ضمیر غائب گفتہ۔ مولف عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزین نباشد کہ از دو الف (آان) الف دوم بہ واو بدل شد چنان کہ فارسیان (آن) را (اون) خوانند و زبان را زبون۔ این قسم تبدیل از لب و لہجہ شان تجاوز کردہ در کتابت ہم راہ یافتہ است چنانکہ تاغ و توغ و یکسان و یکسون باقی حال این ضمیر غائب است نہ اسم اشارہ ما صراحت کاملش در بحث ایشان بجاے خودش کنیم (اردو) دیکھو آنہا۔

اوشاندن بقول انند بحوالۂ ناصری و برہان بر وزن و معنی افشاندن باشد و دیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید کہ حیف است کہ ما در برہان و ناصری این را نیافتیم

ولیکن موافق قیاس است که فا بواو بدل شود چنانکه فرخج و ورخج۔ ذکر افشاندن بجایش گذشت (اردو) دیکھو افشاندن۔

اوشانیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن و معنی افشانیدن است دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مولف** گوید که مبدل افشانیدن باشد و مشتمل برہمہ معانیش و مزید علیہ اوشاندن که گذشت و اسم مصدر این ہمان اوشان که مبدل افشان باشد در وضع مصدرش بقاعدۂ مصادر جعلی یاے معروف زیادہ کردند و باصول ما مصدر را اصلی و قیاسی است چنانکه بر اسم مصدر تصریحش کردہ ایم زیرا که اسم این مصدر۔ لغت فارسی زبان است و بقول بعض اوشاندن بدون تحتانی مخفف این باشد (اردو) دیکھو افشاندن

اوشنج بقول سراج بفتح شین معجمہ بروزن و معنی اورنج مبدل اوشنگ و بحوالۂ برہان گوید که بمعنی ارضہ که کرم چوب خوار است و باز گوید که اوشنگ بشین معجمہ و اوتنگ بنون بمعنی ریسمان که قبا و جامہ بران اندازند و فرماید که تحقیق آنست که اوشنج صحیح بدان معنی اونگ است بمدہ چنانکه سابق گذشت **مولف** گوید که لفظ اوشنج در نسخ موجودۂ برہان موجود نیست پس معلوم نیست که از کدام نسخۂ برہان این لفظ را نقل کردہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد اگر استعمال این متحقق شود جزین نباشد که مبدل اوشنگ است و بس که می اید جیم عربی بہ کاف بدل شود اکثر در معربات چنانکه شنگرف زا شنجرف کردند (اردو) دیکھو اوشنگ۔

اوشنگ بقول برہان وجامع بروزن اورنگ ریسمانی باشد کہ در خانہ ہا بندند وجامہ وازار ورو پاک و لنگی وقطیفہ وامثال آن بران اندازند وگاہی خوشہ ہاے انگور نیز ازان آویزند وآن را بعربی معلاق خوانند۔ صاحب سروری بذکر این معنی فرماید کہ اورا آونگ وزرہ ورژہ نیز گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ مرادف آونگ است اما آنچہ صاحب انند بحوالۂ ناصری گفتہ کہ بروزن ومعنی اورنگ است تسامحش بیش نیست زیرا کہ قول صاحب ناصری موافق او نیست **مؤلف** گوید کہ اگر این را مبدل آونگ گیریم کہ بہمین معنی گذشت موافق قیاس است زیرا کہ تاے فوقانی بہ شین معجمہ بدل شود ہمچون رخت و رخش (اردو) دیکھو آونگ۔

اوشنگن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول وفتح ثالث وسکون نون وفتح کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی کاہل وسست دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ این لغت ترکی است صاحب کنز ذکر این کردہ اگر سند استعمال این در فارسی پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان از زبان ترک گرفتہ اند (اردو) کاہل بقول آصفیہ عربی۔ سست مجہول۔ الکسیا۔ احدی۔ کام چور۔ مٹہا۔ آرام طلب (ظفر ۵) اٹھا سکتے ہین وہ رنج ومصیبت کب محبت مین جو کاہل ہین دم اپنا راحت وآرام پر دیتے ہین۔

اوش ولوش بقول برہان وجامع بفتح اول وباے ابجد این لغت از اتباع است بمعنی تجبر وخودنمائی وکر وفر وخودآرائی۔ صاحبان بحر وناصری وسراج

واانند ہم ذکر این کردہ اند مولّف گوید کہ این مبدل ہوش وبوش است۔ ہای ہوز ہوش بدل شد بالف چنانکہ پیون واپیون وہوش در فارسی بمعنی کرّ وفرآمدہ وبوش مرادفش کہ بقول صاحب برہان بمعنی کرّ وفر وخودنمائی است۔ (اردو) کرّ وفر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ شان وشوکت۔ دہوم دہڑکا۔ رعب وداب۔ دہوم دہام۔ (نصیر ۵) شوق گرقلیان کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ ٭ اے مرے سلطان خوبان شب کو کرّ وفر بیت ٭

اوشہ بقول برہان بضم اول بروزن توشہ (۱) نام رستنی است ودوائی وآن باغی وصحرائی ہردومی باشد۔ باغی را مرزہ گویند وآن سبزی است کہ باطعام خورند وصحرائی را بعربی سعتر خوانند۔ صاحبان جامع وناصری وشمس انند ہمزبان برہان۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بہ شین معجمہ گیاہی است دوائی وقیل صمغ لیکن بہر دومعنی آشہ بدون واو نیز گذشت وصحیح بمعنی دوم است نہ اول ہذا غایۃ التحقیق (انتہی) مولّف گوید کہ این لفظ مزید علیہ آشہ باشد کہ معرب آن اُشق است بہ ضم اول وتشدید شین معجمہ کما فی منتہی الارب وما تحقیق کاملش بر لفظ آشہ واشق بیان کردہ ایم کہ صمغ درختی است (اردو) دیکھو آشہ واشق (۲) اوشہ بقول برہان وجامع بفتح اول بروزن عرشہ بمعنی شبنم باشد وآن رطوبتی است کہ شبہا بر سبزہ نشیند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ اگر سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول باشد کہ شبنم بر درخت

ہم صمغ درخت را ماند۔ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو اپشک۔

اوشہنگ بقول برہان و جامع و جہانگیری با ثانی مجہول و کاف فارسی بروزن ہوشمند نام اصلی ہوشنگ است و صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ معنی ترکیبی آن ہوش وہنگ باشد وہوشمند نیز باین معنی است۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ مکرر نوشتہ آمد کہ الف بہا بدل شو دپس ہوشنگ دراصل اوشہنگ بودہ کہ مخفف آن اوشنگ است و مبدل آن ہوشنگ۔ **مولف** عرض کند کہ بزبان فارسی ہوش بمعنی عقل ودانش آمدہ نہ اوش۔ پس اگر استعمال اوشہنگ بالف اول متحقق شود توانیم عرض کرد کہ مبدل (ہوش ہنگ) است نہ بالعکس آن چنانکہ ادعاے خان آرزو ست۔ بالجملہ بہ تحقیق ما اوشہنگ نام پادشاہی کہ معروف بہ ہوشنگ است و بحث آن بجایش می آید۔ ہاے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہپیون و اپیون۔ (اردو) ہوشنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی ہوش وآگاہی و عقل وخرد۔ حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے پوتے کا نام جو پیش دادیون کا دوسرا بادشاہ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا تہا۔ کیومرث کے بعد تخت نشین ہو کر چالیس برس تک حکمرانی کی۔ پیش دادیون کے نزدیک اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ عدل وانصاف اور احسان کی باتین کیا کرتا تہا اور خلق ورداد و دہش کی ترغیب دیا کرتا تہا اسی وجہ سے اس کا ہوشنگ نام ہوا جسے اپنا بخش بہی کہتے ہین۔ پاستانیون کے ایک پادشاہ کا بہی نام تہا۔

اوضاع بقول منتخب لغت عربی است بمعنی حالہا۔ جمع وضع مولف گوید کہ فارسیان بمعنی اطوار وہیأت وصورت استعمال کنند وبصورت اضافت بسوے دنیا بمعنی حوادث دنیا ہم۔ وبمعنی ہیئت وصورت۔ استعمال این بمعنی واحد شود۔ (صائب ؎) پشت من گرم بخورشید قیامت نشود ٭ بسکہ دل سرد ز اوضاع جہانم کردند ٭ (ولہ ؎) می شود برکاملان اوضاع دنیا خوشگوار ٭ تلخی از دریا نہ بیند قطرہ چون گوہر شود ٭ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ "اوضاع را مغشوش کرد" یعنی ہیات وصورت را خراب کرد وفاسد گردانید۔ مخفی مباد کہ در لغت عربی وضع باصطلاح حکما بمعنی ہیات آمدہ چنانکہ صاحب محیط المحیط گفتہ کہ وضع باصطلاح حکما بمعنی ہیأتی است کہ چیزے را بسبب دو نسبت یعنی نسبت اجزاے او باہمدیگر ونسبت اجزاے او بسوے امور خارجہ مانند قیام وقعود وغیرہ حاصل شود (الخ) (اردو) وضع بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ ساخت۔ بناوٹ۔ طور۔ رنگ ڈھنگ۔ صورت۔ شکل۔ ہیئت۔ حالت۔

اوضاع زندگی (استعمال) بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار اسباب خانہ داری کہ بزبان انگلیسی فرنیچر گویند۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ مولف گوید کہ معاصرین عجم در روزمرۂ خود استعمال این کنند واین معنی در اصل مجاز معنی اوضاع باشد باضافت آن بسوے زندگی (اردو) اسباب خانہ داری اردو مین کہہ سکتے ہین لیکن اسمین ایک قسم کی تعمیم ہے۔ آجکل فرنیچر کا استعمال بھی اردو مین ہے بمعنی میز کرسی وغیرہ سامان چوبین بذکر

اوصنه بقول صاحب بول چال مرادف اوده و اطاق که بجایش گذشت. مولف عرض کند که این لغت محاورهٔ حال عرب است (اردو) دیکھو اطاق ۔

اوعا بقول ہفت بفتح اول وسکون واو وعین بعفص بالف رسیده بمعنی باد باشد که بعربی ریح گویند و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند که بعض محققین فارسی ہمین لغت را بہمین معنی به غین معجمه ذکر کرده اند که می آید و بخیال ما ماخذ این بغین معجمه من وجه بدست می آید یعنی مفرس باشد از لغت ترکی اروغ که بقول صاحب لغات ترکی بمعنی باد ہی است که بعد غذا از دہن می برآید ۔ فارسیان این را به ممدوده آروغ گویند پس راے مہمله را حذف کردند والف زائد در آخرش آورده (اوغا) کردند و بمعنی ہوا مستعمل شد ۔ صاحب ہفت که ذکر این به عین مہمله کرد تسامح او بیش نباشد که دیگر کسی از محققین فرس باا و نیست (اردو) ہوا بقول آصفیه فارسی ۔ اسم مونث ۔ باد ۔ باؤ ۔ پون ۔ بیار ۔

اوغا بقول برہان وجامع وسراج واننذ و جہانگیری بفتح اول بروزن غوغا بمعنی باد باشد که بعربی ریح گویند مولف عرض کند که ذکر ما خذ این بر اوعا گذشت که بعین مہمله مذکور شد (اردو) دیکھو اوعا

اوغر بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن گوہر (۱) مجمع سلاطین واشراف وحکام و اکابر باشد و (۲) جاے را نیز گویند که باد بسیار وزد ۔ صاحب سراج بحوالهٔ برہان ذکر ہرد و معنی کرده نسبت معنی ثانی فرماید که بدین معنی آبا دغر است چنانکه بیاید مولف عرض کند که بقول صاحب کنز که محقق لغت ترک است اوغر

بمعنی شان وسعادت وطالع وفال آمدہ پس جز این نیست کہ فارسیان مجازاً بمعنی اول استعمال کردہ اند کہ مجمع سلاطین واشراف واکابر ہم تعلق دارد باشان وطالع و بمعنی دوم مجاز مجاز باشد کہ جاے باد بسیار ہم محل سعادت است (اردو) (۱) مجمع سلاطین یا مجمع اعیان یا مجمع اشراف وغیرہ اردو مین کہہ سکتے ہین (مذکر) (۲) کہلا میدان جہان چارون طرف سے ہوا آے ۔ زیادہ ہوادار مقام (مذکر)

اوفتادن بقول برہان بمعنی افتادن است کہ (۱) از پاے درآمدن و (۲) دور شدن باشد ۔ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ فرماید کہ کامل التصریف باشد و بقول خان آرزو در سراج معروف و فرماید کہ این دلالت صریح دارد کہ افتادن ۔ بالفتح چنانکہ بعضی خوانند غیر واقعی است ۔ صاحب موارد این را مرادف افتادن قرار دہد ۔ بہمہ معانیش مولف عرض کند کہ ما با صاحب موارد اتفاق داریم و جز این نیست کہ مزید علیہ افتادن باشد شامل بر ہمہ معانیش کہ گذشت ۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو بعد الف زیادہ کردہ اند چنانکہ افسانہ و اوفسانہ ۔ صراحت ماخذ افتادن بجایش کردہ ایم (صائب ۵) روشنگر وجود براہ اوفتادن است ؎ در جوئبار سبزی آب از ستادن است (اردو) دیکہو افتادن ۔

اوفتدن بقول اننداکہ بحوالۂ برہان و ہفت قلزم آوردہ مرادف اوفتادن کہ گذشت مولف گوید کہ در برہان و ہفت ازین مصدر اثرے نیست و

محققین مصادر هم ذکر این نکرده اند پس تا آنکه سند استعمالش پیش نشود اعتبار را نشاید و برتقدیر صحت میگوئیم که مخفف اوفتادن باشد بحذف الف پنجم و جا دارد که مرکب از اسم جامد آفت و علامت مصدر ر دن گیریم بزیادت واو بعد الف مصدری ساخته اند و اشارهٔ این بر مصدر افتادن کرده ایم و بدون واو مصدر افتدن هم بجایش گذشته است ـ (اردو) دیکهو افتادن ـ

اوفتن بقول انند که بحواله برهان و هفت آورده مرادف اوفتادن که گذشت ـ مولف گوید که در برهان و هفت نیافتیم و نه سند استعمالش پیش شد و برتقدیر صحت توانیم گفت مرکب است از آفت که بجایش گذشت و علامت مصدر تن و چون در مصدر دو تا جمع شد پس یک تا را حذف کرده افتن کردند و دیگر هیچ (اردو) دیکهو افتادن

اوفسانه بقول برهان باول مضموم و واو مجهول با سین بی نقطه بر وزن قوشخانه افسانه و سرگذشت را گویند و بقول صاحب ناصری و جهانگیری مرادف افسانه که گذشت ـ صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند (پوربهاے جامی ۵) حیدرش گفت من ندارم زر ؛ اوفسانه مخوان و رنج مبر ؛ صاحب سراج فرماید که در برهان بمعنی افسانه نوشته لیکن آفسانه بمده گذشته و تحقیق آنست که الف در فارسی به واو بدل شود اگرچه جمهور از ان غافل بوده اند ـ (انتهی) و بهار بذیل افسانه ذکر این کرده گوید که مشبع افسانه باشد که مراد ش از مزید علیه است مولف را اندرین خصوص با بهار اتفاق است که واو بعد

الف زیادہ کردہ اند وبس چنانکہ مغل ومغول وافتاد واوفتاد (اردو) دیکھو افسانہ۔

اوفگندن بقول موارد مراد ف افگندن کہ بجایش گذشت شامل برہمہ معانیش و بخیال مولف مزید علیہ بزیادت واو بعد الف چنانکہ افتادن واوفتادن (میر خسرو) این سخن گفت و پیکین افشرد ٭ اوفگندش ز زین و مرکب برد ٭ (اردو) دیکھو افگندن

اوفی ورسیتی اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بمعنی بیت العلوم کہ بزبان انگلیسی یونیورسٹی خوانندش مولف گوید کہ اوفی بقول منتہی الارب بمعنی تمام تر ورسا تراست پس معنی لفظی این چیزے است کہ جامع تعلیم وسرتا پا تعلیم باشد ومراد از بیت العلوم کہ انتظام ہمہ امور تعلیم متعلق بدوست واین مفرس باشد بترکیب توصیفی از الفاظ زبان عرب (اردو) یونیورسٹی بقول صاحب آصفیہ (انگلش) اسم مونث۔ مدرسۃ العلوم۔ دار العلوم۔ مدرسۂ اعظم۔ وہ مدرسہ جس مین جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دئے جاتے ہون (انتہی) ہماری تحقیق مین یونیورسٹی اوس مجلس اعلی کا نام ہے جس مین تعلیم کے متعلق اعلی انتظام ہوتا ہے اور یونیورسٹی خود کوئی مدرسہ نہین ہے جس مین تعلیم ہوتی ہو بلکہ وہ منتظم تعلیم ہے جس کو زبان عرب مین بیت العلوم کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے غور نہین فرمایا ہے۔

اوقات بقول منتہی الارب بزبان عرب جمع وقت است و وقت بالفتح بمعنی زمان وہنگام چیزے وفرماید کہ آن نام مقدارے از زمانہ است مولف عرض کند کہ فارسیان بترکیب خود این را بامصادر فارسی مرکب ساختہ استعمال کنند چنانکہ در ملحقات

می آید و استعمال مجروش بمعنی خود است۔ ظہوری ؎ ہمہ اوقات من بعشق پراست ہٗ گشتہ خالی ز روز و شب سالم ٭ (اردو) اوقات بقول امیر وقت کی جمع (مذکر) رشک ؎ دعا خدا سے ہے اوقات خمسہ مین اے رشک ٭ کہ دست دل نہ ہو دامان پنجتن سے جدا ٭

اوقات پوچ شدن (استعمال)

بقول بہار و اننذ کنا یہ از اوقات ضائع شدن (میرزا صائب ؎) چند اوقات بتعمیر صدف پوچ شود ٭ گر بفکر دل روشن گہر افتم چہ شود ٭ مولّف گوید کہ پوچ بواو معروف وجیم فارسی بقول بہار ہر چیز بے مغز و میان تہی و بے معنی باشد چنانکہ بیاید (اردو) اوقات ضائع ہونا اردو مین کہہ سکتے ہین جیسے فقرہ ؎ آج تمام دن میرے اوقات ضائع ہوئے'' امیر نے اوقات ضائع کرنے کا ذکر کیا ہے اور یہہ اوس کا فعل لازمی ہے۔

اوقات پوچ کردن (استعمال)

بقول بہار و اننذ کنا یہ از اوقات ضائع کردن مولّف گوید کہ متعدی اوقات پوچ شدن باشد کہ گذشت (میرزا صائب ؎) اوقات خود بفکر عطا پوچ میکنی ٭ دروا دلے کہ رو بقفا می توان شدن ٭ (اردو) اوقات ضائع کرنا بقول امیر فضول اور بیکار کامون مین وقت کہونا (منیر ؎) منیر اوقات ضائع کی عبث غزلون کے کہنے مین ٭ ارے نادان مدّاح شہ لولاک ہونا تہا ٭ فقرہ امیر'' دو گہری بیٹہکر پڑہا نہین جاتا ادہر اودہر اوقات ضائع کرتے پہرتے ہو''۔

اوقات را سنجیدن (استعمال) بمعنی

(۱۹۷)

اندازہ کردن اوقات باشد (عرفی ؎)
اوقات حیات خویش را سنجیدم ٭ ہر وقت
کہ در خواب گذشت آن بہ بود ٭ (اردو)
اپنے اوقات کا اندازہ کرنا اردو مین کہہ
سکتے ہین ۔ مذکر ۔

اوقات سیاہ کردن (استعمال) بقول
بہار و آنند کنایہ از اوقات ضائع کردن ۔
مولف عرض کند کہ مرادف (اوقات
پوچ کردن) باشد ۔ (میرزا صائب ؎)
اوقات خود ز مشق پریشان سیاہ کرد ٭ چلی
کہ نسخہ زان خط شبرنگ برنداشت ٭ (اردو)
دیکھو اوقات پوچ کردن ۔

اوقات شریف بین کہ چون می گذرد
مقولہ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و از معنی
و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ
فارسیان چون کسی را بینند کہ در لہو و لعب
و مزخرفات مشتغل است یا کسی را بہ اشغال
حسنہ بینند ۔ بصورت اول تنبیہاً و بصورت
ثانی تحسیناً این مقولہ را استعمال کنند (اردو)
جب کسی شخص کے اوقات برے کامون مین
صرف ہوتے ہین تو اوس کی نسبت کہا
جاتا ہے " اوقات ضائع کرتے پہرتے ہین "
امیر نے (اوقات ضائع کرنا) پر اسکا ذکر
فرمایا ہے اور بصورت ثانی دکن مین
کہتے ہین " سبحان اللہ آپ کے اوقات کا
کیا پوچہنا " اون کے اوقات معمور ہین "

اوقات مکن ضائع و تنہا منشین مقولہ
صاحبان امثال فارسی و خزینۃ الامثال
ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل
استعمال سکوت ورزیدہ مولف گوید
کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ در صحبت
بدان می مانند و اوقات خود را ضائع و
خراب می کنند پس تہدیداً این مقولہ استعمال
کنند مقصود آنکہ تنہا منشین تا از صحبت

بدان محفوظ مانی که سبب تضیع اوقات تست (اردو)	دکن میں کہتے ہیں "بری صحبت سے تنہائی بھلی"

اوقطاریون بقول برہان وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی وفتح قاف وطائے حطّی
بالف کشیده وکسر رائے قرشت وتحتانی مضموم به واو ونون زده به لغت یونانی غافت
راگویند وآن گلی است که دراز وکبود ولاجوردی باشد وشاخ وبرگ وگل آن
تمام تلخ است دارالثعلب را نافع بود۔ صاحب محیط بر اوقطاریون حوالۂ غافت
داده وبر غافت فرماید که اسم عربی۔ بفتح غین والف وفتح فا وسکون تائے فوقانی
بروزن آفت وبکسر فا وسکون تا مثلثه نیز آمده وہمین مشہور است بیونانی اوقطاریون
واوقیمویس وبلاطینی اوتظوری وببربری اگرسومنه وبفارسی گل خله نامند ونبات
آن را حشیشة الغافث وشجرة البراغیث وشوکه منتنه گویند وآن از گیاہاے
خاردار است وگل آن کبود وطولانی مثل گل نیلوفر وجمیع اجزاے آن بسیار
تلخ واز صبر تلخ تر وحرارت چندان ندارد واکثر مستعمل گل آن وعصارۂ آن است
وقوت آن تا سه سال باقی می ماند بهترین آن فارسی است که از کوہستان شیراز
آورند۔ گرم در اوّل وخشک در دوم وبرعکس نیز گفته اند۔ ملطّف ومقطّع وجالی
بلا حدّت وبلا حرارت ظاہر ودران قبض اندک وعفوصت وتلخی شدید ومفتّح سدد
جگر وطحال ومنقّی مجاری آن ومسہل اخلاط سوخته ومدر بول وحیض وشیر وعرق است
ومنافع بسیار دارد **مولّف** عرض کند که از بیان صاحب محیط ظاہر شد که اوقطاریون
لغت یونانی است پس انچه صاحب انند این را عربی گفته تسامح اوست یا غلطی

کاتبش کہ بجاے حروف علامت زبان یارا عین نوشتہ وشک نیست کہ ہمین نام یونانی زبان درفارسی مستعمل ومشہورتر است ازگل خلہ (اردو) اطباے یونانی مین اس دوا کا مشہور نام غافث ہے۔ صاحب جامع الادویہ لے اس کا ذکر کیا ہے اور فوقانی آخر کے عوض ثاے مثلثہ سے نقل کیا ہے۔ محیط اعظم مین بہی ایسا ہی ہے لیکن حلیۂ لفظ کے بیان مین صراحت کی گئی ہے کہ آخر مین تاے فوقانی ہے نہ ثاے مثلثہ۔

اوقنوت بقول جامع کنایہ از صبح کاذب۔ حیف است کہ تصریح حلیۂ لفظ نکرد و دیگر کسی از محققین فرس با او نیست ہولف گوید کہ از غلطی کتابت باشد کہ (اول قنوت) را (اوقنوت) نوشت۔ صاحب جامع کہ پابند ردیف است این را بعد (اول فرد) جا داده و این دلیل حذف لام است بسہو کتابت واگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مخفف (اول قنوت) باشد بہ تخفیف لام (اردو) دیکہو اول قنوت۔

اوقیمن بقول برہان بفتح اول وقاف ومیم وسکون ثانی وتحتانی ونون بیونانی نوعے از ریحان کوہی است کہ آنرا بادروج خوانند۔ گویند کہ اگر آن را بخایند و درآفتاب نہند کرم بسیارے ازان تولد کند وبکسر قاف ہم بنظر آمده است کہ بر وزن لرزیدن باشد۔ صاحب محیط بر بادروج فرماید کہ بفتح با والف وسکون دال مہملہ وضم راے مہملہ وسکون واو وجیم اسم نبطی است ومعرب آن باذروج بذال معجمہ وبعربی حوک وبیونانی اوقیمن وبفارسی ترہ خراسانی وبہندی بابری وبنگلی تلسی گویند وآن نوعی از ریحان کوہی است گرم در اول تا دوم وخشک در اول اوی

وبا رطوبت فضلیہ شاید کہ ترطیب آن تا دوم رسد وگفتہ اند کہ درین دو اقوال استضاده است
و دران تجفیف رطوبات سایلہ بسبب یبس آن وقبض و اسہال خلط و انضاج وتحلیل ونفخ است
و مفرح و مقوی دل و قوت شامہ و فم معدہ و مبہی و مدر شیر و بول و حیض و منافع بسیار
دارد (اردو) جنگلی تلسی بقول صاحب جامع الادویہ ایک قسم کی گھاس ہے مثل
تلسی کے مولف عرض کرتا ہے کہ تلسی کا بیان آفرنجمشک پر اور کالی تلسی کا
بیان الطپر گزرا ہے۔

اوک بقول برہان وجامع بضم اول وسکون ثانی مجہول وکاف بروزن غوک نام قلعہ ایست
مابین فراہ وسیستان۔ صاحبان جہانگیری وناصری وسراج ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب
انند تصریح کردہ کہ باین معنی بکاف تازی است۔ صاحب سروری از شیخ آذری
سند آوردہ ؎ از ولایات سیستان در اوک ٭ بود نیکو زلے کہ رشتی دوک ٭ مولف
عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آرک است کہ بترکی قلعہ را گویند وفارسیان بقاعدہ
خود راے مہملہ را بواو بدل کردہ اند ہمچون کلار وکلاو وبرمرو برمو۔ پس این مفرس باشد
(اردو) فارسی مین ایک قلعہ کا نام اوک ہے جو فراہ اور سیستان کے مابین واقع ہے

اوکار بقول انند بحوالہ برہان وناصری بروزن افکار لغت فارسی است بمعنی
جراحت پشت چارواد دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد در برہان وناصری بکاف
عربی نیافتیم مولف گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح کاف تازی وعجمی نکرد اما از
طرز بیانش معلوم میشود کہ مقصودش از کاف عربی است زیراکہ در ذیل لغات

کاف تازی آوردہ و اوگار بہ کاف عجمی علیحدہ ازین بیان کردہ وبخیال ما نساخ صاحب انند بیش نیست کہ اوکار را بہ کاف عربی باین معنی آوردہ زیرا کہ کسی از محققین فرس با او نیست وبحث کامل این بر اوگار بہ کاف فارسی می آید اگر این لفظ را صحیح تسلیم کنیم توانیم عرض کرد کہ بقاعدۂ تبدیل حروف کاف فارسی را بہ کاف عربی بدل کردہ باشند چنانکہ گند و کند (اردو) دیکھو اوگار۔

اوکر | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث لغت فارسی است بہ معنی گودی کہ جولاہگان وقت بافتن جامہ ہر دو پا را دران گذارند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح نکرد کہ بہ کاف تازی است یا عجمی اما چون این لفظ را ذیل لغات کاف تازی آوردہ است مقصودش جز کاف عربی نباشد اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ این مفرس آگرا است کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت غار ومسکن شیر و پلنگ است فارسیان الف دوم را بواو بدل کردہ بمعنی خاص استعمال کردہ اند چنانکہ تاغ و توغ۔ آرنج و وارنج۔ (اردو) وہ گڑھا جس مین جلاہے اپنے پاؤن رکھہ کر پارچہ بافی کا کام کرتے ہین۔ مذکر۔

اوکنج | بقول صاحب جامع بروزن شطرنج پشیمانی وندامت۔ صاحبان ناصری وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صراحت نہ نشد کہ کاف فارسی است یا عربی واز طرز کتابت صاحب جامع کہ برای کاف فارسی سہ نقطہ بہ تحت آن می گذارد و کاف عربی را معرا می نگارد معلوم می شود کہ بکاف عربی است و صاحبان جہانگیری و

سراج و سروری البتہ تصریح کردہ اندکہ بکاف عجمی است و بخیال ماہم بہ کاف عجمی صحیح است و ما تحقیقش بر لفظ آو گنج بیان کنیم (اردو) دیکھو او گنج۔

اوکندن بقول جامع ہمچو اگندن۔ صاحبان ناصری و لوادر و ہفت ہم بدون تصریح کاف عجمی و عربی ذکر این کردہ اند و از طرز کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بکاف عربی است امّا صاحبان سروری و جہانگیری تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی است **مولف** عرض کند کہ مبدل افکندن است کہ بجایش گذشت کہ فا بہ واو بدل شود ہمچون فرّخج و ورّخج و بہ تحقیق ما بہ کاف عربی صحیح است چنانکہ صراحت ماخذ این بر افکندن کردہ ایم (اردو) دیکھو افگندن۔

اوکو بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن کوکو بوم را گویند و آن پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد۔ صاحبان ناصری و سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ہیچ صراحت نشد کہ کاف فارسی است یا عربی امّا از تخمیص کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بہ کاف عربی است **مولف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی اُگُو بہ ضمتین بوم باشد بدون واو اوّل پس فارسیان بکثرت استعمال واو بعد الف برای اظہار ضمہ زیادہ کردہ اند و بس چنانکہ اُفتاد و اوفتاد۔ (اردو) اُلّو بقول امیر سنسکرت۔ اسم مذکر۔ بوم۔ یہہ چڑیا ویرانوں میں رہتی ہے اور بہت ہی منحوس مشہور ہے۔ مصحفی ؎ رات کو سنکے صدا دشمن کی پُکہہ اُٹھے وہ کہیں اُلّو بولا ؎

اوگ بقول برہان و جامع کہ بذیل اوک (بکاف عربی) آوردہ بفتح اوّل و سکون

ثانی وکاف فارسی بمعنی اوج است کہ در مقابل حضیض باشد و اوج معرّب آنست۔ صاحبان جہانگیری وناصری وسروری وانند وسراج ہم ذکراین کردہ اند مولّف گوید کہ ما تحقیق ماخذاین برمعنی اوّل لفظ اوج کردہ ایم (اردو) دیکھو اوج۔

اوگار بقول برہان بروزن ومعنی افگار است کہ (۱) جراحت پشت چارواباشد و(۲) زمین گیر وبجا ماندہ و(۳) آزردہ را نیز گویند وفرماید کہ باید دانست کہ در لغت فارسی چنانکہ بای ابجد بہ واو تبدیل می یابد فای سعفص نیز تبدیل می یابد چنانچہ در فوائد گذشت۔ صاحبان انند وہفت تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی ست وازطرز کتابت صاحب جامع ہم کاف فارسی مستفاد می شود۔ صاحب رشیدی این را ذیل افگار نوشتہ مولّف گوید کہ مبدّل ومرادف افگار است چنانکہ صاحب برہان گفتہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فرنج وورنج وصراحت ماخذ افگار بجایش گذشت (اردو) دیکھو افگار۔

اوگنج بقول برہان بروزن شطرنج ندامت وپشیمانی را گویند۔ صاحبان جہانگیری وسروری وسراج تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی است وصاحبان ناصری وشمس وہفت وانند ہم ذکراین کردہ اند ولیکن از تصریح مذکور سکوت ورزیدہ مولّف عرض کند کہ بقول صاحب برہان آگنج بہ کاف عربی مفتوح بمعنی بیرون کشیدہ باشد وآو مخفف آو بمعنی آب بجایش گذشت پس آوکنج بہ کاف عربی بمعنی آب بیرون شدہ ومراد از پشیمانی توان گرفت کہ شخص پشیمان آب آب می شود اگر کاف فارسی گیریم گنج

بالضم بقول برہان بمعنی گنجایش از گنجیدن و درآوردن و در آمدن چیزے در جای تنگ پس بخیال ما معنی اوگنج بہ کاف عربی اقوی باشد باعتبار معنی و فتح اولش کہ بروزن شطرنج آمدہ والکاف فارسی ہم معنیش گشان گشان درست می شود بہ تکلف و اندرین صورت ضمۂ کاف لازم ہمین وجہہ باشد کہ محققین ناواقف از ماخذ بکاف فارسی آوردہ اند وبعض بہ کاف عربی (اردو) ندامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ شرمندگی خجالت۔ انفعال۔ پشیمانی۔ پچھتاوا۔ تاسف (انیس ؒ) بے دفن ہے فرزند ندامت پڑی ہے ٭ ہم چھپتے ہین اور وہ دہوپ مین لاش اوس کی پڑی ہے ٭

اوگند | بقول برہان بروزن و معنی افگند است۔ ماضی افگندن و انداختن بخیال **مولف** ضرورت نداشت کہ بیانش کنیم۔ باتباع محققین فرس جا دادہ ایم۔ مخفی مباد کہ ہمین لفظ بہ فتح کاف فارسی و نون مفتوح مضارع ہم باشد از ہمان مصدر و بیان مصدر این می آید۔ (اردو) اوگندن کا ماضی اور مضارع دیکھو اوگندن۔

اوگندن | بقول برہان بروزن و معنی افگندن و انداختن باشد و بقول جہانگیری و سروری بہ کاف عجمی است۔ صاحبان ناصری و نوادر و انند و ہفت ہم ذکر این کنند ولیکن از تصریح مذکور ساکت۔ صاحب موارد این را مرادف افگندن قرار دہد بہمہ معانیش۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید **مولف** عرض کند کہ مبدل افکندن باشد کہ بجایش گذشت فا بہ واو بدل شد ہمچون افگار و اوگار و تحقیق کاف بر افگندن کردہ ایم (اردو) دیکھو افگندن۔

اوگنیدن | بقول نوادر و موارد مرادف
اگلندن که گذشت شامل بر همه معانیش ۔
صاحب سروری هم ذکر این بذیل اوگندن
کرده مرادفش قرار می دہد (مولوی معنوی
ع) حاجب آورد بغفلت سوے من ٭
او گنیدش موکشان درکوے من ٭ مولف
عرض کند که ظاهر است که اصل این افگندن است
وہمہ را انجا بیان ماخذ کردہ ایم پس جزین نیست
که اندرین مصدر بقاعدہ مصادر جعلی یاے
معروف قبل علامت مصدر زیادہ و
فارا به واو بدل کردہ اند ہمچون فرنج
و ورنج (اردو) دیکھو افگندن ۔

اوّل | بقول صاحب منتخب به تشدید واو نخستین و آغاز مولف گوید که لغت عرب است
و فارسیان بترکیب خویش استعمال این کردہ اند که در ملحقات می آید (ظهوری
ع) درمحبت انچه میگوئیم اوّل می کنیم ٭ پارهٔ بیش است ازگفتار ما کردار ما ٭
(اردو) اوّل بقول امیر۔ عربی۔ ابتدا۔ آغاز (آتش ع) آنکلے تھے کدھر سے
کہان یان سے جائین گے ٭ اوّل کی کچھ خبر تھی نہ ہمکو اخیر کی ٭

اولاد | بقول برہان و جہانگیری بضم اوّل بروزن فولاد نام دیوے بودہ است
در ماژندران ۔ صاحبان جامع و سراج هم ذکر کردہ اند۔ صاحب ناصری فرماید
که بروزن پولاد نام راہ دار مازندران بودہ است ۔ صاحب انند ہمزبان
ناصری (حکیم فردوسی ع) گرفت او کمر بند دیو سپید ٭ چو ارژنگ و غندی و اولاد
و بید ٭ (اردو) اولاد۔ ایک دیو کا نام جو ماژندران مین تہا۔ مذکر۔

اوّل اردی بہشت | اصطلاح ۔ بقول
صاحب ضمیمہ برہان روز اوّل ماہ دوم است

از بہار کہ اوّل ثور است و ماہ فروردین
را نیز گویند کہ اوّل حمل باشد باعتبار آنکہ
اوّل اوست و بعد ازان اردی بہشت
صاحب شمس فرماید کہ اوّل اردی بہشت
حمل باشد کہ آن راہندیان بیساکھہ
گویند و آن یک ماہ پیش از اردی بہشت
و کمال بہار (سعدی سہ) اوّل اردی
بہشت ماہ جلالی ٭ بلبل گویندہ بر منابر
قصبان ٭ (اردو) موسم بہار کے دوسرے
مہینے کے پہلے روز کو فارسی مین اول اردی
بہشت کہتے ہین -

اوّل اندیش و انگہی گفتار - پای پیش آمد است و پس دیوار

مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند
ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت
مولّف گوید کہ این شعریست کہ صورت
مقولہ گرفتہ است و مقصودش آنکہ آدمی را
باید کہ اوّل اندیشہ کند و بعدہ گفتار چنانکہ
پایہ دیوار مرتبہ اوّل دارد و سر آن دیوار
ساختہ می شود یعنی دیوار بمرتبہ دوم است
فارسیان این را برای کسی استعمال کنند کہ بیہودہ
گوئی کند و بدون غور حرف زند - (اردو)
دکن مین کہتے ہین " پہلے سوچو پھر کہو "
سوچ بچار کر کہا کرو "

اوّل بآخر نسبتی دارد

مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن
ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی و محلّ
استعمال ساکت مولّف گوید کہ فارسیان
چون بینند کہ کسی در امرے آغاز کردہ و
ابتدا ایش قبیح است این را بحق او استعمال
کنند مقصود آنکہ چون آغاز این کار قبیح است
انجامش ہم قبیح باشد چنانکہ " سالی کہ نکوست
از بہارش پیدا است " فرق درین ہر دو مثل

ہمین قدر است کہ استعمال آخر الذکر برائے خوشحالی وکار نیک مخصوص۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جب آغاز ایسا ہے تو انجام کیا ہوگا" یعنی ابتدا ہی مین نقصان اور خرابی ظاہر ہوتی ہے تو آخر پر اور خرابی ہوگی نیز کہا جاتا ہے "جیسا آغاز ویسا انجام" "اٹھان ہی سے انجام ظاہر تہا" "بُرے آغاز کا بُرا انجام"

اوّل بخش بعد ازان گوکہ بے نمک است مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال سکوت ورزیدہ اند مولّف عرض کند کہ فارسیان چون بینند کہ کسی قبل تجربہ وآزمایش بر چیزے رائے قائم کند وانگشت اعتراض می نہد پس بحق او این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "سمجھ کر اعتراض کرو" "کڑوا ہے یا میٹھا چکھہ تو لو" "نمک کو کہٹا کہتے ہو" یعنی بغیر چکھنے کے حکم لگاتے ہو۔

اوّل برج اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است کنایہ از حمل۔ صاحب موید این را ذیل لغات عربی آوردہ مولّف گوید کہ این اصطلاح اگرچہ از دو کلمہ (یعنی اوّل وبرج) مرکّب است وہر دو کلمہ عربی زبان است امّا ترکیبش فارسی است کہ قلب اضافت توصیفی برج اوّل باشد وجا دارد کہ حرکت اوّل را اضافی گیریم بدین سبب کہ برج حمل در حساب منجمین اوّل ہمہ بروج است لہذا فارسیان حمل را اوّل برج خوانند دیگر ہیچ (اردو) حمل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ آسمان کا پہلا برج جو میڈہے کی شکل کا ہے

اوّل بسم اللہ غلط مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند

ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت
مولف گوید کہ فارسیان چون بینند کہ کسی
در امرے آغاز کند و در ابتدا از و خطائے
واقع شود بحق او این مثل را زنند مقصود
آنکہ ابتداے کارے کہ غلط است نتیجۂ آش
معلوم (اردو) بسم اللہ ہی غلط۔ بقول
صاحب آصفیہ۔ محاورہ۔ پہلے ہی کام مین
چوک۔ چھوٹتے ہی غلطی۔

اوّل بنا بود | استعمال۔ صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر
این کردہ گوید کہ بمعنی " در ابتدا ار
این مقرر بود "۔ مولف عرض کند کہ باید
کہ لفظ اوّل را بدون کسرۂ آخر خوانیم و
اصل این (بناے اوّل این بود) یعنی
قلب اضافت توصیفی است (اردو)
ابتدا ایسی ہی تھی۔

اوّل بہا مشک بہا | مقولہ۔ صاحبان
بحر و انند بحوالۂ غیاث این را آوردہ اند
و فرمایند کہ این مقولہ در محاورۂ سوداگران
با این معنی کہ فروختن متاع بعوض قیمتی کہ
خریدار اولین میدہد بہتر است۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال
ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف گوید کہ بہاے این مقولۂ فرس
بر تجربۂ تجار است مقصود این است کہ
قیمت اوّل۔ بہاے مشک دارد یعنی
خریدارے کہ اوّل ہمہ تعین قیمت می کند
بہتر باشد از دیگر خریداران۔ (اردو)
پہلا مول سونے کا تول " دکن مین مستعمل ہے
اور وہ اس فارسی مقولہ کا ٹھیک ترجمہ
ہے اور بالکل ہم معنے۔

اوّل پیالہ۔ درد | مثل۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات گوید کہ فارسیان این
را بجائے زنند کہ ابتداے معاملت

خوب نباشد۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی
واحسن ہم ذکر این کرده اند ولیکن از بیان
معنی و محل استعمال ساکت مولّف گوید که
باید که اوّل را باضافت گیریم و این مرادف
(اوّل بسم اللہ غلط) باشد که گذشت۔
دُرد عموماً در آخر پیاله یعنی بہ تحت پیاله
می باشد۔ ہرگاه در اوّل پیاله درد
پیدا شود۔ باید دانست که ہمه پیاله
پر از دُرد است مقصود آنست که چون
خرابی کار در آغازش ظاہر شود دلیل
آنست که انجامش ہم بخیر نباشد زیراکه
بنائے فاسد است (اردو) دیکھو
اوّل بسم اللہ غلط۔

اوّل جنگ آخر آشتی مقوله۔ صاحب
محبوب الامثال ذکر این کرده ولیکن از
بیان معنی و محل استعمال ساکت مولّف
گوید که فارسیان این مقوله را بجای استعمال کنند
که درمیان دو کس نزاعی واقع شود مقصود
شان این است که اختلاف دو کس
اوّل نوبت بجنگ آرد ولیکن در آخرش
صلح می شود یعنی چون مردمان جمع آیند و
آتش غضب فریقین را فرو نشانند نزاع
به مصالحت گراید مقصود از استعمال این
مقوله آن باشد که نوبت بجنگ نیاوردن
و نظر بر انجامش کردن و از ابتدا سعی
در صلح کردن اولی است (اردو)
دکن میں جب دو شخص لڑتے ہیں تو لوگ
کہتے ہیں "آج لڑتے ہیں مگر کل ملجائیں گے"
اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک لڑائی
طوعاً و کرہاً آخر صلح پر ختم ہو جاتی ہے یعنی
فریقین سے جب کسی ایک کی طاقت گھٹتی
ہے تو وہ صلح کا طالب ہوتا ہے اور
کسی نہ کسی طرح پر فریق غالب سے صلح
کر لیتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ اسی میں

خیر ہے۔

اوّل خویش بعدہ درویش مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت مولّف عرض کند کہ معنیش آنکہ آدمی را باید کہ اوّل نگہداشت و رعایت اقربائے خویش کند و بعدہ اغیار را بنظر عنایت ملحوظ دارد۔ فارسیان چون بینند کہ کسی در رعایت اغیار مشغول است و از اقربا بے خبر پس این مقولہ را استعمال کنند و چون کسی را بینند کہ با اقربائے خود مراعات میکند گویند کہ درست میکند کہ اوّل خویش است و بعد از ان درویش (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین مستعمل ہے۔ آمیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے یعنی پہلے اپنے اعزّہ کے ساتھہ سلوک کرنا چاہیے اس کے بعد اغیار سے۔ صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے "پہلے اپنا پھر پرایا" "پہلے گھر مین پھر مسجد مین" "اوّل خویشان بعد درویشان" عربی مین اسی مقولہ کا ترجمہ ہے "الدار ثم الجار"

اوّل دشت اصطلاح۔ بقول بہار باضافت و شین معجمہ سودائے اولین کہ در عرف ہند آنرا بوہنی گویند و این را اہل حرفہ شگون نیک شمارند و این مرادف دست فال است کہ دست لاف قلب آنست (میر محمد افضل ثابت ؎) اول دشت بسودائے جنون برخیزد ٭ خود فروشی چہ کند جلوۂ او در بازار ٭ (امیر نجات ؎) نوروز شد اے اہل وفا اول دشت است ٭ یعنی زلبے آب وہوا اوّل دشت است ٭ و فرماید کہ دور نیست کہ در اصل ترکیب محمول بر قلب

و دست بسین مہملہ بود بہ معنی نوبت اوّل کہ
بکثرت استعمال با ضافت و بشین معجمہ شائع
شدہ و شہرت گرفتہ و می تواند کہ بشین معجمہ
از تصحیفات نسّاخ بود و اللہ اعلم (انتہی)
صاحب انند نقل بر دارش۔ صاحبان
بحر و وارستہ ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولّف**
گوید کہ تبدیل سین مہملہ بہ شین معجمہ در فارسی
آمدہ چنانکہ کستی و کشتی و سار و شار پس
جا دارد کہ اصل این بر قیاس بہار بہ سین
مہملہ باشد۔ صاحب ساطع بر بوہنی فرماید
کہ لغت ہندی است بمعنی سوداے اولی
کہ استادان حرفہ و اصناف بر نقد کنند و
آنرا در فارسی و ستلاف خوانند و بخیال ما
شک نیست کہ اوّل دست بہ سین مہملہ اصل
این است و جا دارد کہ این را مرکب اضافی
گیریم کہ اضافت اوّل بے محل نباشد یعنی
سوداے اوّل کہ بدست رسد (اردو)
بوہنی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث
اوّل بکری۔ وہ دام جو دکان کھول کر
سب سے پہلے غلہ مین پڑین۔

اوّل دشنام شدن | استعمال یعنی
آغاز دشنام شدن و ابتدا شدن آن
باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ے) کردم
آخر نفس و اول دشنام نشد ٭ غلط است
انیکہ دعا را اثرے می باشد ٭ (اردو)
گالی گلوچ کا شروع ہونا۔ اردو مین کہہ سکتے ہین

اوّل دم نقد مطبخی را | مثل۔ صاحب
خزینہ ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی
و محلّ استعمال ساکت۔ **مولّف** گوید
کہ (۱) فارسیان چون بینند کہ کسے
از کارپردازان در کار مفوضۂ خود
کہ ازان مالک است بطور جائز مستفید شد
فارسیان این مثل را الحق او زنند یعنی
مطبخی بوے خوش طعام را اول (با) اصل کند

وازان ذوق بر دارد و مالک مطبخ ازان
محروم و استعمال این مثل بر خوش بخی مطبخی
هم میشود مخفی مباد که دَم در ینجا بمعنی بو باشد
که بعربی شم خوانند و نقد صفت دم بمعنی
مهیا وانیهم متعارف است که حوالی سرپوش
دیگ را به آرد گندم بند کنند تا هوا داخل
نشود و دیگ جوش نزند - هرگاه دیگ
تیار شود مطبخی آن را جدا کند و نوش جان
فرماید و آن بغایت خوشبو همچون نان لطیف
پخته میشود و این عادتاً حق اوست - پس
ازین مثل اشارهٔ این دستور العمل هم
پیدا میشود که پیش ازانکه مالک دیگ از دیگ
متمتع شود مطبخی ذوق آن برمیدارد و اهم
رسم و عادت است که مطبخی چون دریافت
کند که دیگ تیار شده است یک دو لقمه بطور
چشنگ می خورد تا مطمئن شود که نقصانے
دران باقی نماند پس ازین مثل اشارهٔ

این رسم هم پیدا است دارد و (۱)
جب کسی کارندے کو آقا کے سرمایہ سے
جائز طور پر منتفع پاتے ہین تو دکن مین کہتے
ہین " پانچون انگلیان گھی مین " اس کے
متعلق ایک نقل مشہور ہے کہ کسی ایک امیر نے
اپنے ایک کارندے کو عمدہ گھی خرید
کرنے کے لئے قصبات پر بھیجا - خریدارون کی
یہہ عادت ہے کہ گھی کے گھڑے مین اپنی
ایک انگلی ڈالکر اوس کا ذائقہ معلوم کرتی ہین
اور امتحان کہ گھی عمدہ ہے یا کچھہ آمیزش
رکھتا ہے - گھی کا مالک اس طرز عمل کو
جائز قرار دیتا ہے اور معترض نہین ہوتا
اسی طریقہ پر ان حضرت نے یہہ کیا کہ بعوض
ایک انگلی کے اپنی پانچون انگلیان گھی مین
ڈبوئین اور پھر امتحان کے لئے نوش جان
فرمایا - اسی طرح آپ کا عمل بغرض
امتحان ہر ایک گھڑے سے رہا اور ایک

بڑی مقدار مین گھی چٹ کر گئے۔ گھی کا مالک ہنسنے لگا اور کہا کہ میرا گھی بکے یا نہ بکے لیکن آپ کے پانچون انگلیان گھی مین ہین اس دن سے یہہ جملہ ضرب المثل ہوا اون چالاک کارندون کے لئے جو جائز طور پر اپنے مالک کے کاروبار سے خود بھی متمتع ہوتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اس کہاوت کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنون مین۔ مختار کل اور ہر طرح بن آنا پر اکتفا کی ہے (۲) چشنک کا لطف باورچی پاوے۔ مالک چولہے مین جاوے " یہہ دکن مین مستعمل ہے بعض اناث یون کہتی ہین " دم کا آٹا ماماجی کے باپ کا مال " یعنی ماماجی جو باورچن ہین اوس پر حق رکھتی ہین اور بے تکلف نوش جان فرماسکتی ہین۔ بعض اہل دکن کہتے ہین " دیگ کا مزا باورچی جانے " اس کا یہہ مطلب ہے کہ حقیقی ذائقہ گرم گرم چشنک سے باورچی ہی کو حاصل ہوتا ہے نہ مالک دیگ کو۔ دکن مین یہہ کہاوتین صرف باورچی ہی کے لئے سنی گئی ہین اور معنی اول مین اس کا استعمال نہین سنا گیا۔

اوّل ذائقہ مطبخی را | مثل۔ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ این ہمان مثل است کہ گذشت بہ تغیر بعض الفاظ۔ دیگر ہیچ۔ ما از معاصرین عجم مثل اوّل الذکر را شنیدیم (اردو) دیکھو " اوّل دم نقد مطبخی را "

اوّل شب | استعمال۔ بقول بحر و بہار در اصل ترکیب اضافی است لیکن بکثرت استعمال اضافت حذف شد چنانکہ نیم شب و جز آن کہ مقطوع الاضافت است۔ (نظامی ۵) چو اول شب آہنگ خواب آورم ٭ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ٭

مولف گوید که فکّ اضافت است و با اضافت
هم مستعمل چنانکه بهار از قدسی سند آورده
(۵) چون سر زلفش بدستم افتد از
خود میروم ٭ همچو طفلان اوّل شب خواب
می آید مرا ٭ (اردو) اول شب (مونث)
اردو مین کہہ سکتے ہین رات کا پہلا حصّہ
(مذکر)

اوّل شب میکشند مفلس چراغ خویش را

مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی
و احسن ذکر این کرده اند ولیکن از بیان
معنی و محلّ استعمال ساکت مولف عرض
کند که مقصود ازین مثل آنست که مفلس و
تنگدست از بے مایگی مجبور است که چراغ
خود را اوّل شب خاموش کند و روغن
چراغ برای آینده نگاه دارد و همچنین است
طرز عملش در دیگر چیزها - فارسیان چون
کسی را محتاط بینند یا خانه را بے چراغ
این مثل را بحق او زنند - (اردو) دکن
مین کہتے ہین "مفلس کے گھر اندھیرا"
مفلس کا چراغ جگنو"

اوّل طعام بعده کلام

مقوله - صاحبان
خزینه و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال
ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و
محلّ استعمال ساکت مولف گوید که فارسیان
چون بینند که کسی در اثنائے طعام گفتگوے
مسلسل میکند پس برائے منع کردنش از
کثرت کلام این مقوله را استعمال کنند مقصود آنکه
ترا باید که اوّل طعام خوری و بعد ازان
گفتگو کنی و نیز استعمال این مقوله بوقتے
کنند که طعام بر سفره مهیّا شود و سلسله
کلام منقطع نشود - مقصود آن باشد که بحث
و کلام بر وقت دیگر می توان کرد و طعام
را سرد نباید کرد (اردو) دکن مین
کہتے ہین "اول طعام بعد کلام" امیر نے

فارسی مثل کو لفظ بلفظ نقل فرمایا ہی اسلئی
کہ اردو مین بہی مستعمل ہی آپ فرماتے ہین کہ
جہان کوئی کہانے مین باتین بہت کرتا ہی
اسے روکنے کو کہتے ہین۔ صاحب محبوب الامثال
نے بہی ہاے ہوز کو ترک فرمایا ہی جیساکہ
اہل دکن سنے۔ نیز فرمایا ہے " اوّل
تام پہیر کلام " یہہ تصرّف پنجاب کا ہے
غلطی املا کے ساتہہ۔

اوّل فروردگان اصطلاح۔
بقول برہان روزے باشد کہ دہ روز
باوّل فروردین ماہ ماندہ باشد ہمچنانکہ
باعتقاد اہل اسلام روز جمعہ زیارت قبور
اموات نمودن افضل است بزعم فارسیان
درین روز زیارت دخمہا کردن بہتر است
و درین ایام موبدان بجہت ارواح مردگان
ژند خوانند۔ صاحبان جامع و بحر دانند و
ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری
بذکر این فرماید کہ درین لغت پیروی برہان
شد والا اوّل کہ عربی است درین لغت
نوشتہ نمیشد مولّف گوید کہ باید کہ اوّل را
باضافت خوانیم وانچہ طرز بیان محققین بالا
ابہام در معنی پیدا کردہ حقیقت این را از
لغت فروردگان یافتیم۔ صاحب ناصری بر فروردگان
فرماید کہ پنجروز است مر پارسیان را کہ
بغایت معتبر دانندش و دران جشن کنند
وآن پنجہ دزدیدہ است (خمسہ مسترقہ) و
گروہی پنداشتند کہ این پنجروز پروردگان است
وخلاف درمیان افتاد وآن اندر کیش
پارسیان مہم چیزے بود پس ہردو پنج را
احتیاط بکار بردند و بست ششم روز بان
ماہ را (اوّل پروردگان) کردند و آخرانشان
دزدیدہ و جملہ پروردگان دہ روز شد و دران
روزہا براے روان مردگان خورش
وشراب نہند کہ بدان پروردہ شوند (الخ)

پس نتیجۂ اینقدر تحقیق آنست که روز نسبتاً ششم از ماه فروردین را (اول فروردگان) نام است و این مبدل (اول پرورگان) باشد که باے فارسی به فا بدل شود ہمچون پیروز و فیروز و پیل و فیل (اردو) فارسیون نے ماہ فروری کی چھبیس۲۶ تاریخ کو اول فروردگان کہا ہے۔

اول قنوت اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از صبح اول است کہ صبح کاذب باشد صاحب بحر فرماید کہ صبح کاذب و وقت فجر چراکہ شافعیان دران وقت قنوت میخوانند صاحب موید فرماید کہ فجر زیراکہ نزد شافعی در فجر ہم قنوت می خوانند ۔ صاحب جہانگیری این را در خاتمۂ کتاب (ذیل لغات مرکبہ از پارسی و عربی یاد و کلمۂ عربی کہ بروش پارسی آوردہ باشند) آوردہ فرماید کہ کنایہ باشد از صبح صادق ۔ خان آرزو در سراج و صاحبان انند و ہفت متفق اند با برہان **مولف** گوید کہ او قنوت کہ بجایش گذشت مخفف این و اصل آن ہمین اول قنوت است و کنایہ از صبح کاذب و این را اول قنوت بدین وجہ نام کردند کہ قنوت دوم در نماز مغرب ہم آمدہ (اردو) صبح کاذب بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث صبح صادق کا نقیض ۔ وہ صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے یعنی وہ مستطیل اونچی اٹھی ہوئی سپیدی جو صبح صادق سے پہلے کچھ نمودار ہوتی ہے (ذوق ؎) مقدم صدق پر ہے کذب گرچہ صدق فائق ہے ٭ کہ پہلے صبح کاذب یان ہے پیچھے صبح صادق ہے ٭

اول کسیکہ لاف محبت زند منم مقولہ ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ

مولف گوید کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ در دعوے محبت کسی صادق نیست پس استہزاً بحق او این مقولہ را استعمال کنند مقصود این است کہ درجۂ او اول است در لاف گزاف نہ در صدق محبت (اردو) اس فارسی مقولہ کے مماثل کہاوت اردو مین نہین پائی گئی۔ اس کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ (لاف محبت مین میرا نمبر اول ہے) لفظ لاف سے خود یہہ بات ظاہر ہے کہ مین سچی محبت نہین رکہتا۔

اولکو بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی تراز و حیف است کہ تصریح کامل علیہ لفظ نکرد و دیگر محققین فرس ہم ازین ساکت و بہ تحقیق ما لغت ترکی است کہ صاحب لغات ترکی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ است پس تا آنکہ سند استعمال پیش نشود نتوان قیاس کرد کہ فارسیان استعمال این کنند بالجملہ این قدر متحقق شد کہ این لغت زبان فارسی نیست و صاحب شمس تسامح کردہ و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) دیکہو اسطر کے پہلے معنے۔

اوّل گل اصطلاح۔ بقول بہار داند بہ کاف فارسی لغت فارسی است بہ معنی اول جوش گل و ہمبرین قیاس آخر گل۔ دانش گوید ؎ ایکہ محرومی زمے از شرم پیری در بہار ؛ اول گل اول عمر است مے در جام کن ؛ مولف عرض کند کہ باید کہ لام اول را باضافت خوانیم و مراد ازین اول موسم بہار و آغاز گل است (اردو) ابتداے موسم بہار یا ابتداے بہار اردو مین کہہ سکتے ہین۔

اونج بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و نون و جیم (۱) بہ معنی اورنگ است

که تخت پادشاهان باشد - صاحب جهانگیری این را به معنی مذکور مترادف اورنگ گوید - صاحب جامع متفق با جهانگیری - صاحب ناصری فرماید که بمعنی اورنگ و مبدّل آنست - صاحب سراج هم ذکر این کرده - مولف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد و جا دارد که رائے مهمله را به لام و کاف فارسی را به جیم عربی بدل کرده باشد چنانکه چنار را چنال و آخشیگ را آخشیج کردند ما صراحت ماخذ این بر معنی اوّل اورنگ کرده ایم (اردو) دیکھو اورنگ کے پہلے معنے

(۲) اولنج - بقول برهان به معنی عقل و دانش - صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر این کرده اند - صاحب ناصری فرماید که مبدّل اورنگ است صاحب سراج متفق با برهان - مولف عرض کند که صراحت تبدیل بر معنی اوّل این کرده ایم و صراحت ماخذ بر معنی اوّل اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے دوسرے معنے -

(۳) اولنج - بقول برهان به معنی فر و زیبائی باشد - صاحب جهانگیری فرماید که فر و شکوه و زیبائی را گویند - صاحب جامع همزبان برهان - صاحب ناصری فرماید که مبدّل اورنگ است و بس - صاحب سراج هم ذکر این کرده مولف عرض کند که ما صراحت تبدیل بر معنی اوّل این کرده ایم و صراحت ماخذ بر معنی سوم اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے تیسرے معنے -

(۴) اولنج - بقول برهان به معنی شادی و خوشحالی باشد - صاحب جهانگیری

گوید کہ بمعنی شاد وشادی وخوشحال وخوشحالی است مرادف اورنگ کہ بجایش گذشت - صاحب جامع متفق باجہانگیری - صاحب ناصری فرماید کہ مبدّل اورنگ است - صاحب سراج ہمزبان برہان **مولّف** گوید کہ صراحت تبدیل برمعنی اوّل این کردہ ایم وصراحت ماخذ برمعنی اوّل اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے پانچویں معنے -

(۵) اولنج - بقول برہان زندگانی راہم گویند - صاحب ناصری گوید کہ مبدّل اورنگ باشد - ودیگرکسے ازمحققین فرس ذکراین نکرد - **مولّف** گوید کہ خیال ما نسبت ماخذ این برمعنی ہشتم اورنگ مذکورشد وصراحت تبدیل برمعنی اول این - (اردو) دیکھو اورنگ کے آٹھویں معنے -

(۶) اولنج - بقول برہان بمعنی مکروفریب وحیلہ - صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اورنگ باشد - صاحب جامع متفق باجہانگیری وصاحب ناصری فرماید کہ مبدّل اورنگ باشد - صاحب سراج ہم ذکراین کردہ **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این براورند کردہ ایم واشارہ آن برمعنی چہارم اورنگ ومثال تبدیل برمعنی اوّل این (اردو) دیکھو اورنگ کے چوتھے معنے -

(۷) اولنج - بقول برہان سنگ انگور رانیز گفتہ اند کہ بتازی عنب الثعلب خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اورنج باشد کہ بجایش گذشت - صاحب رشیدی این رامرادف اورنج گوید وفرماید کہ بمعنی سنگپتان باشد - صاحبان

ناصری وسروری وجامع ہم ذکر این کرده اند وصاحب شمس فرماید که آولنج بفتح اول و سکون نون وجیم عربی سنگ انگور را نام است وہمین سنگ انگور را سنگپستان ہم گویند الخ، مولف گوید که از قول شمس مستفاد میشود که سنگ انگور وسنگ پستان متحد باشد حالانکه درمیان ہرد وفرق است چنانکه برا اورنج تصریح کامل کرده ایم وراے مهمله به لام بدل شد. دیگر ہیچ چنانکه چنار وچنال وصراحت کامل افعال وخواص این بر انگورشغال گذشت (اردو) دیکھو اورنج کے پہلے معنے۔

(۸) اولنج ـ بقول برہان بضم اول چوب خوشۂ انگور باشد که دانه ہای آنرا چیده باشند وبعربی آنرا عثکوش خوانند ـ صاحبان جہانگیری وجامع ہمزبان برہان وصاحب سروری فرماید که باین معنی بضم اول وکسر لام وسکون نون باشد ـ صاحب سراج فرماید که بضم اول بر وزن اورنج بلکه مبدل آن بہمان معنی وے ـ صاحب رشیدی ہم ذکر این کرده مولف عرض کند که مبدل اورنگ است وصراحت ماخذ بر معنی دوم اورنج کرده ایم ومبدل اورنج ہم توان گرفت وامثلۂ تبدیل بر معنی اول این مذکور شد (اردو) دیکھو اورنج کے دوسرے معنے۔

(۹) اولنج ـ بقول سروری بمعنی سپستان باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد ـ صاحب محیط بر سپستان فرماید که اسم فارسی است وآن مخفف سه پستان یا سرپستان یا سگ پستان است بجہت مشابہت باین اسما نامیده اند وآنرا بعربی دبق ومخاطه ومخاطیا وبیونانی فاطرون وبہندی لسوڑه ولسلسه وبہیڑه

وآگوندا و کلان را اژگوندا نامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف در اکثر بلاد و بهترین آن نو رسیده و بزرگ دانه پر گوشت است و آن معتدل در گرمی و سردی و تر در اوّل قلیل الغذا و مولد بلغم خام است و تنقیهٔ بدن و تقویت آن کند و منافع بسیار دارد بخیال ما چنانکه صراحتش بر معنی اوّل اورنج کرده ایم و اشارهٔ آن بر معنی هفتم این تسامح اہل تحقیق است که این را بمعنی سگ انگور سپستان گرفته اند و فرقے میان ہر دو نکرده و بتحقیق ما اورنج به واو و اولنج به لام (ہر دو مبدّل یکدیگر) اسم سگ انگور است که انگور شغال ہم نام دارد و صراحت افعال و نواہی آن بر انگور شغال گذشت (اردو) لسلسا بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ایک نہایت چپچپا پہل کا نام۔ لسوڑا۔ سپستان۔ مخاط۔ مخیط۔ بہیڑا۔ مزاجاً معتدل مانا گیا ہے۔

اولنگ بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح و واو مجہول و فتح لام و سکون نون غنّہ و کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی سبزہ زار و مرغزار و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید که صاحب غیاث تصریح کرده است که این لغت ترکی است حیف است که در لغات ترکی این را نیافتیم اینقدر متحقق که لغت فارسی نیست و ادّعائے صاحب انند تسامح او ست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گہانس کا تختہ۔

اوّل نگاه استعمال۔ باضافت لفظ اوّل و بدون آن۔ بمعنی نگاہ اولین۔

(۱۴۷)

و نظر اولین باشد و این در اصل قلب اضافت نگاہ اول است یا مرکب اضافی بصورت اضافت (صائب سہ) نگیست صائب تا نگرد محو در اوّل نگاہ پشد دو عالم محو در آئینہ رخسار تو پ (اردو) پہلی نگاہ یا پہلی نظر اردو میں کہہ سکتے ہیں

اول و آخر شدہ بر انبیا مقولہ۔ صاحب موید فرماید کہ بمعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم در خلقت و نبوت صاحب ہفت نقل بر دارش۔ صاحب شمس این را (اول آخر شدہ) آوردہ فرماید کہ کنایہ از سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم **مولف** گوید کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتفاق جمیع فرق اسلام در آفرینش بر ہمہ مخلوق مقدم اند و در بعثت و وجود آخر ہمہ انبیا۔ پس (اول و آخر شدہ بر انبیا) کنایہ باشد از حضرت ممدوح صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) خاتم الانبیا بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تمام نبیونکی نبوت کو ختم کرنیوالے۔ اخیر پیغمبر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

اولہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) شاہین و باز و (۲) بمعنی جانور و دواب ہم دیگرکسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ آلہ بمدودہ و الہ بمقصورہ بجایش گذشت کہ بمعنی پرندہ عقاب است و بقول صاحب لغات ترکی اسپ ابلق بخیال ما ہمین لغت را صاحب فرہنگ فرنگ بزیادت واو نقل کردہ و بصراحت معنی ہم از تحقیق کار نبردہ۔ و صاحب انند نقل بردارش۔ پس تا آنکہ استعمال این بہر دو معنی بالا در کلام فرس بنظر نیاید مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) (۱) شاہین بقول آصفیہ

فارسی - اسم مذکر - ایک سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام - باز - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ایک شکاری پرند کا نام ہے جس کی پیٹھ سیاہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں - (۲) جانور بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - چوپایہ - حیوان -

اولی | بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) ترجمہ ہویت است دیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ ہیچ بتصریح حلیۂ لفظ نکرد مولف گوید کہ باین معنی باید کہ بہ ضم واو معروف گیریم و شک نیست کہ کلمۂ آو در ترکیب این داخل باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جزین نباشد کہ این را مفرس دانیم - و طالب سند باشیم مرادف دا (چیزے) کہ گذشت و در زبان عربی (۲) اولی بالفتح و بآخر الف بصورت یا بقول منتخب بمعنی صواب تر و سزاوار تر فارسیان بہ ترکیب خویش استعمال این کنند چنانکہ در ملحقات آید (انوری ؎) طریق خدمت اگر بسپرند باکے نیست ٭ زمانہ نیک شناسد طریق اولی را ٭ و (۳) بضم الف و واو معروف و کسر لام نیز لغت عرب است کہ بقول انند بہ معنی خداوندان باشد جمع ذو بالضم و این جمع خلاف مادہ مفرد است (اردو) (۱) دیکھو او چیزے (۲) اولی بقول امیر - عربی - بہت بہتر - بہت مناسب - سب سے اچھا - آتش ؎ شان عشق اولی ہے مجنون دو دمان عشق سے ٭ ناخلف ناقابل و نالائق و ناکارہ تہا ٭ (۳) صاحبان بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - صاحب کی جمع - خداوندان جیسے صاحبان نعمت وغیرہ -

اولیا | بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح و کسر لام و تحتانی بالف کشیدہ لغت عربی است

جمع ولی۔ دوستان و نزدیکان قرابت و نزدیکان حق سبحانہ و تعالیٰ (مولوی معنوی ۵) حق تعالیٰ از غم و خشم و خصام ؂ کے گذارد اولیا را در عزام ؂ **مولف** گوید کہ فارسیان بہ ترکیب فارسی استعمال این کنند چنانکہ اولیاے دوست وغیرہ کہ در ملحقات می آید (اردو) اولیا بقول امیر۔ ولی کی جمع۔ اہل اللہ۔ خدا رسیدہ۔

اولی اجنحہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث بضم اول و کسر لام و فتح الف و سکون جیم و کسر نون و حاے مہملہ در آخر لغت عربی است بمعنی صاحبان بازو ہا و این کنایہ است از ملائک چرا کہ منقول است کہ فرشتگان پر و بال دارند **مولف** گوید کہ فارسیان ہم استعمال این کنند ازینجاست کہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ ولیکن حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد۔ (اردو) فرشتے بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ فرشتہ کی جمع۔ ملائک۔

اولیاے دولت استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ امرا و ارکان دولت **مولف** گوید کہ مرکب از اولیا و دولت اگرچہ ہر دو لغت عرب است ولیکن ترکیب این فارسی است مرکب اضافی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سندے پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) اولیاے دولت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صاحبان حکومت۔ رئیس۔ امیر وزیر۔ اولو الامر۔ ارکان دولت و سلطنت۔

اولیاے سن ژام استعمال۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بمعنی (دوالیان سنیت جیمس) و سنیت جیمس معبدیست مرنصارا را ے لندن را

مولّف گوید که اولیا بمعنی خود است که
گذشت و تسن ژرام مفرس (سینٹ جیمس)
باشد که لغت انگلیسی است به تصرفے که
معاصرین عجم کرده اند و قیاس را درو
دخلی نیست هرچه زبان شان پسند کرد
استعمالش کردند (اردو) سینٹ جیمس کے
حکام یا متولی اس کا ترجمہ ہے یعنی چرچ
سینٹ جیمس کے اولیا جو لندن مین واقع ہی

اولی بودن استعمال - بمعنی سزاوار تر
و لائق تر بودن است (ظهوری ؎)
رو بمحراب حرم گرچه دل اول کردم ؛
قبله کردن خم ابروے ترا اولی بود ؛
(اردو) اولی ہونا اردو مین کہہ سکتے
ہین (قلق ؎) راے اقدس مین جو کہ آیا
ہے ؛ یہی انسب ہے یہہ ہی اولی ہے ؛

اولی تر استعمال - بقول صاحب بحر
بمعنی بهتر و فرماید که کلمهٔ تر محض زائد است
براے مبالغه نیست چراکه اولی اسم تفضیل است
حاجت بمبالغهٔ دیگر ندارد - بهار گوید که
درین ترکیب کلمهٔ اولی بتجرید مستعمل میشود
و معنی تفضیل دران ملحوظ نمی باشد نجیب الدین
جرباد قانی ؎ طرّه در زیر گلو نه که همان
اولی تر ؛ که سر زلف تو بر باد تو لا انکند ؛
(خواجوی کرمانی ؎) مرا ز میکده پرهیز
کردن اولی تر ؛ که گفته اند به پرهیز به
شود رنجور ؛ (شیخ شیراز ع) ترک
احسان خواجه اولی تر ؛ صاحب آنند
بحوالهٔ غیاث بذکر این فرماید که نور الله
در شرح گلستان نوشته که چون معنی تفضیل
از لفظ اولی مستفاد است کلمهٔ تر محض
زائد و چون در کلام قدما کثیر الاستعمال است
اصلاح نمی توان کرد - صاحب تحقیق
الاصطلاحات نسبت این فرماید که اولی صیغه
اسم تفضیل است - حاجت کلمهٔ تر که در فارسی

ادات تفضیل است ندارد اما فارسیان تر
را با والحاق کنند مگر اینکه گویند که اسم
تفضیل احیاناً در کلام عرب بمعنی اسم
فاعل و صفت مشبہ ہم می آید و معنی زیادت
دران ملحوظ نمی باشد و درین صورت
الحاق کلمہ تر صحیح می تواند شد۔ مولف
عرض کند کہ تکرار کلمہ تر محاورۂ زبان است
ولیس نسبت آن اینقدر بحث ضرورت ندارد کہ از
تکرار آن خللی در خوبی معنی پیدا نمی شود چنانکہ
خوبتر را فارسیان خوبترین ہم گویند کہ درجۂ
خوبی را زیادہ کنند (اردو) سب سے
اچھا۔ بہترین کا ترجمہ۔ صاحب
آصفیہ نے بہت اچھا کے ذیل مین بہت
بہتر بھی لکھا ہے۔

اولیمو استعمال۔ بقول معاصرین عجم عرق لیمو را نامند کہ افشردہ را ماندو
صاحب رہنما و بول چال ذکر آب لیمو کردہ و این ہمانست کہ بوسیلہ آلۂ خاص
افشردہ لیمو را بشرکت شکر در شیشہ بند کنند و چون بازش کنند جوش زند و در
انگلیسی زبان لیمونید واتر) نام دارد و بعض معاصرین عجم این را ہم آبجوش
نامند۔ بخیال ما این مرکب است از آو کہ مخفف آو و مبدل آب است یا لیمو
ومعنی حقیقی این آب لیمو است (اردو) لیمونیڈ یہہ افشرے کی ایک قسم ہے جسمین
لیمو کا رس اور خفیف سی شکر شریک کرکے کل کے ذریعہ سے بوتل مین بھرتے ہین
جب استعمال کے لئے کہولا جاتا ہے تو جوش مارتا اور ابلتا ہے۔ بقول آصفیہ
میٹھا پانی۔ لیمونیڈ۔ ولایتی پانی۔ وہ پانی جو لیمو کا عرق اور شیرہ ڈالکر کل اور
تیزاب کے ذریعہ سے بوتل مین بھرا جاتا ہے۔

اولین بقول انند بحوالۂ غیاث بفتح اول وتشدید واو مفتوح وکسر لام وسکون تحتانی ونون لغت فارسی است کہ بزیادت یا ونون مزید علیہ اوّل باشد مثل نخست ونخستین وبہ وبہین وکمتر وکمترین ظہوری سہ) سالک عجب کہ بگذرد ازگام اولین ؛ درراہ سعی باخود اگر ہم سفر شود ؛ (ولہ سہ) ہم درنگاہ اولین گفتم نہایتہای خود ؛ دل خوش کن رسوائیم خوش خرمی خوش کردہ ام ؛ (اردو) اوّلین بقول امیر پہلا (مومن سہ) صور کا نفخ اوّلین افغان ؛ فتنۂ محشر آخرین افغان ؛

اوّلین آیتے اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی۔ بمعنی اول مخلوقات وبحوالۂ موید فرماید کہ بمعنی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم باشد **مولف** گوید کہ اوّل مخلوقات۔ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم را نام است چنانکہ از احادیث صحیحہ ثابت۔ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی گفتہ غلطی کتابت بیش نیست۔ این قدر درست است کہ فارسیان از دو لفظ زبان عرب بترکیب فارسی اصطلاحی ساختہ اند وضرورت نداشت کہ در آخر این یاے وحدت زیادہ کنیم معاصرین عجم ہم (اولین آیت) بر زبان دارند (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسیون نے اولین آیت کہا ہے اردو مین بہی کہہ سکتے ہین اس لئے کہ آپ کی ذات مبارک اوّل مخلوقات ہی۔

اوّلین حرف اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر وموید وشمس وہفت (۱) کنایہ از حرف الف و (۲) علم لدنی باشد **مولف** گوید کہ معنی اوّل لفظی است ومعنی دوم کنایہ باشد کہ حرف بمعنی سخن ہم آمدہ وعلم لدنی علمیست کہ بدون اکتساب

از باری تعالی حاصل شدہ باشد محض بہ فیض فضل او (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) الف بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مذکر۔ عربی کی ابجد کا پہلا حرف (۲) علم لدنی بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مذکر۔وہ علم جو کسی کو خدائے تعالی کے پاس سے محض اوس کے فیض سے بغیر از محنت و استاد حاصل ہو۔

اوّلین رایت اصطلاح۔بقول بحر اشارہ بجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب موید فرماید کہ زیراکہ نور مبارک او از ہمہ موجودات پیشتر پیدا شدہ مولّف گوید کہ صاحبان موید وہفت واند این را بہ تحتانی آخر یعنی (اولین رایتے) آوردہ اند بخیال ما ضرورت ندارد کہ یاے وحدت در آخر این گیریم (اردو) فارسی مین اولین رایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے

اوّلین نقش اصطلاح۔بقول صاحبان ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از قضا باشد کہ مرادف قدر است۔صاحب انند این را بحوالۂ فرہنگ فرنگ آوردہ فرماید کہ لغت فارسی است وکنایہ باشد از نصیب ومقدّر۔صاحبان موید وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولّف گوید کہ قلب اضافت مرکّب توصیفی است (اردو) تقدیر کا لکھا۔مذکر

اوّلین و آخرین اصطلاح۔بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است مراد از ان متقدمین و متاخرین است مولّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است۔(اردو) متقدمین و متاخرین اردو مین کہہ سکتے ہین۔صاحب آصفیہ نے ہر ایک کا ذکر علحدہ علحدہ کیا ہے۔ متقدّمین بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مذکر (متقدّم کی جمع) پہلے زمانہ کے لوگ۔

پراچین اور متاخرین بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ (متاخر کی جمع) پچھلے زمانے والے۔ اخیر زمانے والے۔ متقدمین کا نقیض۔

اوماج بقول برہان با ثانی مجہول بروزن محتاج نوعے از آش آرد باشد وباسقاط ثانی ہم آمدہ۔ وآرستہ بحوالۂ قوسی نقل کند کہ بواو معدولہ آشے کہ از آرد سازند وآنرا در بعض بلاد سلطان سنجری گویند غالباً سلطان سنجر مخترع آنست (منیر در ہجو اکولی گوید ۵) بطناب اوفتد زشوق اوماج ٭ خیمہ دوزی کند زعشق کماج ٭ صاحب ناصری فرماید ہمان اماج کہ مروج شد۔ صاحب سروری ہم بذیل اماج آوردہ فرماید کہ مرادف آنست وصاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نقل این کند کہ بمعنی آماج (بالف ممدودہ) ہم آمدہ مولف گوید کہ آماج بممدودہ بجایش گذشت واین معنی ندارد والبتہ اماج بہ مقصورہ بہ ہمین معنی آمدہ وما ہمدرانجا ذکر اوماج ہم کردہ ایم کہ اصل است واماج بدون واو مخففش۔ وبیان ماخذ این ہم ہمدرانجا مذکور۔ کہ لغت ترکی است (اردو) دیکھو اماج۔

اومادا بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی ومیم ودال بے نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی عصارۂ قثاء الحمار است کہ خیارزہ سپند باشد۔ صاحب محیط برقثاء الحمار فرماید کہ بکسر حاء مہملہ وفتح میم والف وسکون راے مہملہ۔ اسم عربی است وبفارسی خیارزہ اسپند وغلط کردہ اندکسانیکہ ہندی آن کریلہ

و کچری تلخ و کڑوی کند و ری گویند بلکہ صحیح آنست کہ آنرا بہندی بنداال و کہکر بیل
نامند بالجملہ نبات آن شبیہ بہ نبات خیار زہ و برگ آن کوچک تر از برگ آن و ثمر
آن شبیہ بلوط و دراز تر ازان و قوی ترین اجزاے آن عصارہ ثمر آنست
کہ بیونانی اطریون نامند و مستعمل آن سفید رنگ واملس سبک آن است کہ چون
نزد چراغ بدارند مشتعل گردد و زیادہ از یک سال بر ان نگذشتہ باشد و از
ثمر رسیدۂ آن گرفتہ باشند و گویند قوت آن تا دہ سال باقی می ماند بالجملہ گرم
و خشک در سوم و گویند گرم در دوم ۔ ملطف محلل جالی و منقی دماغ و مسہل مرہ
صفرا و بلغم و زرد آب و خون و مقی و جہت فالج و لقوہ و صرع و کزازو
صداع و سرفہ بارد نافع و منافع بسیار دارد **مولف** گوید کہ از براے
این عصارہ اسمی خاص در فارسی زبان یافتہ نشد ازینجاست کہ فارسیان
لغت یونانی را استعمال کنند (اردو) بنداال کا شیرہ صاحب آصفیہ نے بنداال
کا ذکر کیا ہے ۔ بنداال ہندی ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی تلخ گھانس کا نام
جسے سنگ بیرہ بھی کہتے ہین مزاجاً تیسرے درجہ مین سرد و خشک ۔ دست آور ہے
پیٹ کے موے بچے کو نکالتی ہے نمک کے ساتھہ مقی ہے ۔ سونگنے سے
چھینکین بہت آتی ہین ۔

او مالی | بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و ثالث بالف کشیدہ و لام بتحتانی
رسیدہ ہمان اورمالی است کہ دہن العسل باشد و آنرا عسل داؤد ہم گویند

کرم و تر است در چہارم۔ صاحب انند و ہفت ہزبان برہان **مؤلف** گوید کہ جزین نیست کہ این مخفف آنست بحذف راے مہملہ و ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم۔ لغت یونانی است و در فارسی مستعمل (اردو) دیکھو اور مالی۔

اومان | بقول برہان و جامع و سروری و ناصری و سراج بروزن چوگان قریہ ایست از قراے ہمدان کہ مولد اثیر الدین اومانی شاعر مشہور است۔ صاحبان انند و ہفت ہزبانش **مؤلف** گوید کہ آومان بہ دال مہملہ عوض واو بجایش گذشت جزین نیست کہ این مبدل آن باشد یا آن مبدل این کہ دال مہملہ بہ واو بدل شود چنانکہ بید و بیو و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم و جا دارد کہ تصحیف کاتبین دال مہملہ را واو کردہ کہ درانجا ہم ذکر مولد اثیر الدین اومانی کردہ اند۔ اگر اومان را بہ واو دوم صحیح گیریم بمعنی مثل آب باشد کہ آو آب را گویند و مان بمعنی مشابہ و مانند۔ جا دارد کہ نظر بہ صفاے مقام این نام نہادہ باشند ممدودہ و مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است و اللہ اعلم (اردو) ہمدان کے مضافات میں سے ایک گاؤں کا نام آومان ہے۔ دیکھو ادمان

اومنی بوس | بقول صاحب رہنا کہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ ارابہ کہ دران سہ یا چہار درجہ باشد دیگرکسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ این سفرس است از لغت انگلیسی (آمنی بس) معاصرین

عجم براے سہولت تلفظ واو بعد الف و واو دوم بعد بای موحدہ زیادہ کردہ اند

(اردو) آمنی بس ۔ اوس گاڑی کا انگریزی نام ہے جو کئی درجہ کی ہوتی ہے۔

اور شہرون مین مسافرون کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتی ہے

(مذکر) صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کو ترک فرمایا ہے ۔ لیکن دکن مین یہہ

نام معروف ہے اور ہمنے اس گاڑی کو دیکہا ہے ۔

اونادیا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر دال وتحتانی بالف کشیدہ

لغت فارسی است بمعنی خیار دشتی ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ۔

مولف گوید کہ لغت یونانی است وبفارسی مستعمل است تسامح صاحب انند است

کہ این را لغت فارسی نوشت ۔ ما صراحت خیار بر لفظ اززنگ کردہ ایم (اردو)

جنگلی کہیرا دیکہو اززنگ جس پر کہیرے کا بیان ہے ۔

اونار بقول انند بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی آتش زدگی و (۲) بوی

خوش و (۳) بمعنی غنودگی دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ

معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ومجرد بیان محقق ہندی براے ہمچو لغت غریب

بدون سند استعمال ۔ اعتبار را نشاید ومن حیث قیاس معنی اول فی الجملہ

با لفظ تعلق دارد کہ لفظ نار دران داخل است ولیکن معنی دوم وسوم ش

ہیچ تعلق با لفظ ندارد ۔ باری حال طالب سند استعمال باشیم ۔ واگر سند بدست

آید توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبانست (اردو) (۱) آتش زدگی

بقول امیر آگ لگنا۔ (مونث) (۲) خوشبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ سگند۔ مہک۔ اچھی باس۔ (۳) غنودگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ اونگھ۔ نیند۔ خمار۔

اونانیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن و (۲) استراحت نمودن و (۳) امید داشتن دیگر کسی از محققین معاصر فرس ذکر این نکرد حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد اگر سندے بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم مصدر بمعنی اوّل اونار است کہ گذشت و رائے مہملہ بنون بدل شد چنانکہ چپیدار و چپیدان و یاے معروف قبل علامت مصدر زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ باصول محققین فرس جعلی است و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد معاصرین عجم برزبان نذارند (اردو) (۱) اونگھنا۔ بقول امیر غنودگی آنا۔ نیند سے جھونکے لینا۔ (۲) آرام کرنا بقول امیر۔ سونا۔ استراحت کرنا۔ رندسہ نہایت نیند مین ہین قصد ہے آرام کرنے کا بڑھاتے ہین چھڑون کو بجلیان بالے اترتے ہین۔ (۳) دیکھو امید داشتن۔

اونج بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری و انند بضم اوّل و فتح ثانی و سکون نون و جیم تازی الفت و موانست را گویند۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ ظاہر التصحیف آویج است مبدّل آویز مولف عرض کند کہ کسی از محققین فرس آویج را در ممدودہ ذکر نکرد و لیکن آویز بجایش

گذشت بمعنی خودش و معنی الفت و موانست ندارد۔ عجیبے نیست کہ فارسیان آویز و آویزش را کہ اسم جامد و حاصل بالمصدر آویختن است بمعنی محبت و والفت و موانست گرفتہ باشند کہ آویختن چنانکہ در جنگ و مقابلہ بوقوع می آید بہ محبت و الفت ہم۔ چنانکہ اطفال بہ محبت با پدر و مادر می آویزند۔ پس آویز را بر سبیل تبدیل آویج کردند کہ زاے ہوز بہ جیم عربی بدل می شود ہمچون سوز و سوج و پس ازان تبدیل تحتانی بہ نون گیریم بر خلاف قیاس و ہمین است نتیجۂ تحقیق خان آرزو در سراج کہ با لاگذشت و بخیال ما جا دارد کہ این را مبدل آونگ گیریم کہ بمعنی ہر چیز آویختہ باشد و کنایہ از محبت کہ باعث آویختن اطفال بہ مادر و پدر ہمان محبّت است۔ ممدودہ بدل شد بمقصورہ ہمچون آوند و اوند و کاف فارسی بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ آخشیگ و آخشیج (اردو) دیکھو الفت۔

اوند بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اوّل و ثانی بر وزن سمند (۱) ظرف و آتار اگویند و (۲) بکسر ثانی بمعنی فریب و خدعہ باشد۔ صاحب سروری فرماید کہ بر وزن لوند ہمان آوند ممدود و بمعنی ظرف و از عمید لوبکی سند آرد ؎ بر چنبر سپہر منازل چو چرخ آب ٭ بر بست و ہشت حکمت او بست چون اوند ٭ صاحب سراج فرماید کہ مخفف آوند است بمد بمعنی ظرف مولف عرض کند کہ مبدل باشد کہ الف ممدودہ بلب و لہجۂ مقامی بدل شد بمقصورہ

ونسبت معنی دوم عرض میشود کہ مخفف آوَرند گیریم۔ رائے حملہ بکثرت استعمال حذف (اردو) (۱) دیکھو آوَند کے تیسرے معنے (۲) دیکھو اورند کے تیسرے معنے۔

اونکہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بفتح اوّل وکسر ثانی بمعنی اجھرہ باشد کہ خار دامنگیر است دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) وہ کانٹا جو راستہ چلتے وقت دامن سے لپٹ جائے۔

اوننگ بقول برہان وجامع واند بروزن اورنگ بمعنی اوشنگ است وآن ریسمانے باشد کہ قبا ولنگی وقطیفہ وامثال آن بران اندازند وگاہے خوشہائے انگور نیز ازان بیاویزند مولف گوید کہ آونگ واوتنگ واوشنگ کہ بہمین معنی گذشت مرادف این است ولی توانیم عرض کرد کہ این مبدل ہر سہ لغات بالا است کہ تبدیل واو وتائے فوقانی وشین معجمہ با نون خلاف قیاس است پس قیاس می خواہد کہ کاتبین۔ اوتنگ را کہ بتائے فوقانی بود بترک یک نقطہ اوننگ کردند۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ (اردو) دیکھو اوشنگ۔

اونو بقول برہان واند وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بواو رسیدہ بلغت یونانی شراب را گویند کہ خمر باشد وباین معنی بضم اوّل ہم آمدہ است چہ اونومالی لفظی است یونانی مرکب از شراب وعسل ومالی بیونانی عسل را

گویند۔ صاحب محیط بر او لو فرماید کہ شراب است و بر شراب نویسد کہ بروزن کباب در لغت ہر چیز کہ بنوشند از مائعات و نزد اطبا عبارت از آب انگور است چون جوش آن تمام شود و دران حلاوتے باقی نماند و از مطلق آن مراد خمر است **مولف** عرض کند کہ ذکر این بر ابن العنب گذشت (اردو) دیکھو ابن العنب

اونہ بقول شمس بفتح اوّل لغت فارسی است مخفف آونگ دیگر کسے از محققین ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مبدّل آونگ باشد کہ کاف بہائے ہوز بدل شد ہمچو پروانک و پروانہ اگرچہ این مثال تبدیل کاف عربی است نہ فارسی (اردو) دیکھو اونگ۔

اونہ کلنی بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی دایہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ از وضع لغت میکشاید کہ مرکب لغات ترکی زبان باشد ولیکن حیف است کہ محققین لغت ترکی ازین مرکب ساکت و ظاہر است کہ آنا بترکی زبان بمعنی مادر است و کلنی در لغات مفردۂ ترکی نیافتیم کہ بچہ معنی مستعمل زباندانان ترکی ہم ساکت و معاصرین عجم ہم این مرکب را بر زبان ندارند و قیاس می خواہد کہ فارسیان قدیم از لغت ترکی آنا این را مفرس کردہ باشند و اصل این آنا کلانی باشد بمعنی مادر مہتر و کنایہ از دایہ کہ طفل را شیر دہد و پرورش میکند و اہل ولایت دایہ را احترام کنند و عجبے نیست کہ آنرا مادر مہتر نام نہادہ باشند۔ پس آنا بر قاعدۂ تبدیل بکثرت تلفظ اونہ شد و کلانی را کہ

بیاے نسبت است بحذف الف گلنی کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دایہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - بچے کو پرورش کرنے والی - دایایا انّا - پلائی کہلائی -

اونی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون لغت فارسی است وآن غلہ ایست مانند جو مولف گوید کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد وصاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ساکت وبخیال ما ہمان آونیا کہ ذکرش می آید (اردو) ایک قسم کا غلہ ہے جو جو سے مشابہ ہوتا ہے اوس کو فارسی مین آونی کہتے ہین - دیکھو آونیا -

اونیا بقول برہان وانند بضم اوّل بثانی زدہ وکسر ثالث وتحتانی بالف کشیدہ بلغت سریانی زعرور باشد وآنرا درخراسان علف شیران وبعربی تفاح البری خوانند - صاحب محیط بر آونیا فرماید کہ بضم ہمزہ وسکون واو وفتح نون ویاے تحتانی والف اسم یونانی عصارۂ نباتی است ودران اختلاف است گویند کہ آن عصارۂ ماميثا ست یا عصارۂ خالید ونیون اسود یا عصارۂ اناغالس انثی یا عصارۂ خشخاش سیاہ یا عصارۂ نباتی کہ درزمین مغرب متصل مصری باشد برگ آن شبیہ ببرگ جرجیر الا لبسیار سوراخ دار مثل کرم خوردہ وکم آب واز ہم ریزندہ وگل آن زرد شبیہ بگل زعفران لیکن ازان بزرگتر وعصارۂ شبیہ بعصارۂ ماميثا - بالجملہ ماہیت آن مجہول است

گرم در سوم وخشک در دوم وعصیر آن بسیار حار و ولذاع و آن جالی ظلمت بصر و دافع دمعہ وسلاق و اولی آنست کہ تنہا استعمال نکنند بنا بر فرط حدت آن مولف عرض کند کہ حقیقت زعرور بر از ذف گذشت۔ صاحب محیط اونیا را غیر زعرور خیال کردہ (اردو) دیکھو از دف اور بقول صاحب محیط ایک نبات کا شیرہ جس کی حقیقت میں اختلاف ہے۔

اونیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن (۲) خفتن و استراحت نمودن و (۳) امید داشتن۔ دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد و اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مخفف او نانیدن است کہ بہمین ہر سہ معنی گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو اونانیدن۔

اونی ورستی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مدرسۂ کہ دران تعلیم جملہ علوم و فنون دادہ میشود کہ آن را دار العلوم و دار الفنون نیز گویند۔ صاحب بول چال این را اونی درسیتہ بدال ابجد و تاے آخر آوردہ فرماید کہ بمعنی بیت العلوم است کہ بزبان انگلیسی یونیورسٹی خوانندش مولف گوید کہ غلطی کتابت صاحب بول چال بیش نیست کہ بدال مہملہ نوشت مقصودش از اونی ورستہ بہ واو و تاے فوقانی باشد باتی حال این مفرس است از مرکب انگلیسی زبان و مراد از بیت العلوم و دار العلوم است کہ انتظام اعلاے صیغۂ تعلیم متعلق بدوست (اردو) یونیورسٹی بقول آصفیہ۔

(انگلش) اسم مونث - مدرسۃ العلوم - دار العلوم - مدرسۂ اعظم - وہ مدرسہ جسمین جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دئے جاتے ہون **مولف عرض** کرتا ہے کہ دار العلوم اس کا صحیح ترجمہ ہے اس سے مدرسۃ العلوم مراد نہین ہے اور اس مین کوئی تدریس نہین ہوتی بلکہ تعلیم کا اعلی انتظام اس سے متعلق ہوتا ہے -

اوووک | بقول برہان بضم اول وفتح ثانی و واو بہ واو دیگر رسیدہ و بکاف زدہ صمغی است کہ آنرا بعربی صمغ الدامیثا گویند و از حدود شبانکارہ و شیراز آورند صاحب ہفت ہمزبان برہان - آنچہ صاحب انند این را لغت زبان عربی گفتہ عجبی نیست کہ غلطی کتابت باشد - صاحب محیط ذکر اوووک نکردہ و بر صمغ الدامیثا فرماید کہ بفتح دال مہملہ و الف و کسر میم و سکون یاے تحتانی و فتح ثاے مثلثہ و الف صمغی است مائل بسرخی و صاف و تلخ و در غایت حدت و در بلاد فارس مشہور و گویند درخت آن بزرگ خاردار است و بہترین آن با وصاف مذکورہ با حراقت قوی شبیہ بحلتیت است مگر بوے آن کریہ نیست - گرم و خشک - ملطف و مسخن و محلل ریاح و در مزاج و سائر افعال قائم مقام حلتیت است و معین بر ہضم معدہ و منافع بسیار دارد و بہ تحقیق ما لغت فارسی زبانست - اسم جامد - (اردو) ہینگ کے قسم کا ایک گوند - مذکر -

اوہا | بقول رشیدی و سراج بفتح الف و سکون واو و ہاے بالف کشیدہ و درزیدن کارے - نزاری گوید ؎ مدہ اوہاے غوطہ خوردن از دست ؎

کہ ہر کہ آسودگی خو کرد شد پست ۔ مولف گوید کہ اصل این آو ہا است کہ بدال ابجد بجایش گذشت ۔ فارسیان در استعمال خویش دال مہملہ را بواو بدل کنند چون بید و بیو وجا دارد کہ غلطی کتابت دال مہملہ را بواو بدل کردہ باشند ونا واقفان ماخذ (از عوام الناس) استعمالش بہ واو کردہ باشند وہمچنین برزبان خواص ہم مستعمل شد واللہ اعلم و ماتحقیق ماخذش ہمدر انجا ذکر کردہ ایم ۔

(اردو) دیکھو اوہا ۔

اوی (۱) بقول برہان وجامع وانند وہفت بضم اول وسکون ثانی وتحتانی بہ معنی او باشد کہ ضمیر غائب است ۔ صاحب موید فرماید کہ باواو فارسی وبزیادت یا ۔ صاحب شمس ہمزبانش مولف گوید کہ جزین نیست کہ یاے زائدہ در آخر است وبس ولیکن استعمال این را طالب سند باشیم وبخیال ما بہ یاے معروف ومصدری ترجمہ ہویت باشد اندرین صورت باید کہ بکسر واو گیریم (اردو) (۱) دیکھو او ۔

(۲) (اوی) بقول صاحب سفرنگ دساتیر بضم الف وواو ساکن وتحتانی معروف ۔ ہویت مولف عرض کند کہ لغت ژند وپاژند باشد (اردو) تعین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ تقرر ۔ تشخص ۔

اویان بقول ناصری بہ معنی ہویت است کہ تعین وتشخص باشد وفرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد وہیچ تصریح حلیہ لفظ نکرد مولف عرض کند کہ بقول صاحب سفرنگ دساتیر جمع اوی کہ گذشت ۔ (اردو)

ہویت اور تشخص کی جمع۔ تشخصات۔ مذکر۔

اویجہ | بقول جہانگیری با ول مفتوح (۱) بمعنی خاصہ و خالص آمدہ و آن را آویژہ نیز گویند و (۲) بمعنی شراب انگوری نیز مولف گوید کہ مبدل آویژہ است کہ می آید زیرا کہ در فارسی زاے فارسی بہ جیم عربی مبدل گردد ہمچو فاژہ و فاجہ و کژک و کجک و نژند و نجند ذکر ماخذ این بر اویژہ می آید (اردو) دیکھو اویژہ

اویرش | بقول برہان و ناصری باراے قرشت بروزن پریوش بلغت ژند و استا مقدارے باشد از گناہان۔ صاحب انند وہفت نقل بردارشان مولف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ (اردو) فارسی قدیم میں گناہوں کی ایک معین مقدار کا نام اویرش ہے۔

اویزش | بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب ذیل لغات ژند و پاژند آوردہ مقدارے از گناہان باشد بروش زردشت۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ جا دارد کہ بہ غلطی کتابت اویرش را کہ بہ راے مہملہ گذشت بزیادت یک نقطہ اویزش کردہ باشند و مبدل نیست زیرا کہ اینقسم تبدیل خلاف قیاس و از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو اویرش۔

اویزگی | بقول صاحب فرہنگ دساتیر بمعنی ناپاکی۔ فرماید کہ ویزہ بکسر واو و یاے تحتانی معروف و فتح زاے ہوز و سکون ہا بمعنی پاک و لطیف آمدہ مولف عرض کند کہ چون یاے مصدری در آخرش زیادہ کردند بقاعدہ فارسی

های ہوز را با کاف فارسی بدل کردند چنانکہ از کہنہ ـ کہنگی و الف اوّل برای نفی باشد کہ ذکرش بر اجنبان گذشت (اردو) ناپاکی مونث ـ

اویژہ بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ (۱) بمعنی پاک و خالص باشد و از عبارت صاحب برہان کہ بذیل (اویژہ بزای فارسی) آوردہ مفہوم میشود کہ (۲) بمعنی شراب انگوری است ـ صاحب سراج ہم ذکر این بذیل اویژہ کردہ بر معنی اوّل قانع مولف گوید کہ جزین نیست کہ مبدل اویژہ بہ زای فارسی باشد چنانکہ آژیر و آزیر و بحث کامل بر اویژہ می آید ما اشارہ این بہ معنی اوّل بر اویزگی ہم کردہ ایم (اردو) دیکھو اویژہ ـ

اویژہ بقول برہان بازای فارسی بروزن ہمیشہ (۱) بمعنی خالص و خاصہ و پاک باشد و (۲) شراب انگوری را نیز گفتہ اند و فرماید کہ باین معنی بازای ہوز ہم آمدہ صاحب جامع نسبت معنی اوّل فرماید کہ خاصہ و خالص کہ ویژہ نیز گویند و ذکر معنی دوم ہم کردہ ـ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و فرماید کہ بحذف ہمزہ نیز می آید ـ خان آرزو در سراج فرماید کہ اویژہ بزای فارسی و قیل بتازی بوزن کنیزہ بمعنی خالص و پاک و خاصہ و نیز فرماید کہ بخاطر می رسد کہ مخفف آویزہ باشد بمدہ کہ مبدّل آبیزہ بود و آن مرکب باشد از آب بمعنی معروف و از (یزہ) کہ کلمہ نسبت است یعنی کسیکہ منسوب بآب باشد کہ عبارت از خالص و پاک است و نظیر این لفظ پاکیزہ است یعنی کسیکہ نسبت بپاک داشتہ باشد یعنی ہر چیز مثل جامہ و فرش و اعضا کہ پاک باشد

هذا هو التحقیق (انتهی) صاحب ناصری
فرماید که آویژه بر وزن همیشه بمعنی خالص
و خاص و پاک در برهان آمده و آن تبدیل
ویژه است و در فرهنگ دساتیر باین
معنی است ولیکن (۳) اویژه که در نامهٔ
باستانی ضد این معنی است زیرا که پارسیان
بدانسانکه الف وصل است مثل افریدون
و استم که در اصل فریدون و ستم است
الف منفی هم هست که افادهٔ معنی لاے
نافیه میکند و ضد معنی موضوعی می باشد. صاحب
قاطع به نقل عبارت برهان فرماید که آویزه
بزاے هوز هرگز نیست و نه اسم شراب است
و نه صفت شراب دیگر آنکه آویژه گفتن و
پاک و پاکیزه مراد داشتن غلط است
تفصیلش آنکه ویژه لفظ فارسی قدیم است
بمعنی پاک و پاکیزه و بجای خصوصا و علی الخصوص
نیز مستعمل شود و همچنین فارسیان را الفی است

جز الف وصل که افادهٔ معنی نفی کند
چنانکه جنبان بمعنی حرکت و اجنبان بمعنی
ساکن آرند و خواستی ترجمهٔ ارادی و
اخواستی را ترجمه غیر ارادی میدانند
و این الف در حرکت پیرو مابعد خود
نباشد و پیوسته مفتوح بود لاجرم چنانکه
ویژه پاک را گویند آویژه ناپاک را
گویند بیچاره بگمان الف وصل پیش پا
خورده و آویژه را چون اشتر و شتر همان
ویژه گمان کرده و پس گردان خود را
از راه برد (انتهی کلامه) مولف
عرض کند که ما خبر داریم از الف نفی
که در فارسی قدیم مروج بود و صاحب
ناصری صراحتش کرده ولیکن از وجود
این قسم الف در فارسی لازم نمی آید
که آویژه را بمعنی اول نگیریم - محققین
زباندان یعنی جامع و سروری با برهان

اتفاق دارند و معنی اوّل را تسلیم میکنند
محاورهٔ فارسی. زبان او شان است
پس قیاس اسداللّه خان غالب چگونه
بر حقیقت غالب آید و حقیقت این است
ویژه بزاے هوز و ویژه به زاے
فارسی هر دو به معنی پاک و پاکیزه لغت
ژند و پاژند است. صاحب سفرنگ
و ساتیر بر (اویژگی) ذکر ویژه می کند
پس آویژه و اویژه را بمعنی اوّل مزید علیه

ویژه و ویژه خیال میکنیم بالف وصلی. و لبند
(اویژگی) که بمعنی پاکی گذشت جا دارکه (اویژه
و اویژه) را بمعنی ناپاک هم گیریم و نسبت
معنی دوم بیان کرده محققین قیاس ما انیست
که فارسیان شراب را مجازاً اویژه
گفته باشند نظر بر صفا و پاکیزگیش یا بوجه ناپاکیش
که هر دو وجه براے این معنی مجاز
موجه باشد (اردو) (۱) خالص
پاک. (۲) شراب مونّث (۳) ناپاک.

اویس بقول برهان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون تحتانی و سین بے نقطه (۱)
یکی از نامهاے گرگ است و (۲) نام یکی از اولیاے تابعین هم هست و او
در جنگ صفّین شهید شد رحمة اللّه تعالی علیه. صاحب هفت همزبان برهان
دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد. صاحب انند این را بهر دو معنی لغت
عرب گوید و نسبت معنی ثانی صراحت مزید کند که آنجناب را اویس قرنی هم
گویند منسوب به قرن چه قرن بفتحتین نام قبیله ایست در ملک یمن مؤلف گوید
که باتفاق محققین زبان عربی لغت عرب است چنانکه منتهی الارب فرماید که اویس
مصغر اوس است که گرگ باشد و اویس قرنی که پدرش عامر نام داشت

از تابعین بزرگ است و صاحب منتخب ہم کہ پابند لغات عرب است ذکر این بہر دو معنی مذکور کردہ پس جز این نیست کہ فارسیان ہمین لغت عربی را بمعنی اول استعمال کردہ اند۔ وبمعنی دوم علم باشد (اردو) (۱) بھیڑیا بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر۔ ایک درندے کا نام۔ گرگ۔ ذیب۔ (۲) اویس قرنی۔ بقول امیر۔ آپ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے عاشقان جانباز مین تھے نام اویس ہے قرن ملک یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے اسی کی نسبت سے اویس قرنی کہے جاتے ہین۔

اویستان بقول ناصری بمعنی ہویت است کہ تعین وتشخص باشد وفرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد صاحب انند ہمزبانش۔ معاصرین عجم برزبان ندارند مولف گوید کہ اوی بمعنی ہویت گذشت وستان مخفف استہان کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت جاے ومقام راگویند پس معنی لفظی این مقام ہویت ومراد از درجۂ ہویت باشد وبخیال ما از قبیل گلستان وبوستان وشبستان۔ فارسیان کہ ستان را بمعنی جاے انبوہی چیزہا گیرند بر سبیل مجاز باشد معنی حقیقی این ہمان است کہ بقول صاحب ساطع گذشت۔ صاحب سفرنگ دساتیر فرماید کہ اویستان محل ہویات است وبس (اردو) مقام ہویت۔ ہویت کا درجہ۔ مذکر۔

اویش بقول ناصری بضم اول وکسر ثالث بمعنی ہویت کہ تشخص وتعین باشد وفرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد۔ صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری

این را آورده فرماید که لغت فارسی است
دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد
مؤلف گوید که صاحب سفرنگ وساتیر
نسبت این خوش صراحتی کرده فرماید که
اوییش بضم اول و سکون واو وکسر یای
تحتانی و سکون شین معجمه - کلی عرضی - و
ہمچنین ہوییش و فرق ہمین است که (اوییش)
در عرض عام - و ہوییش در خاصه مستعمل
واوییشگان بکاف فارسی معروض که آن کلی عرضی است
پنہان نماند که چیستش و چه چیزیش ماہیت
ذاتیه است و اوییش و ہوییش - کلی
عرضی لازم ماہیت پس این کلی عرضی
اگر بنوعی از انواع مخصوص بود آنرا
خاصه و بزبان دری (ہوییش) نامند
ہمچو خندیدن که لازم عرضی مخصوص
به نوع انسان است و اگر مخصوص نبود
آن را عرض عام و بزبان دری (اوییش)
گویند چون رفتار و جنبش که لازم ماہیت
حیوان است و بنوعی از انواع مختص نیست
(اردو) لازمۂ ماہیت جنس کو (جیسے
رفتار اور جنبش) زبان دری مین اوییش
کہتے ہین اور اصطلاح منطق مین عرض عام
(مذکر)

اوییشگان بقول ناصری یعنی ہویات است
و فرماید که این لغت از فرہنگ دساتیر
نقل شد - صاحب انند نقل بردارش
مؤلف گوید که ذکر این در بحث اوییش
گذشت - یعنی صاحب عرض عام - یعنی
معروض چنانکه رفتار و جنبش که لازمۂ
ماہیت حیوان است و بنوعی از انواع
مختص نیست پس رفتار و جنبش را بزبان
دری اوییش گویند و معروض را اوییشگان
از قبیل خدائگان - یعنی کسی که خدائی
دارد (اردو) لازمۂ ماہیت حیوان جیسے

پائی جاے اس کو فارسیون نے اوشگان	کہا ہے یعنی اس لازمۂ ماہیت کا رکھنے والا۔

اوشن بقول صاحب ضمیمۂ برہان باشین نقطہ دار بر وزن کشیدن سعتر را گویند وبعضی گویند نوعی از سبزی خوردنی باشد۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد صاحب محیط بر سعتر فرماید کہ بضم اوّل وسکون عین مہملہ وفتح تاے فوقانی در صعتر خواہد آمد وبرصعتر گوید کہ بفتح اوّل وبضم آن نیز وسکون عین مہملہ وفتح تاے فوقانی ورآے مہملہ در اصل سعتر بسین مہملہ عوض صاد بود لیکن اطبّا بصادمی نویسند تا التباس بتغییر نشود وبیونانی صعتروسن وصوامن وبرومی لزموس وبترکی کلکلیک گلیک اودی وباصفہانی اوشم وبفارسی اشین واوشن واوبیشہ ولودنہ کوہی وواسنہ وکاکوتی ومزرہ ودرانگریزی آرگینم وبہندی ساتہل وساتہر گویند وآن برگ گیاہی است وآن انواع می باشد بستانی وصحرائی وکوہی بستانی را بفارسی مزرہ گویند وہمہ درطعم تند وخوشبو وگل ہمہ کبود ودرخراسان وہند پیدا میشود و بہترین آن خراسانی است گرم وخشک درآخر دوم وگویند دراول سوم و بعض معتدل میان ہر دو گفتہ اند وصحرائی آن گرم وخشک بیشتر است وگویند گرمی وخشکی کوہی آن زیادہ وعرقی کہ ازان می کشند بغایت گرم ودرطعم آن حدّت وحراقت دال بر قوّت حرارت ویبوست آنست وبسبب قوّت حرارت محلّل ومفتش ریاح وملطّف است ومقطع ومجفف ومنقّی ریہ ومعدہ وجگر وامعا از رطوبت وبلغم وبا قوّت تریاقیہ ومنافع بیشمار دارد مولف عرض کند کہ اسم جامد

فارسی زبان است (اردو) ساتر۔ بقول جامع اللادویہ۔ ایک گھاس ہی مشہور چند قسم کی ہوتی ہے۔ اور پتّے سبز اور پھول نیلا ہوتا ہے۔

اویشہ بقول محیط کہ بذیل صعتر آوردہ مرادف اویشن کہ گذشت بمعنی سعتر (اردو) دیکھو اویشن۔

اویہ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ وصّاف بمعنولی کاشانہ راگویند کہ بقول برہان خانہ کوچک مختصر و خانۂ زمستانی باشد و آشیانہ مرغان نیز۔ دیگر کسی از محققین ہم ذکر این نکرد مولّف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ (کاشانہ پر فرمایا ہے) فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹا سا گھر۔ گھونسلا آشیانہ۔

اویہ بود استعمال۔ بقول صاحب سفرنگ دساتیر بضم الف و واو مجہول و فتح تحتانی و سکون ہاے ہوز و ضم باے ابجد و واو معروف و دال ابجد ماہیت و حقیقت یعنی گروہ استدلالیان کہ بہ براہین عقلی حقیقت حقائق اشیا تفحص کنند و تن خود را بریاضت و مجاہدت در عبادت آلہی رنج ندہند مولّف عرض کند کہ جزین نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند (اردو) استدلالیون کا گروہ۔ مذکر۔

اویہار بقول ناصری بہ معنی ہویات دفرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد۔ صاحب اننذ نقل بر دارش۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف گوید کہ جمع ہمان اوی کہ گذشت بہای ہوز و الف۔ مرادف اویشگان دیگر ہیچ۔

اوئی ممتد استعمال - بقول صاحب بول چال بمعنی آواز دراز باشد چہ اوئی بمعنی آواز است و ممتد بمعنی دراز - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این لغت را بضمن محاورہ آوردہ است و فرماید کہ اوئی ممتدی بگوش میرسد یعنی آواز درازے بگوش می خورد مولف گوید کہ اوئی بمعنی آواز لغت فارسی زبان نیست معاصرین عجم از تصدیق این قاصر جا دارد کہ صاحب رہنما از السنۂ غیر این را گرفتہ باشد و ممتد لغت عرب است بمعنی دراز باتی حال این مرکب استعمال معاصرین عجم است - دارد و) بلند آواز - مونث -

الف مقصورہ باہاے ہوز

اہ بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی آہ باشد و آن کلمہ ایست کہ در وقت حسرت و افسوس گویند - صاحب ناصری بذیل آہ بالف ممدودہ فرماید کہ آن را مخفف کردہ بے مد نیز گفتہ اند و فرماید کہ صداے نفسی را نیز گویند کہ با نالہ از سینہ برآید - صاحبان انند و جامع و ہفت ہمزبان برہان - صاحب جہانگیری فرماید کہ اہ باول مفتوح دو معنی دارد اوّل بمعنی آہ آمدہ (کہ ذکرش در ممدودہ گذشت) حکیم خاقانی راست ؎ گرچہ جمشید جمع خاصان را ۔ اہ برسر برانی اہ نکنند ؛ دوم کلمۂ باشد کہ در زمان حسرت و افسوس گویند مولف گوید کہ درہردو فرقے نازک است و لیکن طرز بیانش حقیقت را انکشاید

خیال ما این است که (۱) صدائے کہ بزمان حسرت و افسوس از دہن غیر اختیاری می برآید بسطرزے کہ دہن بازشود و بدین معنی بمدودہ آمدہ کہ ہمد رانجا گذشت و (۲) صدائے کہ در حالت جراحت یا تکلیف درد از صدائے درمند پیدا شود و درین حالت دہن بازنشود چنانکہ در سند حکیم خاقانی بالا گذشت و ہم استعمال این بجائے دیگر بہ ہمین معنی کردہ چنانکہ (سه) گر ترا تیغ تن زند اہ کن ؎ ور ترا زخم حق زند خہ کن ؎ ہندیان بحالت دوم اوہ ہم گویند بہ واو دوم (اردو) (۱) دیکھو آہ (۲) دیکھو اُف ۔

اہار بقول برہان و جامع بروزن بہار پالودہ کہ بر کاغذ و شوربائے کہ بر جامہ مالند ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آہار است کہ مرقوم شد ۔ صاحب انند فرماید کہ ہمان آہار بالمد بمعنی آشئے کہ بر کاغذ و جامہ دہند کہ سبب قوت آنہا شود ۔ صاحب سراج گوید کہ بوزن بہار مخفف آہار بمدہ تحقیق آن گذشت مولف گوید کہ ما اشارۂ این ہمد رانجا در ممدودہ کردہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند و از ماخذ این کہ ہمد رانجا مذکور شد تائید این میشود (اردو) دیکھو آہار کے دوسرے معنے ۔

اہان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل لغت فارسی است بہ معنی (۱) دامن و حاشیۂ جامہ و (۲) بمعنی لوث و آلودگی دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف گوید کہ سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند

وماخذ این ہم غیر متحقق پس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دامان بقول آصفیہ مذکر
کور۔ کنارہ۔ لب۔ حاشیہ۔ (۲) دیکھو آلودگی۔

(الف) **اہانت** بقول بہار بالکسر خوار کردن و بالفظ کشیدن مستعمل۔ صاحب انند بحوالۂ بہار گوید کہ بالکسر و فتح نون لغت عربی است بہ معنی سبک داشتن کسی را و خواری کردن **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سندے پیش نشد و اہانت در عربی زبان بہ معنی حقیر و سبک داشتن آمدہ کذا فی المنتخب و منتہی الارب فارسیان بترکیب نحود با مصدر کشیدن استعمال این کردہ اند و ما از معاصرین عجم استعمال این با مصدر کردن ہم شنیدہ ایم پس

(ب) **اہانت کردن** و (ج) **اہانت کشیدن** استعمال فارسیان باشد چنانکہ "اہانت ما و دین ما میکند" "چرا اہانت می کشی ازین مجلس بیرون شو" (اردو) (الف) اہانت بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ توہین۔ تحقیر۔ سبکی۔ فقرۂ امیر "آپ میرے یہان آنے مین اپنی اہانت سمجھتے ہین" (ب) ذلیل کرنا۔ توہین کرنا (ج) ذلت اٹھانا۔ ذلیل و خوار ہونا۔ ذلیل ہونا۔

اہتدا بقول بہار راہ راست یافتن و فرماید کہ با لفظ جستن مستعمل **مولف** گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و ثالث و فتح دال مہملہ و بہمزہ بعد الف بر وزن اجتناب بہ معنی مذکور و لیکن فارسیان بحذف ہمزہ آخر بہ معنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و بقاعدۂ فارسی با مصادر مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو)

ہدایت پانا۔ بقول آصفیہ راہ راست حاصل کرنا۔ فہمایش پانا۔ (النخ) اہتدا بمعنی حاصل بالمصدر بھی اردو میں مستعمل ہو سکتا ہے۔

اہتدا جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بضم جیم بہ معنی ہدایت و رہبری طلب کردن باشد چنانکہ مولوی معنوی در داستان پادشاہ جہود فرماید ؎ چون شمارندم امین و مقتدا ٭ سر نہند و جملہ جویند اہتدا ٭ (اردو) ہدایت طلب کرنا۔ رہبری چاہنا۔

اہتمام بقول انند بحوالہ منتہی الارب بروزن افتعال لغت عرب است بہ معنی اندوہمند شدن و غمخواری کردن و در کارے ہمت برگماشتن و توجہ دلی کردن و حاصل معنی آن کوشش کردن مولف گوید کہ فارسیان بترکیب خویش با مصادر فرس مرکب کنند و بدون ترکیب بمعنی مطلق انتظام ہم استعمال سازند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) چو منصور آورم صد پایداری ٭ بسر داریم اگر این اہتمام است ٭ (انوری ؎) تا ملک ز اہتمام تو تسدید یافتہ است ٭ شغل ملوک و کار ممالک مہمد است (اردو) اہتمام بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ انتظام۔ کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل

اہتمام داشتن استعمال۔ بمعنی انتظام داشتن و سعی کردن مرادف اہتمام کردن کہ می آید چنانکہ حکیم انوری گوید ؎ باد معلومش کہ من خادم بشعر بو الفرج ٭ تا بدیدستم ولوعی داشتم بس اہتمام ٭ (اردو) اہتمام کرنا۔ بقول امیر (ذیل اہتمام) (شوق ؎) وصل کے لاکھوں اہتمام کئے ٭ لیکن اس نے عجب کلام کئے ٭

(۱۹۲۹)

اہتمام رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ بہ معنی انتظام وسعی وکوشش شدن وبعمل آمدن است (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) "در توکید مبانی صلح وتصفیۂ مناہل وفاق از جانبین اہتمام رود" (اردو) اہتمام ہونا بقول امیر (ذیل اہتمام) انتظام ہونا۔ (آتش ؎) فرشتے سنتے ہیں آواز دورباش کا شور ÷ کبھی ہمارا جو وان اہتمام ہوتا ہے۔

اہتمام فرمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت۔ مولف گوید کہ مرادف اہتمام کردن کہ می آید (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) "تا پایان عمر سعادت فرجام بافاضۂ افاضل وتحریر قواعد ومعتقدات عالیہ اہتمام فرمود" (اردو) دیکھو اہتمام داشتن

اہتمام کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بہ معنی سعی وکوشش وانتظام کردن باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چو در ترک تازی کند اہتمام ÷ شود ترکی ترک گردان تمام ÷ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن۔

اہتمام نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بہ معنی سعی کردن وانتظام نمودن باشد (حافظ شیرازی ؎) بکوی عشق منہ بی دلیل راہ قدم ÷ کہ من بخویش نمودم صد اہتمام ونشد ÷ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن۔

اہر | بقول برہان وسروری بروزن بہر (۱) نام موضعی است از آذربائجان کہ رودخانۂ عظیمی دارد (استاد ے ؎) نظام عرصۂ آفاق صاحب دیوان ÷ محمد ابن جوین دُر یگانۂ دہر ÷ بسال ششصد وہفتاد وسہ ز شعبان چار ÷ بوقت عصر دو شنبہ

برودخانہ اہر: ز دست ظلم نہ از روے اختیار بجبر: ز جام تیغ لبالب چشید شربت زہر: صاحب ناصری فرماید کہ نام ولایتی است بآذربائجان در حوالی قراداغ کہ قتل خواجہ شمس الدین محمد جوین در لب رودخانہ آن کہ برود آہر مشہور است واقع شدہ و در انجا مزار چند نفر از مشایخ است۔ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی نوشتہ تسامح او بیش نیست کہ آہر از ممالک فرس است (اردو) آذربیجان کے مضافات مین ایک شہر کا نام آہر ہے
(۲) اہر بقول برہان نام درختی ہم ہست کہ ثمر آن را زبان گنجشک و بعربی لسان العصافیر خوانند و شگوفہ و بہار آن را سنبل الکلب خوانند۔ صاحبان سروری و ناصری و سراج و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر آہر نکردہ اما بر لسان العصافیر گوید کہ بہ فتح عین و صاد مہملتین و الف و کسر فا و سکون یاے تحتانی و رای مہملہ اسم عربی ہست بفارسی زبان گنجشک و پنجشکردان و بشیرازی تخم آہر و بیونانی اندرد صارون و بترکی قوش ویل و بہندی اندرجو گویند بحث کامل این بر زبان گنجشک می آید اطبا از این درخت بحثے نکردہ اند و این اسم فارسی زبان است (اردو) وہ درخت جس کا نام آہر ہے جس کے تخم یا ثمر کو عربی مین لسان العصافیر کہتے ہین جسکا بیان کامل زبان گنجشک پر آویگا

اہرامن بقول برہان بر وزن تر دامن راہنماے بدیہا را گویند و شیطان و دیو را نیز۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مفتوح راہنماے بدیہا باشد چنانچہ یزدان راہنماے نیکیہا ست۔ صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ مبدل آہرمن

باشد کہ در ممدودہ گذشت بلب ولہجۂ مقامی ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد وما از ماخذ این ہمدرا انجا بحثی کافی کردہ ایم۔ صاحب ناصری از حکیم ناصر خسرو سند آوردہ ؎ اے ستمگر فلک اے خواہر اہرامن ٭ می ندانم کہ چہ افتادہ ترا با من ٭ (اردو) دیکھو آہرامن۔

اہران بقول برہان وجامع وجہانگیری ورشیدی وناصری بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ وبنون زدہ تیشۂ درودگری را گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کردہ بر مطلق تیشہ قانع واضافت آن بسوی درودگران نکرد و درست کرد کہ سند استعمال شاہد آن است۔ بہ خیال ما تیشۂ سنگ شکن را اہر آن نام باشد۔ این اسم جامد فارسی است (حکیم نزاری قہستانی ؎) لکاہ ارکوہ کندن دست دادے ٭ نہ اہران باید ے نہ نہ اوستا دے ٭ (اردو) ٹانکی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مونث۔ سنگ تراشون کے ایک اوزار کا نام۔ رخانی چھینی۔

اہرستان بقول بہار بالفتح نام الکہ ایست در نواحی یزد۔ ملا فوقی یزدی در تعریف یزد گوید ؎ نسیم گلشنش بر سنبل شیراز تیز زدہ ٭ بلاگردان اہرستان شدہ باغات کرمانش ٭ محسن تاثیر گوید ؎ تا بہ یزد افگند امر نافذ سلطانیم ٭ گشت نزہتگاہ اہرستان بہشت ثانیم ٭ خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ وصاحب انند ہم بحوالۂ بہار این را آوردہ۔ **مولف** گوید کہ آہر نام درختی بجایش گذشت وعجب نیست کہ در الکۂ اہرستان درختہاے آہر بسیار باشد کہ فارسیان از قبیل گلستان نامش آہرستان کردند (اردو) فارسی مین آہرستان ایک ملک کا نام ہے جو حوالی یزد مین واقع ہے۔

اہرم بقول برہان وجامع بروزن ہمدم (۱) چوبی باشد کہ ہریسہ را بدان کوبند وبقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وسراج بروزن مرہم بمعنی چوبی سرگرد کہ ہریسہ بدان بہم زنند وصاحب انند بحوالۂ غیاث صراحت مزید کند کہ (۲) کفچہ سطبر وکلان ماررا شود (۳) بقول شیطان **مولف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد زبان فارسی است کہ کفگیر سطبر را نام است وخصوصاً بکوفتن ہریسہ بکار می برند ومعنی دوم مجاز معنی اوّل کہ کفچہ مارہم مثل کفگیر باشد ومعنی سوم جزین نباشد کہ صاحب غیاث این رامخفف اہرمن گرفتہ کہ می آید حیف است کہ سند استعمال معنی دوم وسوم پیش نشد ومعنی اوّل را رباعی حکیم سوزنی کافی است **لہ** اے یار ہریسہ پز نداری غم خود ٭ اندیشہ نمیکنی زبیش وکم خود ٭ خواہی کہ توشب خواب کنی من تا روز ٭ بردیگ ہریسہ آیتِ زنم اہرم خود ٭ (اردو) (۱) حلیم گھوٹنے کا کھبچہ (مذکر) (۲) سانپ کا پھن (مذکر) (۳) دیکھو اہرمن

اہرمن بقول برہان بفتح ثالث بروزن کرگدن (۱) رہنماے بدیہا باشد چنانکہ یزدان رہنماے نیکیہاست وشیطان ودیورا نیز گویند وفرماید کہ بکسر ثالث ہم آمدہ است صاحب جامع فرماید کہ بروزن کرگدن وصف شکن است۔ صاحب سروری فرماید کہ بمعنی دیو است چنانکہ شیخ سعدی فرماید **ے** دوکس برحدیثے گمارند گوش ٭ ازین تا بآن زاہرمن تا سروش ٭ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی ابلیس ومطلق شیطان است صاحب ناصری از استادے سند آرد **ے** گرآن دو عارض رخشان زفعل یزدان است ٭ زفعل اہرمن است آن دو زلف چوگان زن ٭ بدین دلیل ہمی مانوی درست کند ٭

کہ خیر ہست زیزدان وشر ز اہرمن ؛ صاحب انند بحوالۂ ناصری گوید کہ شیطان ورہنماے بدیہا باشد و باعتقاد مجوس فاعل شر چنانکہ یزدان فاعل خیر ـ مولف گوید کہ مخفف آہرمن باشد کہ در ممدودہ گذشت وبحث ماخذ این بر آہرامن در ممدودہ کردہ ایم (اردو) دیکھو اہرامن ـ

(۲) بقول موید نام داماد قیصر روم وہمزلف گشتاسپ شاہ ـ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ـ مولف عرض کند کہ جا دارد کہ نظر بر صفاتش موسوم باین نام کردہ باشند (اردو) داماد قیصر روم اور ہمزلف گشتاسب کا نام آہرمن تہا ـ

اہرن بقول برہان بروزن بہمن (۱) بمعنی اہرمن باشد کہ رہنماے بدیہا وشیطان است وجن را نیز گویند ـ صاحبان شمس وسراج گویند کہ باین معنی مخفف آہرمن باشد کہ گذشت صاحبان ناصری وسروری وجہانگیری براے این معنی از حکیم سوزنی سند آرند ؎ زیبا تر از پری است ببزم اندرون ولیک ؛ در رزمگاہ بازندانی زاہرنش ؛ (اردو) دیکھو اہرامن ـ

(۲) اہرن بقول برہان وجامع وسراج وجہانگیری ورشیدی وشمس نام داماد قیصر روم است واو باگشتاسب ہمزلف بودہ وفرماید کہ بزبان ہندی سندان زرگری وآہنگری را گویند (حکیم فردوسی ؎) باہرن سپردند پس دخترش ؛ بدستوری مہربان مادرش ؛ (اردو) دیکھو آہرمن کے دوسرے معنے ـ

(۳) اہرن بقول سروری نام یکے از اطبا بزرگ نیز ـ صاحب رشیدی وشمس بذیل

اہرون فرماید کہ بحذف واو ہم آمدہ است مولف گوید کہ مخفف آنست وبضم ثالث باشد (اردو) دیکھو اہرون

اہرون بقول برہان بر وزن مجنون نام حکیمی است یہودی کہ در جمیع علوم خصوصاً در علم طب مہارتی تمام داشتہ۔ صاحب جہانگیری از حکیم ناصر خسرو سند آوردہ (سہ) اہرون با علم شد سمر بجہان در ؛ گر تو بیاموزی اے پسر توئی اہرون ؛ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ در فارسی بودن این تامل است مولف عرض کند کہ ماخذ آہرامن کہ ہمدرا انجا گذشت بخیال ما من وجہ متعلق باشد باین ہم۔ وجا دارد کہ لغت زبان غیر باشد واللہ اعلم۔ صاحبان جامع وسروری وناصری ورشیدی وشمس ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایک یہودی حکیم کا نام اہرون ہے جو تمام علوم خصوصاً طب مین بہت ماہر تہا

اہریمن بقول برہان بر وزن لغزیدن بمعنی اہرمن است کہ رہنماے بدی باشد چنانکہ یزدان رہنماے نیکی است وشیطان و دیو وجن را ہم گفتہ اند ومثالش بذیل اہرمن گذشت۔ صاحبان سروری وجامع وناصری ورشیدی وجہانگیری وشمس واانند ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ مبدل یا مخفف آہریمن باشد کہ در ممدودہ گذشت وتحقیق ماخذش بر آہرامن کردہ ایم کہ در ممدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو آہرامن۔

اہریمن روئینہ تن اصطلاح۔ بقول ناصری کہ در خاتمہ کتاب آوردہ کنایہ از توپ آہنین باشد۔ آن از آلات معظمہ مشہورہ جنگ است (صاحب ناصری سہ) اہریمن روئینہ تن تیتن آہن اہرمن ؛

آتش فشانان از دہن چون کام اژدرہا شدہ ٭ (اردو) توپ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مونث گولا چلانے کا آلہ (برق ۵) بلائے شب ہجر ٹلتی نہین ٭ قیامت تلک توپ چلتی نہین ٭

اہریمہ بقول برہان بروزن پشمینہ راہنمائے بدیہا باشد و شیطان را نیز گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر این از حکیم ناصر خسرو سند آرد ۵ راہ شان دیو گرفت است وندارند خبر ٭ زان چو اہریمہ در پوئے وتگ و با بطرند ٭ صاحبان ناصری و جامع و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولف** عرض کند کہ مخفف آہریمہ باشد کہ در ممدودہ گذشت و ذکر ماخذ این بر آہرمن ہم را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو آہرامن

اہزان صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است بضم الف و زائے معجمہ در تحفہ (۱) بمعنی نازانیدہ و (۲) در فرہنگ بفتح الف بمعنی زنان **مولف** گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ این مبدل اہزون باشد کہ بہ واو چہارم می آید۔ واو بالف بدل شود ہمچون توغ و تاغ۔ اندرین صورت نسبت معنی دوم عرض میشود کہ تسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ زمان را زنان نوشت۔ حیف است کہ کسے از محققین فرس با او نیست (اردو) دیکھو اہزون

اہزون بقول برہان و جامع بروزن محزون (۱) بمعنی این زمان و ہمین ساعت باشد و (۲) بضم اول نازانیدہ و سترون را گویند و بعربی عقیمہ خوانند۔ صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم اول و زائے معجمہ بواو رسیدہ و نون۔ نازانیدہ و سترون و در جہانگیری

بفتح بہ معنی این زمان آوردہ و غالباً ایدون را اہرون خواندہ والعلم عنداللہ مولف عرض کند کہ خان آرزو درست خیال کند کہ ہاے ہوز بہ تحتانی وزاے معجمہ بدال مہملہ بدل شود ہمچو شاہگان و شایگان و سرخ مرز و سرخ مرد۔ پس جا دارد کہ در فارسی قدیم اہروں باشد و مبدل آن ایدون معاصرین عجم ایدون و اکنون را بر زبان دارند و اہرون را ترک کردہ اند۔ حاصل این است کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم باشد (اردو) (۱) ابھی۔ بقول امیر۔ اسی وقت۔ فوراً۔ اسیدم (فقرۂ امیر) میں وعدہ نہیں مانتا میرا روپیہ ابھی دیدو"۔ (۲) دیکھو استرون۔

اہک بقول برہان و جامع بروزن نمک آہک را گویند و بعربی کلس و نورہ خوانند صاحب ناصری فرماید کہ بروزن نمک آہک باشد و فرماید کہ بالف ممدودہ مشہور است مولف عرض کند کہ ما در ممدودہ ذکر با خذ این کردہ ایم۔ تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ نتیجہ لب و لہجۂ مقامی است دیگر ہیچ کہ آہ ہم بہ ممدودہ و مقصورہ ہر دو آمدہ۔ صاحب جہانگیری از حکیم سوزنی سند آوردہ ؎ کس چوز دنیا نبرد سیم و زر ؛ پس چہ زر و سیم چہ سنگ و واہک ؛ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو آہک۔

اہ کردن استعمال۔ مرادف آہ کردن است تعریف و سند این بر لفظ آہ گذشت (اردو) کراہنا۔ (۱۱۲۸)

اہل بقول موید لغت عربی است بہ معنی باشندگان خانہ و شایستہ و سزاوار۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع و بحوالۂ قاموس گوید کہ اطلاق آن بر جمع و مفرد

ہر دو آمدہ و فرماید کہ اوّل مشہور است و بقول صاحب منتخب و منتہی الارب در عربی
زبان بہ معنی سزاوار و کسان و خویشان و مردم خانہ مستعمل و صاحب محیط المحیط نسبت
این فرماید کہ در اصل این لفظ زبان عبرانی است بمعنی خیمہ و چون خویشان و اقربا
در یک خیمہ و مکان ساکن می باشند لہذا ایشان را باسم ظرف موسوم ساختند مولف
عرض کند کہ فارسیان باضافت این بسوے اسمی معنی خاص ہم پیدا کنند چنانکہ در لحقات
آید و در استعمال عام فارسی کہ مرکب باشد بہ معنی صاحبان و باشندگان مستعمل چنانکہ
(۱) اہل ایمان ۔ بمعنی صاحبان ایمان یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند (انوری ؎)
کافران را از ہراسانی ہراسان کردہ ام ؛ اہل ایمان را مدام اندر امان آوردہ ام
(۲) اہل بابل ۔ بمعنی باشندگان شہر بابل (ظہوری ؎) اہل بابل جزو شاگردی
کشند ؛ خدمت چشمان جادو کردہ ایم ؛ (۳) اہل تبخانہ ۔ بمعنی ساکنان تبخانہ (ظہوری
؎) باہل کعبہ و تبخانہ نذرہا کردم ؛ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ؛ (۴)
اہل پند ۔ بمعنی صاحبان پند و ناصحان (ظہوری ؎) بسان مار بر خویش از غم
ضحاک پیچیدم ؛ حکایتہاے اہل پند ہر گاہم بگوش آمد ؛ (۵) اہل تحقیق ۔ بہ معنی
صاحبان تحقیق و محققین (عرفی ؎) سخنے در دلم آمد کہ اگر گفتہ شود ؛ اہل تحقیق بناچند
جو ابم بکشند ؛ (۶) اہل تزویر ۔ بمعنی صاحبان تزویر یعنی مکاران (ظہوری ؎)
عشق از حیلہا خلاصم کرد ؛ اہل تزویر با شما دارم ؛ (۷) اہل تمنا ۔ بمعنی صاحبان
آرزو کہ آرزو بدل دارند (ظہوری ؎) نغمہ گر تلخم کنم نوحہ با نبار برم ؛ خاطر اہل تمنا

ہمہ حسرت خیز است ؛ (۸) اہل تنعمّ - بمعنی صاحبان نعمت و اغنیا (صائب ؎) پذیرا ے نصیحت نیست دل اہل تنعم را ؛ چو کاغذ چرب باشد نقش را دشوار میگیرد ؛ (۹) اہل ثنا - بمعنی سزاوار ستایش یعنی ممدوحین (انوری ؎) ثنا قبول بہمت کنند اہل ثنا ؛ بلی کہ مرد بہمت پرد چو مرغ ببال ؛ (۱۰) اہل جہان - بمعنی جہانیان - (صائب ؎) مروّمی و رطینت اہل جہان کم ماندہ است ؛ صورت بمعنیٔ برجا ز آدم ماندہ است ؛ (۱۱) اہل حرم بمعنی کسانیکہ در حرم کعبہ باشند و خدا امان آنمقام (ظہوری ؎) وصل حرم نیست از اہل حرم ؛ تا نشوی بادیہ پیما چہ حظ ؛ (۱۲) اہل حسن - بمعنی صاحبان حسن و معشوقان باشد (ظہوری ؎) ز اہل حسن کسی فتح می تواند گفت ؛ زمانۂ دگران نیست در زمانہ تو ؛ (۱۳) اہل حق بمعنی کسان حق و صاحبان حق کنایہ از عارفان و مقربان بارگاہ ایزدی (صائب ؎) ہر کہ پیوند با اہل حق ز مردان خدا است ؛ آہن پیوستہ با آہن ربا آہن رباست ؛ (۱۴) اہل خرابات - بمعنی ساکنان میخانہ و می کشان (صائب ؎) میان اہل خرابات چون سفیہہ شوم ؛ کہ من ز بیخبریہا ے خود خبر دارم ؛ (۱۵) اہل خرد - بمعنی صاحبان عقل و دانش (ظہوری ؎) کنم بر خویشتن نفرین گر از اہل خرد باشم ؛ اگر در عشق بر مجنون مرا رشک جنون باشد ؛ (۱۶) اہل دانش مرادف اہل خرد (عرفی ؎) گروہی زشت خویند اہل دانش ؛ کہ زیب و زیورے را می پرستند ؛ (۱۷) اہل درد - صاحبان درد و کسانیکہ در دل خود درد دیگران دارند و ہمدرد شوند -

(عرفی ؎) زاہل درد شو عرفی کہ این جمع ✽ گرامی گوہرے رامی پرستند ✽ (۱۸) اہل دعا ۔ یمعنی دعاکنندگان (ظہوری ؎) گروہ اند اہل دعا دستی بلند از ہر کنار ✽ مدعاے درمیان لئے گو اثر نازے بکش ✽ (۱۹) اہل دنیا ۔ یمعنی صاحبان دنیا و دنیاداران (عرفی ؎) اہل دنیا ہمگی تہمت کذب اند و فساد ✽ رخت خود را کہ ازین ورطہ مسلم برداشت (۲۰) اہل دولت ۔ یمعنی صاحبان دولت و اغنیا (صائب ؎) گرچہ دست اہل دولت ہست در ظاہر بلند ✽ دست ارباب دعا بالاترین دست ہاست ✽ (۲۱) اہل دیر یمعنی ساکنان دیر (عرفی ؎) کعبہ بے ذوقست و یاران را وداعے میکنم ✽ مژدہ اہل دیر را کانجا وداعی میکنم ✽ (۲۲) اہل دین ۔ یمعنی صاحبان دین و دینداران (صائب ؎) زلف کافرکیش راز از اہل دین چہ باک ✽ دل سیاہان را ز آہ و نالہ و نفرین چہ باک (۲۳) اہل رتبہ ۔ یمعنی صاحبان مرتبت و ذی رتبہ (ظہوری ؎) نگر ز دیدہ غبار یست گرد راہ ترا ✽ زاہل رتبہ کہ محتاج توتیا کہ منم ✽ (۲۴) اہل رزم ۔ یمعنی شرکاے رزم و اہل میدان جنگ باشد (عرفی ؎) از روضۂ رزمگاہ پر لاف زنم ✽ وز سینۂ اہل رزم با صاف زنم ✽ (۲۵) اہل ریا ۔ یمعنی صاحبان ریا و مکاران و کنایہ باشد از اہل ظاہر و زاہدان خودنما (عرفی ؎) عمر یست کہ با اہل ریا میگردم ✽ گرد در کعبہ بے صفا میگردم ✽ (۲۶) اہل زکام ۔ یمعنی کسانیکہ ایشانرا زکام لاحق شدہ باشد (انوری ؎) سازندہ نیست خصم ترا مملکت چنانکہ ✽ اہل زکام را نبود ساز وار گل ✽ (۲۷) اہل زمان ۔ یمعنی زمانیان مرادف [اہل روزگار

(انوری ؎) چہ گنم در صدور اہل زمان ؛ اے بساط تو بردہ آب صدور ؛ (۲۸) اہل زمانہ - مرادف اہل زمان کہ گذشت (عرفی ؎) اہل زمانہ راہوس آب خضر ولبس ؛ کس را خبر ز چاشنی خون نمید ہم ؛ (۲۹) اہل زمزمہ - یعنی زمزمہ سنجان و نواے نرم بر زبان دارندگان (ظہوری ؎) پر نور نغمہا کہ کشد زمزم از جگر ؛ گویند اہل زمزمہ از ہاے ہوے دل ؛ (۳۰) اہل زمین - یعنی باشندگان زمین (انوری ؎) ناصر الاسلام مستنصر کہ طوق طاعتش ؛ ز آسمان در گردن اہل زمین آوردہ اند ؛ (۳۱) اہل سلامت یعنی صاحبان زندگی باشد (عرفی ؎) این تلخی جان دادن از ان غمزہ بہ بینید ؛ اے اہل سلامت سخنے گفتم و رفتم ؛ (۳۲) اہل سودا - یعنی سودازدگان (ظہوری ؎) عطر کاکل خود دماغ اہل سودا را نواخت ؛ اے صبا بر مغز بیہوشان نداری منتے (۳۳) اہل صدق - یعنی پاکبازان (عرفی ؎) بحکم عشق چو بر اہل صدق رہ گیرند گناہگار بہ بخشند و بے گنہ گیرند ؛ (۳۴) اہل صومعہ - یعنی عابدان کہ در صومعہ بسر می برند (ظہوری ؎) ز رشک خلوتیان فارغیم تحقیق است ؛ کہ اہل صومعہ از بزم راندۂ چند اند ؛ (۳۵) اہل طمع - یعنی طامعان (ظہوری ؎) در خراش اہل طمع خوش دلخراش افتادہ ام ؛ میکنم ہموار خود را در تراشے دیگرم ؛ (۳۶) اہل ظلم - یعنی ظالمان (صائب ؎) ز کار افتاد چون ظالم باہل ظلم پیوندد ؛ کہ بال تیر میگردد پر و بال عقاب آخر ؛ (۳۷) اہل عالم - مرادف اہل جہان کہ گذشت (انوری ؎) بامینش بجز کے یار دزدن لاف از یسار ؛ چون یسار اہل عالم زان یمین آوردہ اند ؛

(۳۸) اہل عجب ۔ بمعنی متکبران (ظہوری ؎) در دکان نعمان باید کہ باشد بہر متاع ٭ تاکنی در کار اہل عجب پنداری بجز ٭ (۳۹) اہل عجز ۔ بمعنی منکسران و ناتوانان (ظہوری ؎) در نفس جانماند ز دست خناق اشک ٭ بر حلق اہل عجز میفشار پا بترس ٭ (۴۰) اہل عذاب وکنایہ از دوزخیان باشد (عرفی ؎) چہ شد کہ اہل ثوابم رہم وہند بدوزخ ٭ شریک لذت اہل عذاب گوشدہ باشم ٭ (۴۱) اہل عرفان بہ معنی عارفان (صائب ؎) عنان نفس کشیدن جہاد مردان است ٭ نفس شمردہ زدن ذکر اہل عرفان است ٭ (۴۲) اہل عشق ۔ بمعنی عاشقان (صائب ؎) از خاک اہل عشق نظر خیرہ میشود ٭ از ابر پردگی نشود آفتاب عشق ٭ (۴۳) اہل عصیان بہ معنی عاصیان وگنہ گاران (عرفی ؎) عجب داریم ما از اہل عصیان ٭ کہ دامان تری را می پرستند ٭ (۴۴) اہل عقل ۔ بمعنی عقلمندان (صائب ؎) صائب زاہل عقل شنیدن حدیث عشق ٭ اوصاف یوسف از لب اخوان شنیدن است ٭ (۴۵) اہل غفلت ۔ بمعنی غافلان (صائب ؎) نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر ٭ بآتش میروند این غافلان از راہ آب آخر ٭ (۴۶) اہل غم ۔ بمعنی مغمومان (ظہوری ؎) ز اہل غم غمے در یوزہ دارم ٭ فسون دارم دمے دریوزہ دارم ٭ (۴۷) اہل قناعت ۔ بمعنی قانعان (صائب ؎) سفرۂ اہل قناعت صائب از نعمت پر است ٭ روزی موران بود دائم مہیا بر زمین ٭ (۴۸) اہل قیامت بمعنی محشریان (عرفی ؎) چنین کہ حسن ترا فتنہ دوست کردہ ندانم ٭ برائے اہل قیامت چہ دا

خیال تو باشد ؛ (۴۹) اہل کرم - یعنی کریمان (صائب ؎) سر خود گیر ز درگاہ بہشت اے رضوان ؛ کہ در اہل کرم نیست بدربان محتاج ؛ (۵۰) اہل کعبہ - یہ معنی باشندگان کعبہ (ظہوری ؎) با اہل کعبہ و بتخانہ نذرہا کردم ؛ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ؛ (۵۱) اہل کمال - یعنی صاحبان کمال (صائب ؎) گرفت ہر کہ کم خود شود ز اہل کمال ؛ تمام گشتن ماہ از ہلال معلوم است ؛ (۵۲) اہل کنار یعنی صاحبان کنارہ (عرفی ؎) افتادہ در میانۂ گرداب گشتیم ؛ من رستہ ام بگو غم اہل کنار چیست (۵۳) اہل کین - یعنی کینہ وران (ظہوری ؎) کشیدہ ام مگر از اہل کین بمہر بنا ہم ؛ کہ با وجود تسلّط از انتقام برآیم ؛ (۵۴) اہل کینہ مرادف اہل کین کہ گذشت (ظہوری ؎) باش فارغ از خیال انتقام ؛ کار اہل کینہ را ہم کینہ ساخت ؛ (۵۵) اہل گناہ یعنی گناہگاران (عرفی ؎) صید زبون و اے ازان دامگاہ ؛ نامۂ آزادی اہل گناہ ؛ (۵۶) اہل محبت - یعنی صاحبان محبت (عرفی ؎) سوال نیک و بد از مانمی کنند بحشر ؛ گناہ اہل محبت بجز رہائی نیست ؛ (۵۷) اہل مدد - یعنی مددگاران (عرفی ؎) پرہ عذر باش کہ درچہ نفتد یوسف دل ؛ کین زمین اہل مدد راگذرے بر چہ نیست ؛ (۵۸) اہل مروت - یعنی صاحبان مروت (عرفی ؎) اگرچہ حسن عمل نیست اجر آنہم نیست ؛ کہ چشم اہل مروت بفعل زشت من است (۵۹) اہل مسیح - یعنی مسیحیان (عرفی ؎) اہل مسیح را بفلک بر مسیح دار ؛ این گریۂ من است نہ طوفان نوح تست ؛ (۶۰) اہل معرفت - مرادف اہل عرفان کہ گذشت

صائب ؎ تو آنزمان شوی از اہل معرفت صائب ٭ کہ ترک عالم چون و چرا توانی کرد ٭ (۶۱) اہل ملامت ۔ بمعنی ملامت کنندگان (ظہوری ؎) خراش سینہ را گر از شگاف سینہ بنمایم ٭ زدندان بخیہا برلب زخم اہل ملامت را ٭ (۶۲) اہل نفاق ۔ بمعنی منافقان ۔ (عرفی ؎) ز ان اہل نفاقم نہ پسندند کہ ہرگز ٭ قول غلط و فعل مسلّم نفروشم ٭ (۶۳) اہل نیاز ۔ بمعنی صاحبان حاجت کہ کنایہ باشد از عاشقان (ظہوری ؎) شو وز اہل نیاز امتیاز من معلوم ٭ گہی کہ من شوی و ناز خویشتن بہ کشی (۶۴) اہل نیشاپور ۔ بمعنی باشندگان نیشاپور باشد (انوری ؎) ابشروا یا اہل نیشا فور اذ جاء البشیر ٭ کاندر آمد موکب میمون منصور وزیر ٭ (۶۵) اہل وجود ۔ بمعنی صاحبان دنیا باشد (عرفی ؎) عرفی از ابلہی مگو در وادی اہل وجود ٭ صد بیابان خار خندان تحفۂ پایت کنند ٭ (۶۶) اہل ورع ۔ بمعنی پرہیزگاران کہ صاحبان زہد باشند (عرفی ؎) ترسم از اہل ورع شوق شرابم بکشند ٭ بہ بہشتم بفرستند و بخوابم بکشند ٭ (۶۷) اہل وفا ۔ بمعنی صاحبان وفا (ظہوری ؎) ہرچہ پا ماکند آن شوخ بلا میرسدش ٭ میکشد اہل وفا را بجفا میرسدش ٭ (۶۸) اہل ہمت ۔ بمعنی صاحبان ہمت باشد (صائب ؎) اہل ہمت خوردہ خود پیش درویشان نہند ٭ مایہ داران محبت گنج در ویران نہند ٭ (اردو) اہل بقول امیر ۔ صاحب خداوند لائق ۔ مناسبت رکھنے والا ۔ خلیق ۔ شایستہ ۔

اہلباش اچق اصطلاح ۔ بقول صاحب وزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ بمعنی باشندگان اچق است مخفی مباد کہ معنی لفظی این باشندگان مقام اچق باشد و

استعمال این بدون اضافت اہل آمدہ ۔ بخیال ما اہل اچق مرکب اضافی یا اچق باش اسم فاعل ترکیبی ۔ کافی بود ولیکن معاصرین عجم (اہلباش اچق) بزبان دارند و معنی لفظی این صاحبانیکہ باشندۂ اچق باشند

(اردو) اچق کے رہنے والے ۔

اہل بخیہ | استعمال ۔ بموحدہ مفتوح وخاے معجمہ و یاے تحتانی بقول بحر (۱) ہم مشرب و راز دار ۔ و فرماید کہ پادشاہے امر کرد کہ خیمہ بسرعت مہیا سازند عملہ فراش خانہ خیمہ دوزان بسیار فراہم آوردند پالان دوزے ہم دران مجمع حاضر شد پرسیدندش کیستی گفت من ہم از اہل بخیہ ام یعنی از شمایم من بعد این لفظ مرکب بدین معنی مستعمل شد و (۲) بعضی بمعنی رند و خراباتی گفتہ اند ۔ بہار و صاحبان چراغ دانند ہم ذکر این ہر دو معنی کردہ اند و دوارستہ بر معنی اول قانع مولف گوید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است و بس (حکیم سعید عطائی ۵۱) ایکہ وصف لذت از شمشیر جانان می کنی ⁂ تیغ ہم از اہل بخیہ است ازکہ پنہان می کنی ⁂ (سلیم ۵) حرفی بگو سلیم ز اوضاع روزگار ⁂ ما اہل بخیہ ایم مکن احتراز غیبتش ⁂ میرزا جلالاے طباطبائی در مکتوبیکہ بہ طالب طالب کلیم نوشتہ (نثر) یاران ہمہ اہل بخیہ اند گرچہ گل نمیکند و بخیہ از روے کار نمی افتد ۔

(اردو) (۱) رازدار بقول آصفیہ ۔ فارسی اسم مذکر ۔ ہمراز ۔ بھیدیا ۔ محرم ۔ دمساز ۔ ہمدم محرم کار ۔ ہم مشرب بھی کہہ سکتے ہیں ۔

(۲) رند بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر متوالا نشہ باز ۔ شرابی ۔ بھنگی ۔ اوباش ۔ بد وضع

اہلبو | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باول مفتوح و ثانی زدہ ولام مفتوح و باے مضموم و واو معروف بہشتی را گویند و آنرا

اشّو نیز نامند مولّف گوید کہ مقابل دوزخی است
وظاہراً اسم جامد فارسی قدیم باشد ولیکن۔
بخیال ما مرکب فارسی قدیم است کہ زردشتان
سالخوردہ تصدیق کنند کہ بوتپ بہ بائے فارسی
در آخر۔ بزبان ژند و پاژند خالق را نام است
پس بائے فارسی بہ عربی بدل شدہ بوتب
شد چنانکہ تپ و تب و معنی ترکیبی اہل بوتب
اہل اللہ و کنایہ از بہشتی۔ اندرینصورت این
مخفف اہلبوتب باشد کہ می آید بائے موحدہ
آخر حذف شد (اردو) دیکھو اشو۔

اہلبوب | اصطلاح۔ بقول برہان و
ناصری بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح لام و
بائے ابجد مضموم بواو و بائے دیگر زدہ
بلغت ژند و پاژند بہشتی را گویند کہ در مقابل
دوزخی است۔ صاحبان انند و ہفت ہم زبان
شان مولّف عرض کند کہ صراحت ماخذ این
بر اہلبو کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو اشو۔

(۱۹۱)

اہل جفا | استعمال۔ یعنی صاحبان جفا و
ظالمان و کنایہ از معشوقان (ظہوری ۵)
نیستند اہل جفا جنس وفا را مشتری ؛ گشتہ
در زنگار گم قفل دکان عاشقان ؛ (اردو)
اہل جفا۔ ظالم۔ معشوق۔

اہل جک | استعمال۔ بقول صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاجار یعنی باشندگان ملک بہمہ است و دیگر
کسی ذکر این نکرد مولّف گوید کہ مرکب اضافی است
چنانکہ اہل ہند و غیر ذلک (اردو) ملک
بہمہ کے رہنے والے۔

(۱۹۲)

اہل حال | استعمال۔ یعنی صاحبان حال
و کنایہ از صوفیہ و اہل اللہ باشد (ظہوری
۵) ہمہ حکایت خود را بشرح و بسط نمودند
زبان است کہ تقریر اہل حال ندارد ؛
(اردو) اہل اللہ دیکھو ارباب حقیقت۔

اہل درون | اصطلاح۔ بقول بحر۔ خواص

و محرم اسرار و بقول صاحب ضمیمۂ برہان
و موئید مقرب و خواص ۔ صاحب ہفت فرماید
کنایہ از اولیا و محرم اسرار مؤلف عرض کند
کہ مرادف اہل دل است کہ می آید کہ دل
را درون ہم گویند (عرفی در صفت براق
گوید ؎) چون بنفس اہل درون گرم رو ٭
آہوسے وہمش سگ دنبالہ دو ٭ (اردو)
دیکھو اہل دل ۔

اہل دل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی صاحب
دل (صائب ؎) پیش اہل دل ز زہد خشک
میگویم سخن ٭ جلوہ در میدان آتش اسپ
چوبین میدہم ٭ مؤلف گوید کہ کنایہ باشد
از خاصان خدا و اہل باطن ۔ (اردو)
اہل باطن ۔ اہل دل ۔ بقول امیر صاحب باطن
عارف ۔ صاحب کشف و کرامت (منیر ؎)
مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ٭ ترے
کرم سے بس اتنا امید وار ہون مین ٭
صاحب آصفیہ نے صاحبدل کا ہی ذکر کیا ہے

اہل دیدہ اصطلاح ۔ بمعنی صاحبان
دیدہ و کنایہ باشد از اہل بینش و صاحبان
بصیرت و دیدہ وران (ظہوری ؎)
ہمہ نادیدنی فتادہ ز چشم ٭ خواندہ اند
اہل دیدہ دیدہ ورم (اردو) اہل نظر
بقول امیر اہل بصیرت دیکھو ارباب بصیرت ۔

اہل دیوان اصطلاح ۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
بمعنی مشیر دولت و وزیر سلطنت دیگر کسے از
محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ مرکب اضافی است یعنی صاحبان
دیوان شاہی کہ در دیوان جمع باشند و کنایہ
از مشیران دولت (اردو) اہل دربار
مشیران سلطنت ۔ صاحب آصفیہ نے
مشیران سلطنت کا ذکر کیا ہے ۔ فارسی ۔

اسم مذکر۔ ارا کین سلطنت۔

اہل ذمہ اصطلاح۔ بقول بحر بکسر ذال و تشدید میم (۱) کافران مطیع پادشاہ اسلام و (۲) گاہے عبارت از رعیت باشد۔ صاحب انند فرماید کہ لغت عربی است **مولف** گوید کہ ترکیب اضافی فارسی مستعمل مرکب اضافی است و معنی دوم مجاز معنی اول است مطلقاً۔ (اردو) (۱) ذمی وہ کفار جو پادشاہ اسلام کے مطیع ہوں و (۲) رعیت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مونث۔ رعایت کیا گیا۔ محکوم۔ اسامی دنیا کے لوگ جو کسی حاکم ماتحت ہوں۔

اہل رقم اصطلاح۔ بمعنی صاحبان تحریر و کنایہ باشد از مولفین و مصنفین (صائب ؎) از زخم زبان نیست گزیر اہل رقم را ؛ بیچ کہ دیداست گریبان قلم را ؛ (اردو) اہل تصنیف و تالیف۔ مصنفین و مولفین۔

اہل زنخ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہٗ شرح قران السعدین۔ بفتح زاے ہوز و نون و سکون خاے معجمہ لغت فارسی است بمعنی صاحب بیہودہ و لاف **مولف** گوید کہ مرکب اضافی است بمعنی صاحبان زنخ و کنایہ از ریش تراشیدگان کہ زنخ شان پیدا باشد و مراد از غیر متشرع و اوباش (امیر خسرو ؎) گروہ زنخ شان زمحاسن کنار ؛ اہل زنخ را زمحاسن چہ کار ؛ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بیہودہ گو اوباش۔ داڑھی مونڈے۔

اہل سخن استعمال۔ یعنی صاحبان سخن یعنی شعرا باشد (صائب ؎) سخن ساز ندارد بجز ندامت حاصلی دیگر ؛ سر اہل سخن در پیش دائم چون قلم باشد ؛ (اردو) اہل سخن بقول امیر۔ شاعر (؎) صد شکر کہ نواب کے الطاف سے اے داغ ؛ چیندہ اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ ؛

(۱۹۲۵)

(۱۹۲۴)

اہل سماع اصطلاح - بہار بذیل وجد کردن ذکر این کرده که بمعنی صاحبان سماع است مولف عرض کند که مرکب اضافی است و سماع بقول غیاث بالفتح بمعنی شنیدن و بمعنی رقص و سرود و وجد مجاز است (الخ) پس اہل سماع حضار مجلس سماع را نام است که وجد کنند معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) اہل وجد - اہل سماع - اردو مین کہہ سکتے ہین

(۱۸۴۵) **اہل طلب** استعمال - بمعنی طالبان حقیقت باشد (عرفی ہ) مہر و وفا را جذبه می باشد اے اہل طلب ؛ رو گوشه نشین چرا رو در بیابان کرده ؛ (اردو) طالبان حقیقت - اہل دل - اہل باطن -

(۱۸۴۶) **اہل عبا** استعمال - بمعنی صاحبان عبا باشد و کنایه از آنحضرت صلی الله علیه وسلم و فاطمة الزہرا رضی الله تعالی عنہا و علی کرم الله وجہه و حسن و حسین رضی الله تعالی عنہما - مخفی مباد که عبا بمعنی گلیم آمده چنانکه صاحب غیاث آورده و چون آیه مباہله نازل شد آنحضرت صلی الله علیه وسلم در عبائے که بر جسم مطہرش بود ہر چہار حضرات موصوفه را گرفت و فرمود که (اللہم ہٰؤلاء اہلی) پس ہمین سبب ایشان را اہل عبا نام شد (انوری ہ) چون رہانیدی ازین تفرقہا جمعش کن ؛ با که با اہل عبا زانکه ہم اہل عباست ؛ (اردو) اہل عبا - اردو مین کہہ سکتے ہین جس سے مراد آنحضرت صلی الله علیه وسلم و فاطمه و علی و حسنین رضی الله تعالی عنہم ہین -

اہل فراش اصطلاح - بقول صاحب ضمیمهٔ برہان و بحر بمعنی صاحب بستر که بیمار باشد دیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید که معاصرین عجم بر زبان دارند - مرکب اضافی است و موافق قیاس و این کنایه

باشد (اردو) بیمار بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ علیل۔ دکھی۔ مریض۔ روگی۔ ماندہ۔ مولف عرض کرتا ہے کہ اہل فراش بھی اردو مین کہہ سکتے ہین۔

اہل عمل استعمال بمعنی عاملان باشد (صائب ؎) سود ندہد عامل بیداد گررا کار خیر ؛ شاہد ظلم است از اہل عمل آثار خیر ؛ (اردو) عامل کی جمع۔ بقول آصفیہ عامل عربی۔ اسم مذکر۔ عملدار۔ حاکم۔ شاہی عہدہ دار

اہل فرضہ اصطلاح۔ بقول وارستہ تمغاچیانی کہ بر سواحل بحور از تجار باج گیرند سعید اشرف در قصۂ تاجر گوید (؎) باہل فرضہ مرسومات دادند ؛ عشور و رشوت بسوغات دادند ؛ و فرماید کہ فرضہ بمعنی زمین گشادہ و فراخ برکرانۂ رود و دریا کہ کاروانیان آنجا فرود آیند و از آنجا در کشتی نشینند۔ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) وہ تمغی لگائے ہوئے لوگ جو دریا کے سواحل پر تاجرونسی محصول وصول کرلیتے ہین۔ دکن مین درآمد و برآمد کا محصول وصول کرنے والون کو اہل کروڑگیری کہتے ہین۔ جن کی تخصیص سواحل سے نہین ہے۔

اہل قبل اصطلاح۔ بقول وارستہ جمعی کہ در محاصرہ باشند و قبل بمعنی محاصرہ از کتب تاریخ مستفاد می شود (سنجر کاشی ؎) آن یوسع اندر چون مملکت از کوشش تیغ ؛ این بضیق اندر چون دل بیراہل قبل ؛ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس و قبل بقول منتخب بضمتین گروہ ہا و بفتحتین بلندی زمین کہ پیش باشد و بالضم پائین کوہ پس این کنایہ باشد بترکیب

(۱۹۳۰)

فارسی۔(اردو) گھرے ہوے محاصرے مین
آے ہوے لوگ۔ مذکر۔

اہل قلم | اصطلاح۔ بقول بحر معروف و محرزان
دفتر۔ بہار ہم ذکر این کردہ و از میرزا صائب
سند آوردہ ؎ سعادت دولت نصیب
اہل قلم ٭ ہما ز کوچۂ این استخوان بدر نرود ٭
مولف گوید کہ مرکب اضافی و بر زبان معاصرین
عجم بمعنی صاحبان نوشت و خواند است (اردو)
اہل قلم بقول امیر لکھے پڑھے لوگ جن کا پیشہ
بھی لکھنے پڑھنے سے متعلق ہو (سودا ؎) اہل
قلم جو دفتر بخشیگری کے ہین ٭ اس مین لکھین
برائے تقید یہہ بار بار ٭

اہل مدر | استعمال۔ بقول صاحب ضمیمۂ
برہان و بحر عربانیکہ ساکنان شہر و قری باشند
مولف گوید کہ مدر بفتحتین لغت عرب است
بمعنی دہ پس اہل مدر ساکنان دہ باشند و
بعربی اہل المدر خوانند۔ حزین نیست کہ این
مرکب اضافی است بترکیب فارسی۔ پس اگر
فارسیان برائے ساکنان شہر ہم استعمال
این کردہ باشند و سند استعمال پیش شود
توانیم عرض کرد کہ بر سبیل مجاز است (اردو)
شہری عرب۔ دیہاتی عرب۔

(۱۹۴۹)

اہل مشرب | استعمال۔ کنایہ از شراب
خوران (صائب ؎) روشناس اہل مشرب
چون در میخانہ باش ٭ آشنا تر با می از لعل
لب پیمانہ باش ٭ (اردو) شرابخوار۔

(۱۹۵۰)

اہل معنی | استعمال۔ مرادف اہل عرفان
بمعنی اہل باطن و مقابل اہل ظاہر (صائب
؎) اہل معنی را تماشا مانع جمعیت است
حلقۂ چشمی کہ شد حیران کمند وحدت است ٭
(اردو) دیکھو اہل باطن۔

اہل نشست | اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از گوشہ نشینان و درویشان تارک دنیا
وارستہ فرماید کہ تارک گوشہ نشین۔ صاحب

سراج گوید کہ کنایہ از گوشہ نشینان و اہل
توکّل ۔ صاحبان بحر و بہار و جامع واند ہم
ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری و سروری
در خاتمہ کتاب این را آوردہ (ملّا شریف ہ)
خرّم دل شریف کہ بایاد چشم یار ؛ بنشست
گوشہ و ز اہل نشست شد (میر خسرو ہ)
خط تو گفت در آغاز خاستن کاینک ؛ منم کہ
فتنۂ اہل نشست خواہم شد ؛ (لسانی ہ)
در آتش محبت شمعی نشستہ ام ؛ گذر و سے
گرم فتنۂ اہل نشست شد ؛ مولف گوید
کہ مرکب اضافی است و بلحاظ معنی حقیقی استعمال
معنی خاص کنایہ باشد و بس ۔ (اردو)
گوشہ نشینان ۔ صاحب آصفیہ نے گوشہ نشین
کا ذکر کیا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ خلوت
نشین ۔ تنہائی میں رہنے والا ۔ سب سے
علیحدہ رہنے والا ۔ تجرّد گزین ۔ تارک الدنیا ۔

اہل نظر | استعمال بمعنی بینندگان و تماشائیان (۱۹۵۱)
و قدر شناسان و مرادف اہل دیدہ (صائب
ہ) از جلوہ کند آب دل اہل نظر را ؛
پیوستہ از ان تازہ بود سرو روانش ؛
(اردو) دیکھو اہل دیدہ ۔

اہل نفس | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ شہوت پرست و نفس پرور
و ہیچ تصریح نکرد کہ لغت عربی است یا فارسی
و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف
عرض کند کہ مرکب اضافی است بترکیب
فارسی و موافق قیاس کہ نفس بفتح اوّل و
سکون ثانی را بقول صاحب غیاث در اصطلاح
تصوف سہ قسم است اول نفس امّارہ یعنے
سخت امر کنندہ بطرف لذات و حظوظ فانی
ممنوعہ دوم نفس لوّامہ یعنی بسیار ملامت
کنندہ خود را بہ وقوع معاصی بہ ہدایت
نور دل و این نفس صلحا و اولیا را حاصل
سوم نفس مطمئنہ و آن از صفات ذمیمہ صاف

شدہ باخلاق حمیدہ متصف گشتہ بقرب الٰہی فائز شدہ باطمینان میرسد و بحث مزید بجاے خود ش آید انشاء اللہ۔ پس درین اصطلاح اضافت اہل بسوے قسم اول است (اردو) دیکھو اسیر طبع۔

اہل وبر اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان عربا نیکہ مسکن آنہا صحرا باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مولف** گوید کہ مرکب اضافی است بقاعدۂ فارسی۔ وکنایہ باشد بمعنی خاص کہ وبر بہ واو مفتوح وفتح باے موحدہ لغت عرب است وبقول منتخب بمعنی پشم شتر وبقول صاحب منتہی الارب پشم شتر وپشم خرگوش و مانند آن وچون اہل صحرا ازان بسیار کار گیرند پس فارسیان آنہارا باین اسم نامیدہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) صحرائی۔ جنگلی لوگ۔ دیہاتی لوگ۔ مذکر۔

اہل ہوا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہوت پرست ورند وبے قید وزانی وتصریحے نکرد کہ لغت فارسی است یا عربی ودیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ از قبیل اہل نفس باشد کہ گذشت مرکب اضافی بقاعدۂ فارسی وہوا بفتحتین لغت عرب است بقول منتخب بہ معنی آنچہ از روے خواہش نفس باشد (اردو) دیکھو اسیر طبع۔

اہمال بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب فروگذاشتن وفرماید کہ در بہار عجم است کہ اہمال از مادہ ہمل در لغت عربیہ یافتہ نشد لیکن آہمال بمعنی مہلت دادن آمدہ برین تقدیر قلب این باشد۔ وفرماید کہ صاحب خلاصۂ بہار عجم (مولوی سید جمیل احمد بلگرامی) گوید کہ "ہیچو توجیہ ناشی از عدم مہارت لغت عربی است وفی القاموس الہمل محرکۃ السدی

المتروک لیلا و نہارا و بعد بیان معانی دیگر میگوید کہ اہملہ خلی بینہ و بین نفسہ او ترکہ پس در لغت عربیہ نیافتن و قلب اہمال تقدیر کردن غرابت دارد (انتہی کلامہ) **مولف** گوید کہ بالکسر لغت عربی است بقول صاحب منتہی الارب بمعنی بخود فروگذاشتن چیزے را و گذاشتن چیزے را فارسیان بترکیب خویش با مصادر فارسی مرکب ساختہ بمعنی تغافل و بے پروائی و سستی استعمال این کنند چنانکہ در ملحقات آید و بہمین معنی استعمال این بدون ترکیب ہم یافتہ شد چنانکہ ظہوری فرماید ؎ روز ہجران سخت جانیہا چہ خوش دشوار بود ؛ آہ از غیرت اگر می کشت اہمال کسی (ولہ ؎) جان ندادم باوّل ہجران ؛ گشت بیہودہ آخر اہمالم ؛ (اردو) تغافل بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غفلت۔ بیخبری۔ اپنے تئیں غافل بنانا۔ بے پروائی تکاہل۔ تساہل۔ سستی۔

(۱۹۵۲) **اہمال رفتن** استعمال۔ بمعنی تغافل و تساہل واقع شدن (ظہوری ؎) مگر در غارتم از کنج کاوی رفتہ اہمالے ؛ چنین معلوم میگردد کہ گر صبرم گمان دارد ؛ (اردو) تغافل واقع ہونا۔

اہمال کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت

مولف گوید کہ بمعنی تغافل و تساہل کردنست (میر حسن دہلوی ؎) ساقی بدہ مے کہ دہر راحتے بعمر ؛ تعجیل عمر بین تو چہ اہمال میکنی ؛ (عرفی ؎) مکن اہمال در مکتوب عرفی بردن اے قاصد ؛ ولے بنشین کہ حسرت نامۂ انشا کنم من ہم (اردو) تغافل کرنا۔ سستی کرنا۔ دیر کرنا۔

اہمر بقول برہان وجامع بروزن احمر شغال راگویند وآن جانوریست مانند سگ لیکن ازسگ کوچک تراست گویند درعہد کسری بہم رسیدہ وپیش ازان نبودہ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف ومیم وسکون ہا جانورے مانند اشگرہ کہ درعہد سلغرشاہ بن سلجوق شاہ پادشاہ شیراز پیدا شد وپیش ازان معلوم نبود۔ صاحب سروری گوید بروزن اسمر جانورے سگ مانند کہ درعہد یکی ازسلاطین سابقہ پیدا شد وپیش ازان نبود وآن راشغال نیز گویند وفرماید کہ دریکی ازنسخ بنظر رسیدہ کہ درعہد سلجوق شاہ پیدا شد۔ صاحب ناصری بحوالۂ محققین بالا فرماید کہ درین تامّل است۔ صاحب جہانگیری رابا صاحب برہان اتفاق وصاحب شمس رابا رشیدی مولّف گوید کہ اہمر بدون الف اوّل بقول منتخب لغت عرب است بمعنی ریختن آب واشک پس جادارد کہ اہمر رااسم تفضیل گیریم بمعنی بسیار ریزندہ اشک وگریہ بسیار کنندہ۔ فارسیان شغال رابدین وجہ موسوم بہ اہمر کردند کہ آوازش کلمہ ہو راتا بدیر میکشد وسامعین میگویند کہ شغال میگرید۔ این است ماخذ این واندرینصورت باید کہ آہمر رامفرّس گیریم وبرخلاف این جزین نباشد کہ اسم جامد فارسی قدیم قیاس کنیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) گیدڑ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکّر۔ شغال۔ سیال۔ جمبو۔ شغر۔ ایک درندے کا نام جو کتے سے چھوٹا ہوتا اور رات کیوقت کبھی نوبجے کبھی آدہی رات کو کبھی صبح ہوتے اپنی گروہ کیساتہہ بولا کرتا ہے۔

اہمہ بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی وثالث بمعنی پارہ شدہ وناقص باشد وصاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ناقص وپارہ۔ ہمانا این نیز

ہمان الف است کہ بر آویژہ مذکور شد کہ معنی ضدی بخشد۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ **مولّف** گوید کہ الف نفی در فارسی قدیم مستعمل بود وحالا متروک است وما ذکر این بر اجنبان کردہ ایم وآہمہ درینجا بمعنی نہ ہمہ بلکہ پارۂ ازو باشد۔ صاحب سفرنگ دساتیر ہم ذکر این کردہ (اردو) ادہورا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ آدہا۔ ناتمام۔ ناکمل جو پورا نہ ہوا۔ امیر نے فرمایا ہے کہ ادہورا۔ ہندی (ادھ پور) سنسکرت۔ ناگ بہا کا مین (ادھ اور) ہوا بہا کا مین (ادہورا) ہوگیا۔ پورا کی ضد۔ ناتمام۔

اہنامہ بقول برہان بر وزن شہنامہ (۱) بمعنی کروفر وخود آرائی وخودنمائی ودولت و (۲) عشق ورسوائی باشد و (۳) چیزے را نیز گویند کہ زود از دست برود واز انتفاع باز ماند وشکستہ شود۔ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ صاحب سروری نسبت معنی اوّل فرماید کہ بمعنی خودرائے واوش وبوش **مولّف** خیال میکند کہ غلطی کتابت باشد کہ خود آرائے را خودرائے نقل کرد۔ صاحب سروری ذکر معنی دوم معنی سوم را ترک کردہ است۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی ہم بر معنی اوّل ودوم قانع وصاحب ناصری بر معنی دوم قناعت کردہ۔ صاحب سراج فرماید کہ بوزن شہنامہ بمعنی فضیحت ورسوائی وبعضی بمعنی کروفر وخود آرائی نوشتہ اند ولیکن معنی کروفر سند ندارد (باباطاہر عریان ۵۲) شیخ[لہ] اہنامہ بے مابزنگیرد ٭ زہے باران صدف گوہر نگیرد ٭ (دولہ ۵۲) زخم اہنامہ مستوران چہ دانند ٭ اتیغ[لہ] دیدار اودونان چہ دانند ٭ (ملا ملک قمی ع ۲) کہ شد آہ فردوسی اہنامہ کار ٭ **مولّف** عرض کند کہ معنی ترکیبی این نامۂ آہ است کہ کنایہ از رسوائی وعشق باشد۔ قلب اضافت است

لہ کوہ (اندراج) لہ باطن (کنز اللغات)

وبکثرت استعمال ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد پس معنی دوم اصل است و دیگر معانی مجاز
آن۔ یای حال فارسی قدیم باشد ومعاصرین عجم حالا بر زبان ندارند۔ (اردو) (۱)
کروفر (دیکھو اوش بوش) خودآرائی وخودنمائی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔
نمود۔ شیخی۔ نمایش۔ (۲) عشق بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ کسی چیز کو نہایت دوست
رکھنا۔ از حد محبت۔ پیار۔ حب۔ رسوائی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بدنامی۔
بے عزتی۔ فضیحت۔ ذلت۔ خواری (۳) وہ چیز جو جلد ضائع ہو جاے۔ اور ہاتھ سے نکل جاے

اہنوخشی | صاحب سروری گوید کہ بنون وجیم وشین معجمہ (اعرابش غیر ظاہر) نام اہل حرفت
باشد و فرماید کہ آوردہ اند کہ جمشید خلق عالم را بر چہار قسم منقسم ساختہ اول زہاد وعُبّاد
وکوہ نشینان و ایشان را کاتوزی نام نہاد دوم سپاہیان و ایشان را نیساری نام کرد
سوم زراع و دہاقین و ایشانرا نسودی اسم گذاشت چہارم اہل حرفت و ایشانرا اہنوخشی
گفت و از حکیم فردوسی سند آوردہ فرماید کہ بجاے معجمہ اہنوخشی ہم بنظر آمدہ ع گروہی کہ
کاتوزیان خوانیش ٭ برسم پرستندگان دانیش ٭ جدا کردشان ازمیان گروہ ٭
پرستندہ را جایگہ کرد کوہ ٭ صفے گرد گر دست بنشاندند ٭ ہمی نام نیساریان خواندند ٭
کجا شیر مردان جنگ آورند ٭ فروزندہ لشکر و کشورند ٭ نسودی سہ دیگر گرہ راشناس ٭
کجا نیست کس را بر ایشان سپاس ٭ بکارند و رزند و خود بدروند ٭ بگاہ خورش سرزنش
نشنوند ٭ چہارم کہ خوانند اہنوخشی ٭ ہمی دست ورزان باسرکشی ٭ کجا کارشان ہمگنان
پیشہ بود ٭ روان شان ہمیشہ پراندیشہ بود ٭ مولف عرض کند کہ تحتانی آخرہ براے

نسبت باشد یعنی کسانیکہ منسوب بہ اہنوجش باشند فارسیان قدیم یعنی زردشتان بزبان ژند و پاژند آلہ دست ورزی را اہنوجش میگفتند کہ بزبان ہندی آنرا آگہہ می نامند دستور رستم جی کہ یکی از محبان کہن سال ماست و عالم ژند و پاژند تصدیق این می کند۔ حیف است کہ بسیارے از لغات فارسی قدیم را اہل لغت ترک کردہ اند۔ (اردو) جلاہے۔ اس کا واحد جلاہا بقول آصفیہ۔ اردو۔ جامہ باف۔ کپڑا بننے والا۔ مومن۔

اہنوخشی بقول ناصری نام صنفی از ازچہار صنف کہ جمشید قرار دادہ بود کہ بانواع حرفتہا پردازند **مولف** گوید کہ مرادف اہنوجشی کہ گذشت و صراحت ماخذش ہمدرا نجا کردہ ایم و جز این نیست کہ این مبدل آن باشد کہ تبدیل جیم عربی بہ خاے معجمہ بنظر آمدہ چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ (اردو) دیکھو اہنوجشی۔

اہنوخوشی بقول برہان بفتح اوّل وسکو ثانی وضم نون و واو ساکن و خاے نقطہ دار مفتوح و واو معدولہ و شین قرشت تحتانی رسیدہ اہل حرفت را گویند (الخ) صاحب جہانگیری نسبت اعراب فرماید کہ خاے معجمہ مضموم است **مولف** گوید کہ ہمان اہنوخشی را کہ گذشت واو دوم بعد خاے معجمہ براے اظہار ضمہ زیادہ کردہ اند چنانکہ افتا و راا وفتا کردند مثل اہنوخشی و صراحت ماخذ بر اہنوجشی گذشت (اردو) دیکھو اہنوجشی

اہنود بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث و رابع و سکون ثانی و دال ابجد بروزن دہ عدد نام روز اوّل خمسہ مسترقۂ قدیم است۔ صاحب سروری بحوالہ سامی فرماید کہ بفتح ہمزہ و نون و واو و سکون ہا نام اوّل روز از پنجہ مسترقہ کہ جشن مغانست و پنجہ مسترقہ را بفرس فروردیان و بعربی فروجان بضم فا و سکون و فتح را و دال

مہلتین گویند این پنج روز بعد از آبان ماہ باشد۔ صاحب شمس فرماید کہ نام اول روز از فروردین باشد و بقول صاحب موید بالفتح۔ اوّل روز از فروردیان و بالضم و بائے موقوف پنجم روز از ماہ آبان کہ آفتاب در عقرب بود و آن روز جشن مغانست۔ صاحبان جہانگیری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند **مولّف** گوید کہ ما ذکر خمسۂ مسترقہ بر لفظ اسفندمذ کردہ ایم و بنسبت ماخذ این عرض میشود کہ جزین نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم و بس (اردو) خمسۂ مسترقہ کے پہلے دن کو فارسیون نے (اہنود) کہا ہے دیکھو اسفندمذ جہان خمسۂ مسترقہ کا بیان مذکور ہے۔

اہوار بقول برہان و جامع بر وزن رہوار حیران و والہ و شیفتہ را گویند۔ صاحبان ناصری و جہانگیری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (مولانا سحابی ؎) در راہ خدا مگو کہ رہوار بماند ؎ بگذشت و از و پس در شہوار بماند ؎ حق جو حق دید و خلق حیران ماندند ؎ شط رفت بہ بحر خویش و اہوار بماند ؎ **مولّف** گوید کہ مرادف ابر کار و اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو ابرکار۔

اہواز بقول برہان و جامع بر وزن شہباز نام شہریست از ولایت خوزستان گویند ہوائے بسیار بدے دارد و ہر کہ یکسال در انجا مقام کند البتہ در عقل او نقصان بہم رسد و عقرب آنجا ہر کرا بزند جان بسلامت نبرد و اکنون خرابست و نام ولایتی ہم ہست۔ صاحبان جہانگیری و سروری و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند (حکیم سوزنی ؎) نہ دیر باید تا نزد تو خراج آرند ؎ ز مصر و کوفہ و بغداد و بصرہ و اہواز ؎

صاحب شمس فرماید کہ بالکسر است و صاحب ناصری گوید کہ نام نہ شہر از ولایت خوزستان
کہ بعقرب جرّارہ موصوف و ببدی ہوا و خرابی معروف چنانکہ گفتہ ع نیشکر عقرب جرارہ
شود در اہواز ؛ واین نہ شہر درمیان بصرہ و فارس آباد بود و فرماید کہ اہواز بمنزلۂ جمع
می نماید امّا ہر یک را جداگانہ ہوز نخوانند و ہمہ را متّصلاً اہواز خوانند اوّل ابدج بروزن
احمد دوم تستر سیوم کندشاپور مشہور بجندشاپور چہارم رام ہرمز پنجم سوس ششم
سرق بروزن سکر ہفتم عسکر مکرم ہشتم مناذر نہم تیبری کہ بجاے یا الف باشد (صاحب
ناصری ۵) ایا شکستہ سر زلف ترک شیرازی ؛ کلا لہا سے تو جرارہا سے اہوازی ؛
مولف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (اردو) ایک شہر اور ولایت کا نام
جس کی آب و ہوا نہایت خراب ہے اور جہان کے بچھو بہت زہریلے ہوتے ہین ۔

اہوتہ بقول صاحب شمس بالفتح درمیان آسمانہا و زمینہا دیگر کسے از محققین فرس
ذکر این نکرد مولف گوید کہ بخیال ما فارسیان این را از لغت سنسکرت گرفتہ اند کہ بقول
صاحب ساطع ہوتا بمعنی دولت و مال است و بزیادت الف نفی (کہ ذکرش بر لغت اجنبیان
کردہ ایم) اہوتا بمعنی غیر دولت و مال شد یعنی ہیچ ولاشئے پس فارسیان قدیم این را
مجازاً بمعنی جو استعمال کردہ باشند کہ ہیچ ولاشئے باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ تبدیل
الف با ہاے ہوز موافق قیاس است چنانکہ یاسا و یاسہ (اردو) زمین و آسمان کا درمیانی
حصہ جسکو عربی مین جو کہتے ہین ۔ اردو مین اسی کا نام فضا ہے ۔ مونث ۔

اہور بقول برہان بروزن رہبر معشوق و مطلوب را گویند و بقول صاحبان جامع و

جہانگیری بمعنی محبوب ومعشوق است ۔ صاحبان سراج وہفت ہم ذکر این کردہ اند ۔ (منوچہری ؎) بزمی ہمچنین سالہاے دراز ؛ دمان ودنان وچمان وچران ؛ دو گوشت ہمیشہ سوے گنج گاؤ ؛ دو چشمت ہمیشہ سوے اہوران ؛ (حکیم خاقانی ؎) درجنت مجلست چراگاہ ؛ آہو حرکات اہوران را ؛ مولف عرض کند کہ جا دارد کہ ہمان لغت بالف مقصورہ باشد کہ در ممدودہ گذشت یعنی آہور و ماصراحت ماخذش ہمہ رانجا کردہ ایم ومعنی حقیقی این ہر چیز مرغوب ومطلوب ومجازاً معشوق راگفتہ اند ۔ ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست کہ متعلق بہ لب ولہجہ مقامی است ۔ (اردو) ہر چیز مطلوب ومرغوب انکو معشوق ۔ محبوب ۔ مذکر ۔

اہوز بقول برہان وجامع وسراج وہفت بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی وزاے نقطہ دار نام تیر اندازے کہ بغایت قادر انداز بود در زمان انوشیروان ۔ گویند کہ پادشاہ حبشہ را بیک تیر بر روے تخت کشت وملکش را گرفت (اردو) فارسی مین آہوز ایک نشانہ انداز ۔ تیر انداز کا نام ہے جو نوشیروان کے زمانہ مین تہا ۔

اہون بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی بواو رسیدہ وبنون زدہ مخفف آہون است کہ رخنہ کوہ وغار وامثال آن باشد ۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ اصل این (آہ ون) بہ فتح واو باشد ۔ صراحت ماخذش در ممدودہ بجایش گذشت ۔ وسند استعمال ہم ہمہ رانجا مذکور ۔ آنچہ فارسیان بسکون واو بر وزن قارون استعمال این کردہ اند تصرف محض است کہ نتیجہ بے خبری از ماخذش نباشد

ممدوده ومقصوره چیزے نیست که متعلق به لب ولهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آہون -

اہون بر استعمال - بقول برہان به فتح باے ابجد وسکون راے قرشت نقب زننده وچاه جوے راگویند وبعربی نقاب خوانند وفرماید که بضم باے ابجد هم آمده است صاحبان جامع وانند هم ذکر این کرده اند صاحب موید بر (آہون بر بالف ممدوده) فرماید که بروزن صابون گر کسے راگویند که در دیوار یا در زمین نقب زند یعنے سوراخ کند چنانچه عمل دزد دانست وفرماید که این لفظ مرکب است از بر که به معنی برنده است وتوانند که به معنی امر باشد یعنے سوراخ بکن

مولف عرض کند که بردن بقول صاحب بحر عجم بالضم بمعنی کردن نیز آمده (الخ) پس امر این بَر بالفتح واہون بر اسم فاعل ترکیبی است به معنی نقب کننده واگر بَر را بالضم گیریم چنانکه محققین بالا ذکرش کرده اند توانیم قیاس کرد که بَر امر است از بُریدن که بقول صاحب بحر عجم به معنی رخنه کردن در دیوار هم آمده ولیکن اوّل اقوے است واحسن - وہمین استعمال در ممدوده هم گذشت - وسند این از کلام ناصر خسرو بر لفظ آہون مذکور دارد (اردو) دیکھو آہون بر -

اہیانه بقول برہان وجامع با یاے حطی بروزن افسانه مخفف آہیانه است که (۱) شقیقه وکاسه سر (۲) دماغ و (۳) حلقوم باشد - صاحبان جہانگیری وناصری وانند وہفت هم ذکر این کرده اند **مولف** گوید که ہمین لغت در ممدوده گذشت به اختلاف خفیف در معنی - حیف است که سند استعمال این پیش نه شد - به صراحت ماخذ

ہمہ را انجا کردہ ایم ممدودہ مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجہ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آہیانہ ۔

الف مقصورہ با یاے تحتانی

ای صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بکسر اوّل وسکون ثانی مجہول ترجمہ یاست کہ حرف ندا باشد وبقول بہار وانند حرف ندا است کہ در عربی بالفتح ودر فارسی وہندی عوام بیاے مجہول خوانند واین از توافق لسانین بود امّا در ہندی کتابی ہمی بہاے ہوز است مگر لفظ اے کہ براے تفسیر است در فارسی نیز بفتح مستعمل میشود ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن می در عربی حرف نداست ۔ صاحب موید این را بذیل لغات آوردہ گوید کہ بایاے فارسی ترجمۂ یا کہ حرف ندا باشد وبقول صاحب تحقیق الاصطلاحات حرف ندا وفرماید کہ گاہے بالف ندا جمع میشود چنانکہ ابوالفرج رونی کہ استاد مسلم الثبوت است میگوید (ع) اے لالہ رخا چو لالہ ام سوختہ دل ؛ پیش تو چو لالہ ماندہ ام خوار وخجل ؛ وخانخانان ممدوح عرفی شیرازی گوید ع اے دلا آن آتش شبہای بیدولت چہ شد ؛ ہردو عالم را زیان کردی بگو سودت چہ شد ؛ صاحب سخندان فرماید کہ اے در زبان فارسی حرف نداست ودر سنسکرت ہے واے میگویند ۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل حروف ندا فرماید کہ از جملۂ حروف ندا یکے اے بیاے مجہول وندا بمعنی آواز کردن وطلبیدن است وہر اسم ظاہر کہ توجہ مستامش طلبیدہ شود بواسطہ یکی از حرفہاے کہ مفید معنی طلب وموسوم بحروف ندا اند آن را منادی گویند

وبذیل حروف محذوفه ومقدره هم آورده فرماید که منجمله آنها یکے اے است وحذفش هم روا باشد چنانکه درین قول حزین ع خاموش حزین که بر نتابد ٭ افسانهٔ عشق را بیانها ٭ وفرماید که مراد از محذوف لفظی است که آن را بجهت اختصار وفصاحت یا بنا بر ضرورت شعر از ظاهر عبارت حذف کرده باشند برخلاف مقدر که این بحسب محاوره در کلام خاص وعام بے ارادهٔ ایشان محذوف ومستتر بود پس اطلاق محذوف بر هر مقدر درست باشد نه بعکس۔ وبذیل حروف زواید هم آورده گوید که منجمله آنها یکے کلمه اے است باشد چنانکه بلفظ اے کاش واے وآے واے دریغ واے آه وفرماید که حروف زواید آنرا گویند که برائے ضرورت شعر یا برعایت سجع ویا بنا بر تحسین لفظ بر اوایل یا در اواخر کلمات زیاده کرده شوند ودر معنی مقصود دخلے ندارند **مؤلف** عرض کند که از بیان بالا متحقق شد که اے بیاے مجهول وبمحاورهٔ عجم بیاے معروف (۱) حرف نداست ماخوذ از زبان عرب چنانکه ظهوری فرماید ع الفرار اے عقل سلطان جنون لشکر کشید ٭ الوداع اے سر غرور حسن خنجر بر کشید ٭ و (۲) حرف زاید چنانکه ظهوری فرماید ع کفن پروانه را از پردهٔ فانوس می باید ٭ مزارش را کسے اے کاش در پاے لگن بندد ٭ (اردو) (۱) اے ۔ بقول امیر (عربی مین بالفتح فارسی مین بالکسر اور اردو مین دونون طرح مستعمل ہے) حرف ندا (غالب ع) مین بلاتا تو ہون اسکو مگر اے جذبهٔ دل ٭ اس پہ بن جاے کچهه ایسی که بن آئے نه بنے ٭ (۲) اردو مین بهی اے بعض الفاظ کے ساتهه بقاعدهٔ فارسی بطور حرف زاید مستعمل ہے جیسے۔

(اے واہ) (اے واے) (اے ہے) (اے ہان) جناب امیر نے انکا ذکر فرمایا۔

(۱۹۸۴)

اے آمدنت باعث آبادی ما

(مقولہ) صاحبان امثال فارسی این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم استعمال این بخیر مقدم ملاقاتیان کنند و این مصرع است از شعر مشہور و گویند کہ مال ملا حسین کاشفی است

(اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے ۔ ملاقاتیون کے خیر مقدم مین اہل دکن اس کا استعمال کرتے ہین اور بعض اہل زبان سے بھی ہم نے اس کو سنا ہے ۔

ایا بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی اے است و بعربی یا گویند کہ حرف ندا باشد و (۲) گاہے درمقام حسرت و افسوس ہم استعمال میشود ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن حیا درعربی حرف نداست ۔ صاحب موید این را بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ درعربی براے نداے قریب است و درفارسی (۳) کلمۂ تنبیہ۔ صاحبان ناصری ورشیدی درممدودہ بذیل (آیا) ذکر این کردہ می فرمایند کہ بغیر مد کلمۂ ندا و عربی است ۔ (صاحب ناصری ع ۱) ایا شکستہ سر زلف ترک کاشغری ؛ صاحب انند بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۴) براے استفہام آید چنانکہ گوئی (ایا این مقصود بحصول خواہد پیوست) صاحب تحقیق القوانین این را بذیل حروف ندا آوردہ فرماید کہ منجملہ آن آیا ست بفتح ہمزہ چنانکہ فردوسی فرماید ؎ ایا شاہ محمود کشور کشاے ؛ گر از من نترسی بترس از خداے ؛ و بذیل حروف حسرت و افسوس و حروف تنبیہ و حروف استفہام این را نیاوردہ **مولف** عرض کند کہ نساخ صاحب

مویدبیش نیست کہ این را در عربی براے نداے قریب مخصوص کردہ وحقیقت برعکس آنست یعنی براے نداے بعید کما فی المحیط بخیال ما فارسیان این را از زبان عرب گرفتہ اند وتخصیص این در فارسی زبان با قریب وبعد نیست ومعنی اوّل متحقق است ونسبت معنی دوم طالب سند باشیم ونسبت معنی سوم اگرچہ محققین فرس ازین ساکت اند ولیکن ما استعمال این در روزمرۂ معاصرین شنیدہ ایم۔ مویّد الشعراے مرحوم کہ همدرین روزها رحلت فرمود از اهل زبان بود وهمین شعر فردوسی را کہ بالا گذشت متعلق بہ معنی سوم میکرد وخدایش بیامرزد می فرمود کہ آیا درین شعر بمعنی خبردار باش است وبس۔ ما خیال میکنیم کہ محققین نازک خیال معنی دوم را هم بسند همین شعر فردوسی پیدا کردہ اند ولیکن ما را با موید مرحوم اتفاق است ومعنی چارم بخیال ما التساخ صاحب انند هندی نژاد باشد کہ ممدودہ را بمقصورہ وانست فتأمل (اردو) دیکھو اے (۲) دیکھو آہ (۳) ہان بقول صاحب آصفیہ کلمہ تنبیہ۔ ذوق ؎ ہان تاتل دم ناوک فگنی خوب نہین ؛ ابھی چھاتی مری تیرون سے چھنی خوب نہین ؛ (۴) ایا دیکھو آیا۔

ایار۔ بقول برہان وجامع بروزن بہار (۱) نام ماہ سوم بہار است از سال رومیان وبودن آفتاب در برج جوزا و (۲) ترجمۂ حساب ہم ہست چہ آیارگیر محاسب وحساب گیرندہ را گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید کہ باین معنی بہ تشدید یا ہم آمدہ وذکر معنی دوم ہم کند۔ صاحب سروری براے معنی اوّل از سعدی شیرازی سند آرد (ط) این ہنوز اوّل اذار جہان افروز است ؛ باش

تاخیمہ زند دولت نیسان وایار ۔ صاحب سواء السبیل فرماید کہ در اصل این لفظ سریانی است
کہ آن مطابق ماہ انگلیسی (مئی) باشد و صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ بنسبت معنی
دوم خیال ما این است کہ مخفف ایارہ باشد کہ می آید یا مبدل آدار کہ بدال مہملہ گذشت۔
بقاعدۂ فارسی دال مہملہ بدل شود بیائے تحتانی چنانکہ لاد و لائے (اردو) (۱)
رومیوں کے پاس موسم بہار کے تیسرے مہینہ کا نام ایار ہے جو انگریزی (مئی)
کے مطابق ہے۔ اور مئی بقول آصفیہ (انگلش) اسم مونث۔ انگریزی پانچواں مہینہ
جو اکتیس دن کا ہوتا ہے (۲) دیکھو آدار کے دوسرے معنے۔

ایارد بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باول مفتوح
و رائے مکسور بمعنی ژند بود خسروانی گوید ؎ چہ مایہ زاہد و پرہیزگار صومعگی ؛ کہ ژند
خوان شدہ در عشق ہم ایارد گوے ؛ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف
گوید کہ ژند بقول برہان نام کتابی است کہ ابراہیم زردشت دعوے میکرد کہ از آسمان
بروے نازل شد۔ بخیال ما این مخفف ایاردہ باشد بحذف ہاے ہوز کہ می آید
بمعنی شرح ژند۔ صراحت کامل این ہمہ را آنجا کنیم و این لغت ژند و پاژند است
(اردو) ژند کی شرح۔

ایاردہ بقول برہان بکسر اول و را ابع
و فتح دال ابجد تفسیر و چگونگی کتاب ژند است
و آنرا پاژند خوانند و ژند کتابی است

بملت مغان یعنے آتش پرستان بعضی آنرا
کتاب آسمانی می خوانند و بفتح اول و سکون
رابع ہم آمدہ است۔ صاحب جہانگیری

فرماید که باوّل مفتوح ورائے مکسور ودال
مفتوح شرح ژند بود۔ صاحب سروری
فرماید که بروزن اوارجه تفسیر ژند است
ونیز کتابے به دین مغان وہمان مثال (که
صاحب جہانگیری بذیل آپارد آوردہ)
بتغیر خفیف پیش کردہ (خسروانی ۵)
چه مایه زاہد وپرہیزگار صومگی ٭ که نسک
خوان شدہ در عشقش واپاردہ گوے ٭
وفرماید که نسک بکسر نون وسکون سین مہملہ
جزو کتاب گبران باشد۔ صاحب ناصری
را در بیان اعراب با جہانگیری اتفاق است
وصاحب جامع را با برہان۔ صاحب
رشیدی فرماید که بفتح الف ورائے موقوف
ودال مفتوح کتابے است در دین مجوس
وگویند شرح ژند است وبذکر شعر بالا فرماید
که ازین بیت ظاہر میشود که ذکرے باشد
یا سرودی که مجوس می گفته باشند۔ صاحب
شمس ہمزبان رشیدی۔ صاحب سراج بذکر
قول رشیدی فرماید که درین تأمل است
چراکه مقابله نسک که جزویست از اجزاے
ژند دلالت گونه دارد که به معنی کتاب یا جزو
کتاب باشد واگر از لفظ گوے توہم کردہ
نیز بیجاست چراکه گوینده وخوانند ہردو
مترادف استعمال می یابند چنانکه از عبارت
خودش پیداست (انتہی کلامہ) به تحقیق ما
اپاردہ که یاے موحدہ گذشت اصل است
وصاحب پہلوی آنرا تفسیر ژند گفته وہمین شعر
خسروانی را بسند آوردہ للہ العجب که محققین
سلف به تحقیق لغات فارسی چه قدر کم توجہی کردہ اند
که یک سند را به تبدیل حروف وتغیر الفاظ۔
ہر یکے بکام خود میگیرد وخدا میداند که
مقصود مصنف شعر چه بود۔ با ایں حال ما ہمین
معنی تفسیر را در کلام خسروانی مناسب تر
خیال میکنیم وخیال ما این است که محققین فرس

بوجہہ غلطی کتابت بائے موحدہ را یائے تحتانی دانستند وانچہ ہمین یک سند را برای ہردو لفظ بکار بردند نیز تسامح شان است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو ابارده۔

ایارگیر بقول انند بحوالۂ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی محاسب۔ صاحبان برہان وجامع بذیل ایار ذکر این کرده اند ودیگر محققین فرس ازین لغت ساکت وماصراحت ماخذ این بر لغت (ایار) کرده ایم واین اسم فاعل ترکیبی است و (ابارگیر) بہ بائے موحدۂ دوم ہم بہ ہمین معنی گذشت و (آوارگیر) در ممدوده ہم۔ (اردو) دیکھو ابارگیر۔

ایاره بقول برہان بروزن شراره (۱) بمعنی یاره باشد کہ دست برنجن است وفرماید کہ آن حلقہ بود از طلا ونقره وغیر آن کہ زنان در دست وپائے کنند۔ صاحب جامع فرماید کہ دست برنجن وخلخال ومعرب آن ایارق۔ صاحب ناصری وجہانگیری وسروری ورشیدی ہم ذکر این کرده اند وفرمایند کہ دست برنجن باشد (لاادری از رشیدی سے) چو آرد زینت خود در شماره ؛ ہلالش زیبد از بہر ایاره ؛ صاحب سراج فرماید کہ یاره مخفف این است **مولف** عرض کند کہ یاره بقول برہان دست برنجن است وآن حلقہ ایست کہ بیشتر در دست کنند پس تحقیق آنست کہ ایاره مزید علیہ یاره ومخصوص بہ دست است وخلخال کہ تخصیص با پا دارد غیر ایاره باشد واتفاق محققین ہمبرین ومرادف معنی اول ابرنجن وماصراحت معنیش بجایش کرده ایم۔ انچہ خان آرزو در سراج یاره را مخفف ایاره دانستہ برعکس تحقیق ماست۔ ونسبت ماخذ این عرض میشود کہ

این مرکّب است از یار کہ بمعنی محب و دوست و آشنا آمدہ ۔ ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردند و معنی لفظی این منسوب بہ دوست است و مجازاً حلقہ را نام کردند کہ زنان آنرا بطور نشان دوست دوست دارند و ہمچو زیورے بدست کنند ۔ مؤید مرحوم اصفہانی با ما گفت کہ آئین شاہان عجم بود کہ کسی کہ بقوت و توانائی امتیاز میداشت حلقۂ از طلاے مرصع دست اومی کردند و این عطاے شاہی مخصوص بہ پہلوانان بود و بدینوجہہ کہ یارہ بمعنی قوت و توانائی آمدہ این حلقہ را یارہ اسم شد و مجازاً دست برنجن را ہم ہمین نام قرار یافت کہ زنان این زیور را بطور نشان معطی بدست میکردند وبیشتر شوہران عطا میکردند و آنچہ در بعض بلاد ہند نسبت زیور (کنگن) شہرت دارد کہ ترجمہ ہمین ایارہ باشد ذکرش درینجا می کنیم گویند کہ بزبان سنسکرت (کرگہن) و مخفف آن (کنگن) نام زیورے است کہ زنان بدست کنند و تقریبے راہم نام است کہ صبح شب زفاف صورت می گیرد ۔ رسم زنان ہند است کہ بالعموم حلقہ ہاے نازکے از لک و فلزات ساختہ بدست میکنند کہ (چوڑی) نام دارد و سیما برای عروس حلقہ ہاے بیش بہا ساختہ میشود و چون بشب زفاف حصۂ ازین بشکند و ضائع شود شوہران ہمان شب بہ بدل آن دست برنجن مرصع کہ با خود دارند بدست عروس میگذارند تا بدل حلقہ ہاے ضائع شدہ گردد و بہمین سبب تقریب صبح شب زفاف موسوم شد بنام ہمین زیور کہ بہ کنگن موسوم است پس عجیبے نیست کہ رسم ہنود را در وجہ تسمیۂ ایارہ دخلی باشد کہ عطاے شوہران بزنان است (اردو) دیکھو ابرنجن کے پہلے معنے ۔

(۲) ایارہ بقول برہان دفتر حسابی را نیز گویند کہ زرہاے پراگندۂ دیوانی را
دران نویسند و معرب آن اوآرجہ باشد - صاحب جہانگیری فرماید کہ دفتر حساب
و آنرا آوارہ نیز گویند و معرب آن اوارجہ - صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل آوارہ است
کہ اوآرجہ ہم نام دارد - خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی بمعنی دفتر حساب نیز نوشتہ اند
وظاہراً آمارہ بمیم را ایارہ بتحتانی خواندہ اند **مولف** عرض کند کہ آمارہ بجاے خود
گذشت - و اپارہ بہ باے موحدہ ہم - پس چرا نگوئیم کہ در آخر الذکر موحدہ را تحتانی
خواندند کہ قرین قیاس است وجا دارد کہ مبدل اوارہ دانیم کہ واو بہ تحتانی بدل
شود چنانکہ انگول و انگیل حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد (اردو) دیکھو اوارہ -
(۳) ایارہ بقول برہان مرکبی باشد از ادویۂ ملینہ کہ اطبا بجہت مسہل سازند و آن
سالم تر از حبوب و مطبوخات است و معرب آن ایارج باشد - صاحب جامع فرماید کہ
معجونی است مسہل - صاحبان جہانگیری و ناصری و رشیدی و سروری و سراج
و شمس وانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ اطباے یونانی این را بہتر این
او و بہ خیال کنند و دواے الہی دانند و قول شان است کہ ہیچ وقت استعمال این
نقصان نمی بخشد پس وجہ تسمیۂ این کہ بر نمبر (۱) گذشت من وجہٍ از براے اینمعنی ہم
صادق می آید کہ منسوب بدوست است و یارہ بدون الف اول ہم بہ ہمین معنی آمدہ
و یارہ بمعنی توانائی و قدرت و قوت ہم - پس بدینوجہ کہ این داروے لطیف را از براے
ہمہ امراض مفید دانند و قوت مزاج می بخشد بہ این اسم موسوم شد اندرین صورت

ایارہ مزید علیہ یارہ باشد۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ وبقول صاحب کنز آیارج بمدّہ بہمین معنی لغت ترکی است (اردو) ایارج۔ عربی۔ ایک مشہور مسہل دوا کا نام ہے جو اردو مین بھی اسی نام سے مشہور ہے۔

(۴) ایارہ بقول برہان بمعنی قدر واندازہ ومقدار ہم آمدہ۔ صاحبان جامع وجہانگیری و انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ یارہ وبدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مقدار بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ شمار۔ دیکھو اندازہ کے آٹھوین معنے۔

ایارہ گیر بقول برہان وہفت وبحر بفتح اوّل بروزن کنارہ گیر محاسب ونویسندہ را گویند۔ **مولف** عرض کند کہ	اسم فاعل ترکیبی است وحقیقت آیارہ برمعنی دوش گذشت۔ مرادف آیارگیر (اردو) دیکھو ایارگیر۔

ایاری بقول سروری کہ بحوالۂ فرہنگ آوردہ بیاے حطّی وراے مہملہ بروزن ایادی چیزیست مانند نقاب کہ برپشت چشم بندند واکثر سیاہ باشد وفرماید کہ بزاے معجمہ نیز بنظر رسیدہ وازرفیع الدین لبنانی سند آوردہ ؎ شفق غلالۂ خورشید ارغوانی ودخت چو زہرہ بست ایاری عنبرین برچشم ؛؛ وایاسی نیز آمدہ **مولف** گوید کہ از اجزاے برقع کہ پردہ پوشان عجم وعرب روے چہرہ بیاویزند وسیاہ رنگ باشد۔ خیال ما انیست کہ تصحیف خطّا طان زاے ہوز را راے مہملہ کردہ ومحققین ناواقف از ما خذ اعتنا برین نکردند کہ اصل این بزاے ہوز ایازی است کہ منسوب بہ آیاز واختراع اوست

چنانکہ می آید وہمین سند رفیع الدین لبنانی درانجاہم مذکور واین دلیل بخیال ماست ۔ اگر این را مبدل ایازی گیریم درست نمیشود زیراکہ زاے ہوز در فارسی زبان بہ راے مہملہ بدل نمیشود۔ فائل (اردو) دیکھو ایازی ۔

ایاز بقول برہان بروزن نماز نام غلام ترک سلطان محمود غزنوی ۔ صاحب جامع بذکر این فرماید کہ ایاز در ترکی بمعنی ہواے صاف کہ ابر نداشتہ باشد ۔ صاحب سراج فرماید کہ نام غلام سلطان محمود کہ براو عاشق بود وبعدہ نیز گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاح آوردہ کہ معشوق سلطان محمود غزنوی ازکشمیر بود چنانچہ زلالی خوانساری درصفت او گوید ۵ سروسر کردۂ سبزان کشمیر ؛ ملاحت ازلب اوچاشنی گیر ؛ وبحوالۂ فرہنگ جہانگیری نقل کند کہ ایاز از امراے سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود بود واین ہمان ایازاست کہ بعد فوت سلطان کہ در ۴۲۱ھ بودہ مدتے زیست وازجانب اولاد او تا سلطان ابراہیم حکومتہا کرد ودر ربیع الاول ۴۴۹ھ در لاہور فوت شد وقبرش درہمان شہراست صاحبان شمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ۵) ایاز آن گرم خونیہا مگرہم درلحد دارد ؛ کہ داغش درسراغ سینۂ محمود میگردد ؛ (انوری ۵) بازگیرد پس ازین رونق ملک محمود ؛ دہر شوریدہ تر وتیرہ تر از زلف ایاز ؛ **مولف** گوید کہ ما ومعدودہ ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو آیاز ۔

ایازی بقول برہان بروزن نمازی (۱) برقع سیاہی است کہ زنان برپشت چشم بندند ۔ صاحب جامع فرماید کہ نوعی از برقع سیاہ کہ زنان برروے کشند ۔ صاحب رشیدی

گوید که پارچہ باریک که زنان بالاے چشم
بر بندند و اکثر سیاہ باشد و چشم آویز نیز گویند
و ظاہرا اختراع ایاز بود و ہمان سند پیش کنند
که صاحب سروری بہ ایاآری نوشت و لیکن
بجاے راے ہملہ زاے ہوز نقل کردہ
صاحب جہانگیری فرماید که نوعے از برقع که
زنان برروے کشند و آنرا چشم آویز گویند
و از شرف شفردہ سند آردہ دل من
عشق بازی از که آموخت ٭ لبت عاشق
نوازی از که آموخت ٭ ندیدم آنکه برقع
داشت خورشید ٭ رخت رسم ایازی از که
آموخت ٭ صاحبان انند و سراج و ہفت
ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب شمس فرماید
که (۲) ایازی یکے از امراے سلطان ابراہیم
بن مسعود بن محمود غزنوی بود و از ابوالفرج
رونی سندے آوردہ که در ممدودہ برلفظ
آیاآزی گذشت۔ حیف است که محققین از
وزن شعر ہم کار نگیرند و نمی دانند که سند
ابوالفرج براے وزن شعر ممدودہ می خواہد
نہ مقصورہ و ما در ممدودہ بیان کردہ ایم
که از سند ابوالفرج آیاآزی بمعنی آیاز نیست
بلکہ یاے نسبت بمعنی منسوب بہ آیاز است
پس بخیال ما معنی دوم اعتبار را نشاید و
بہ تحقیق ما (۳) ایازی بمعنی معشوقی می آید
که فارسیان یاے مصدری برلفظ ایاز
زیادہ کردہ اند چنانکہ ظہوری گوید ہ نتوان
کرد در شہنشاہی ٭ انچہ محمودی و ایازی
کرد ٭ (اردو) (۱) مقنعہ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ مُنہہ پر ڈالنے کا کپڑا۔
مولف عرض کرتا ہے کہ وہ باریک اور سیاہ
کپڑا جو عورتوں کے برقع کا ایک جزو ہے
جو چہرہ پر لٹکایا جاتا ہے۔ روپوش۔
(۲) دیکھو ایاز۔ (۳) معشوقی۔ مونث۔
معشوق پن۔ معشوقیت۔

(۱۵۱۴)

ایاس بقول برہان وجامع بروزن مماس (۱) بمعنی ایاز است که نام غلام سلطان محمود باشد۔ صاحب موید فرماید که بالفتح ہمان آیاز (که به زاے ہوز گذشت) چراکه زاے معجمه را بسین بدل کنند۔ صاحب سراج بذیل ایاز گوید که ایاس مبدل ایاز است و صاحب جہانگیری از شیخ عطار سند آورده ٥ گر تو مرد طالبی و حق شناس ؛ بندگی کردن بیاموز از ایاس ٥ وسند دیگرش از مولوی معنوی داده ٥ خویشتن را تور ہاکن چون ایاس ؛ تا زشه بینی تو لطف بیقیاس ؛ صاحب سخندان فرماید که (۲) اہل خراسان شبنم را ایاس گویند و در سنسکرت اوشاے واوش آخر شب را گویند واش چیزے راگویند که در آخر شب واقع شود ولہذا در فارسی شبنم می خوانند وہمین آوش در برج بہاشا بتغیر زبان صورت اوس گرفته است مولف عرض کند که بقول صاحب کنز در ترکی زبان آیاز بمعنی شب سرد و شب ماه آمده و ما ذکر این در ممدوده کرده ایم پس عجیب نیست که فارسیان بقاعدهٔ تبدیل زاے ہوز را به سین مہمله بدل کرده مجازاً بمعنی دوم استعمال کرده باشند ہمچون انگز و انگس۔ حیف است که صاحب سخندان سند استعمال اہل خراسان پیش نکرد و بقول صاحب لغات ترکی ایاس بکسر اول بمعنی ہواے صاف ہم آمده۔ باتے حال معاصرین بمعنی دوم بر زبان ندارند اگر سند استعمال متقدمین یا متاخرین بدست آید توانیم عرض کرد که فارسیان از لغت ترکی گرفته اند و مجازاً بمعنی شبنم استعمال کرده (اردو) (۱) دیکھو آیاز (۲) دیکھو اپشک۔

ایاس حد خود بشناس مثل۔ صاحبان خزینة الامثال وامثال فارسی ذکر این کرده اند و لیکن از بیان معنی و محل استعمال

ساکت وصاحب احسن بجاے (ایاس) آیاز آوردہ **مولف** گوید کہ چون کسے کہ کم رتبہ باشد برانکاے کرم مخاطب گستاخ شود فارسیان تنبیہاً این مثل را بحق اوزنند۔ (اردو) حد سے زیادہ نہ بڑھو۔ چادر سے باہر پاون نہ پہیلاؤ۔	ان دونون کہاوتون کا استعمال دکن مین ہی۔ صاحب آصفیہ نے (چادر سے باہر پاؤن پہیلانا) کا ذکر کیا ہی یعنی حد یا بساط سی باہر قدم رکہنا۔ اہل دکن کی زبان پر یہہ فارسی مثل ہی ہے۔ مگر لفظ ایازمین زاے ہوز۔

ایاسہ بقول برہان وناصری بفتح اول ورابع (۱) بہ معنی آرزو واشتیاق باشد و (۲) حلقہ وقلابی را نیز گویند کہ حلقہ را بر لوار یہن نصب کردہ باشند وبعد از بار کردن آن لوار را بر بالاے بار انداز ند وقلاب را بران حلقہ انداختہ محکم کنند۔ صاحب جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرماید کہ حلقہ وقلابہ کفہ باربند چاروا داران۔ صاحب سراج ہم بحوالہ برہان ذکر ہر دو معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ نسبت ماخذ این بمعنی اول قیاس ما این است کہ فارسیان یاس را کہ لغت عرب بمعنی ناامیدی است بالف نفی بمعنی امید وآرزو گرفتند وہاے ہوز در آخر زائد است وانچہ یاسہ ہم بدون الف اول بہمین معنی می آید مخفف ایاسہ (ما صراحت الف نفی بر لغت اجنبان کردہ ایم) وجا دارد کہ لغت ترکی آیاس را کہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی ہواے صاف است بزیادت ہاے نسبت در آخر مجازاً بہ معنی آرزو واشتیاق گرفتہ باشند باتے حال این فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ بمعنی دوم جزین نیست کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مرادف آوزین کہ گذشت۔ (اردو) (۱) دیکھو آرزو کی پہلی معنے (۲) فارسی مین اوس حلقہ

اور قلاب کو آیاسہ کہتے ہین جسے نوار سے سی دیتے ہین اور چارپایہ پر بار کرنے کے بعد
اوس حلقہ مین قلاب کو ڈالکر مضبوط کس دیتے ہین۔ یعنی بکسُوّا۔ بقول آصفیہ بانکا سوا۔ وہ
لوہے کا کانٹا جس کے ساتھہ کسی چیز کے اٹکانے یا باندہنے کے لئے حلقہ لگا رہتا ہی۔

ایاسی بقول برہان بروزن خلاصی بمعنی ایازی باشد کہ نوعے از برقع سیاہ است کہ زنان بر روے کشند۔ صاحب جہانگیری ہمان سند آوردہ کہ صاحب سروری برایازی پیش کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع وانند و شمس ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سراج فرماید کہ مبدّل ایازی است۔ **مولف** عرض کند کہ ما بر لغت ایازی صراحت ماخذ کردہ ایم زاے ہوز بدل شد بسین مہملہ چنانکہ انگز و انگس (ار دو) دیکھو ایازی۔

ایاغ بقول برہان وجامع بروزن دماغ۔ کاسہ وپیالہ شرابخواری را گویند۔ خان آرزو در سراج باتفاق برہان فرماید کہ ایاق بقاف نیز آمدہ و بمدّہ نیز درست است و فرماید کہ بعضی گویند ترکی است۔ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالفتح کاسہ وبحوالۂ علمی فرماید کہ پیالہ باشد۔ صاحبان رشیدی وناصری و شمس ہم این را لغت ترکی گفتہ اند۔ بہار گوید کہ بالمد مشتبع این است با لفظ بر کف داشتن و بر لب نہادن و ریختن و زدن و کشیدن مستعمل **مولف** عرض کند کہ آیاغ باتفاق اہل لغت بفتح اول است صاحب لغات ترکی ہم ذکر این کردہ و بفتح اول و بمعنی کاسہ آوردہ و آیاق بقاف ہم بہمین اعراب ومعنی نوشتہ پس آنچہ فارسیان این را بمعنی پیالہ ہم استعمال کردہ اند بمجاز است۔

(ظہوری ۵) عالم ہمہ مست است ایاغ است دل ما ٭ شبہا ہمہ روز است چراغ است

دل ما ﴿ (عرفی ؎) کسے می طربم در ایاغ می ریزد ﴿ کہ زہر غم بگلوسے فراغ میریزد ﴿
(اردو) ایاغ بقول امیر۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ شراب پینے کا پیالہ (اسیر ؎) مرا
دہن مرا چلو ہے ساقیا کافی ﴿ شراب چاہیے شیشہ نہو ایاغ نہو ﴿ (ناسخ ؎) مے سے
روشن رہے ایاغ اپنا ﴿ گل نہو ساقیا چراغ اپنا ﴿

ایاغ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب
بحر بمعنی شرابخانہ۔ خان آرزو در چراغ از
طاہر نصیر آبادی سند آرد (نثر) مرتضی
قلی بیگ ولد فرہاد بیگ کہ از غلامان شاہ بود
داخل عملۂ ایاغ خانہ شد۔ صاحبان بہار
عجم و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولف**
گوید کہ قلب اضافت خانۂ ایاغ است از قبیل
شراب خانہ۔ (اردو) شرابخانہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ میخانہ۔ میکدہ۔ خرابات۔
شراب پینے کی جگہہ **مولف** کی راے مین اُس
مکان کو بہی شراب خانہ کہہ سکتے ہین جہان
شراب بکے یا جہان شرابی جمع ہو کر شراب پئین۔

(۱۹۵۵) **ایاغ در خون زدن** مصدر اصطلاحی
بمعنی پیالہ را بخون زدن یعنی پر کردنش
از خون باشد و ازہمین است (ایاغ در شراب
زدن) و (ساغر در شراب زدن) بمعنی ساغر
از شراب پر کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎)
نپذیرفت گونہ مستیش ﴿ ہر کہ در خون دل
ایاغ نزد ﴿ (اردو) خون سے بہرنا
خون مین پیالہ ڈبونا۔

(۱۹۵۶) **ایاغ دل** استعمال۔ فارسیان دل را
با ایاغ تشبیہہ دادہ اند باضافت ایاغ بسوے
دل و این مرکب اضافی است کہ ایاغ دل
دل باشد (عرفی ؎) ساقی چو می عشق تو
میکرد بساغر ﴿ ہر صاف کہ آمد بایاغ دلہا
ریخت ﴿ (اردو) اردو مین دل کو جام

شراب سے تشبیہہ دیسکتے ہین اور بہ ترکیب فارسی ایاغ دل کہہ سکتے ہین۔

ایاغ زدن استعمال۔ بمعنی ساغر زدن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (طغراے مشہدی ؎) چو قمری ایاغ از کف او زدہ ٭ زنا دید نش بانگ کو کو زدہ ٭ **مولّف** گوید کہ زدن بقول بحر عجم بمعنی خوردن و نوشیدن است چون ساغر زدن و قدح زدن و شراب زدن و کباب زدن (اردو) جام چڑہانا۔ بقول صاحب آصفیہ شراب کا پیالہ پینا۔ قدح نوش کرنا۔

ایاغ طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت۔ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی جام پر از شراب طلب کردن و خواستن باشد (حزین اصفہانی ؎) بعشق روے تو چون لالہ داغ میطلبم ٭ گدا ے کوے مغانم ایاغ میطلبم (اردو) شراب سے بہرا ہوا پیالہ مانگنا۔ چاہنا۔

ایاغ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولّف** عرض کند کہ مرادف ساغر کشیدن۔ کہ بہ معنی شراب خوردن باشد (قاسم مشہدی ؎) کشد بیاد تو ہر کس ایاغ چشم غزال ٭ گل نگاہ نہ چیند ز باغ چشم غزال ٭ (اردو) جام چڑہانا۔ بقول آصفیہ۔ شراب کا پیالہ پینا۔ قدح نوش کرنا (ناسخ ؎) یہی وظیفہ ہے دن رات مجکو مستی مین ٭ چڑہاؤن جام کوئی نشہ کا اتا رہوا ٭ پیالہ پینا۔ پیالہ لینا بہی انہین معنون مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے اسکا ذکر کیا ہے۔

ایاق بقول بہار مرادف ایاغ کہ گذشت۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این لفظ

ترکی است **مولف** عرض کند کہ ما بر آیاغ اشارۂ این کردہ ایم۔ سند استعمال این در فارسی بدست نیامد و ظاہر است کہ این لغت ترکی است (اردو) دیکھو آیاغ۔

ایال بقول شمس بالکسر لغت فارسی است بہ معنی ظرفی کہ دو شیرۂ انگور در و کنند **مولف** عرض کند کہ از محققین فرس کسے ہمز بانش نیست و ذکر این نکرد و مقصودش غیر از شیرۂ انگور نباشد و یال در فارسی زبان بمعانی متعددہ می آید کہ بجایش مرقوم شود اما معنی بیان کردۂ صاحب شمس ورائے آن است۔ نتوانیم کہ این را مزید علیہ یال گوئیم کہ ہیچ اتحاد با معانی یال ندارد و در عربی و ترکی ہم نشانے ازین لفظ نیست الا در ہندی کہ بقول ساطع آیال بالفتح مونث یال اسپ است۔ صاحب امیر اللغات ہم ہمین معنی ذکر این کردہ کہ موے دراز گردن اسپ را گویند۔ حیف است کہ صاحب شمس این را لغت فارسی و بمعنی ظرف آوردہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قولش اعتبار را نشاید (اردو) وہ پیالہ جس مین شیرۂ انگور ڈالتے ہین۔

ایالت بقول صاحب بول چال بمعنی صوبہ و بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بہ معنی سرکار **مولف** عرض کند کہ ایالت بالکسر لغت عرب است و بقول صاحب منتہی الارب بہ معنی سیاست راندن ملک و رعیت خود را و والی شدن نیز پس بقول صاحب روزنامہ اگر معاصرین عجم این را بمعنی سرکار استعمال کردہ اند عجبے ندارد (اردو) سرکار۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔ دربار شاہی۔ رئیس۔ آقا۔ ولی نعمت

ایام بقول بہار و وارستہ بہ معنی روزہا و فرماید کہ این جمع یوم است و فارسیان بہ معنی

وقت و روزگار و ہنگام نیز استعمال نمایند۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی آورده فرماید که روزها و زمانها باشد و بمعنی روزگار نیز آید مؤلف عرض کند که فارسیان ہیچ تصرف در معنی این نکرده اند۔ ہمان معنی که در عربی دارد۔ و در فارسی ہم ہمان معنی مستعمل که وقت و روزگار شامل است بر لیل و نہار و روزہا بالجملہ این لغت عرب است که فارسیان استعمال آن کرده اند (سلیم ؎) چون شام سلیم آمد ایام قدح نوشی است ؛ فیضی ندہد در روز ساغر چو گل شبو ؛ (ولہ ؎) در زمان دولت او این بنا اتمام یافت ؛ آرے ایام سکندر را اثر آئینہ است ؛ (کمال آسمعیل ؎) عیسی ز مقدم تو با یّام مژده داد ؛ از مین این سخن نفسش جان بمرده داد (ظہوری ؎) صد شب غم از پئے ہم میرسد ؛ روز طرب نیست ورا یّام ما ؛ (صائب ؎) بیقراریہاے دل افزود در ایّام خط ؛ کرد شمع صبحگاہی گرمتر پروانہ را ؛ و از ہمین است (۱) ایام بہاران بمعنی موسم بہار و زمانۂ بہار (صائب ؎) چہ شباب است که ایّام بہاران دارد ؛ که ز ہر غنچہ صداے جرسے می آید ؛ بخیال ما بہاران درین شعر مزید علیہ بہار است (۲) ایام جوانی بہ معنی روزگار جوانی (صائب ؎) حاصلش چون خنده و برق آتش بیشمار ؛ انچہ صرف عیش ز ایّام جوانی شد مرا ؛ ایام جوانی درینجا بمعنی عہد جوانیست (۳) ایّام حسن بہ معنی زمانۂ حسن (عرفی ؎) گشت کفر آلوده ایمانش ز طعن قدسیان ہر که در ایّام حسنت داشت ایمانے درست ؛ مقصود از ایام حسن درینجا عہد حسن است (۴) ایّام طفلی بہ معنی زمانۂ کودکی (صائب ؎) آه از کودک مزاجیہاے ابناے

زمان ؀ ابجد ایّام طفلی ہراز سر باید گرفت ؀ (اردو) ایّام - بقول امیر یوم کی جمع زمانہ - شب و روز - مذکّر - (ناسخ ؎) اے فلک دیکھون توکب تک روز وصل آتا نہین؎ منتظر بیٹھا ہون مین ہی گردش ایّام کا ؀ بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکّر -

ایام العجوز اصطلاح - بقول بہار و بحر - سہ روز آخر ماہ شباط و چہار روز اوّل ماہ آذار - صاحب موئید این را بذیل لغات تازی آوردہ بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ ہفت روز است سہ روز آخر شباط و چہار روز اوّل آذر - صاحب شمس ہم این را لغت تازی داند - **مولّف** عرض کند کہ در عربی بودنش شک نیست زیرا کہ الفاظ و ترکیبش ہر دو عربی است صاحبان منتہی الارب و محیط ہم ذکر این کردہ اند و گویند کہ درین ایّام شدت سرما می شود جزین نیست کہ فارسیان ہمین مرکّب عربی را بمعنی خودش استعمال کردہ اند و ترکیب خود را دخلی ندادہ اند - می بایست کہ بحذف الف و لام (ایام عجوز) خوانندہ اگر مادر فارسی زبان بقاعدۂ فارسی استعمالش کنیم عیبے ندارد و معنی لفظی این در روزہاے پیرزن است یعنی پیرزن درین روزہا بشدت سرما متاثّر میشود و لہذا این ہفت روز را مخصوص با و کردند (اردو) ماہ شباط کے آخر کے تین دن اور ماہ آذر کے ابتدائی چار دن جملہ سات دن کا نام عربی مین ایّام العجوز ہی جن مین شدید سردی ہوتی ہی - مذکّر -

ایّام بسر بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر و موئید و ہفت بمعنی زندگانی کردن و روزگار بآخر رسانیدن **مولّف** گوید کہ قلب اضافت بسر بردن ایّام است و مخفف (ایام را بسر بردن) حرف (را) بربنا استعمال حذف

شد (اردو) زندگی بسر کرنا بقول آصفیہ عمر کاٹنا۔ عمر گزارنا۔ دن بھرنا۔ جینا۔

(۱۵۵) **ایام تازہ شدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی نو شدن روزگار و تازہ شدن روزہا کنایہ باشد از خوشحالی و خوشوقتی و بازآمدن زمانے کہ گذشت (عرفی ؎) می جوشد از درون دلم چشمہ چشمہ خون ؛ طوفان نوح را دگر ایّام تازہ شد ؛ (اردو) زمانہ کا تازہ ہونا۔ گیا ہوا زمانہ پھر آنا۔

(۱۵۶) **ایام را دگر کردن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی زیر و زبر و برہم کردن زمانہ و خستہ و تباہ کردن روزگار باشد چنانکہ ظہوری فرماید (؎) تصرفات تو ایام را دگر کردہ است ؛ ز وعدۂ تو یک امروز کو فردانیست ؛ (اردو) زمانہ کو زیر و زبر کرنا۔ صاحب آصفیہ نے زیر و زبر کرنا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تہ و بالا کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ الٹ پلٹ کرنا۔

ایام فرستادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی ایّام آفریدن و روزہا را پیدا کردن (درویش والہ ہروی ؎) در ہفتہ اگر جمعہ نمی بود نمی شد ؛ بر قدرت حق نقص کہ ایام فرستاد ؛ بہار فرماید کہ کنایہ است و صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ استعمال مصدر فرستادن بمعنی پیدا کردن در فارسی بنظر نیامدہ و ہمین یک مصدر اصطلاحی است کہ از ان این معنی پیدا میشود ازینجاست کہ صاحب بحر عجم ذکرش کردہ (اردو) زمانہ کو پیدا کرنا۔

اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ این مصرعے است مشہور کہ صورت

ضرب المثل گرفتہ است فارسیان چون بینند کہ کسی مرتکب امرے شدہ است کہ موجب فساد آست بحق او این مثل رازنند مقصود آنکہ اینہمہ فساد پیدا کردۂ تست (اردو) اے یا و صبا این ہمہ آوردۂ تست ۔ بقول امیر یہہ مصرع	بطور مثل اردو مین مستعمل ہو گیا ہے یعنی یہہ سارا فساد تمہارا ہی اٹھایا ہوا ہے ۔ دکن مین اس موقع پر کہتے ہین " یہہ سب آپ ہی کی کرامت ہے " " یہہ آگ آپ ہی کی لگائی ہوئی ہے "

ابیاری بقول شمس بالفتح لغت فارسی است و آن نام جامہ ایست دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ بخیال ما کاتبین جا بکدست ہمان ابیآری را کہ بموحدۂ دوم و تحتانی سوم بجایش گذشت بتقدیم و تاخیر ایبآری کردند و حیف است از صاحب شمس کہ خود او ابیآری را بجایش ذکر کردہ است و در ینجا ہم آوردہ اگر تائیدش از محققین دیگر میشد و سند استعمال بدست می آمد ما این را (قلب بعض) خیال میکردیم ۔ معاصرین عجم ہم ازین ساکت پس وقعت مجرد بیان صاحب شمس ۔ ابین مِن الامس باشد ۔ (اردو) دیکھو ابیآری کے دوسرے معنے ۔

ایبد بقول برہان و جامع بایاے ابجد بروزن سرمد شرارہ و سرشک آتش را گویند ۔ صاحب مویّد بحوالۂ دستور این را آوردہ و صاحب سروری بحوالۂ مویّد ۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہر التصحیف است ۔ صحیح آییژ است بدو تحتانی و زاے فارسی چنانکہ بیاید مولّف عرض کند کہ آییژ بدو تحتانی و زاے فارسی در ممدودہ گذشت و در مقصورہ نمی آید و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم

و باخیال خان آرزو اتفاق داریم نتیجہ تصحیف است کہ آبیثر را ایبد کردند و این را مبدل آبیثر نتوانیم گرفت کہ تحتانی بہ موحدہ و زاے عربی و فارسی بہ دال مہملہ بدل نمی شود حیف است کہ محققین بالاسند استعمال پیش نکردند (اردو) دیکھو آبیثر۔

اے بران سرکہ درو مغز و فا نیست

مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ بخیال ما صاحب خزینہ لفظ خاک را کہ بعد لفظ آے بود بہ تسامح بگذاشت و ما از معاصرین عجم این را بصورت مصرعے شنیدہ ایم یعنی (اے خاک بران سرکہ درو مغز و فا نیست) فارسیان چون بینند کہ کسے بر وفاے خود قائم نمی ماند و بیوفا است این مقولہ را بحق او استعمال کنند و این درحقیقت مخفف (اے خاک بران سرکہ درو مغز و فا نیست) باشد کہ ایران لفظ خاک انداختہ استعمال این کردہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین " بے وفائی پر پتھر پڑین " بیوفائی کی شکایت مین اس کا استعمال کرتے ہین۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مقولہ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ فارسیان چون آرزومندے را بحالت یاس بینند این مقولہ را بحق او استعمال کنند (اردو) اسی مقولہ فارسی کو اہل دکن اسوقت استعمال کرتے ہین جب کہ کسی آرزومند کو حالت یاس مین مبتلا پاتے ہین۔ نیز یہہ بھی کہتے ہین " ہر ارزو نہین بر آتی "

ایبثر

بقول شمس بکسر یاے اول و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی شرر آتش۔ چنانکہ سراج الدین راجی گوید (ع) ز آتش

خجلت آئینه حسد صد کرت ؛؛ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند که معلوم میشود که آئینرک به دو تحتانی وزاے فارسی بجائے خودش در ممدوده گذشت به تحریف کاتبین و عدم توجه محققین این صورت گرفت وسندے که بالا مذکور است بر آئینرگذشت واے بر لغات فرس که بدست بعض محققین صورت دیگر گرفته (اردو) دیکھو آئینر۔

ایبنرک صاحب شمس گوید که بکسر یاے اوّل وسکون دوم بحذف یا (ابنرک) نیز آمده ودر فرہنگ به فتح وکسر یاے موحده بدین معنی آورده پس شاید ممدوده نیز به یاے موحده باشد ودر شرفنامه بمعنی بوے مادران که گیاہی است دوائی مولف عرض کند که خدا ایش بیامرزد که تائید کاتبین غلط نگار میکند وپے به صحت لفظے نبرد این ہمان لغت آئینرک است که به دو تحتانی وزاے فارسی در ممدوده به معنی شرارهٔ آتش گذشت۔ محققے دیگر با صاحب شمس نیست نمے دانیم که چه می نویسد واز کجا می آرد وحوالهٔ فرہنگ به خیال اوست نه در کتاب۔ سند استعمال به الف مقصوره از نظر ما نگذشت۔ (اردو) دیکھو آئینرک۔

ایبک بقول برہان وجامع ورشیدی وجہانگیری با ثانی مجہول بروزن زیرک (۱) بت را گویند وبعربی صنم خوانند (مولوی معنوی ؎) درگوشهٔ نه گردون تو دوش افق بودی مه طوف همی کردت اے ایبک خرگاہی ؛؛ صاحب ناصری بجز الله به پایان ذکر این کرده فرماید که تحقیق آنست که ایبک لغت ترکی است نه پارسی چه آغی به معنی ماه است

ویک بمعنی بزرگ و آئی بک بہمزه ممدوده به معنی ماه بزرگ و تمام (الخ) **مؤلف** گوید
که بخیال ما این مفرّس باشد و مرکّب است از آئی که بترکی ماه را گویند و بَک بباے
فارسی بالفتح بمعنی قوی (کذا فی الکنز) پس آئیبک به ممدوده و باے فارسی بمعنی ماه قوی
و کنایه گرفته اند از بت و صنم۔ باے فارسی را بالعربی بدل کردند چنانکه تپ و تب تبدیل
ممدوده یا مقصوره چیزے نیست که نتیجهٔ لب و لہجه مقامی است و جا دارد که بک مخفف بیگ
باشد که در ترکی زبان به معنی بلند مرتبه آمده پس فارسیان آئی را با بک مرکّب کرده
به معنی ماه بلند مرتبه گرفتند و مجازاً بمعنی بت و صنم استعمال کردند۔ مخفی مباد که فارسیان
از دو لفظ ترکی زبان مرکّبے را به معنی مقصودی استعمال کرده اند و تصرّف خفیف در
حروف بر سبیل تبدیل ہم۔ ازینجاست که ما این را مفرّس گوئیم و ایک و ایبک در ترکی زبان
بمعنی مرغ است و اَیپک و ایبک بمعنی حریر (کما فی الکنز) حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اشنائی
(۲) ایبک بقول ناصری بکسر ہمزه نام غلامی از غلامان سلطان شہاب الدین غوری
بوده که چندین ہزار غلام زر خرید داشته چہار نفر ازانہا بمرتبهٔ سلطنت رسیده
و یکے ازانہا ہمین ایبک است که در دہلی پادشاہی کرده و کتاب تاج المآثر بنام
اوست آخر از اسپ افتاده در گذشت گویند ایبک کسی را گویند که شش انگشت
داشته باشد و این لغت ترکی است۔ صاحب سراج فرماید که لقب یکے از بادشاہان
ہند که او را قطب الدین ایبک گویند و او غلام معزالدین سام غوری بود و ظاہرا این
معنی ترکی است **مؤلف** عرض کند که ما صراحت ماخذ بر معنی اوّل کرده ایم و این متحقق

نیست کہ ایبک تبرکی مردش انگشت را نام است بخیال ما وجہ تسمیہ این غلام نظر بر حسن و ملاحت او باشد کہ معنی لفظی این ماہ بلند رتبہ گذشت (اردو) سلطان شہاب الدین غوری کے ایک غلام کا لقب ایبک تھا جسکو قطب الدین ایبک کہتے تھے۔

(۳) ایبک بقول صاحب ضمیمہ برہان باول مفتوح بثانی زدہ نام قصبہ الیست از قصبات بدخشان نزدیک اندراب جانب جنوب۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند این را آوردہ و دیگر کسے اہل تحقیق ذکر این نکردہ (اردو) بدخشان کے مضافات میں سے ایک مقام کا نام جو اندراب کی جنوب کے جانب واقع ہے۔ ایبک ہے۔

(۴) ایبک بقول انند بحوالۂ غیاث بمعنی قاصد و غلام نیز آمدہ و مجازاً بمعنی معشوق است دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ماخذ این ہمان است کہ بمعنی اول و دوم مذکور شد۔ حیف است کہ براے معنی قاصد سندے پیش نہ شد وجز این نیست کہ مجاز باشد کہ ایبک نام غلامی بود چنانکہ بر نمبر (۲) گذشت۔ بایں حال قیاسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) قاصد۔ دیکھو اسک۔ غلام دیکھو اشاغ۔ معشوق۔ دیکھو آیت خوبی۔

ایپرا بقول صاحب بول چال بمعنی نغمہ و سرود است مرادف اوپرا کہ بجایش گذشت دیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ تصریح حلیۂ لفظ نکرد مولف گوید کہ این مبدل اوپرا باشد کہ واو بہ تحتانی بدل شود ہمچون انگور و انگیر۔ معاصرین عجم بر زبان دارند و معنی این تماشاگاہ و نغمہ گاہ است نہ مجرد سرود و نغمہ بحث کامل بر اوپرا کردہ ایم۔

(اردو) دیکھو اوپرا۔

اپیراوکالا بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مجلس عیش وشادی کہ دران نغمہ وسرود باشد۔ صاحب بول چال این را اپیراوگالہ بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی شادی وسرور بسیار آید **مولف** عرض کند کہ تحقیق ماخذ اپیرا بجایش گذشت کہ بمعنی تماشاگاہ وسرودگاہ است وکالہ بروزن لالہ بہ کاف عربی بقول برہان بہ معنی سازوسامان وہمین معنی کالا بالف در آخر وگالا بقولش لغت ژند وپاژند است بمعنی بانگ وفریاد پس این را بہ کاف فارسی گرفتن خطاست وقول صاحب رہنما بجاست ومعنی لفظی این (سرودگاہ وسازوسامان) یا (سرودگاہ وبانگ وفریاد) باشد ومجازاً بمعنی مجلس عیش وشادی کہ دران نغمہ وسرود باشد ومیان ہر دو لغت واو عطف است (اردو) دیکھو اوپرا۔

اپیک بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بباے فارسی بروزن زیرک بہ معنی بت باشد وہمان بیت راسند آوردہ کہ برایبک بباے عربی گذشت **مولف** عرض کند کہ ما حقیقت را بر معنی اول ایبک بیان کردہ ایم کہ بباے موحدہ مذکور شد واین مرادف آنست۔ (اردو) دیکھو ایبک کے پہلے معنے۔

اپیت بقول صاحب شمس لغت فارسی است وبحوالۂ ابراہیمی نقل کند کہ بیاے فارسی (۱) گوشت وبحوالۂ موید فرماید کہ (۲) بکسر سرخاب وفرماید کہ بباے پارسی بہ معنی گوشت سگ باشد دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حیف از صاحب شمس کہ زبان فارسی راخیلے پریشان کردہ است۔ صاحب موید بذیل لغات ترکی

صراحت کند کہ آت بہ ممدودہ بہ معنی گوشت است و آیت بہ معنی سرخاب و سگ ۔ و آیت بیاے فارسی بہ معنی گوشت (الخ) وجہے نیست کہ ما این را درین کتاب جا دہیم جزین کہ تصرف صاحب شمس الہدیٰ بناظرین کردیم (اردو) (۱) گوشت ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ (۲) سرخاب ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چکور ۔

اینگی بقول موید با تاے موقوف و کاف فارسی بمعنی خانہ داری و خداوندی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و بدیگر السنہ ہم معنی آیت مطابق مقصود ما بدست نیامد بترکیب فارسی خیال کنیم کہ یاے نسبت را بر لفظ آینگ زیادہ کردہ اند کہ بہ معنی منسوب بہ اینگ باشد و آینگ را اسم جامد بمعنی خانہ گیریم یا اینہ را بمعنی خانہ گرفتہ بقاعدۂ فارسی بتبدیل ہاے ہوز بکاف فارسی و زیادت یاے مصدری اینگی را بمعنی خانگی گیریم بہر دو صورت معنی خانہ داری درست نمی شود پس بخیال ما این را با لغت اینگین کہ بنون می آید تعلقے می نماید جادارد کہ غلطی کتابت صاحب موید اینگینی را کہ می آید بدین شکل نوشت ۔ واللہ اعلم (اردو) دیکھو اینگین ۔

اینگین بقول برہان با تاے قرشت بر وزن پیش بین (۱) بمعنی خانہ دار و صاحب و خداوند خانہ باشد و ہیچ صراحت نکرد کہ کاف فارسی است یا تازی ۔ صاحب سروری فرماید کہ بتاے قرشت و کاف فارسی بہ معنی خداوند و خانہ دار و از حکیم خاقانی سند آرد ۔ ع ۔ اوّل شب اینگین و ساقی بدیم لیک ۔ ؎ ۔ الب ارسلان شدیم بپایان صبحگاہ ؛ صاحب

رشیدی بذکر این فرماید که این لغت ترکی مینماید وصراحت نکرد که کاف عجمی است یا عربی۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان بذیل ایتگینی ذکر این کردہ بحوالۂ رشیدی فرماید که لغت ترکی باشد۔ صاحب سراج صراحت کند که بکاف فارسی است و در ترکی بودن این لغت متفق با رشیدی مولف عرض کند که بر لغت ایتگینی (که می آید) صاحب ناصری حوالۂ فرہنگ دساتیرمی دہد و در لغات ترکی ازین لغت ذکرے نیست پس بسند فرہنگ دساتیر باید که این را مرکب ثرند و پاژند دانیم که یا و نون در آخر کلمه براے نسبت می آید و ایتگ بفارسی قدیم بمعنی خانه باشد پس معنی لفظی این منسوب بخانه و مراد انصاحب خانه و خداوند خانه (اردو) صاحب خانه بقول آصفیه اسم مذکر۔ مکین۔ گھر والا۔ گھر کا مالک۔

(۲) ایتگین۔ بقول انند نام غلام ترکی است و براے این معنی ہمان سند پیش کردہ که بر معنی اول گذشت۔ **مولف** گوید که تسامح صاحب انند است که کلام خاقانی را که بر معنی اول گذشت بسند این آوردہ وجا دارد که ایتگین نام غلامے باشد و وجه تسمیۂ آن ہمان که بر معنی اول گذشت (اردو) ایک ترکی غلام کا نام ایتگین تھا۔

ایتگینی بقول سروری بکسر ہمزہ وکاف فارسی و نون وسکون یاے حطی اول ودوم وتاے قرشت بمعنی خانه داری وخداوندی صاحب رشیدی ہمزبان سروری و فرماید که این ہم لغت ترکی است۔ صاحب برہان بذیل ایتگین ذکر این کردہ گوید که بمعنی خانه داری وصاحبی وخداوندی خانه باشد۔ وخان آرزو در سراج بذیل ایتگین ذکر این کردہ فرماید که تحقیق آنست که این لغت ترکی است اما صاحب ناصری این را ایتگینی بدون تحتانی

دوم بحوالۂ برہان آوردہ (شک نیست کہ بغلطی کتابت
تحتانی دوم حذف شد) و فرماید کہ رشیدی در
فرہنگ خود نوشتہ کہ این لغت ترکی است بمعنی
خانہ داری و نیز فرماید کہ بقول صاحب فرہنگ
دساتیر بروزن پیش بینی بمعنی خانہ داری است
(انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ حقیقت این
جزین نیست کہ یاے مصدری بر لفظ اینگین زیادہ
کردہ اند و اینگین بزیادت یا و نون نسبت در آخر لغت ژند
و پاژند است پس از فرہنگ دساتیر قطع نظر
کردن و این را لغت ترکی قرار دادن بجائی کہ
محققین ترکی ازین لغت ساکت اند وجہی ندارد
شک نیست کہ لغت ژند و پاژند است (اردو)
خانہ داری بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مونث۔ گھر کے معاملات۔ انتظام خانہ۔
گھر بار کا کام کاج۔

اینگینیان بقول سفرنگ دساتیر جمع
اینگینی کہ گذشت و ہم بقولش بحذف تحتانی
سوم اینگینان ہم آمدہ۔ **مولف** عرض کند
کہ چنانکہ درین ہر دو لفظ فرقی است
ہمچنان در معنی ہر دو ہم فرقی نازک است
یعنے اینگینیان جمع اینگینی بمعنی خانہ داریان
و اینگینان جمع اینگین بہ معنی خانہ داران
(اردو) خانہ داری کی جمع اور بلحاظ لفظ
آخر الذکر صاحبان خانہ۔

(الف) **ایتوک** بقول برہان و ناصری بکسر اول و ضم تاے قرشت و سکون واو
و کاف نوید و مژدہ را گویند بقول جامع و سروری و سراج و جہانگیری باول مفتوح بروزن
مفلوک و صراحت کنند کہ بہ کاف تازی است (حکیم سوزنی ؎) از کلک تست نصرت
دین محمدی ٭ ایتوک دولت شاہ کہ کلکم حسام تست ٭ **مولف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است و صورت ظاہری این لغت ترکی است ولیکن محققین ترکی زبان

از ین ساکت واز ہمین اسم است ---------

(ب) **ایتوک دادن** بمعنی مژدہ دادن چنانکہ حکیم سوزنی گفتہ کہ نقلش بر لفظ ایتوک گذشت وجا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستعمل شود۔ (اردو) (الف) مژدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خوشخبری۔ بشارت۔ نوید۔ (داغ ؎) مین کلمہ گو ہون خاص خدا اور رسول کا ۞ آتا ہے بام عرش سے مژدہ قبول کا ۞ (ب) مژدہ پہنچانا۔ بقول آصفیہ خوشخبری دینا۔ بشارت دینا۔ (داغ ؎) دم بسمل ہوئی کیون دیر اتنی دم نکلنے مین ۞ قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے میرے دشمن کو ۞

اے تو مجموعۂ خوبی زکدامت گویم

مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے استعمال کنند کہ بجمیع صفات متصف باشد وگاہے برائے کسی نیز کہ ہمہ افعالش قبیح باشد بر سبیل طنز (اردو) ماشاء اللہ کس کس چیز کی تعریف کرون آیۂ رحمت ہو۔ دکن مین یہہ مقولہ اُس شخص کے حق مین مستعمل ہے جو سراپا صفات حسنہ سے متصف ہو۔ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدہی۔ بقول امیر (مثل) بے ڈہنگے آدمی کی نسبت کہتے ہین جس کا کوئی قول وفعل ٹہیک نہو (مسرور ؎) چرخ کجرو کے تو حق مین یہہ مثل سیدہی ہے ۞ اونٹ رے اونٹ تری کونسی کل سیدہی ہے ۞ آپ ہی نے "اونٹ کی کونسی کل سیدہی" کا ذکر بہی فرمایا ہے جو گذشتہ مثل کے ہم معنی ہے (نصیر ؎) ٹیڑہا یدِ قدرت نے بنایا ہے جنہونکو ۞ دیکہیگا نصیر انکی نہ تو پشت برابر ۞ مشہور ہے کل اونٹ کی ہے کونسی سیدہی ۞ کچ وضع نہین رکہتے کہو پشت برابر ۞

ایثار بقول بہار بہ معنی برگزیدن و فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل - صاحب مؤید بذیل لغات تازی آوردہ فرماید کہ بہ معنی برگزیدن و در استعمال فارسی بجاے عطا و فیض است و فرماید کہ این لازمۂ برگزیدگانست (درویش والہ ہروی ؎) چہ او چہا بحضیض سپر و چرخ کہ کرد ؛ بر آستانۂ این روضہ سجدۂ ایثار ؛ **مولف** عرض کند کہ لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بمعنی برگزیدن و گرامی کردن و غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن (کما فی منتہی الارب) فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر معنی سوم کنند و با مصادر فرس ہم کہ در ملحقات آید (اردو) ایثار بقول امیر - عربی - اسم مذکر - غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا - کمال سخاوت -

ایثار آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی واقع شدن غرض دیگران بر غرض خود است - (نظیری نیشاپوری ؎) از کہ جز ذات تو این ایثار می آید کہ او ؛ خویش را پوشیدہ ما را آشکارا ساختہ ؛ (اردو) ایثار واقع ہونا -

ایثار بخش بقول برہان با ثاے مثلثہ و خاے نقطہ دار بر وزن بیمار ہوشنگ پسر سیامک را گویند - صاحب جامع فرماید کہ لقب ہوشنگ باشد - غالب دہلوی در قاطع برہان بر صاحب برہان اعتراض فرماید کہ قطع نظر ازین خبط ایثار بخش اسم ہوشنگ چگونہ تواند بود دران روزگار و دران مردم ثاے مثلثہ کجا بود و قطع نظر ازین ہم ایثار بخش چہ معنی دارد - گرفتیم کہ دران عہد نیز ایثار بہ معنی بخشش مستعمل بود بخش را معنی چیست - بخشی در ترکی بمعنی نیک آید و پیشدادیان کہ

ہوشنگ نیز از انست نہ عربی می دانستند نہ ترکی ۔ سیامک کہ باوشاہ بود وبقول ساسانی پنجم کہ مترجم وساتیر است پیمبر ناموری نیز بودہ است در تسمیۂ پسر خود چہ رنگ آمیزی بکار برد یک لفظ از ترکی گرفت و یاے تحتانی ازان براند اخت و ماقبل وے لفظ عربی آورد وبخشش نیک معنی این لفظ مرکب اندیشید (انتہی کلامہ) صاحب قاطع القاطع در جوابش میگوید کہ ہرچند این لغت یعنی ایثار بخش لفظی است غریب نما و در کتب موجودہ این زمان دستیاب نیست و ترکیب لفظی آنہم بخیال نمیرسد کہ چون است لیکن بہ علم لغت لفظی ۔ عقل را دران ہیچ دخل نتواند شد تا وقتی کہ کتب دیگر را نخواہم دید اعتراض معترض را زینہار نخواہم گزید مولف عرض کند کہ ایثار بخش ۔ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی بخشندۂ ایثار و عطا کنندۂ ایثار بدین وجہ کہ صفت ایثار در ذات مسمیٰ بود ۔ جا دارد کہ بدین لقب او را ملقب کردہ باشند اعتراض غالب درست نیست ۔ امکان دارد کہ این لقب مرکب نظر بر صفت ایثار ملقب بزمانہ مابودش قرار یافتہ ۔ عیبے ندارد و باشد کہ وجہ تسمیۂ این ۔ چیزے دیگر باشد کہ ما بعدم علم لغات آن زمان ازان خبرے نداریم باتے حال ۔ اسم باشد یا لغت در عرض معنی یا وجہ تسمیۂ علم پے بردن آسان نیست و انیقدر متحقق است کہ ہوشنگ پسر سیامک را (ایثار بخش) می گفتند پس اعتراض غالب بربرہان غیرازہ ۔ کج پلاسی معترض نیست ۔ خدا ایش بیامرزد (اردو) سیامک کے بیٹے (ہوشنگ) کا لقب یا نام ۔ ایثار بخش تھا ۔

ایثار شدن چیزے استعمال بمعنی واقع شدن ایثار است بس و معنی ایثار بجایش گذشت (ظہوری ۵) در دو کہ دم

ہو سہا سینہ ایثار محبت شد ٭ بعشق از خوشہ چینانم ولیکن خرمنی دارم ٭ (اردو) ایثار واقع ہونا۔

ایثار کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزید مولف گوید کہ غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن است (حافظ ؎) بیک دو قطرہ کہ ایثار کردی اے دیدہ ٭ بسا کہ بر رخ دولت کنی کرشمہ و ناز ٭ (اردو) غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا۔ ایثار کرنا کہہ سکتے ہین۔

ایثار نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ مراد ایثار کردن باشد کہ گذشت (حزین اصفہانی ؎) کند خاک خجلت بسر بحر و کان را ٭ کفت بسکہ ایثار گوہر نماید (اردو) دیکھو ایثار کردن۔

ایج بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بمشناۃ تحتانی مجہول رسیدہ و جیم زدہ بمعنی ہیچ است فرماید کہ بجاے جیم تازی جیم پارسی ہم بدین آمدہ مولف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این بجیم تازی نکرد و ہمین لغت بجیم پارسی می آید اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل ایچ باشد کہ بقاعدۂ فارسی جیم فارسی بجیم عربی بدل شود ہمچون کاچ و کاج ۔ (اردو) دیکھو ایچ ۔

ایجا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفف این جا باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ سوفیان معاصرین عجم حالا ہم برزبان دارند بحذف نون و بقاعدۂ فارسی خلاف قیاس است (اردو) یہان ۔ بقول آصفیہ ہندی (تابع فعل) اینجا ۔ اس جگہہ ۔ ادہر ۔ اس مقام پر ۔ اس طرف ۔ اس جانب ۔

اس پاسے ۔ اس رخ ۔ اس کنارے ۔

ایجاد بقول بہار بمعنی در وجود آوردن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل ۔ **مولف** عرض کند کہ لغت عربی است بکسر اوّل و بقول صاحب منتخب در وجود آوردن و توانگر کردن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر معنی اوّل و بامصادر فرس ہم استعمال کنند کہ در ملحقات آید و انچہ بہار این را با مصدر (کردن) مخصوص کند درست نیست (اردو) ایجاد ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ اختراع ۔ نئی بات پیدا کرنا ۔ نئی چیز بنانا ۔ (غافل ؎) اتنی بینائی کہان دیکھین جو سیر جزو و کل ؛ عالم ایجاد مین تو سیکڑون ایجاد ہین ؛

ایجاد شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بوجود آمدن باشد (ابو الحسن فراہانی ؎) بے نصیبم از شراب وصل گوئی چون حباب ؛ سرنگون ایجاد شد روز ازل پیمانہ ام ؛ (اردو) ایجاد ہونا ۔ جیسے " یہہ چیز نئی ایجاد ہوئی "

ایجاد کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت بہار ہم بذیل ایجاد ذکر این فرمودہ **مولف** عرض کند کہ بمعنی نو پیدا کردن باشد (شہرت شیرازی ؎) عشق چون کامل عیار افتد کند ایجاد حسن ؛ کوہکن معشوق را از سنگ پیدا کردہ است ؛ (علی خراسانی ؎) سرشت طینت شان از وساوس شیطان ؛ نکردہ از نظر لطف شان خدا ایجاد ؛ (صائب ؎) ایجاد میکند شکر خندہ صبح را ؛ روز مرا کسے کہ شب تار کردہ است ؛ (اردو) ایجاد کرنا ہے امیر نے ایجاد کے ذیل مین اسکا ذکر فرمایا ہے (داغ ؎) ایجاد ستم سے ہمین برباد کرینگے ؛

گر تیس دن ایسے ہی وہ ایجاد کرینگے ؎
ایجان من خود کردۂ خود کردہ را تدبیر چیست
مثل ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزید۔

مولف گوید کہ مرادف دازماست کہ بر ماست) کہ بجایش گذشت وبعض معاصرین بعجم کلمۂ آے را از اول این ورمیکنند دارو، ویکہوا زماست کہ بر ماست ۔

ایچ بقول برہان وجامع وموید باجیم فارسی وثانی مجہول (۱) بروزن ومعنی ہیچ است صاحبان رشیدی وجہانگیری وسروری وناصری وبہارعجم ووارستہ وشمس ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل ہیچ است ۔ واین در اصل یک لغت بودہ بسبب کثرت استعمال ہر دو لغت علیحدہ شدہ **مولف** عرض کند کہ ہاے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہیون وایون بالجملہ (۱) بمعنی معدوم گردیدہ ولاشے و (۲) چیز اندک وقلیل وکم و (۳) گاہے لفظ ایچ بمعنی ہیچ چیزی آید (عرفی ؒ) عرفی بغلط شہرہ بزرق است بہ بینید ؎ صد گل زدہ بر گوشۂ دستار دگر ہیچ ؎ اگرچہ ازین سند ۔ استعمال ہیچ بمعنی اول پیدا است نہ ایچ ولیکن عیبے ندارد کہ مقصود ما از تفہیم معنی است دیگر ہیچ ۔ حاصل انیست کہ ہیچ وایچ بدین معنی بمعنی (ہیچ نیست) و (چیزے نیست) باشد ومعنی دوم از استعمال (ہیچکس وہیچگاہ) من وجہ پیدا توان کردیعنے ہیچیک وہیچکس بمعنی کسی یک از افراد انسان وہیچگاہ بمعنی چیزے قلیل از وقت باشد و حاصل این ہر سہ ہم بمعنی اول است کہ از ترکیب پیدا شود ولیکن ما با معنی دوم اتفاق نداریم زیراکہ ہیچ بمعنی دوم فی الحقیقت بمعنی تنکیر است کہ بر معنی سوم ذکرش

کردہ ایم یعنی ہیچ وہیچکس بمعنی کسے یک از انسان باشد بین عیبی ندارد واگر بمعنی دوم این را حرف تنکیر گیریم (حکیم اسدی ؒ) نگفت ایچکس را وزان بوم زود ؛ بہندوستان رفت ویکچند بود ؛ (والہ ہروی ؒ) دہان خصم تو شد ضامنش کہ باد از موج ؛ بیخیمہ آسایش ایچیک از طناب نہ بست ؛ (حافظ شیرازؒ) یا دم نکنی وہیچگہ من ؛ بے مژدہ ندیدہ ام صبا را ؛ وجادارد کہ درین ہر سہ شعر معنی اوّل گیریم یعنی لاشئے از کس و لاشئے از یک کس وچیز ولاشئے از وقت ۔ بنسبت معنی سوم عرض میشود کہ ایچ را اگر معنی ہیچ چیز نگیریم ۔ استعمالش در نفی مقصود را باطل کند چنانکہ درین شعر حکیم سنائی (ؒ) خلق خود بہرہ مند وہیچ نیند ؛ ہمہ را آزمودم ایچ نیند ؛ (اردو) (۱) ہیچ بقول صاحب آصفیہ ۔ (فارسی) صفت ۔ معدوم ۔ لاشئے کچھ نہیں ۔ (بکسر اوّل ویاے مجہول) (ظفر ؒ) خوبان جہان کا ہے تو اک محو تماشا ؛ جنکی کہ کمر ہیچ ہے جنکا کہ دہان ہیچ ؛ (۲) ہیچ ۔ بقول آصفیہ ۔ بمعنی اندک ۔ قلیل ۔ کچھ ۔ ذرا (ہیچکس) کا ترجمہ کوئی شخص اور (ہیچگاہ) کا ترجمہ کسی وقت اور (ہیچیک) کا ترجمہ کوئی ایک ۔ (۳) کوئی چیز ۔

(۲) ایچ ۔ بقول مؤید کہ بحوالہ قنیہ آوردہ قلابہ آہنین را گویند ۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این معنی نکرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ۔ اگر بدست آید اعتبار را شاید ۔ (اردو) لوہے کا قلّابہ ۔ قلابہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ (ماخوذ از قلب بمعنی اولٹا کرنا) کُنڈا ۔ حلقہ ۔ کڑی ۔

(۳) ایچ ۔ بقول شمس نام یکے از شہرہاے فارس معرب ایک وفرماید کہ از انجاست

قاضی عضد الدین صاحب مواقف مولّف گوید کہ صاحب انند ایج را بالکسر و جیم عربی لغت
عربی گوید کہ آن شہریست از شہرہاے فارس معرب ایک و صاحب منتہی الارب فرماید کہ
بالکسر شہریست در پارس باتّے حالِ این لغت معرب راکہ بجیم عربی است ازینمقام تعلقی نیست
تسامح صاحب شمس است بموقع اظہارش کرد (اردو) ایج۔ جیم عربی کے ساتھہ
فارس کے ایک شہر کا نام ہے۔
(۳) ایج۔ بقول بہار امر بنوشیدن و فرماید کہ بدین معنی ترکی است و از مولوی معنوی
سند آرد (س۵) ترکی قدحے پر کرد زانو زد و گفتا ایج ؛ گفتم من و این معنی شاباش
مسلمانی ؛ صاحب انند ہمزبان بہار۔ وارستہ فرماید کہ امر گرفتن نیز مولّف عرض کند
کہ تسامح اوست کہ امر گرفتن نوشتہ طرز بیان محققین بالا در غلط اندازد کہ تعریف لفظ ایج
میکنند و نمی گویند کہ این امر مصدر اچمق است کہ در ترکی بمعنی نوشیدن آمدہ چنانکہ صاحب
لغات ترکی ذکر این کردہ پس امرش ایج بود بالکسر مگر ترکیان بقاعدۂ خود یاے تحتانی
براے اظہار کسرۂ الف زیادہ کردند۔ الحاصل متقدمین فرس استعمال این لغت ترکی کردہ اند
و معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) پی۔ پینا کا امر۔

ایچا ایچ بقول وارستہ و بہار و بحر بمعنی
نوشا نوش پیالہ شراب است (میر نجات س۵)
از فقیہان شدہ و مدّمنع جام بادہ را ؛ در
صبوحی بانگ ایچا ایچ می دانیم ما ؛ مولّف
عرض کند کہ این اصطلاح زبان ترکی است
و مرادف نوشا نوش فارسی و الف درمیان
دو اسم بقول محققین فرس۔ الف الصاق نام
دارد و افادۂ معنی اتّصال دہد چنانکہ شباشب

مخفی مباد که ما بر لغت ایچ صراحت کرده ایم
که امر حاضر است از مصدر ترکی ایچمق به معنی
بنوش و ترکیان ایچا ایچ را بمعنی بنوش و بنوش
و متصل بنوش . استعمال میکنند و بقاعدهٔ شان
الف اتصال درمیان تکرار صیغهٔ امر افادهٔ
همین معنی کند . ما گوئیم که نوشا نوش در فارسی
مرادفش بهمین معنی باشد زیرا که نوش امر حاضر است
از مصدر نوشیدن . فارسیان (نوش نوش و
نوشا نوش) هر دو را بمعنی متصل بنوش استعمال
کرده اند (سنجر کاشی ؎) نشنید در لعاب
بارگاه مغفرت فردا ؛ ز نوشا نوش مستان
منفعل بانگ اذان ما ؛ (وله ؎) چو بیدارم
کنند از خواب مستی چشم آن دارم ؛ که همسنگ
اذان گیرند بانگ نوش نوشم را ؛ مخفی مباد
که درین هر دو شعر سنجر کاشی . نوشا نوش و
نوش نوش را بانگ مستان گفته . پس معنی
آن غیر از اتصال امر نتوان گرفت و اگر
بقول مقننین فرس نوش را اسم مصدر نوشیدن
والف نوشا نوش را الف اتصال میان دو
اسم گیریم معنی آن (نوشیدن باتصال) باشد
و این معنی مصدری درین هر دو شعر درست
نمیشود و با بانگ مستان تطابق نه پذیرد . پس هیچ
نیست که این قاعدهٔ جدید را که از کلام فرس
بدست می آید از دست دهیم و بتبعیت مقننین
فرس که قواعد شان وحی آسمانی نیست مقصود
را فوت کنیم . مقننین فرس از ابنای جنس ما هستند
چیزیکه بتلاش شان نیامد نه نوشتند و ترک
شان دلیل آن است که سندی نیافتند و غور
برین مسئله نکردند هرگاه تحقیق این بقسمت ما
داده اند نیاید که اجتهاد را از دست دهیم
و جا دارد که نوشا نوش را بدون الف اتصال
امر حاضر نوشانیدن و نوشیدن گیریم همچون
(نوش نوش) که مجرد تکرار امر حاضر هم معنی
اتصال پیدا کنند بصورت (نوشا نوش)

متصلاً بنوشان دبنوش باشد و اصل
(نوشا نوش) (نوشان نوش) بود نون دوم را
تخفیفاً حذف کردند دیگر ہیچ۔ بالجملہ الف بقول
صاحب تحقیق القوانین بر نہ قسم بود ازینکہ ما بر
لفظ آلف این اقسام را ترک کرده ایم ہمدرینجا
تلافی مافات کنیم۔ (۱) الف دعا کہ بنا بر حصول
مفہوم دعا در صیغۂ واحد غائب فعل مضارع
معروف پیش حرف اخیر آورده شود چنانکہ
بلفظ بوآد و دہآد و رسآناد و گرداناد و بقیہ
بحث این بر ہر یک لفظ بیاید۔ (۲) الف عطف
کہ در دو کلمۂ متغائر واقع شده مفید معنی واو
عطف باشد چنانکہ در تکاپو۔ سالاماه۔ شبارو ز
کمابیش (۳) الف الصاق کہ بمعنی مع در دو
اسم متجانس آمده افاده معنی الصاق و اتصال
دہد چنانکہ در دمادم۔ دوشادوش۔ سالاسال
شباشب۔ (۴) الف انحصار کہ بہ معنی تاے
انتہائی میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم
ہمہ و تمام بود چنانکہ در سرآسر۔ سراپا۔
یعنی از یک سر تا سر دیگر و از سر تا پا۔ (۵)
الف ندا کہ بآخر اسم غیر صفت و اسم صفت
متصل شده بہ معنی اے باشد چنانکہ در خدایا
صنما۔ بزرگا۔ بزرگی دہا۔ (۶) الف مصدر
کہ باسم صفت لاحق گشتہ فائدہ معنی مصدر دہد
چنانکہ در پہنا۔ ژرفا۔ درازا۔ فراخا۔ بہ معنی
پہن و ژرف شدن و دراز و فراخ بودن
(۷) الف فاعل کہ بآخر صیغہ واحد امر مخاطب
معروف متصل شده مفید معنی اسم فاعل
بود چنانکہ در بینا۔ دانا۔ شنوا۔ گویا۔ بہ معنی
بیننده۔ داننده۔ شنونده۔ گوینده۔
و فرماید کہ جائے چنین الف مفید معنی اسم
مفعول نیز باشد و بر این تقدیر بالف مفعول
موسوم گردد چنانکہ بلفظ پذیرا (مخفی مباد
کہ ما بر اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی بحث
این کرده ایم) (۸) الف تاکید کہ بنا بر تاکید

مفہوم دعا بعد الف دعا آورده شود چنانکه
در پاوا - میاوا - رساوا - مرساوا (۹) الف
مبالغه که باسم صفت لاحق گشته افادهٔ معنی بسیاری
و بد چنانکه در بدا - خوشا - خنکا - فرخا -
(انتہی کلامه) **مولف** عرض کند که (۱۰)
الف اتصال که درمیان دو امر حاضر یک
مصدر آمده افادهٔ معنی اتصال فرمایش و
حکم کند و این کلیه عام نباشد بلکه در بعض
مصادر که استعمال این بنظر آمد ہمچون نوشا
نوش که نوش امر حاضر مصدر نوشیدن است
ہرگاه درمیان تکرار (نوش) الف اتصال
آورده شد معنی آن متصل بنوش گردید چنانکه
سندش بالا گذشت (اردو) پیے جانا
پینا پلانا - پیے جاؤ - پیو پلاؤ - نوشا نوش کا استعمال
بھی انہیں معنوں میں اردو میں ہوا ہے (مونث)
(ناسخ ؎) عید ہے اک شب چلو ملک پیں
ہم تم شراب * آج وه دن ہے کہ ساقی نوشا نوش
نوشا نوش ہے * (دوله ؎) ہے یہ روزه دلکا
سبب نفرت ہے اکل و شرب سے * کیا
حسد زاہد کو ہے رندوں کی نوشا نوش کا *
(ظہیر دہلوی ؎) واعظ نادان کو کیا
معلوم اپنا حال و قال * توبہ استغفار دل میں
لب پہ نوشا نوش ہے *

اسے حیف | بقول بہار در مقام دریغ
و تأسف گویند - نورالدین ظہوری فرماید
(؎) مہر او گر پا ز دل بیرون نهد اسے
حیف دل * لطف او گر دست بر دارد زمن
ایواسے من * خان آرزو در چراغ فرماید
که لفظی است که در مقام دریغ گویند چنانچه
ایواسے و ظاہر اسنادے که فلان باشد
محذوف است - صاحبان بحر و انند ہم ذکر
کرده **مولف** گوید که ما بر لغت اسے ذکر این
کرده ایم - (اردو) ایواسے - بقول
امیر - فارسی - ایک کلمہ ہے جو حسرت و افسوس

کی جگہہ بولا جاتا ہے (جرأت ۵) مضطرب ہون ہین وہ دیوانہ کہ جس کا ایوا سے :: نہ گلستان مین لگے جی نہ بیابانون مین ::

اے خاک بران سرکہ در مغز وفا نیست

مقولہ۔ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ مایر مقولہ (اے بران سرکہ در مغز وفا نیست) ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو اسے بران سرکہ در مغز وفا نیست ::

ایخان بقول صاحب ضمیمہ برہان با خاے نقطہ دار بروزن ریحان نام ولایتی است از ترکستان۔ صاحب ہفت ہم بحوالہ دستور ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد لغت ژند وپاژند است (اردو) ترکستان کی ایک شہر کا نام ایخان ہے۔

ایخشت بقول برہان وجامع بفتح اول وضم ثانی وسکون خاے نقطہ دار وضم شین قرشت و فوقانی ساکن فلزات را گویند کہ طلا و نقرہ ومس و آہن وسرب وقلعی و روی وامثال آن باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ ہر یکے از فلزات مثل زر و آہن وغیرہ صاحب ناصری بذکر معنی مذکور فرماید کہ در جہانگیری و برہان دیدہ شد ولیک در رشیدی نیافتیم۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ زر و سیم ومس و آہن و روی و جیوہ و اسرب وارزیز وامثال آن را گویند و بتازی فلز **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و بعجبے نیست کہ ماخوذ باشد از لغات ترکی کہ بقول صاحب کنز یخشی بتحتانی اول وخاے معجمہ وشین معجمہ وتحتانی آخر در ترکی زبان بمعنی طیب وجید وفاخر آمدہ وتبدیل حروف موافق قیاس نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دہات۔ بقول آصفیہ

ہندی - اسم مونث - وہ کانی جوہر جس مین پگلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت
ہو - فلز جیسے رانگ - تانبا - چاندی - سونا - سیسا - جست - پارہ - حال مین
پلاٹینم - ٹین وغیرہ اور بہی دہات دریافت ہوئی ہین -

ای خواجہ کاری کہ خود بتوانی کہ کنی از دست غلام مخواہ

مقولہ - صاحب محبوب الامثال ذکر این
کردہ واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت
مولف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ
را بر سبیل پند ونصیحت بحق مردمان سست
استعمال کنند تا محتاج خدام نباشند (اردو)
دکن مین کہتے ہین ”اپنا ہاتہہ اپنا کام“ اپنے
جاکر دونون ہاتہہ - صاحب محبوب الامثال نے
کہا ہے ”اپنا کاج مہا کاج“ ”اپنا
کام دوسرے پر نڈالو“ اور اوسکے
مقابل اسی فارسی مقولہ کو لکہا ہے اور
ہماری راے مین بہی وہ مرادف ہے
اسکا - جناب امیر مینائی نے ”اپنا کام آپسے
خوب ہوتا ہے“ پر لکہا ہے کہ جیسا اپنا کام
اپنی کوشش سے ہوتا ہے دوسرے
سے ویسا نہین ہوتا - جہان کوئی دوسرے کے کام
کو بیدلی سی کرتا ہی وہان طنز والزام سی کہتی ہین -

ایدر - بقول برہان وجامع بکسر اوّل وفتح دال بروزن دیگر بمعنی (۱) اینجا و (۲)
اکنون و (۳) اینک - صاحب موید فرماید کہ بالفتح والکسر است و در بیان معنی متفق
با برہان - صاحبان ناصری وسروری وجہانگیری وسراج ورشیدی بر معنی اوّل قانع
(سید حسن غزنوی سلہ) ناوردہ برون چو منی در ہزار سال ؛ اینک تو ایدری فلکا
من ایدرم ؛ صاحب سخندان فرماید کہ در سنسکرت اتر بتاے فوقانی مشدد بہ معنی

اینجا و تہر بمعنی آنجا آمدہ وہمان آتر در برج بہاشا بتغیر و تبدل السنہ ایدہر وادہر شدہ است وچون در ہندوستان این تبدیل واقع شدہ است پس اگر در فارسی بتغیر صورت آیدر گرفت چہ محل تعجب است مولف عرض کند کہ آیدر را بقاعدۂ فارسی مبدل اتر توانیم خیال کرد کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود ہمچون زرتشت و زردشت و توت وتود دستان و دستان تحتانی دوم علامت کسرہ باشد بقاعدۂ ترکی کہ در فارسی ہم مروج است وجا دارد کہ لغت ہندی ایدہر را کہ صاحب ساطع ذکرش کردہ بحذف ہاے ہوز گرفتہ باشند یا بالعکس آن ہندیان بزیادت ہاے ہوز از فارسی گرفتند و معنی اول و دوم محتاج سند استعمال باشد وبس (اردو) (۱) ادہر - بقول امیر ہندی (ایتہ سنسکرت) یہان - قریب - پاس (قلق ۵) اے بی اے بی ذرا ادہر آنا ﴿ دیکھو آیا ہے ایک دیوانہ ﴿ (۲) دیکھو اکنون (۳) دیکھو اینک۔

ای در بتو میگویم دیوار تو ہم بشنو

مثل - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ مقصود شان باطلاع چیزے بکسے باشد کہ اگرچہ او حاضر مجلس است ولیکن قائل نمی خواہد کہ خطاب باو کند ومیخواہد کہ او بدون خطاب از تقریرش خبردار شود یعنی روے سخن بسوے او نیست ومقصود انیست کہ او بشنود (اردو) دکن مین کہتے ہین " مین تو دیوار کو کہتا ہون - جو ہے سنین یا نہ سنین " دیوار دیوار تو سن لے " یہ مقولہ اس مقام پر کہا جاتا ہے کہ جب کہ کوئی بات

کسی ایسے شخص کو سنانا مقصود ہو جو اپنا مخاطب
نہیں ہے بلکہ شریک مجلس ہے ۔

ایدری | بقول رشیدی و سروری بدال
و راے مہملتین بروزن میدری بمعنی اینجائی
باشد (ناصر خسرو) مراگفت اینجا غریب است
جانت ٭ بدو کن عنایت کہ تنت ایدری است
(حکیم سنائی) عقل و جان آنجہانی را عبث
شو چو شرع ٭ زانکہ دیوانہ است و مردہ
عقل و جان ایدری ٭ صاحبان برہان و
ناصری و سراج و شمس و جہانگیری ہم بذیل
ایدر ذکر این کردہ اند بمعنی اینجائی ۔ مولف
معروض کند کہ صاحب انند بذیل ایدر این را
بمعنی آنجائی نوشتہ تسامح او بیش نیست بالجملہ
ایدر بجاے خود مذکور شد فارسیان یاے
نسبت در آخرش زیادہ کردہ بہ معنی
اینجائی استعمالش کردہ اند دیگر ہیچ و
آنچہ حکیم سنائی ایدری را بہ معنی دنیا
دار آوردہ کنایہ ایست کہ اینجہانی
مرادف آنست (اردو) اس جگہہ کا
رہنے والا ۔ دنیا دار ۔ اہل دنیا ۔

اے دریغ | بقول بحر و بہار در مقام تاسف
گویند مرادف اے حیف کہ بجایش گذشت ۔ صاحب
انند ہمزبان شان مولف گوید کہ دریغ بقول برہان
بکسر اول و ثانی و تحتانی مجہول کشیدہ و بغین
نقطہ دار زدہ کلمہ ایست کہ آنرا در مقام تاسف
و حسرت گویند و بمعنی افسوس و اندوہ و دشوار
نیز آمدہ ما اشارۂ این براے کردہ ایم
(اردو) دیکھو اے حیف ۔

ایدرع | بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و عین بے نقطہ بہ لغت رومی
دوائی است کہ آنرا خون سیاوش گویند و بعربی دم الاخوین خوانند ۔ صاحب
ہفت ہمزبان برہان ۔ صاحب محیط بر ایدرع فرماید کہ بفتح ہمزہ و سکون یای تحتانی

صمغ سرخ است کہ آن را دم الاخوین گویند وہم او بر دم الاخوین فرماید کہ برومی قنطا
وایدع وبسریانی درواد مارا وبعربی قاطر الدم و دم التنین و دم الثعبان نیز وبفارسی
خون سیاوشان وبہندی ہیرا دکہی ورنگ برت وملور نگوٹ نیز گویند ودر ماہیت آن
اختلاف است نزد بعضے صمغ چوب بقم است وبعضی گفتہ اند کہ صمغ بقم نیست زیرا کہ از جاہائے
کہ دم الاخوین را می آورند مانند حبشہ وزنگبار دران مواضع بقم می شود وگویند کہ آن
عصارۂ قثاء الحمار است وگویند عصارۂ خشک کہ سرخ رنگ است وگیلانی وغیرہ گویند کہ
صمغے است سرخ مائل بکبودی واز جزیرۂ سقوطری آورند ودرخت این صمغ شبیہ
بحی العالم است ودر بلاد اقلیم اول ودر بعض بلاد اقلیم ثانی می روید وشاخہائے آن
کج وزرد وشکن باریک پوست وبرگ آن شبیہ ببرگ قوطولیدون مشرف ودقیق وگل آن
زرد وتخم آن سیاہ وچون ساق این نبات را شرط زنند از آن رطوبتی سرخ سریع
الجمود وتفرک سیلان میکند سرد وخشک در سوم است وگویند در دوم۔ قاطع نزف
الدم از ہر موضعی کہ باشد وصرف میشود در اضمدۂ مانع انصباب مواد ملصق قروح
وجراحات تازہ وامیہ مصلح قروح ومامیل منفجرہ ومنافع بسیار دارد (الخ) حاصل
این است کہ لغت رومی است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند (اردو) دم الاخوین
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ لغوی معنی دو بھائیوں کا خون۔ دم سیاوشان۔
ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دواین ڈالنے کے کام آتا ہے۔

ایذ فامسیذ | بقول برہان با میم بالف کشیدہ بروزن میخر امید بلغت سریانی درختی است

کہ بدن آن مانند پشم است و خاصیت وے آنست کہ شکم بہ بند د۔ صاحب محیط این را
ایید مامیر نوشتہ فرماید کہ بکسر ہمزہ وسکون یاے تحتانی و دال مہملہ و فتح میم و الف و کسر
میم وسکون یاے تحتانی و راے مہملہ۔ لغت یونانی است و آن چیزے است شبیہ
بہ پشم و مائل بسبزی و پر شاخ و بر شاخہاے درخت وشی متکوّن سرد و خشک است و جہت
اسہال مجرّب و پاشیدن سوختہ وغیر سوختہ آن جہت نزف الدم جراحات کہنہ و نو سوختہ
آن جہت قروح بغایت موثّر۔ منافع بسیار دارد **مولّف** عرض کند کہ حیف است کہ
اسم این در دیگر السنہ متحقق نشد این قدر متحقق شد کہ این لغت فارسی زبان نباشد
(اردو) بقول برہان ایک درخت کا نام جس کا تنہ پشم کے مانند ہوتا ہے اور بقول
صاحب محیط ایک چیز ہے جو پشم کے مانند ہے دکن مین اسکو قرضدار کہتے ہین۔

ایدند | بقول برہان وجامع وسروری وسراج بکسر اوّل بروزن بے بند بمعنی
اند وآن عددے باشد مجہول کہ بدہ نرسد و آنرا بعربی بضع خوانند۔ صاحب
جہانگیری و ناصری فرماید کہ باوّل مکسور و یاے معروف و دال مفتوح بمعنی اند
آمدہ کہ بتازی آنرا بضع ونیّف خوانند واز فرخی سند آرد (ع) ہر کجا مردم رسید
وہر کجا مردم رسند ؛؛ تو رسیدستی ولشکر بردہٴ ایدند بار ؛؛ **مولّف** عرض کند
کہ بمعنی چند ومرادف آند واسم جامد فارسی قدیم وحقیقت آند بجایش مذکور شد۔
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو آند کے پہلے معنے۔

ایدون | بقول برہان بفتح اوّل (ا) بروزن ومعنی اکنون است کہ این زمان

والحال باشد و بکسر اوّل به معنی (۲) اینچنین و (۳) اینجا۔ و این زمان و این دم و این
ساعت۔ صاحب جهانگیری فرماید که باوّل مفتوح به معنی اکنون است و از شیخ نظامی سند
آرد (ط) گر ایدون که آید فریدون بمن ؛ گرفتار گردد هم ایدون بمن ؛ (استاد
فرخی ط) مردمی آموخته است و مرد فگندن ؛ باز نیاید همی بعالم از ایدون ؛ و
فرماید که باوّل مکسور دو معنی دارد اوّل بمعنی اینچنین بود چنانکه خواجوے کرمانی گفته
(ط) بر روے نکو این همه آشفته نگروند ؛ سرّیست ز اوصاف تو ایدون ز نکوئی ؛
و دیگر به معنی اینجا آمده چنانکه آندون به معنی آنجا است۔ حکیم ناصر خسرو فرماید (ط)
زان همی خواهی که باشی بیخوری تا چون زنان ؛ سر ز رعنائی گهے ایدون و گه آندون
کنی ؛ صاحب ناصری همزبان جهانگیری۔ صاحب مؤیّد فرماید که بالفتح بمعنی اکنون است
بحواله شرفنامه فرماید که بالکسر با یاے فارسی به معنی این چنین آمده۔ صاحب رشیدی
همزبان مؤیّد و صاحب سراج نوشته که بالفتح بر وزن و معنی اکنون و بالکسر بمعنی اینچنین
و اینجا و این زمان و این دم و فرماید که در برهان همچنین نوشته امّا تفرقه بیجاست اکنون
و این دم مغائرت ندارند و عجب از این هر دو نویسی صاحب این نسخه و نیز فرماید که تحقیق
ایدون و آندون گذشت مؤلف عرض کند که ما۔ بر آندون صراحت ماخذ
نکرده ایم بناءً علیه همه اینجا تلافی ما فات کنیم که آن و این معروف است و دون بزبان
ترکی بقول صاحب کنز شب گذشته را گویند پس معنی حقیقی ایدون این شب گزشته و آندون
آن شب گزشته باشد۔ فارسیان به تخفیف نون آین و آن آیدون و آندون را استعمال

کردہ اند و معنی مجازی ایدون در فارسی اینوقت و آندون آنوقت و دیگر معانی۔ مجاز مجاز۔ سند اول و دوم برائے معنی اوّل درست است و سند سوم خواجوئے کرمانی بمعنی اوّل ہم صادق می آید و از سند چارم حکیم ناصر خسرو معنی آنیسو پیدا میشود نہ اینجا۔ (اردو) (۱) دیکھو اکنون (۲) ایسا۔ بقول امیر۔ ہندی (اید رش سے بگڑ کر بناہی جو سنسکرت مین انہی معنوں مین ہے) اسطرح۔ یون۔ یہہ۔ فقرۂ امیرؔ۔ مینے ایسا سنا ہے کہ آج دونون بہائیون مین چل گئی " (۳) دیکھو اینجا۔

ایدی بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اوّل و سکون ثانی و کسر ثالث و سکون تحتانی (۱) بمعنی نیز باشد کہ بعربی ایضاً خوانند و ظاہر اورین معنی بالغت اندی تصحیف خوانی شدہ باشد مولّف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ باین معنی مبدّل اندی باشد کہ گذشت۔ نون بہ تحتانی بدل شود چنانکہ اونج و اویج۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) بہی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی حرف عطف۔ نیز۔ دیکھو اندی کے چہٹے معنے۔

ایذون صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی فرماید کہ بذال معجمہ بروزن بیرون (۱) بمعنی اکنون باشد و بحوالۂ تحفہ و رسالۂ میرزا فرماید کہ (۲) بہ معنی چنین و فرماید کہ از اشعار استادان نیز این معنی ظاہر میشود۔ چنانکہ حکیم فردوسی گوید ؎ در ایذون کہ اسپم نباید بدید :: سرانرا اسپے سر بخواہم برید :: و فرماید کہ شیخ سعدی نیز مناسب اینمعنی فرمودہ ؎ در ایذون کہ دشوار آید سخن :: وگر آنچہ دشوار باشد مکن ::

مولّف عرض کند کہ ازین ہر دو سند (۳) معنی اینجا پیدا میشود و ایدون کہ بدال مہملہ گذشت شامل است بر معنی اینجا ہم باشد حالی جز این نباشد	کہ این مبدل ایدون است کہ دال مہملہ بدال معجمہ بدل شود ہمچون آذر و آور (اردو) دیکھو اکنون و ایدون ۔

ایر بقول برہان و جامع بکسر اوّل و سکون ثانی و رائے قرشت (۱) جوششی باشد ریزہ و باخارش و سوزش بسیار و آنرا العربی شری گویند و بقول رشیدی و سروری بر وزن تیر و انہا نے خورد کہ بر اندام بر آید و خارش و سوزش بسیار کند و صاحب ناصری فرماید کہ جوششی باشد ریزہ و باخارش و سوزش کہ بسبب خون بصفرا آمیختہ بشرہ را سرخ گرداند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و ترجمۂ این بہندی پتّی آوردہ و فرماید کہ می توہند کہ آنرا باشد بنون مخفف از وب پس تو یا خواہد بود۔ صاحبان جہانگیری و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولّف عرض کند کہ بہ تحقیق ما آیر و رائے قو یاست و اسم جامد فارسی زبان است بعض معاصرین عجم تصدیق این می کنند۔ صاحب خزانۃ اللغات ہم این را لغت فارسی گفتہ (اردو) پتّی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ ایک بیماری کا نام ہے جو خون کے جوش کہانے سے دفعتہً ددوروں کی شکل مین جسم پر ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کی سبب سے تمام بدن مین خارش ہونے لگتی ہے چونکہ یہہ صفراوی مادّہ ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوا۔

(۲) ایر بقول برہان و جامع بہ معنی دتّل ہم آمدہ است۔ صاحب ناصری و ہفت ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بعضی بہ معنی دتّل نیز گفتہ اند و این اصل

ندارد **مولف** عرض کند که مجاز معنی اول است که گذشت گاہی بالحقوق مرض شری و مبل ہم پیدا
می شود (اردو) وبل - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - پھوڑا - دلدار پھوڑا -
(۳) ایر - بقول برہان بفتح اول آلۂ تناسل را گویند - صاحبان ناصری و جامع ہم
ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج گوید کہ باین معنی عربی است **مولف** عرض کند کہ صاحب منتہی
این را بذیل لغات تازی آوردہ فرماید کہ بمعنی ذکر یعنی کیر باشد و صاحب محیط المحیط
ہم کہ محقق محاورۂ عرب است ذکر این کردہ پس ظاہر ست کہ باین معنی لغت فارسی نیست
(اردو) آلہ تناسل (دیکھو ایو الحیۃ)
(۴) ایر - بقول صاحب شمس بالکسر لغت فارسی است بہ معنی باد گرم و ماخوذ است
از آوار بالضم کہ بہ معنی باد شمال باشد و فرماید کہ بدین معنی بالفتح نیز آمدہ است و دیگر کسے
از محققین فرس ذکر این معنی نکرد **مولف** عرض کند کہ باین معنی لغت عرب است چنانکہ صاحب
منتہی الارب گوید کہ آیر بالفتح نرہ و باد صبا و باد شمال و بالکسر باد صبا و باد شمال
و ہر باد گرم (اردو) گرم ہوا - مونث -

ایرا بقول برہان بروزن و معنی زیرا و از برائے آن و ازین جہت - صاحب
موید فرماید کہ بایائے فارسی بمعنی زیرا است - صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی زیرا بود
کہ از زیرا نیز آمدہ یعنے ازین جہت و باین جہت (حکیم خاقانی ؎) دانی زچہ سرخ
رویم ایرا ٭ ببارد میدم آتش غم ٭ صاحب سروری فرماید کہ بمعنی از بہر آن باشد
(خواجہ شیراز ؎) شیراز معدن لب لعل است و کان حسن ٭ من جوہری مفلسم ایرا

مشنو شنم ۔ صاحبان جامع و رشیدی وجہانگیری واننِد وشمس ہم ذکر این کردہ اند مولّف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر (ازیرا) کردہ ایم کہ بجایش گذشت وصراحت ماخذ این ہمدرانجا مذکور بالجملہ این مخفف ازیرا باشد (اردو) دیکھو ازیرا ۔

ایراد بقول بہار بہ معنی فرود آوردن وفرماید کہ بالفظ کردن وگرفتن مستعمل ۔ صاحب موید بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ بہ معنی حاضر کردن وفرود آوردن باشد مولّف عرض کند کہ لغت عرب است بر وزن اکرام بقول منتخب بہ معنی فرود آوردن وچیزے برکسے وارد کردن وبقول محیط المحیط ومنتہی الارب آوردن وحاضر آوردن برمورد ۔ بالجملہ فارسیان این را با مصادر فرس مرکب کردہ بمعنی وارد کردن وشدن وپیش کردن واعتراض کردن استعمالش کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ایراد ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ وارد کرنا ۔ (اعتراض کا) کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل ہے اس کی مثال ملحقات میں آئیگی ۔

ایراد کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وبہار ہم بذیل ایراد این را آوردہ ولیکن ہردو از بیان معنی سکوت ورزیدہ اند مولّف عرض کند کہ بہ معنی پیش کردن ووارد کردن باشد (علی ترکمان ۵) ز دستگاہ سخن باز مطلعی دیگر ۔ بہ ذم وشمن شاہ جہان کنم ایراد ۔ (اردو) بیان کرنا ۔ پیش کرنا ۔ وارد کرنا ۔ لانا ۔

ایراد گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وبہار بذیل ایراد این را آوردہ مولّف عرض کند کہ بہ معنی اعتراض کردن باشد (سنجر کاشی ع) اگر طفل نگاہم

دیدگستاخانہ بر روبیت ؎ کرم فرما کہ بر نادان
کسے ایراد کم گیرد ؎ (اردو) ایراد کرنا۔
اعتراض کرنا۔ گرفت کرنا۔ امیر نے ایراد
کرنا کا ذکر ایراد کے ذیل مین فرمایا ہے۔
آتش ؎ شاعرون نے قدموزون کو
ترے دیکھا ہے ؎ مصرع سرو پہ ایراد
کیا کرتے ہین ؎ (قلق ؎) قول اپنا یہ
ہے یہہ عین مراد ؎ معترض شوق سے
کرے ایراد ؎

ایراد نمودن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

مولف عرض کند کہ بہ معنی بیان کردن و
وارد کردن باشد مراد ف ایراد کردن
کہ گذشت د و اعنط کاشفی نثر " از ابیات
عربی و فارسی و فقرات خطابی و جوابی
انچہ احسن و اشہر بود ایراد نمود " (اردو)
دیکھو ایراد کرنا۔

ایراد یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف**
گوید کہ بہ معنی وارد شدن و بیان شدن
باشد چنانکہ منشی اصفہانی گفتہ (نثر) "چون
بمقتضاے طبع ایراد یافتہ (اردو) بیان ہونا

ایراف بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی و ثالث بالف کشیدہ و بفاے زدہ
نام پدر آرد است کہ پارسیان او را پیغمبر سید السنۃ اند۔ صاحب ناصری فرماید کہ
نام پدر آرد است کہ او را آرد ایراف خوانند و پارسیان زردشتی او را حکیم مرتاض
کامل دانند۔ صاحب سراج فرماید کہ بیاے معروف و راے مہملہ بالف کشیدہ
وفا نام پدر زردشت پیغمبر مجوس۔ صاحبان جامع و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف**
عرض کند کہ صاحب انند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی است و دیگر محققین

کہ ذکر این کردہ اند پا بند لغت فرس اند و معلوم نشد کہ وجہ تسمیۂ این چہ باشد ہمین لغت در عربی زبان بہ معنی فراخ افتادن سایہ و دراز گردیدن آنست (کذا فی منتہی الارب)۔ (اردو) ایراف ۔ زردشت کے باپ کا نام جو مجوسیون کے پاس پیغمبر سمجھا جاتا ہے ۔

ایراک | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی زیراکہ ۔ صاحب ناصری بذیل ایرا ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج این را ایراکہ (بہ ہاے مختفی) آوردہ فرماید کہ بروزن و معنی زیراکہ براے تعلیل و بمعنی ازین جہت و فرماید کہ ظاہراً مخفف دازیراکہ و زیرا نیز مخفف آن است **مولف** عرض کند کہ چرا نہ گوئیم کہ مبدل زیراک باشد کہ زاے ہوز بالف بدل شود ہمچون زروغ و اروغ (اردو) دیکھو ایرا ۔

ایرامان خانہ | استعمال ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بہ معنی ایرمان سرا است کہ خانۂ عاریتی و سراے فانی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ عجمیان دراکثر لغات فارسی حرف ساکن را متحرک خوانند و ایرمان را کہ سکون راے مہملہ باشد بفتحش خواندہ باشند و نظر بر تلفظ شان الف اظہار فتحہ را بعد راے مہملہ جا دادہ باشند یا تسے حال مزید علیہ ایرمان خانہ است کہ می آید و صراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو ایرمان خانہ ۔

ایران | بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بروزن پیران (۱) نام ہوشنگ بن سیامک باشد **مولف** گوید کہ علم است و وجہ تسمیہ دریافت نشد (اردو) فارسی مین ایران ۔ ہوشنگ بن سیامک کا نام ہے ۔

(۲) ایران - بقول برهان ولایت عراق و فارس و خراسان و آذربایجان و اهواز و طبرستان و بیشتر از حد و د شام را نیز گویند - صاحب ناصری آنچه در بیان این معنی گفته از آن وجه تسمیه هم پیدا میشود فرماید که نام هوشنگ بن سیامک است و ولایت متعلق باو را بنام او ایران خواندند و بعد از وی چون ملک به پسرش پارس نام رسید ایران را پارس خواندند و زبان پارسی منسوب بدوست و فرماید که ایران مملکتی وسیع بوده و هر جاے دیگر نامی داشته که تغیر یافته اکنون چنین معروف است - بلوچستان - گنج - مکران - کرمان - غور - بامیان - هندوکش - سیستان - زابلستان - خراسان - ماوراء النهر - رشت - اصفهان - مازندران - استرآباد - گرگان - فارس - لارستان - خوزستان - افغانستان - کابلستان - پنجاب - کردستان - شیروان - بابل - موصل و دیار بکر - و اکنون بعض این بلاد بدست دیگران است و کل ولایات ایران را ایران شهر نامیده اند - استاد فرخی فرماید ؎ بایرانی چگونه شاد خواهد بود و تورانی ٭ پس از چندین بلا کامد ز ایران شهر بر توران ٭ انوری فرماید ؎ کار رها بسته بود بیشک در وقت وکنون ٭ وقت آنست که راند سوے ایران لشکر ٭ - خان آرزو در سراج فرماید که ملکی معروف و ولایت عراق و خراسان و آذربایجان و اهواز و طبرستان و بیشتر از حد و د روم داخل آنست و نام هوشنگ بن سیامک نیز نوشته اند و ظاهراً ملک مذکور در تصرف پادشاه مذکور بود که بدان نام شهرت گرفته و اغلب که منسوب است بایرج که پسر سوم فریدون بود جیم را حذف کرده الف و نون نسبت دران داخل کرده اند و نظیر این توران است که

ہو تور کہ ہم پسر فریدون بود نسبت دارد (اردو) ایران - بقول امیر - عرب سے پورب طرف ہے تخمیناً نوے لاکھ آبادی اور ساڑھے چار لاکھ میل رقبہ ہے - طہران اسکا دارالسلطنت جس کی آبادی قریب قریب ساٹھہ ہزار کے ہے - انگور سیب اور خوشنما پہول وہان بکثرت پیدا ہوتے ہین -

ایران شہر بقول برہان بروزن ویران شہر نام اوّل نیشاپور است - صاحبان جامع وسراج وجہانگیری وہفت ہم ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری بذیل ایران این را آوردہ **مولّف** عرض کند کہ منسوب بہ ہوشنگ کہ اورا ایران می گفتند یعنی شہر یکہ آباد کردۂ ایران است قلب اضافت (اردو) فارسی مین ایران شہر ابتدأً نیشاپور کو کہتی تہی - مذکر -

ایرج بقول برہان وجامع بکسر اوّل وسکون ثانی مجہول وثالث مفتوح بجیم زدہ (۱) نام پسر فریدون است - صاحب ناصری گوید کہ بکسر اوّل وسکون ثانی وفتح ثالث نام پسر فریدون فرخ است کہ بدست برادران خود سلم وتور کشتہ شد - ایران را باو منسوب داشتہ ایران خواندند وتوران را کہ از تور بود توران نامیدند (بہمن وجہ تسمیۂ ایران را صاحب سراج برایران نقل کردہ کہ بجا یش گذشت) وفرماید کہ نفس فلک آفتاب را نیز ایرج خوانند وبمناسبت خوبروئی وخوش پیکری این نام باو نہادند کہ ہرکس اورا دیدے مہراو گزیدے فردوسی در ہنگام ملاقات سلم وتور ولشکر ایشان با ایرج گفتہ ؎ با یرج نگہ کرد یکسر سپاہ ٭ کہ او بُد سزاوار تخت وکلاہ ٭ بے آرام شان شد دل از مہر اوہ ٭ بدل مہر ودیدہ پر از چہراو ٭ تا آخر الامر چنانکہ در تواریخ است

اتفاق کرده او را بکشتند ۵ بر فتند باز آن دو بیدا د شوم پ یکے سوے چین و یکے سوے روم پ آخر بدست منوچہر کیفر یافتند و از قرار تواریخ این واقعہ در چہار ہزار و چہار صد سال پس از ظہور آدم بوده است واللہ اعلم (انتہی کلامہ) صاحب سراج فرماید کہ بیا ے مجہول و راے مہملہ مفتوح و جیم نام پسر خورد ترین فریدون کہ ملک ایران باو داده بود و فرماید کہ قصۂ کشتہ شدن او در کتب تواریخ مبسوط مکتوب است صاحب سفرنگ و ساتیر ہم ذکر این کرده (اردو) فریدون کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام ایرج ہے جسکی جانب ایران منسوب ہے ۔

(۲) ایرج ۔ بقول برہان نفس فلک آفتاب را نیز گویند ۔ صاحبان ناصری و جامع و سراج وانند و ہفت ہم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند کہ نام فلک چہارم است و عزین نیست کہ اسم جامد زبان فارسی است ۔ (اردو) چوتھے آسمان کو فارسیون نے ایرج کہا ہے ۔

(۳) ایرج ۔ بقول صاحبان برہان و جامع نام یکے از بادشاہان بابل ہم بوده است ۔ صاحب شمس فرماید کہ نام پادشاہ شہر بابل کہ یکے از سران لشکر کیخسرو شاہ بن سیاوش بود ۔ صاحبان سراج و ہفت ہم ذکر این کرده اند (اردو) شہر بابل کے ایک بادشاہ کا نام بھی ایرج تھا جو کیخسرو بن سیاوش کی لشکر کا سردار تھا ۔

ایرس | بقول صاحب مخزن الادویہ اسم فارسی ایہل است مرادف آورس کہ بجایش گذشت و حقیقت اورس ۔ بر آورس مذکور شد بائے حالی این را مبدل اورس

گوئیم کہ واو بہ تحتانی بدل شو وچون انگور وانگیر (اردو) دیکھو ارس۔

ایرسا | بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی و ثالث وسین بے نقطہ بالف کشیدہ بیونانی (۱) قوس قزح راگویند۔ صاحب رشیدی بذکر معنی فرماید کہ در فارسی بودنش نظر است بلکہ ظاہر آنست کہ یونانی است۔ صاحبان سروری و ناصری وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی قرار دادہ تسامح او بیش نیست (اردو) دیکھو اغلیسون۔

(۲) ایرسا۔ بقول برہان نام بیخ سوسن آسمان گون ہم ہست وچون گل آن زرد وسفید و کبودمی باشد بنا بران ایرسا نامیدہ اند چہ شبیہ بقوس قزح است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ سوسن آسمان گون وبحقیقت نام قوس قزح است وبمجاز سوسن را گویند بعلاقہ الوان مختلفہ (ہکذا فی القانون) صاحب ناصری فرماید کہ سوسن آسمان گون وبحقیقت نام قوس قزح است وبمجاز سوسن را گویند بملاحظۂ الوان مختلفہ بدین معروف و فرماید کہ در فارسی بودنش شبہ است اما در فرہنگ وبرہان آوردہ اند۔ صاحبان سروری وانند وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط برایرسا فرماید کہ بلغت یونانی معنی آن قوس قزح بجہت مشابہت رنگ گل این بدان وکسوترس نیز گویند و بردمی آبرمیون وسریانی عقار اسوسائی نامند وبفارسی مشہور بہ بیخ بنفشہ است وآن بیخ سوسن آسمانجونی یعنی کبودکوہی است۔ حشیشۂ آن با برگہاے طویل وسطبر وبلند شبیہ ببرگ سوسن تری مگر این درازتر ولزج تر از ان واز وسط گیاہ آن ساقی برمی آید وبرسر آن گل مختلف رنگ مرکب از سفیدی وزردی وکبودی وبران نقطہ ہاے متوازی وبرگ آن گل سہ و

برگشتہ واندک خوشبو و بیخ آن سخت وذی گرہ وپہن و دراز بقدر انگشتے وخوشبو و پوست آن کبود وسرخ ورنگارنگ ومغز آن مائل بزردی وسرخی وبعض بسیار سفید می باشد وچون کہنہ شود کرم خوردہ گردد۔ بقول شیخ الرئیس گرم وخشک درآخر دوم وگویند دراول آن ملطف ومسخن ومفتح ومنقی ومنضج۔ جالی مع قبض اندک وآن حافظ صحت ارواح وقوی است وضماد وبوش دادہ آن ملین صلابات واورام غلیظہ مزمنہ است ونافع قروح چرک ناک ومنافع بسیار دارد مولف گوید کہ ذکر این برابرس وابرسا ہم گذشت (اردو) سوسن کی جڑ دیکھو ابرس

ایرسون بقول برہان باسین بے نقطہ بروزن نیلگون بیونانی طلق وزرورق را گویند وبشیرازی برقک خوانند۔ صاحب جہانگیری بذکر این فرماید کہ بہندی ابہرکہہ نامند۔ صاحبان جامع وسروری وانندوہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ ما خاصیت وطبیعت این را برابرک بیان کردہ ایم۔ لغت یونانی است ودر فارسی قدیم مستعمل۔ حالا معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو ابرک۔

ایرش بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول وفتح ثالث وسکون شین معجمہ لغت فارسی ست وآن نام ملکی است دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ترک این بربنائ تحقیق داشت (اردو) فارسی مین ایک ملک کا نام ایرش ہے۔

ایرقان بقول برہان باقاف بروزن میہمان بلغت رومی حنا را گویند وآن برگ درختی باشد کہ بکوبند وخمیر کنند ودر دست وپاے بندند۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان مولف عرض کند کہ مزید علیہ ارقان کہ بجایش گذشت تحتانی بعد الف زیادہ شد چنانکہ استادن و

ایستادن (اردو) دیکھو ارجان۔

ایرگ بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی وثالث وکاف فارسی لغت ژند وپاژند بمعنی مردم باشد چہ ایرگان مردمان راگویند۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالاکردہ فرماید کہ برہان چنین گوید ودر فرہنگہا ندیدہ ام۔ صاحبان انند وہفت ہزبان برہان **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان ایرگان را بمعنی مردمان استعمال کردہ اند واز ہمین استعمال محققین نازک خیال ایرگ راواحدش قرار دادہ اند مگر بخیال ما واحدش ایراست کہ بمعنی مرد۔ لغت ترک باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان ہمان لغت ترکی رابزیادت ہاے نسبت ایرہ کردند وبقاعدۂ فارسی ایرگان جمعش آوردند ناواقفان قواعد وماخذ لغت خیال کردند کہ ہرگاہ الف ونون جمع رادور کنیم واحدش ایرگ باقی می ماند ودر حقیقت نہ چنین باشد بلکہ کاف فارسی متعلق است بقاعدۂ جمع براے الفاظیکہ درآخرش ہاے مختفی باشد چنانکہ بندہ وبندگان بخشندہ وبخشندگان۔ پس اگر سند استعمال ایرگ بدینمعنی بدست آید توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی زائد است کہ در بعض لغات فارسی زبان کاف فارسی را زائد ہم آوردہ اند چنانکہ مروری ومروریگ وصاحب قوانین دستگیری ذکر این کردہ (اردو) مردم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چونکہ یہ اسم جنس ہے۔ لہذا مفرد وجمع دونوں کے واسطے آتا ہے) عام لوگ۔ مرد۔ آدمی۔ مانس منش۔ انسان۔ آدم۔

ایرگان بقول صاحب برہان باکاف فارسی بروزن مہمان لغت ژند وپاژند بمعنی مردمان کہ جمع ایرگ باشد۔ صاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر

این کردہ وہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب موید ہم ذکر این کردہ۔ صاحبان ناصری و انند ہم بذیل ایرگ ذکر این کردہ اند **مولف**	عرض کند کہ بحقیقت ماخذ این برآیرگ عرض کردہ ایم (اردو) لوگ۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ مردم۔ اناس۔ اشخاص۔ خلائق۔ خلق اللہ۔ خلقت۔ بہت سے آدمی۔

ایرمان بقول برہان (۱) بروزن و معنی میہمان است (۲) مہمان طفیلی کہ بموافقت یاران و دوستان کہ بجائے بروند یا خود بے آنکہ اورا طلبیدہ باشند بروند۔ شخصے رانیز گویند کہ بے رضا در خانہ یا ملک کسی فرود آید۔ صاحب جامع فرماید کہ مہمان طفیلی ناخواندہ و شخصے کہ بے رضا در خانہ کسے فرود آید۔ صاحب موید فرماید کہ بایاے فارسی وراے موقوف است۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ بہ معنی مطلق مہمان آوردہ واز کلام رفیع لبنانی سندے پیش کردہ (ط) بدخواہ تو زخانۂ ہستی چو رفت وگفت ؛ جاوید زی تو خانہ خدا کایرمان برفت ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ بخیال ما این مفرس است۔ فارسیان از لغت ترکی ایرمک مفرس کردہ باشند و ایرمک بقول صاحب کنز بہ معنی وصول۔ وفد۔ بلوغ۔ پس بتخفیف میم و کاف ایر را با لفظ مان کہ در فارسی زبان بہ معنی مانند و شبیہ آمدہ مرکب کردہ ایرمان را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال کردند بالجملہ در اسم جامد بودن این شکے نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و میہمان و طفیلی را براے ہر دو معنی استعمال کنند و عجبے نیست کہ مزید علیہ ارمان باشد بزیادت تحتانی ہمچون استادن و ایستادن و بمجاز این را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال

کردند۔ بعض محققین ارمان را لغت ترکی گفتہ اند و مزید علیہ آن را بمعنی مفرس توان گفت۔
(اردو) (۱) مہمان۔ دیکھو آیندہ۔ (۲) طفیلی۔ بقول آصفیہ (ع۔ف) دوسرون کی طفیل گزارہ کرنیوالا۔ اورون کے وسیلہ سے ضیافت اڑانے والا۔ بن بلائے لوگون کے ساتھہ دعوتون مین چلا جانیوالا۔ پچھلگو۔ دوسرونکی سر کھانے والا (اسیر ۵) استخوان کہائے سگ یار کے ساتھہ آگے ہما ؛ ہے مناسب کہ طفیلی بہی ہو مہمانی مین ؛
(۲) ایرمان۔ بقول برہان بمعنی عاریت۔ صاحب سروری براے این معنی از خلاق المعانی سند آردہ اے شرع پروری کہ گذشت از جناب تو ؛ اقبال ہر کجا کہ بود کا یرمان بود ؛ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و این بیت را مال کمال اسمٰعیل گفتہ۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کند و براے سندش ہمان شعر رفیع لبنانی را بسند گیرد کہ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ براے معنی اوّل آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہمہ معانی ایرمان فرماید کہ عجب است از رشیدی کہ مجرّد ایرمان را بمعنی عاریت گفتہ و بیت رفیع لبنانی بسند آوردہ ایرمان را بمعنی عاریت درین بیت گرفتن بے معنی مطلق یا آنکہ اگر عاریت را بمعنی عاریتی گویند عبارت والفاظ بیت غلط میشود زیرا کہ چیزی را عاریت گویند نہ شخص صاحب آن چیز را (انتہی کلامہ) صاحبان جامع و موید و ناصری و جہانگیری وانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و بس۔ معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند و جاوا نُہ کہ بدین معنی ہم مزید علیہ ارمان باشد کہ بجایش گذشت۔ وارمان بمعنی ہر چیز عاریتی ہم آمدہ کہ بر معنی چہارمش ذکر کردہ ایم (اردو) عاریت۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مونث مستعار۔ ادہار۔ قرض۔

(۳) ایرمان ۔ بقول برہان بہ معنی آرزو وارمان ہم گفتہ اند ۔ صاحبان جامع و موید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بہ معنی آرزو امالہ آرمان است بمدہ چنانکہ گذشت مولف را با خان آرزو اتفاق است (اردو) دیکھو آرمان کے پہلے معنے ۔

(۴) ایرمان ۔ بقول برہان بہ معنی حسرت و ندامت و پشیمانی ہم آمدہ است چہ ایرمان خور حسرت خورندہ را گویند ۔ صاحب شمس گوید کہ افسوس و دریغ باشد ۔ صاحبان سروری و موید و جامع وانند ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ توسے بہ معنی دریغ و افسوس نیز آوردہ ظاہراً تمنا و حسرت است و وجہ اشتباہ آنست کہ در معنی آن حسرت نوشتہ اند و این لفظ مشترک است کہ در استعمال بہ معنی دریغ و افسوس و آرزو و تمنا ہر دو می آید و توسے بہ معنی اول فہمیدہ (انتہی کلامہ) مولف عرض کند کہ بدین معنی ہم امالۂ آرمان توان گفت وہمین است ماخذ این و معنی حسرت و ندامت ہم مجاز آرزو باشد (اردو) حسرت ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔ افسوس ۔ تاسف ۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس ۔ پشیمانی ۔ (ذامعلوم ۵) پہول تو دو دن بہار جانفزا دکہلا گئے ٭ حسرت ان غنچون پہ ہے جو بن کہلے مرجہا گئے

(۵) ایرمان ۔ بقول برہان نام شہرے و مدینہ ہم ہست ۔ صاحبان جامع و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایرمان فارسی مین ایک شہر کا نام ہے ۔ مذکر ۔

ایرمان خانہ بقول بحر ۔ (۱) خانۂ عاریتی و (۲) دنیا را گویند ۔ صاحب موید فرماید کہ بایاے فارسی و راے موقوف خانۂ عاریتی ۔ این جہان ۔ لفظ مرکب با ایرمان کہ معنی آن حسرت و عاریت و خانہ کہ بہ معنی بیت است ۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند

که قلب اضافت است وبس معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) عاریتی گھر۔ (۲) دنیا۔ دیکھو اچاک۔

ایرمان خور بقول انند بحوالۂ برہان وہفت قلزم۔ بالکسر وضمّ خاے معجمہ حسرت خورندہ را گویند۔ صاحب برہان وہفت بذیل ایرمان ذکر این کردہ **مولّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) حسرت کرنیوالا۔

ایرمان سرا بقول برہان وبرہان جامع بروزن مہمان سرا (۱) خانہ وسراے عاریتی را گویند (۲) سرکوے مطلوب وحسرت خانہ را نیز گویند و (۳) دنیا را بطریق مجاز۔ صاحب بحر فرماید کہ خانۂ عاریتی و دنیا باشد وبقول صاحبان ناصری وجہانگیری وسراج ورشیدی بمعنی خانۂ عاریت وکنایہ از دنیاست **مولّف** عرض کند کہ مرادف ایرمان خانہ معنی اول حقیقی است ودیگر معانی بمجاز وقلب اضافت باشد (اردو) (۱) عاریتی گھر (۲) حسرت کا گھر۔ کوچۂ یار۔ (۳) دنیا۔

ایرن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وفتح ثالث وسکون نون۔ لغت فارسی است بمعنی مایۂ شیر **مولّف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ودیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ نمیدانیم کہ مقصود صاحب انند از (مایۂ شیر) چیست وحیف است کہ ما در مصطلحات فارسی (مایۂ شیر) را نیافتیم کہ تحقیق مے کردیم ولیکن بہ تحقیق ما این لغت فارسی نیست وبدین معنی مستعمل نشد البتہ لغت ترکی است بہ معنی دوغ چنانکہ صاحب کنز آوردہ وجا دارد کہ تسامح صاحب انند باشد کہ ترکی را فارسی نوشت ومقصودش (از مایۂ شیر) ہمان دوغ باشد۔ واللہ اعلم۔

(اردو) دہی ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ جما ہوا دودھ ۔ جغرات ۔

ابرنجن بقول صاحب سروری حلیے از طلا و نقرہ وغیرہما کہ بردست و پا کنند ۔ و اورنجن و اورنجین نیز گویند ۔ مؤلف گوید کہ بحذف ہمزہ نیز آمدہ ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ تصحیف ابرنجن است کہ بہ یاے موحدہ گذشت و تصرف کاتبین کہ بر یاے موحدہ یک نقطہ زیادہ کردہ اند حیف است از محقق اہل زبان کہ حلیہ لفظ را ذکر نکرد ۔ و اگر این را مبدل ابرنجن گیریم خلاف قیاس است کہ موحدہ بہ تحتانی بدل نہ شود ۔ البتہ این را مبدل اورنجن توان گرفت کہ بہمین معنی گذشت واو بہ یاے موحدہ بدل شود ہمچو آو و آب اندرین صورت مبدل مبدل باشد کہ نو و اورنجن مبدل ابرنجن است بخیال ما تصحیف است و بس ۔ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و سندے پیش نشد (اردو) دیکھو ابرنجن ۔

ابرنجین بقول سروری مرادف ابرنجن کہ گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ نسبت این ہم خیال ما ہمانست کہ بر ابرنجن ظاہر کردہ ایم و این ہم تصحیف ابرنجین است کہ بہ یاے موحدہ گذشت (اردو) دیکھو ابرنجین ۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ لیاقت و طباعی کسے باعث ضرر و تکلیف او شود (اردو) بقول امیر یہی فارسی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے اس جگہہ کہتے ہین جہان اپنی ہی ذہانت ولیاقت اپنی مصیبت اور ضرر کا باعث ہو ۔

ایرون بقول برہان بادا و ونون وحرکت مجہول۔ گوگرد را گویند کہ جزو اعظم باردت است وفرماید کہ آن از کوہ مانند انار روانہ برمی آید۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن بیرون گوگرد وکبریت است۔ صاحب ہفت بہ نسبت حلیہ لفظ گوید کہ بضم اوّل وسکون مثناۃ تحتانی وضم رای مہملہ بواو مجہول رسیدہ ونون زدہ باشد ومعنی با برہان متفق۔ صاحب محیط فرماید کہ ایرون بکسر اوّل زرنیخ زرد است وہم او بذیل زرنیخ فرماید کہ بیونانی ایرون خوانندش مولف عرض کند کہ متحقق شد کہ لغت یونانی است وایرون گوگرد نیست چنانکہ محققین اوّل الذکرش فرمودہ اند بلکہ زرنیخ باشد کہ ذکرش بر (ارسانیقون) گذشت وحقیقت گوگرد بجای خودش مذکور شود (اردو) ہرتال۔ دیکھو ارسانیقون۔

ایری بقول برہان بروزن میری بلغت ژند وپاژند (۱) مردم و (۲) مردمی را گویند صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ وبرمعنی اوّل قانع صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند بہر دو معنی **مولف** عرض کند کہ آیر بتفخیم کسرۂ ہمزہ وسکون را بترکی مرد را گویند چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ۔ پس جزین نیست کہ فارسیان یاے مصدری در آخرش زیادہ کردہ ایری بمعنی مردمی استعمال کردہ اند ومعنی اوّل بمجاز باشد۔ حیف است کہ سند معنی اوّل پیش نہ شد۔ اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ بدینمعنی تحتانی آخر زائدہ باشد چنانکہ پاے وجاے (اردو) (۱) دیکھو ایرگ (۲) مردمی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ انسانیت وفا۔ رعایت۔ مروّت۔ ملاحظہ۔ خلق۔ اہلیت۔ جوانمردی (مخبر ۵) ہاں دل پہ ضرب ہو کوئی تیغ نگاہ کی ؎ دیکھیں تو مردمی تری چشم سیاہ کی ؎

ایرین بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بالکسر دہے کہ سلطان اویس بسلمان ساوجی بخشید و فرماید کہ سلمان وقتی کہ این دہ را درخواست سلطان بر کاغذ التماس او نوشت ؎ دہ ایرین کہ در حد ودرے است ٭ بدہید بیش التماس وے است ٭ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) ایرین فارسی مین ایک قریہ کا نام ہے جو رے کے مضافات مین واقع ہے۔

ایزارپای بقول بہار کہ بدیل ازار آوردہ باشباع تحتانی مرادف ازارپا کہ بجایش گذشت۔ صاحب آنند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ (ازارپا) بدون ہمزہ و تحتانی بجائے خود گذشت و جز این نیست کہ این مرادف آنست بزیادت تحتانی بعد الف اول ہمچون استاد و ایستاد و تحتانی آخرہ ہم زائد باشد چنانکہ جا و جاے (اردو) دیکھو ازارپا۔

ایزارہ بقول برہان و جامع بازاے نقطہ دار بروزن بیچارہ ازارۂ خانہ را گویند و آن از دیوار مقدارے باشد از زمین خانہ تا بکنار طاقچۂ مرتبہ پائین کہ در ہنگام نشستن پشت بران گذارند۔ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ و فتح راے مہملہ منفصل از جدران خانہ از جانب اسفل بگچ وغیرہ۔ صاحب مؤید فرماید کہ بالکسر آنکہ فرود دیوار دارند و گچ کنند۔ صاحب شمس ہمزبان مؤید۔ صاحب آنند و ہفت ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ این غلطی برہان است بدو وجہ یکے آنکہ لفظ عربی است و دوم آنکہ ازارہ بدون تحتانی است بروزن اجارہ۔ صاحب بول چال و صاحب ہنانم بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این بہمین معنی کردہ

مولف عرض کند کہ ما بر ازارہ حقیقت ماخذش را ذکر کردہ ایم پس عجیب نیست کہ فارسیان
ثنائی را بعد الف اول زیادہ کردہ اند ہمچون استاد و ایستاد و بوجہہ این زیادتی توانیم کہ این را
ہمتریں گوئیم محققین عرب این را (ازارۃ الجدار) گویند و فارسیان مجرد ازارہ یا ایزارہ
را بدین معنی استعمال کردہ اند (اردو) ازارہ یا ایزارہ کے لفظی معنے ہاے نسبت کے
ساتھہ وہ چیز ہے جو ازار سے منسوب ہو اور ازار عربی زبان مین چادر تہ بند اور شلوار
کو کہتے ہین ۔ الحاصل جس طرح عربون نے دیوار کے حصۂ زیرین کو جو پہلے طاقچہ کے نیچے
واقع ہو (ازارۃ الجدار) کہا ہے اسی طرح فارسی مین (ازارۂ دیوار) یا بقاعدۂ تبدیل
(اجارۂ دیوار) کہنا صحیح ہے اسلیئے کہ زاے ہوز قواعد فارسی کی رو سے جیم سے بدلی
جاتی ہے جیسے سوز و سوج اور صرف ازارہ انہین معنون مین (ازارۂ دیوار) کا مخفف
سمجھا جائیگا ۔ الحاصل دکن مین اسکو ترنچہ کہتے ہین اور ترنچہ دیوار کے اوس حصہ کا نام ہے
جو زمین سے تین یا چار فیٹ کی بلندی تک یعنی پہلے طاقچے کے نیچے بہ نسبت دیوار بالائی
کے کسی قدر ابھرا ہوا ہو یہہ ابھار چونے کی استرکاری یا مٹی کے گلابہ یا کہگل مین نمود
کیا جاتا ہے اور سارے مکان کے اندرونی حصہ مین دیوار کا یہہ ابھار ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گویا دیوار کو تہبند پہنا دیا گیا ۔ اسی مشابہت سے فارسیون نے اس کو
(ازارۂ دیوار) یا صرف ازارہ کہا ہے دلی اور لکھنو کی بول چال مین ترنچہ کے لیئے ہمکو کوئی
لفظ نہین ملا ۔ جب ہمنے اپنے علمی رسالہ (لسان الہند والعجم) مین اس بحث کو چھیڑا اور
معاصرین محاورہ دان سے استصواب کیا تو مولوی بشیر الدین احمد اول تعلقہ دار

سلطنت آصفیہ خلف الرشید شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد مرحوم نے یہہ جواب دیا
کہ دہلی کے معمار (تلینچا) کہتے ہین۔ تلے کے معنے زیرین کے ہین یعنے حصۂ زیرین تلینچا اون
حصۂ مکان کو کہتے ہین جو چھت سے نیچے ہو چنانچہ جناب شمس العلماے مرحوم نے ترجمۃ القرآن
مین (رفع سمکہا فسوّاہا) کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ اس کا تلینچا۔ خوب اونچا رکہا اور حاشیہ پر
لکہا ہے کہ معمارون کی اصطلاح مین تلینچا چھت کی اونچائی کو کہتے ہین۔ دکن کا ترنچہ ذرا
ثقیل لفظ معلوم دیتا ہے۔ پس یا تو اسے تلینچا کہنا چاہیئے یا ازارۂ دیوار (انتہی کلامہ)
ہم نے خیال کیا کہ دکن کا ترنچا بیشک وہی تلینچا ہے جو زبان اردو کا لفظ ہے۔ جاہل معمارون
نے اس مین تصرف کرکے ترنچا بنا لیا ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر بقول شمس العلماے
مرحوم دلّی والون نے تلینچا کا استعمال بمعنی (چھت کی اونچائی) کیا ہو تو وہ مجازی معنے
ہین لیکن لفظ کی حقیقت اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ بیشک تلینچا وہی ہے جس کو دکن کی معمار
ترنچا کہتے اور ممکن ہے کہ تلینچا کی اصل تلنچہ ہو تل زبان فارسی مین بقول برہان بفتح اوّل
و سکون ثانی پشتۂ بلند کو کہتے ہین فارسیون نے اسپر نون زائد اور کلمۂ چہ (جو بحالت
ترکیب تصغیر کے معنے پیدا کرتا ہے) بڑہا کر تلنچہ اوس حصۂ دیوار کا نام رکہا ہو جسکو بذریعہ
استرکاری بلند اور ابہرا ہوا بناتے ہین اور فارسی مین نون زائد کا قاعدہ یہی ہے
جیسے گذارش و گذارشن پس تل کو تلن کر لینا خلاف قیاس نہین ہے۔ اور لام کے بعد
یاے تحتانی کی زیادتی بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے جیسے استاد و ایستاد۔ پس تلن کو
تلین کر لینا بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے اور ہاے ہوز کو الف کے ساتھہ بدل

دینابہی قواعد فارسی مین داخل ہے جیسے پآسہ کو پآسا کرلیا ہے پس تلنچہ کا مبدّل ومزیدعلیہ تلینچا قرار پاتا ہے اور کچہہ عجیب نہین کہ دہلی کا تلینچا۔ فارسی زبان ہی کا لفظ ہو جس کے حقیقی معنے وہی ہین جنکا بیان ہم اوپر کرآئے ہین اور مجازی معنے وہ جن کو شمس العلماءؒ مغفور نے بیان فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے کہ تلینچا کی اصل (تلے اونچا) ہو جو کثرت استعمال سے تلینچا رہ گیا اس صورت مین (تلے اونچا) سے دیوار کا وہ حصّہ زیرین مراد ہوگا جو کسی قدر ابہرا ہوا ہو۔ اسی کو معماران دکن ترنچا کہنے لگے۔ اس قدر تحقیق کے بعد جناب مولوی سید احمد دہلوی مولّف فرہنگ آصفیہ نے ازارہ فارسی کے ترجمۂ محاورۂ اردو سے ہمکو آگاہ فرمایا آپ فرماتے ہین کہ چونکہ جیم تازی اور زاے معجمہ کا باہم بدل ہے اور زاے منقوطہ کی نسبت جاہلون اور خاص کر ہندی نژادون سے (جن کے ہان نہ تو یہہ حرف حروف تہجّی مین موجود ہے اور نہ ان کی زبان اسے آسانی سے نکال سکتی ہے) بآسانی ادا ہو سکتا ہے لہذا زاے منقوطہ کی جاے جیم معجمہ سے بولا جانے لگا پس معمارون نے اسے اجارہ مشہور کر دیا اور اس شہرت کے سبب یہہ بہی غلط العام کے زمرہ مین آگیا۔ ملّا عبد الحمید مورّخ تاریخ شاہجہان نے جو شاہجہان کے وقت مین موجود اور تاریخ نگاری کی خدمت پر ممتاز تہا۔ قلعہ معلّے کی عمارات کے ذکر مین لفظ ازارہ ہی استعمال کیا ہے اور خان بہادر شمس العلما منشی ذکاء اللہ مرحوم نے بہی مسلمانون کے عہد سلطنت کی تاریخ مین لفظ ازارہ ہی قائم رکھا ہے۔ البتہ سر سید احمد خان مغفور نے اپنی کتاب (آثار الصنادید) مین جہان دہلی کی جامع مسجد کی عمارت کا حلیہ لکہا ہے وہان لفظ اجارہ برتا ہے جس سے

خاص بول چال کی پابندی پائی جاتی ہے ۔ دہلی مین معمار ابتک اس لفظ کا استعمال کرتے ہین ۔ ہان جن لوگون کا یہہ خاندانی پیشہ نہین ہے جیسے ہندو کمہار ۔ بولا ہے ۔ چوڑے چمار وغیرہ وہ ان باتون کو کیا جانین ۔ جن لوگون کو اکثر اپنے ہان عمارتین بنوانے پڑتی کا کام پڑتا ہے وہ بھی سب جانتے ہین ۔ معمارون کی اصطلاح مین تہ سے لیکر حد طاق تک کی عمارت کو اجارہ کہتے ہین جو گز یا پون گز تک ارتفاع مین خیال کی جاسکتی ہے ۔ جیسا کہ دہلی کی جامع مسجد مین جو تہ سے ڈیڑھ یا دو گز کے قریب سنگ مرمر کی سلین لگی ہوئی ہین اور اون کے اوپر سنگ سرخ کی عمارت شروع ہوئی ہے اس سنگ مرمر کی حد کو اجارہ کہتے ہین چونکہ ازار کی حد کمر کی حد تک ہوتی ہے غالباً اسی وجہہ سے یہہ نام رکھا گیا اور طاق کا دستور بھی تہ سے سوا گز ۔ پونے دو گز کے فاصلہ تک ہوتا ہے ۔ خلاصہ یہہ ہے کہ عمارت کے تین حصہ ہوتے ہین اول کرسی جو نیوا سے اوپر رکھی جاتی ہے دوسرے اجارہ جو تہ سے طاق کی حد تک مقرر ہے تیسرے اجارہ سے اوپر تلنیچہ تک جسے تلنیچہ بھی کہتے ہین پس اجارہ فارسی الاصل ہے ۔ اور تلنیچہ چھت کے نیچے کا وہ حصہ ہے جو ذات سے کنگنی یعنی زہ تک ہوتا ہے یا محراب کے اوپر کا حصہ گویا اجارہ کے اوپر کا حصہ قرار دو (الخ)

مولف عرض کرتا ہے کہ دہلی والون نے اپنی بول چال مین فارسی کے لفظ ازار کا مبدل یعنے اجارہ کا استعمال کیا ہے لہذا ہم بلا تامل کہہ سکتے ہین کہ دکن کے معمارون نے تلنیچہ اور اجارے کے معنوی فرق کو نہ سمجھہ کر تلنیچہ کو لگاڑ کر تڑنچہ کر لیا اور اجارہ کے معنون مین استعمال کیا اور حقیقت یہہ ہے کہ اجارہ خود اہل دہلی کی زبان سے اتر گیا

یہی وجہ ہے کہ مولف فرہنگ آصفیہ نے لفظ اجارہ پریہہ معنے نہین لکھے جن کی صراحت آپ نے مولف حقیر کے استفسار پر فرمائی۔ مولف حقیر نے اپنی ایک اردو غزل مین اسی لفظ اجارے کا استعمال اس غرض سے کیا ہے کہ شعروسخن مین اس کا وجود قائم ہوجاے۔ تاکہ یہہ پھر آیندہ زمانہ مین بے پتا نہ ہونے پاے۔ ہمارے استاد جلیل الشان استاذ السلطان حضرت جلیل۔ جانشین حضرت امیر مینائی نے ہماری اس غزل کو نظر اصلاح سے ملاحظہ فرمایا ہے جسکو ہم اسی موقع پر ہدیۂ ناظرین کرتے ہین اور اس لفظ کے ترجمہ مین ناگزیر جو طوالت ہوچکی ہے اس کو اس مختصر نظم پر ختم کرتے ہین (**غزل**) آہ جو دل سے نکلتی ہے غبارے کی طرح ۞ جھلملاتی ہے سرچرخ وہ تارے کی طرح ۞ اشک سوزان سے مرے آگ نہ لگجاے کہین ۞ خون دل آنکھون سے اڑتا ہے شرارے کی طرح ۞ شیشۂ سطح سے مین پاگیا میلان ترا ۞ جب مرے دل مین تڑپ آگئی پارے کی طرح ۞ نقش دیوار ہین عشاق تری منزل مین ۞ سر سے آنکھین نکل آئی ہین اجارے کی طرح ۞ سنگ سینہ سے مرے خانۂ دل کی چھت ہے ۞ سر نکالی ہوی آہین ہین منارے کی طرح ۞ گوہر اشک سے پار اترینگے ہم مقصد مین ۞ سامنے گرد یتیمی ہے کنارے کی طرح ۞ رنگ لایا ہے **ولا** خون جگر آج نیا ۞ قطرۂ اشک چمکتا ہے ہزارے کی طرح ۞

ایزاری بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بالکسر لغت فارسی اسہت بہ معنی دستمال ورومال۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ از وضع لغت خیال میکنیم کہ

ترکی است ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت و دیگر کسے از محققین فرس ہم ذکر این نکردہ و سند استعمال بپیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند وہمان دستمال و رومال را استعمال کنند۔ محرّر و بیان صاحب انند اعتبار را نشاید۔ (اردو) رومال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ منہ پوچھنے کا کپڑا۔ بینی پاک۔ دست پاک۔ دستمال۔ (محسن سے) الٰہی کس کے غم مین نکلے آنسو چشم فتّان سے ، کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اس سہی قد کا

ایزان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است یعنی روز سی ام ہر ماہ و فرماید کہ بزاے فارسی ہم آمدہ است۔ صاحب شمس گوید کہ سی ام روز از ماہ مولف عرض کند کہ بخیال ما تصحیف کاتبین است کہ انیران را کہ با نون و تحتانی و راے مہملہ بود ایزان نوشتند و نقطہ نون را بر راے مہملہ منتقل کردہ زاے ہوز کردند۔ ما صراحت ماخذ بر انیران کردہ ایم (اردو) دیکھو انیران۔

اے زبر دست زیر دست آزار گرم تا کے بماند این بازار

مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت مولف گوید کہ معنیش ظاہر است چون فارسیان بینند کہ کسے بر زیر دستان خود ظلم و ستم کند بحق او این مقولہ را استعمال کنند کہ مال سعدی است (اردو) ظالم کا خانہ خراب " ظالم کبھی نہین پنپتا " دکن مین مروّج ہے۔ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے " ظالم کی داد خدا کے گھر " یعنی زبر دست کا بدلہ خدا ہی دیتا ہے۔

ایزد | بقول برہان بکسر اوّل و ثالث و سکون ثانی و دال ابجد۔ نامی است از نامہاے

باری تعالیٰ جلّ جلاله - صاحب ناصری فرماید که بر وزن خیزو نام مبارک خداست و
فرماید که آنرا ایزدان نیز گویند که یزدان اسم ذات است وآنرا اسم اعظم دانند وایزد
بمعنی الله ترجمهٔ اوست بلکه الله ترجمهٔ ایزد است وایزد ضمیر نسبت براے یزدان
هرگاه یزدان واهرمن گویند قرینهٔ رحمان وشیطان است و در دساتیر که از نامهاے
پیمبران باستانی دانند واصل آنرا زبان آسمانی خوانند) آمده که بن بود یزدان نتوان
شناخت یعنی کنه هستی یزدان شناختن محال است - صاحب سروری از شیخ شیرا رسند آرد
۵ اوّل دفتر بنام ایزد دانا * قادر روزی رسان حیّ توانا * صاحب مویّد فرماید
که یاے فارسی است وصاحب جامع گوید که بر وزن بےصند نام خداے تعالیٰ وصاحب
جهانگیری هم ذکر این کرده - صاحب رشیدی گوید که نام حق تعالیٰ و در وجه ترکیب این
نام ازین حروف گفته اند که چون مدار احوال عالم وعالمیان بر تاسع وعاشر وسابع ورابع است
که آنها را اوتاد اربعه گویند پس این نام را ازین حروف ترکیب کردن تنبیه است برآنکه
استقامت احوال عالم ازین اسم ومسمّی است ویزدان نیز بدین معنی باشد امّا محقّق طوسی
در نقد محصّل گفته که یزدان ملکے است که مصدر خیرات است واهرمن دیوے است که
مصدر شرور است بزعم مجوس وحق همین است چه ظاهر آنست که یزدان مخفّف ایزدیان
بود یعنی منسوب بایزد ونیز مقابلهٔ اهرمن به یزدان بمعنی ملک نیکوتر است نه بمعنی خدا - خان آرزو
در سراج فرماید که بیاے مجهول نام بزرگ حضرت باری تعالیٰ وبعد ازان قول رشیدی
که مذکور شد نقل کرده فرماید که عجب از رشیدی که حساب جمل را که مقرر عرب است ونسبت

حروف ودران داخل اند۔ وغلی در ترکیب لفظ فارسی داده واین طبیعت آزمائی بیش نیست غایتش نکتۂ بعد و توع است ونیز فرماید که از اکثر کتب یزدان مرادف ایزد معلوم میشود لیکن بعضی از محققان گفته اند که یزدان ملکی است مصدر خیر واہرمن دیوے است مصدر شر بزعم مجوس وحق نیز ہمین است چراکه یزدان مخفف ایزدان است که با لف و نون نسبت ترکیب یافته یعنی منسوب با یزد و نیز مقابلۂ اہرمن بہ یزدان بہ معنی ملک نیکوتر است نہ بہ معنی خدا تعالی شانہ ولیکن درین ہر دو وجہ نظر است زیراکه الف و نون زائد نیز میتواند بود چنانکه شاد وشادان وآباد وآبادان ونیز مقابلۂ اہرمن اقتضاے آن ندارد که بہ معنی فرشته باشد چراکه در کلام مجید نیز بعض جا مقابلہ شیطان است با ذات باری تعالی و ہمچنین با نفس واین ہیخواہد که رب یا اللہ نام ملک باشد فافہم (انتہی کلامہ) (انوری ؎) کے بود عالم از و خالی که از بہر بقاش پ کرد ایزد روز مولودش فنا را شکسار ؛؛

مولف عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبان است صراحت کرده که این لغت فارسی است وصاحب سفرنگ وساتیر ہم این را آورده فرماید که بیاے تحتانی مجہول وفتح زاے معجمہ وسکون دال مہملہ نام خداے بخشاینده (اردو) ایزد۔ بقول امیر فارسی۔ جناب باری تعالے کا نام (وزیر ؎) مین وہ طوطی نہین گویا کرے جو آئینہ مجھکو ؛؛ وزیر الطاف ایزد سے یہہ میری خوش بیانی ہے ؛؛

ایزد پناه | استعمال۔ بقول بحر وبہار گردون بارگاه یا آنکه پناہنده با یزد بود آنکه پناه ایزدی داشته باشد از عالم از عالم خیر خواه که بمعنی خواہنده خیر است

مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
وجا دارد کہ پناہ گرفتہ شدہ از ایزد۔ اسم
مفعول ترکیبی گیریم (خواجہ نظامی ؎) پناہ
بایزد بہ بیگاہ وگاہ ؛ نیفتد بہ بد مرد ایزد
پناہ ؛ (اردو) خدائے تعالیٰ سے پناہ
لینے والا۔ یا لیا ہوا۔

ایزد تراش | استعمال۔ بقول بحر و بہار
چیزے کہ تراشیدہ ایزد باشد نہ تراشندۂ
ایزد چون سنگ تراش کہ بہ معنی تراشندۂ
سنگ است۔ ملا طغرا در تعریف مُہر نبوت گفتہ۔
؎ نگینی چو یاقوت در بیخراش ؛ چو
فیروزۂ چرخ ایزد تراش ؛ صاحب
انند ہمزبان شان **مولّف** عرض کند کہ
اسم مفعول ترکیبی است (اردو) مصنوع
باری تعالیٰ۔ خدائے تعالیٰ کا بنایا ہوا
کہہ سکتے ہیں۔

ایزد تعال | استعمال۔ بہار فرماید کہ

ایزد تعالی | متعارف و مستعمل است **مولّف**
گوید کہ بہ معنی خدائے کہ بلند است شان او
اصل این ایزد تعالیٰ شانہ بود۔ مرکب توصیفی
شانہ را حذف کردند و (ایزد تعالیٰ) ترجمہ
اللہ تعالیٰ) باشد و فارسیان تحتانی آخرہ
را حذف کردہ استعمالش کردہ اند۔
(ملا شانی تکلو ؎) فریب شعبدہ بازی حرف
داغ کنی ؛ دو چار من شدہ ایزد تعال تا چہ
کند ؛ (اردو) اللہ تعالیٰ یا خدائے تعالیٰ۔
مذکر۔

ایزد خواست | استعمال۔ بقول ناصری
شہرکیست در میان عراق و فارس و
اوّل خاک فارس از انجا می باشد۔ صاحب
انند ہمزبان ناصری **مولّف** عرض کند کہ
وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ اسم مفعول
ترکیبی است بہ معنی خواستۂ ایزد و خواہش
ایزد۔ خواست اسم مصدر خاستن است

و بہ معنی عطاے خدا ہم تو ان گرفت کہ خواستن
بمعنی دادن ہم می آید ۔ (اردو) ایزدخواست
فارسی مین ایک چھوٹے سے شہر کا نام ہے
جو فارس اور عراق کے درمیان واقع ہے ۔
ایزدگشسپ استعمال ۔ بقول برہان
و جامع و سراج و جہانگیری و بحر بکاف فارسی
و شین نقطہ دار مفتوح و بسین بے نقطہ و بائے
ابجد زدہ (۱) بہ معنی خدا پرست باشد ۔
مولف عرض کند کہ گشسپدن بزبان ژند
و پاژند مصدر ریست بمعنی پرستیدن و گرشسپدن
بہ معنی جہیدن و گشسپ را کہ محققین فرس
بہ معنی پرستندہ نوشتہ اند تسامح اوشان است
کہ کار از غور نگرفتہ اند بہ تحقیق ما گشسپ
بہ معنی پرستش است اسم مصدر و امر حاضر
از مصدر مذکور تیز پس ایزد گشسپ) بہ معنی
خدا پرست ۔ و پرستش کنندۂ خدا ۔ اسم
فاعل ترکیبی است کہ بترکیب اسم یا امر حاضر
صورت گرفت پس آنانکہ گشسپ را بہ معنی
پرستندہ دانستہ اند غلط کردہ اند و بر
قواعد فارسی اعتنا نہ کردہ ۔ و ہمین است
ترکیب آذرگشسپ ہم کہ در ممدودہ بجایش گذشت
(اردو) خدا پرست ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
زاہد ۔ عابد ۔ بھگت ۔ خدا کو پوجنے والا ۔
حق پرست ۔
(۲) ایزدگشسپ ۔ بقول برہان نام یکی
از امراے بہرام چوبین ہم ہست ۔ صاحب
سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم فردوسی
سند آوردہ کہ در صفت صف سپاہ بہرام گوید
ـہ بیکدست بر بود ایزدگشسپ ؛ کہ بگذشتی
از آب دریا باسپ ؛ صاحب ناصری نسبت
این فرماید کہ نام یکے از امراے بہرام
بودہ کہ بمعنی ایزد پرست است ۔ صاحب
رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ ظاہرا
آذرگشسپ است کہ چنین خواندہ اند چنانکہ

معنی گشسپ بران دلالت میکند - صاحب سراج
بذکر قول رشیدی فرماید که وجه این ظاهر نشد
صاحبان جهانگیری و جامع و انند هم ذکر این
کرده اند **مولف** گوید که انچه صاحب شمس این
را ایزد گسپ نوشته غلطی کاتبش بیش نیست که بیچاره
مولف بدست قدرت اوست عجب است که سبد
خودش همان شعر فردوسی آورده که بالا گذشت
فتامّل - و خیال صاحب رشیدی نسبت تصحیف
این بے دلیل است چه خطا شد اگر معنی حقیقی
این را که خدا پرست است وجه تسمیهٔ این گیریم
ما درین خصوص با خیال صاحب ناصری اتفاق
داریم (اردو) بهرام چوبین کے ایک امیر کا
نام ایزدگشسپ تها - مذکر -

ایزد متعال استعمال - ایزد بمعنی خود
گذشت و متعال لغت عرب است که اسم فاعل
باشد از تعالی پس معنی متعال بلند شونده -
فارسیان استعمال این کنند چنانکه انوری فرماید

ﮯ نه زانکه از دل و جان مخلصت نبود ستم ٭
گواه دارم و آن کیست ایزد متعال ٭ عرفی
گوید ﮯ بسوے کاتب اعمال بانگ برزد
و گفت ٭ که اے رقم کش کردار خوب و زشت
عباد ٭ بشوے نامهٔ عرفی که ایزد متعال ٭
ز بندگان خودش برگزید و کرد آزاد ٭
مولف گوید که مرکب توصیفی است و
بس (اردو) ایزد متعال - خدای تعالی . مذکر

اے زر تو خدا نه و لیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

مقوله - صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده
و لیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت -
مولف عرض کند که این مقولهٔ مشهور در
نظم است و هیچ برنگشود که مال کیست فارسیان
بحق کسے استعمال این کنند که با وجودے که
حق نداشت و مستحق چیزے نبود و لیکن بوسیلهٔ
زر کامیاب شد (اردو) بقول امیر یهی

(۱۶۰)

فارسی ضرب المثل اردو مین مستعمل ہی۔ آپ فرماتے ہین کہ روپیے کے کاربرار ہونے کی	تعریف مین مبالغۃً کہتے ہین کہ ہر عیب اس سے چھپ جاتا ہی اور تمام حاجتین رفع ہو جاتی ہین۔

ایزغنج بقول برہان وسراج بکسر اوّل وسکون ثانی مجہول وزاے ہوز دغین نقطہ دار مضموم بنون وجیم زدہ جوال راگویند وفرماید کہ بضم زاے فارسی ہم بنظر آمدہ صاحبان جہانگیری وسروری وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ جوال بقول برہان بضم اوّل بر وزن زغال ظرفی باشد از پشم بافتہ کہ چیزہا دران کنند ویک لنگ بار رانیز گویند وغنج بہمین معنی در فارسی زبان مستعمل بخیال ما غنج وایزغنج مرادف یکدیگر نباشد اگر مرادف گیریم آیزغنج را اسم جامد فارسی زبان دانیم وغنج را مخفّفش ولیکن انچہ بخیال ما میرسد چیز دیگر است یعنی آیر براے مہملہ در آخر بقول صاحب کنز در ترکی زبان بہ معنی سرج آمدہ فارسیان این را با لغت غنج مرکب کردند وایرغنج۔ قلب اضافت غنج ایر۔ باشد بہ معنی جوال سرج واین چیزے است کہ بدو طرف زین اسپ بندند تا تفنگچہ ودیگر سامان ضروری را دران محفوظ کنند انچہ فارسیان از لغت ترکی یعنی آیر۔ راے مہملہ را بہ زاے عربی وفارسی بدل کردند برخلاف قیاس است اندرینصورت توانیم عرض کرد کہ ایزغنج مفرّس باشد بترکیب لغت ترکی وفارسی بتصرّف قلیل۔ معاصرین عجم این را قبورۂ زین وجوال زین خوانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) خرجی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ خرجین۔ خرج۔ زنبیل۔ بیگ۔ وہ تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب وغیرہ کے واسطے باندھ دیتے ہین۔ قبور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ پستول کا چرمی گھر

جو گھوڑی کی کاٹھی میں بنا ہوا ہوتا ہے (اس معنی میں مفرد بولتے اور قبوریں اسکی جمع لائی ہیں)

اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و لیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مولف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این بحق کاہل کنند مقصود آن باشد کہ آدمی را باید کہ در کار ہائے خود تاخیر نکند بلکہ ہر چہ کند بر وقت کند تا فرصت از دست نرود۔ مرادف "کار امروز بفردا مگذار" است (اردو) مہلت کو غنیمت سمجھ۔ جو کرنا ہے جلد کر "آج کا کام کل پر نہ رکھ" دکن میں کاہل وجود اشخاص کو بطور نصیحت کہتے ہیں "آج کا کام آج ہی کرنا چاہئے" بقول امیر جو کام آج کرنے کا ہے اسے آج ہی کر لینا چاہئے (ناصر ۵) دیکھ کل پر نہ چھوڑ اے نادان ؂ آج کا کام آج ہی کر لے (ناسخ ۵) کوئی دن فرصت جسے ملجائے سمجھے مغتنم ؂ رہگیا بس جسنے رکھا کام کل پر آج کا ؂

ایزک بقول جامع بروزن ہنجک شرارۂ آتش را گویند دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکردہ و مرادف ایژک کہ می آید **مولف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ایژک کنیم کہ بہ زائے فارسی می آید (اردو) دیکھو ایژک۔

ایزور بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و ضم ثالث لغت فارسی است بہ معنی اینک وایندم **مولف** عرض کند کہ اے مخفّف این است واگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ زور بہ معنی وقت ودم باشد حیف است کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و محققین فرس ہم زور را بدین معنی ذکر نکردہ اند و در کلام متقدمین

ومتأخّرین ہم یافتہ نشد و جا دارد کہ این را مخفف اہرّدن گیریم کہ بہین معنی گذشت
ہاے ہوز بدل شد بہ تحتانی ہمچون شاہگان وشائگان و نون بہ راے مہملہ چنانکہ
تاّن وتاّر باّے حال معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محقّقین فرس ہم ازین ساکت
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اہرّدن کے پہلے معنے ۔

ایژان بقول انند کہ بذیل (ایزان بہ زاے تازی) آوردہ بالکسر لغت فارسی است مرادف ایزان دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ و ما خیال خود را ہمہ را انجا ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو ایزان ۔

ایژغنج اصطلاح ۔ بقول برہان کہ بذیل (ایزغنج بزاے ہوز) آوردہ ۔ مرادفش ۔ صاحبان سراج و انند ہم بذیل ایزغنج ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت ماخذش ہمہ را انجا کردہ ایم ۔ جزین نیست کہ این مبدل آن باشد کہ زاے ہوز بہ زاے فارسی بدل شود ہمچون آزیر و آژیر (اردو) دیکھو ایزغنج ۔

ایژک بقول برہان با تائی مجہول وزاے فارسی بروزن مینگک شرارۂ آتش را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے مجہول وزاے فارسی مفتوح وکاف شرار آتش لیکن آیشہ بمدّہ و دو تحتانی بدین معنی گذشتہ ظاہرا مخفّف ومصغّر آن باشد و ہاے مختفی در کلمۂ اصلی داخل نبود والّا در تصغیر دو کاف می بایست **مولف** عرض کند کہ ہمان آیژک باشد کہ در ممدودہ ذکرش گذشت و صراحت ماخذش ہم بہدر انجا کردہ ایم ۔ الف ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آیژک ۔

ایژہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وزاے فارسی لغت فارسی است مرادف

ایژک کہ گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما جزین نیست کہ ہمان آییشرہ باشد کہ در ممدودہ بہ دو تحتانی گذشت تصحیف کاتبین تحتانی دوم راحذف کرد و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ یک تحتانی را حذف کردند یا ایژک را بہ تبدیل کاف عربی با ہاے ہوز آیژہ کردند کہ کاف بہ ہا بدل شود چنانکہ پروانگ و پروانہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (ارد و) دیکھو ایژک۔

ایسا بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی و سین بے نقطہ بالف کشیدہ (۱) نام پیغمبریست از پیغمبران بنی اسرائیل۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن عیسی نام پیغمبران بنی اسرائیل۔ صاحب ناصری گوید کہ در فرہنگہا نیافتم و درین باب متاملم۔ خان آرزو در سراج ہم بحوالہ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ بدین معنی نظر است **مولف** عرض کند کہ لغت عبرانی باشد (ارد و) عبرانی زبان مین بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین ایک پیغمبر کا نام ایسا تھا۔

(۲) ایسا۔ بقول برہان نام صحف ابراہیم علیہ السلام ہم ہست۔ صاحب موید بحوالہ قنیہ ذکر این کردہ و صاحب ناصری بحوالہ برہان این را آوردہ فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم و درین باب متاملم۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بعضی نام صحف ابراہیم علیہ السلام گفتہ اند و صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ لغت عبرانی باشد نہ فارسی (ارد و) ایسا اُن آسمانی صحیفون کا نام ہے جو حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام پر نازل ہوے تھے۔

(۳) ایسا۔ بقول برہان بہ معنی این زمان و این دم و الحال ہم باشد۔ صاحب ناصری

فرماید کہ بالکسر وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و این روز و این ساعت است و این لغت دری است۔ اہل تبرستان والوارجبال بسیار استعمال کنند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بالکسر وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و فرماید کہ این روز مرۂ اہل کاشان است۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی فرماید کہ این محاورۂ اہل کاشان باشد۔ صاحبان جہانگیری و جامع و شمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض میکند کہ ظاہر مخفف این ساعت معلوم میشود کہ از این نون حذف شد و از ساعت دو حرف آخرش۔ در اکثر لغات فارسی الف قسم تخفیف یافتہ میشود (اردو) دیکھو اکنون۔

ایستا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وسین مہملہ و فوقانی بالف کشیدہ لغت فارسی آ بہ معنی ایستندہ ودیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ از قبیل بینا و شنوا کہ الف در آخر امر حاضر ایستادن زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ ما ذکر این قسم الف بر لغت ایجاایچ۔ بہ نشان (۷) کردہ ایم (اردو) کھڑا رہنے والا۔

(الف) **ایستاد** بہار ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از کلام میر خسرو سند آوردہ کہ از ان استعمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **ایستاد دادن** پیدا است کہ بہ معنی ایستادہ کردن باشد میر خسرو ﴿۵﴾ شکیب کو کہ سر شنک سبک رکاب مرا ٭ عنان بگیرد و یک ساعت ایستاد دہد ٭ **مولف** عرض کند کہ ایستاد بہ معنی قیام اسم مصدر استادن است و ایستاد بزیادت تحتانی ہم اسم مصدر ایستادن۔ پس الف مزید علیہ (استاد بالکسر) باشد کہ گذشت و (ب) مصدر مرکب از الف

(ب) ایستادُ دن بمعنی قیام دادن چیزے را و استادہ کردنش و بحث کامل الف بر ایستادن می آید
(اردو) (الف) دیکھو استاد (ب) استادہ کرنا۔ ٹھہرانا۔

ایستادگی | استعمال۔ حاصل بالمصدر (ایستادن است کہ می آید) بمعنی قیام و مرادف استادگی کہ بدون تحتانی بعد الف گذشت۔ (صائب ؒ) چنانچہ گردش پرکار از فشردن پاست ؛ روانی سخن از ایستادگی باشد ؛
(اردو) دیکھو استادگی۔

ایستادن | بقول بحر بیاے معروف و سین موقوف (۱) برپا شدن و راست کردن قامت کہ ضد نشستن است و (۲) برپا کردن و فرماید کہ مضارع این ایستد کامل التصریف صاحب موارد معنی دوم را ترک کردہ فرماید کہ (۳) بمعنی توقف کردن و ماندن (نثر نگار دانش) پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد و بمیوہ قناعت کرد ۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ برپا و قائم شدن و باز ماندن است ۔
مولف عرض کند کہ جز این نیست کہ بر مصدر استادن کہ بجاے خودش گذشت فارسیان تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند و بہمہ معانی مرادف استادن باشد و بیان ماخذ این ہم ہمانجا مذکور شد (ایست) امر حاضر این و ایستاد بر وزن ماضی مطلق و ایستادگی حاصل بالمصدرش و جا دارد کہ ایستا در ا اسم مصدر ہم گیریم کہ چون علامت مصدر دن بر این زیادہ شد دو دال مہملہ جمع گردید و یکے را ازان حذف کردند۔ استعمال معنی دوم از نظر ما نگذشت حیف است کہ صاحب بحر سندے پیش نکرد و سند موارد براے معنی سوم متعلق از (باز ایستادن) است نہ (ایستادن) و سند معنی (باز ماندن) بیان کردہ صاحب

انند ہم پیش نہ شد ما تکلۂ بحث این بر (ایستادن باران) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو استادن۔

ایستادن باران استعمال۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی باز ماندن بارش باشد چنانکہ وحید گوید ؎ کجا ز دیدۂ من ضبط گریہ می آید ؎ کہ ایستادن باران بدست مردم نیست ؎ وفرماید کہ مولوی جامی در نفحات درجا ہاے متعدد ایستادن باران بمعنی (۲) آمدن باران نیز نوشتہ چنانکہ در حال بابا فرغانی گوید (نثر) "یکی درآمد وگفت اے بابا دعاکن تا باران آید۔ دعا کرد ودر زمان باران ایستاد ہفتۂ دیگر ہمان مرد آمد وگفت دعاکن تا باز ایستد دعا کرد و باز ایستاد" صاحبان بحر وبہار وانند ہم زبان وارستہ **مؤلف** گوید کہ از کلام طاہر وحید معنی دوم ہم توان گرفت او میگوید کہ چون قیام باران بدست مردم نیست ضبط گریہ ہم بدست دیدۂ ما نباشد وازحسن بیانش یعنی بے اختیاری در قیام باران معنی بلیغ بے اختیاری در بند شدن باران ہم پیدا میشود حاصلش انیکہ گریہ در اختیار من نیست چنانکہ قیام باران در اختیار کسے نیست اندرین صورت ہر دو سند نظم ونثر بکار معنی دوم می خورد وبراے معنی اوّل (باز ایستادن باران) در سند نثر موجود است۔ وارستہ از بلاغت طاہر وحید کارے نگرفت کہ از کلامش معنی اوّل پیدا کرد ومعلوم میشود کہ محققین ہندی نژاد معنی سوم را بر مصدر (ایستادن) از ہمین سند پیدا کردہ اند وصاحب انند کہ ہمہ را انجا معنی (باز ماندن) آوردہ سند او ہم ہمین شعر طاہر وحید باشد۔ معاصرین عجم تائید خیال ما میکنند (اردو) (۱) بارش بند ہونا۔ (۲) بارش ہونا۔

ایستیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است (۱) بمعنی

ایستادن و (۲) بمعنی آغاز نمودن۔ وگیر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ امالۂ استادن است مجرّد بیائش اعتبار معنی دوم رانشاید تا آنکہ استعمالش بنظر نیاید (اردو) (۱) دیکھو ایستادن کے تمام معنے (۲) دیکھو آغاز فرمودن۔

(الف) **ایستی کردن**	استعمال (الف)	
(ب) **ایستی کردہ**	مصدر ر ے است	

مرکب کہ وجودش از (ب) ثابت میشود (ب) بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ۔ بہ معنی قدرے توقف کردہ۔ **مولف** عرض کند کہ (ب) اسم مفعول الف یا ماضی معطوف باشد (اردو) (الف) ذرا توقف کرنا۔ (ب) خفیف توقف کیا ہوا۔ ٹھہرا ہوا۔ یا توقف کر کے۔ ٹھہر کر۔

اِیسو اوسو استعمال۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی این جانب وآن جانب و این طرف وآن طرف است **مولف** عرض کند کہ مخفف این سو وآن سو باشد کہ نون را از ہردو لفظ و واو عطف را حذف کردند (اردو) اِدہر اُدہر۔ بقول امیر اِس طرف اُس طرف آپ فرماتے ہیں کہ کئی جگہہ اس کا استعمال ہوتا ہے (۱) آس پاس۔ اردگرد۔ چارطرف۔ (فقرہ امیر) اِدہر اُدہر دیکھا کسی کو نپایا (۲) یہان وہان۔ ایسی ویسی جگہہ (فقرہ امیر) تم ہمیشہ اِدہر اُدہر چیز ڈالدیتے ہو اور پہر ڈھونڈتے پہرتے ہو (۳) دونون طرف۔ دہنے بائین۔ (نسیم ۵) قربان ہو رہی ہے مری جان اِدہر اُدہر؛ وان رخ پہ پیچ زلف پریشان

اِدہر اُدہر ۔ (۴) پراگندہ منتشر تتر بتر (فقرۂ امیر) "سب کاغذات ترتیب سے رکھے ہوئے تھے تمنے لیکر اِدہر اُدہر کر دئے "۔

ایش | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و شین معجمہ لغت فارسی است بہ معنی جاسوس صاحب ہفت گوید کہ بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و شین منقوطہ زدہ جاسوس را گویند صاحب ضمیمۂ برہان فرماید کہ بحرکت مجہول است و ذکر معنی بالا کند دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولّف** عرض کند کہ این مخفّف آیشہ باشد کہ بزیادت ہاے ہوّز درآخر می آید ما صراحت ماخذ را در ممدودہ برآیشتنہ بیان کردہ ایم انچہ محققین بالا معنی دوم را حذف کردہ اند جزین نباشد کہ استعمال این بہ معنی دوم آیشہ از نظر شان نگذشتہ باشد عیبی ندارد (اردو) جاسوس ۔ دیکھو آیشتنہ کے پہلے معنے ۔

ایشا | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفّف ایشان است **مولّف** عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست کہ فارسیان در اکثر لغت این را بحذف نون آئی نوشتہ اند و معاصرین عجم در گفتگو ہم اظہار نون کم کنند (اردو) دیکھو ایشان ۔

ایشان | بقول برہان بروزن خویشان ضمیر است نسبت بذوی العقول حاضر بطریق تعظیم و جمع نیز استعمال کنند ۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالا کردہ فرماید کہ ضد اوشان کہ بر غائب اشارہ بود ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ صیغۂ جمع است و مفرد آن (این) و این را در محل تعظیم گویند و الّا اینہا (ظہوری ۵) بہ نیک و بد سرو کا

نمی خواهم باغیار رش ٭ بایشان کینه گر روز محبت برنمی تابد ٭ (انوری ؎) آصف که زسیر قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم که ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ اوصاف تو در نسبت آوازهٔ ایشان ٭ وصف نفس عیسی و آواز خر آمد ٭ (هم او گوید ؎) تا مجلس و دیوان فلک را همه وقتی ٭ ناهید زن مطرب و تیر دبیر است ٭ در مجلس دیوان تو صد با دچو ایشان ٭ تا نام صریر قلم و ناله زیر است ٭ بهار نسبت این گوید که ضمیر جمع غائب است و گاہے بجہت تعظیم بر ضمیر واحد غائب نیز آرند لیکن همین لفظ فقط و فرماید که ایشان در معنی استعمال می یابد که تعدد در مرجع محقق بود نه فرضاً که یک کس را من حیث التعظیم قائم مقام جماعت گردانیده باشند و بعضی از محققین می فرمایند که لفظ ایشان در محل تعظیم وایشان در محل تحقیر مستعمل می شود و این محل نظر است (میر معزی ؎) بندگان در خدمت او چون خداوندان شدند ٭ از بس اکرام خداوندی که با ایشان کند ٭ و در قصیدهٔ دیگر آورده ؎ بدان حصار که ایشان مقام ساخته اند ٭ ز آب و خاک ندارند هیچگونه خبر ٭ مگر که صاعقه بارید چرخ بر سر شان ٭ که آب ایشان خون گشت و خاک خاکستر ٭ پس ارجاع ضمیر ایشان بطرف مخالفان و بندگان دلالت صریح دارد بر تحقیر نه تعظیم ایشان پس تخصیص ایشان در محل تعظیم صحیح نباشد و نیز باید دانست که ایشان را بالف و نون جمع آوردن پر نامانوس و بے محاوره می نماید چنانچه درین عبارت علامی شیخ ابوالفضل (نثر) "که بر مکامن خواطر بائعان و مشتریان و فنون آرایش و نکوهش ایشانان کالا را نظاره کرده سخنے چند با خود درمیان آورد" لیکن در توجیهه آن میتوان گفت که چون

بائعان فرقه ایست وضمیر ایشان لائق است که باو راجع شود وهمچنین مشتریان نیز گروهی ست
وبطرف آنهم لائق است ضمیر ایشان بگردانند پس چون بطرف این هردو فرقه ارجاع
ضمیر مطلوب باشد ضمیر جمع بجمع آوردن لائق بود وچه فارسیان برای تثنیه هم صیغه جمع می آرند
(خواجه جمال الدین سلمان ؎) غمزه وچشم تو شوخ اند ولے آمده اند ؛ ابروان تو به
پیشانی از ایشان برسر ؛ کذا افاد الاستاد وحق آنست که تا لفظ آمده نباشد استعمال
نباید کرد وشیخ خود سند است که تتبع بسیار کرده برای اثبات کلام او سند نمی باید و
معهذا ازین قبیل است لفظ ناکسانان درین بیت حکیم سوزنی ؎ اندر ایام تو بر خوان
غرور روزگار ؛ ناکسانان کس شده خورده اند در لوزینه سیر ؛ (انتهی کلامه) صاحب
انند همزبان بهار - صاحب تحقیق القوانین گوید که او برای واحد غائب وایشان برای
جمع غائب موضوع است واستعمال لفظ اوشان بجاے ایشان اگرچه صحیح بود ولیکن
مستحسن نباشد ولفظ شان مخفف ایشان است (الخ) **مولف** عرض کند که بخیال ما
ایشان مرادف انیان باشد واوشان مرادف آنان وشک نیست که ایشان و
اوشان هردو از ضمائر غائب باشد ولیکن ایشان براے کسانے است که بیان
شان قریب است واوشان براے کسانے که بیان شان بعید است وبه تحقیق ما
شان مخفف ایشان نیست چنانکه صاحب تحقیق گفته وصاحب برهان هم همچنین نوشته
بلکه شان بمعنی (کسان غائب) ومن وجه تخصیص دارد با اوشان ومخفف اوشان توان گفت
نه مخفف ایشان وحق آنست که لفظاً مخفف هردو می نماید که اشاره این وآن در وے نیست

یعنی ایشان مخفف این شان و مرادف اینان و اوشان مخفف اون شان کہ مبدل آن شان و مرادف آنان باشد۔ ہرگاہ این و اون را دور کنیم۔ شان باقی ماند پس چگونہ درست باشد کہ شان را مخفف (مجرد۔ ایشان) گوئیم بخیال ما شان فی الحقیقت مرادف الف و نون جمع باشد۔ خیال (خان آرزو در سراج بر اوشان ہویدا ماست و جا دارد کہ ایشان را من وجہ ضمیر نسبت ذوی العقول حاضر مجلس گیریم نہ مخاطب چنانکہ صاحب برہان اشارۂ آن در آغاز این بحث کردہ و شک نیست کہ فارسیان ایشان را برائے واحد بر سبیل تعظیم استعمال کنند و ہرگاہ استعمالش برائے جمع آید تعظیم باقی نماند۔ آنانکہ ایشان را مخصوص بہ تعظیم جمع و اینہا را بدون تخصیص دانند۔ غور کامل نکردہ اند و درین خصوص ما با صاحب بہار عجم اتفاق داریم۔ عجب است از خان آرزو کہ ادعایش۔ مخالف خیال ماست۔ و حق آنست کہ استعمال ایشان برائے تثنیہ و جمع تخصیصے بہ تعظیم ندارد و مرادف اینان و اینہا ست۔ و استعمال این یکے آنست کہ ایشان را فاعل گیریم چنانکہ "ایشان چنین می فرمایند" و دیگر آنکہ ایشان را مفعول قرار دہیم چنانکہ "ایشان را نمی پسندم" و بہ ایشان میگوئیم" سوم آنکہ ایشان را مضاف الیہ قرار دہیم چنانکہ کتاب ایشان (اردو) (۱) یہ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم اشارہ۔ یہ کی جمع۔ اینہا۔ ایشان۔ محاورۂ حال مین (یہہ) جمع کے لئے بہی مستعمل ہے۔ انہون۔ بقول امیر بکسر اول۔ فاعل کے لئے تعظیماً آتا ہے۔ جیسے (فقرہ امیر) انہون نے کیا کہا تہا جو آپ نے ایسی سخت بات کہہ ڈالی (۲) انہین۔ (فقرہ امیر) یہہ بڑے ذات شریف ہین انہین کوئی کم نہ سمجہے" (الخ)

(۴) انکی۔ انکے۔ جیسے ان کی بات درست نہین ہے" ان کے اطوار اچھے نہین ہین" انکی کتاب بہت خوشخط ہے۔

ایشتی بقول شمس بکسر الف وشین معجمہ لغت فارسی است وآن اسمی است کہ مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (حکیم انوری ے) بندہ ایشتی دعاہی گوید ؛ بدعاے ثبت ہمی جوید ؛ **مولف** عرض کند کہ تحریف کاتبین بیش نیست کہ ایشتی را کہ بدون فوقانی بود ایشتی نوشت و در مصرع اوّل سند ہم۔ این ہمان است کہ بر ایشی می آید بالف وتحتانی وشین معجمہ وتحتانی آخرہ (اردو) دیکھو ایشی۔

ایشک آقاسی استعمال۔ بہار گوید کہ در ترکی داروغۂ دیوان خانہ را گویند چہ ایشک بہمزہ وتحتانی وشین معجمہ وکاف تازی فضاے دروازہ وآقاسی سردار را گویند لیکن از فرہنگ ترکی اشک بدون تحتانی معلوم شدہ ظہیراے تفرشی گوید (نثر) ایشک آقاسیان جبار را عصاے مرقع بنظم ونسق بزم خسروی استادہ" وبقول وارستہ (ایشک آقاسی) بہ تحتانی دوم وچہارم ودہم لفظ ترکی است بہ معنی داروغہ دیوانخانہ وبہ نقل فقرۂ ظہیراے تفرشی (کہ بالا مذکور شد) فرماید کہ ایشک بدون تحتانی دوم نیز از فرہنگ ترکی معلوم شد۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ ایشک بکسر الف و تحتانی ساکن وکسر شین معجمہ واشک بدون تحتانی ہردو لغت ترکی است مرادف یکدیگر کہ بقول صاحب کنز بہ معنی عتبہ آمدہ کہ بمعنی آستان است وبقول صاحب لغات ترکی ایشک بہ تفخیم کسرۂ الف وکسرۂ شین معجمہ بمعنی دروازہ ودربار و۔ این لفظ مرکب را محققین ترکی ذکر نکردہ اند

وجز این نیست کہ فارسیان بترکیب خود وضع کردہ اند بمعنی داروغۂ دربار. یا مہتمم دربار باشد
شک نیست کہ ہر دو لغت ترکی است . و معاصرین عجم ہمین عہدہ دار را (ایشک آقاسی
باشی) گویند کہ می آید . (آقاسی) در ممدودہ گذشت . قلب اضافت باشد . (اردو)
منتظم دربار کو فارسیون نے . ایشک آقاسی کہا ہے جسکے ہاتھ مین عصا ے مرصع ہوتا ہے
اور اوس کی مثال بادشاہ دکن کے دربار مین بہالدار ہے .

ایشک آقاسی باشی استعمال . صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بمعنی داروغۂ دربار شاہی است مولف عرض کند کہ اکثر اسماے عہدہ ہاے خدمتیان دربار شاہی الی الآن در ترکی زبانست از ہمین قبیل است این عہدہ ہم کہ مرکب است از ہر سہ لفظ ترکی و کاتب رہنماے سہولت (ایشیک) را بد و تحتانی نوشتہ . تسامحش بیش نیست و جا دارد کہ تحتانی دوم را علامت کسرۂ شین معجمہ گیریم و ما بر لغت گذشتہ تحقیق این کردہ ایم کہ محققین ترکی بعد شین معجمہ تحتانی را نوشتہ اند و ایشک در ترکی زبان بمعنی عتبہ یعنی آستان و دربار و دروازہ آمدہ و آقاسی بجایش گذشت کہ در ترکی بمعنی داروغۂ دربار است و باشی بقول بہار ہم بزبان ترکی بمعنی سردار ہمچون توپچی باشی و ملا باشی و قحبہ باشی پس درین لغت مرکب قلب اضافت باشد یعنی اصل این (باشی آقاسی ایشک) و معنیش سردار داروغۂ دربار . بہار بذیل (ایشک آقاسی) سندے کہ از کلام نصیرآبادی آوردہ کہ در احوال علی بیک نوادۂ علی قلی خان شاملو نوشتہ بکار رامی خورد (نثر) جدّ مشار الیہ در زمان شاہ عباس ماضی دیوان بیگی و ایشک آقاسی باشی دیوان بود" (اردو)

افسر داروغۂ دربار۔ بہالداروں کا افسر بہی کہہ سکتے ہین۔ اس لئے کہ لغت گذشتہ مین یہہ صراحت ہوئی ہے کہ (ایشک آقاسیون) کے ہاتہہ مین ایک مرصّع عصا بہی رہا کرتا ہے۔

ایشہ بقول برہان (۱) بروزن ومعنی بیشہ وجنگل باشد و (۲) جاسوس و (۳) چاپلوس را نیز گفتہ اند۔ صاحب مؤید بحوالۂ ادات وشرفنامہ ولسان الشعراء فرماید کہ بروزن شیشہ جاسوس کردار وچاپلوس راگویند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بادل مکسور ویاے مجہول وشین منقوطہ مفتوحہ وہاے مختفی است وبر معنی اول ودوم قناعت کردہ از شہیدی سند آوردہ

۵ درکوے توچو ایشہ ہمی کردمے نگاہ ٭ وزدیدہ تاکمرت بہ بینم بہ بام بر ٭ صاحب شمس معنی اول راترک کردہ نسبت معنی دوم گوید کہ جاسوس کردار باشد ونسبت معنی سوم فرماید کہ چاپلوسی راگویند خان آرزو درسراج ذکر معنی اول کردہ وبحوالۂ برہان معنی دوم وسوم راآوردہ فرماید کہ این تصحیف است صحیح بدین معنی انبشہ است ہمچنان چنانکہ گذشت صاحبان جامع وانند وہفت ہمزبان برہان

مؤلف عرض کند کہ بہ معنی اول مخفف ابیشہ کہ فریدعلیہ بیشہ باشد یاے موحّدہ حذف شد ونسبت معنی دوم وسوم عرض می شود کہ مخفف آیشہ کہ در ممدودہ گذشت وصراحت ماخذ بر آیشتہ کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو اغریوس (۲ و ۳) دیکھو آیشتہ کا نمبر (۱ و ۲)

ایشہر یار استعمال۔ بقول برہان (۱) نام روز سی ام است از ماہہاے ملکی و (۲) خطاب بادشاہان بزرگ است (کذا) بجوالہ بہ ملاحظہ... صاحب ناصری ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ

فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم صاحبان جہانگیری وجامع برمعنی اوّل قانع واننده وہفت ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ ونسبت معنی اوّل فرماید کہ وجہ تسمیہ آن ظاہر نیست مولّف عرض کند کہ در ترکی زبان آی ماہ را گویند کہ ترجمہ آن قمر است وبمعنی شہر نیز۔ فارسیان این را با شہریار مرکّب کردہ روز رویت ماہ نورا خواندہ باشند ومخفف (ماہ شہریار تو) ومستعمل شد برائے سلخ ماہ بر سبیل مجاز۔ ومعنی دوم حقیقی است چنانکہ در سلطنت حیدرآباد دکن ہم فرمانروا را بہ (سرکار) مخاطب کنند ونیز ہمین خطاب بہ حکّام سلطنت کہ مقرر کردۂ پادشاہ اند (اردو) (۱) ہر شمسی مہینہ کی آخر تاریخ کو فارسی مین (ای شہریار) کہتے ہین (۲) سرکار۔ پادشاہ یا حکّام سلطنت کو اسی لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے اور (جہان پناہ) کا خطاب مخصوص ہے پادشاہ کے ساتھہ۔

اے تشنہ لب جوے | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بہ معنی صعوہ کہ طائرے است معروف **مولّف** عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ وحیف است کہ سند استعمال پیش نشد واگر سند استعمال این بنظر آید توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد کہ این جانور را بہ تشنہ لب جوے مخاطب کردہ اند۔ جائے کہ آب لطیف باشد آشیان سازد ونغمہ ہائے گوناگون می سراید حق آنست کہ در نغمہ سرائی نام بلبل شنیدہ ایم واین طائر را موصوف بدان صفت دیدہ ایم در خانہ باغ ما بکثرت یافتہ میشود (اردو) ممولا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے اس کے پیٹ پر

کالی کالی دہاریان ہوتی ہین اور اپنی دُم کو زمین پر | مارتا رہتا ہے۔ صعوہ۔ سیرچہ۔ چہانپو۔ دہوبن۔

ایشی بقول برہان بثانی مجہول بروزن خویشی وصف زنان است ہچو بی بی وبیگہ وبیگم۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف وشین معجمہ ائی است کہ در مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (انوری ۵) بندہ ایشی دعاہی گوید ؛ بدعاے شبنت ہمی جوید ؛ صاحب ناصری آوردہ کہ وصف زنان است ہچو بی بی وبیگہ وبیگم کہ ترکی است یعنی بزرگ من وبذکر شعر بالا فرماید کہ بعضی (بندہ ستی) خواندہ اند کہ در عربی بمعنی بی بی آمدہ است۔ صاحب جہانگیری ذکر این کردہ ونسبت شعر مذکور فرماید کہ حکیم انوری در مثنوی ہجو قاضی کیرنک نظم کردہ وسند دیگر از کلام حکیم سوزنی آوردہ (۵) تانغم وورد ماے شہ شادی فزاے ؛ پرخون برلبط کند ایشی بیگانہ شاے ؛ آنکہ بروے وبہ برہست چو خورشید وماہ ؛ دخت علی ناے آنکہ ستا عطا از خداے ؛ صاحبان سروری وجامع وسراج واندوہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کندکہ صاحب لغات ترکی گوید کہ ایشی بالکسر بمعنی جوان کار آمدنی وصاحبان کنز وموید کہ محقق ترکی زبانند ذکر این نکردہ اند وصاحب کنز محرّد آیش را بدون تحتانی بہ معنی صنعت وعمل وشغل نوشتہ۔ جا دارد کہ فارسیان این را بزیادت یاے نسبت با ایشی کہ بالا مذکور شد بلقب زنان استعمال کردہ باشند۔ اندرین صورت مقدّس باشد۔

(اردو) بی بی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بول چال مین (بیوی) کلمۂ تعظیم جب کسی عورت کا نام عزت کیساتھ لینا منظور ہوتا ہے تو اس کے نام کے اوّل

مین بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے **مولف** عرض کرتا ہے کہ اسی طرح بیگم بھی نام کے آخر پر بڑھایا جاتا ہے یا صرف بی بی یا بیگم سے مخاطب کیا جاتا ہے۔

ایشیم بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث لغت فارسی است بہ معنی ازار وشلوار وتنبان دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حیثیت ما کہ سند سے پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ مخفی مباد کہ فارسیان تشیمہ چرم وپوست خامی را گویند کہ بزور دست مالش رسانیدہ باشند۔ کذا فی البرہان۔ پس عجبے نیست کہ ازہمین لغت بہ زیادت الف وصلی وتحتانی دوم بعد شین معجمہ وحذف ہاے ہوز از آخر برا سے ازار وشلوار لغتے ساختہ باشد واللہ اعلم (اردو) دیکھو ازار کے تیسرے معنے۔

ایطا صاحب انند بحوالۂ مطلع السعدین ومنتخب آوردہ فرماید کہ بالکسر وطاسے مہملہ لغت عرب است بمعنی پائمال کردن ومکرر کردن قافیہ وآن بردو قسم است (۱) ایطاے خفی و (۲) ایطاے جلی۔ خفی آنست کہ تکرار ظاہر نباشد چون دانا وبینا وآب وگلاب وجلی آنست کہ تکرار ظاہر باشد چون زیباتر وخوشتر وستمگر وافسونگر وزرین وسیمین وگریان وخندان وگفتن وشنیدن ویاران وعزیزان واین عیب فاحش است۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (انوری ؎) کہ مکرر بود ایطاے درین قافیہ لیکن چون ضروری است شہا پردۂ این نظم بدر ؛ **مولف** عرض کند کہ لغتے خاص براے معنی اصطلاحی۔ در فارسی زبان نیافتیم از ینجاست کہ این لغت عربی را درین کتاب

جا دادیم کہ فارسیان بضرورت ہمین لغت را استعمال کنند (اردو) ایطا۔ بقول امیر
عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی پائمال کرنا اور اصطلاح عروض مین تکرار قافیہ کو کہتے
ہین یہہ فن شاعری مین عیب ہے ؎ کہکے معیوب قوافی ہین یہہ اے عرش غزل ؛
ہمکو ابیات کا ایطا بہی جتا یا تو لنے ؛ اس کی دو قسمین ہین۔ ایطاے جلی و ایطاے
خفی۔ جس مین قافیہ کی تکرار خوب واضح ہو وہ ایطاے جلی ہے جیسے اس شعر مین
(درد ؎) مدرسہ یا دیر تہا یا کعبہ یا بتخانہ تہا ؛ ہم سبہی مہمان تہے وان تو ہی صاحب
خانہ تہا ؛ اور اسی طرح یاران و دوستان۔ دردمند و حاجتمند فسونگر وستمگر وغیرہ
مین بہی جلی ایطا ہے اور یہہ قسم معیوب تر ہے اور جن قافیون مین تکرار کیطرف
ذہن فوراً منتقل نہو وہ ایطاے خفی ہے جیسے اس شعر مین (ناسخ ؎) معطر ان کے
نہانے سے بسکہ آب ہوا ؛ حباب بحر ہر اک شیشۂ گلاب ہوا۔ اور علی ہذا القیاس
دانا و بنیا وغیرہ مین بہی ایطاے خفی ہے۔

(الف) **ایغدہ** بقول برہان بکسر اوّل وضم غین نقطہ دار بر وزن بیہدہ بہ معنی
سبکسار و بیہودہ گوے باشد و فرماید کہ باین معنی بفتح اوّل ہم آمدہ است۔ صاحب
سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ وفتح غین و دال مہملہ باشد و از شمس فخری سند آردہ
تا بنا شد ایغدہ مانند خاموش وصبور ؛ تا ہدہ بنود بنزد ہیچکس چون بیہدہ ؛ یا در
عکسش ہدہ بر بیہدہ کار سپہر ؛ دشمنش خوار وخجل و ائم بسان ایغدہ ؛ صاحب
رشیدی گوید کہ بکسر الف وفتح غین معجمہ و دال است۔ صاحبان جامع وناصری در

بیان اعراب متفق با برہان۔ صاحب شمس فرماید کہ بقول بعض بحذف یا ہم آمدہ و بحوالہ تنجری فرماید کہ بروزن میکدہ باشد وازاستادے سند آوردہ اے ایغدہ سرے بچہ کار آیدت نزاپہ درپاب آتش وسخن بیہدہ مگو :: خان آرزو در سراج فرماید کہ بیائے مجہول وفتح غین ودال و در برہان بروزن بیہدہ بضم غین آوردہ بمعنی سبکسار وبیہودہ گوے کہ ہرزہ چانہ نیز گویند وبفتح اوّل نیز گفتہ اند و در جہانگیری بجاے غین قاف گفتہ وآن تصحیف است۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ آغدہ بمعنی خشمگین وحریص درچیزہا در ممدودہ گذشت وبمقصورہ ہم کہ اشارۂ آن ہمدرانجا مذکور وبجایش ہم ذکرش کردہ ایم وآلغدہ بہ ممدودہ وغین معجمہ ہم بدین معنی آمدہ ولپس جا دارد کہ فارسیان لام را بہ تحتانی بدل کردہ ایغدہ را مجازاً بمعنی بیہدہ وبیہودہ گوے وسبکسار استعمال کردہ باشند واللہ اعلم وباشد کہ اینہم بمعنی خشمگین باشد کہ ہمین معنی در ہر دو شعر بالا درست می شود۔ سیّما در شعر ثانی معنی خشمگین بہتر از بیہودہ گہ (ایغدہ سری) بہ معنی خشمناکی بلحاظ معنی مصرع دوم بسیار بہتر است وبوسیلۂ سند ثانی بیاید

(ب) **ایغدہ سری** | بہ معنی خشمناکی قائم کنیم۔ ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است واختلاف اعراب ہم والبتہ استعمال است وبس۔ فتأمّل وجا دارد کہ آیغدہ را کہ بباے فارسی بجایش گذشت۔ آیغدہ بہ تحتانی کردہ باشند واین کارسازی کاتبین وعدم توجہ محققین بیش نیست وحیف است ازین کہ ہمین شعر اوّل اللہ بسند آپغدہ بباے فارسی ہم نقل شدہ است (اردو) (الف) بیہودہ اور بیہودہ گو

کہہ سکتے ہیں اور بلحاظ معنی خشمگین دیکھو آلغدہ (ب) خشمناکی غضبناکی ـ مونث غصیل پن ـ مذکر

ایغر بقول بہار و انند بفتح اوّل و ثالث و سکون رائے مہملہ لغت فارسی است بہ معنی اسپ (رکنائے مسیح ۵) ہرکس رہ قرب لی مع اللہ برد ٭ اوّل پے این عروس دلخواہ برد ٭ آن ایغر تیز کند گرد و ناگاہ ٭ کز شوق بپائے مادیان راہ برد ٭ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بکسر کیم وسوم معجمہ بمعنی کشتن است مولف عرض کند کہ خطائے او نیست ما خبرداریم کہ مقصود او ازگشن است کہ بمعنی فحل و نر آمدہ کاتب مطبع گشن را کشتن نوشت لاحول ولا قوۃ الا باللہ ـ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست آیغر را بفتح اوّل و کسر غین معجمہ بمعنی اسپ نر آوردہ و از کلام رکنائے مسیح ہم معنی اسپ نر پیداست پس فارسیان لغت ترکی را بہ معنی حقیقیش استعمال کردہ اند ـ تصفیۂ اختلاف اعراب از سند مذکور نمیشود و حرجے نیست کہ فارسیان در اعراب لغت زبان غیر تصرف کردہ باشند امّا صاحب لغات ترکی ذکر این نہ کرد و ایغری بیائے تحتانی در آخرہ بہ معنی اسپ نر نوشتہ اند درینصورت جا دارد کہ آیغر را مفرس گیریم کہ فارسیان بحذف تحتانی و تصرف اعراب استعمالش کردہ اند ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نر گھوڑا ـ مذکر

ایغری بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثالث لغت فارسی است بہ معنی جماع کردن حیوانات دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما بر آیغر صراحت این کردہ ایم کہ صاحب لغات ترکی آیغری را بمعنی اسپ نر نوشت و صاحب کنز کہ ہم محقق ترکی زبان است مجرّد آیغر را بدون تحتانی بہ معنی اسپ نر

آوردیس بخیال ما تحقیق آخر الذکر صحیح باشد مخفی مباد کہ صاحب موید بر لغت آیغر معنی گشن آوردہ و گشن در فارسی زبان بقول صاحب غیاث بمعنی فحل و نر و گشنی بالضم و نون مکسور بقولش جفتی نر با مادہ پس ہم برین قیاس عجبے نیست کہ فارسیان ایغر را کہ بمعنی اسپ نر بود بزیادت یاے مصدری ایغری کردند و بمعنی جماع کردن حیوانات استعمال ساختند اندرین صورت باید کہ این را مفرس گیریم حیف کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) حیوانات کا جماع کرنا جسکو عربی مین سفاد کہتے ہین ۔ جفتی ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث نر مادہ کا باہم ملنا ۔ نر کا مادہ پر چڑھنا ۔

ایغدن بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و ضم فا و فتح دال ابجد و نون زدہ بمعنی ایغدہ بضم غین منقوطہ است کہ بیہودہ گوئی و سبکساری باشد و فرماید کہ در فرہنگی بفتح اول ہم بدین آمد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما بر لغت ایغدہ صراحت ما خذش کردہ ایم و خیال ما انیست کہ تصحیف کاتبین این را بدین صورت آوردہ ۔ غین معجمہ را فا نوشتند و ہاے ہوز را نون ۔ اگرچہ تبدیل غین معجمہ بہ فا می آید چنانکہ غلیو و فلیو ولیکن تبدیل ہاے ہوز بنون بنظر نیامدہ و معنی بینۂ صاحب ہفت ہم متقاضی آنست کہ نون آخر را غلط دانیم اگر ایغدی بہ تحتانی آخرہ می بود فی الجملہ با معنی بیان کردہ اش مطابق می شد بالجملہ مجرد بیان محقق ہندی نژاد بلا وجہ و سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) بیہودہ گوئی ۔ مونث ۔

ایغدہ بقول برہان با فا بر وزن و معنی ایغدہ است کہ بیہودہ گو و سبکسار باشد کہ ہرزہ چانہ گویند ۔ صاحب جہانگیری فرماید

که بائول مکسور و یاے مجهول و فاو دال مفتوح و هاے مخفی است - صاحب موید فرماید که بهمزۂ مکسور و یا و فاے ساکن و دال مفتوح است و بحوالۂ ادات گوید که بباے فارسی است و فرماید که بعض گویند که باے عربی است به معنی بیهوده گوے و سبکسار - صاحب جامع همزبان برهان - صاحب انند هم ذکر این کرده سندے که از کلام شمس فخری پیش کرده آست همان است که بر (ایغده بغین معجمه) گذشت لله العجب چه قدر آسانی است که یک شعر

را یکے از محققین براے ایغده پیش میکند و دیگرے باستناد ایفده می گیرد غین را به فا بدل کردن مشکلے نیست که فارسیان غلیوا را فلیو کرده اند - خان آرزو در سراج بر لغت ایغده ذکر تصحیف این هم کرده و همین لغت بباے فارسی بعوض تحتانی و بغین و فاے سوم به همین معنی گذشت و سندے که از کلام استادے در انجا مذکور است همان است که بر (ایغده بغین معجمه) نقل شد بالجمله جا دارد که این را مبدّل ایغده گوئیم و خدامی داند که حقیقت حال چیست (اردو) دیکهو ایغده

(الف) **ایقاغ** بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بالکسر و غین معجمه در آخر لغت فارسی است بمعنی (۱) مرد سبکسار و بیهوده گو و (۲) جاسوس و (۳) متهم را نیز گویند و فرماید که بجاے غین معجمه قاف هم آمده دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند که محقق نازک خیال حرف سوم را ذکر نکرد که فاست یا قاف سلسلۂ ردیف لغت البتۂ تصدیق قاف میکند و ---------

(ب) **ایقاق** به قاف آخر هم بمعنی هرزه گوے آورده و از فرهنگ و صاف استناد

کردہ۔ وایفاغ بہ فاے سوم وغین آخرہ بقولش لغت عربی است بہ معنی غمّاز وغنودہ وبہلول۔ صاحب غیاث نسبت ایفاغ بہ فاوغین معجمہ گوید کہ در مدارالافاضل بمعنی غمّاز و غنودہ وبہلول آمدہ وشارح دیوان حافظ بہ معنی روستاے وقطب علی بمعنی شوخ نوشتہ (انتہی) اگرچہ لغت زیربحث را اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است ولیکن شان لغت برخلاف آن است۔ اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان ہمان لغت عربی را کہ بہ فاے سوم بود بہر سہ معنی خاص استعمال کردند کہ مجاز معنی حقیقی است وتصحیف درکتابت فا را قاف کرد واللہ اعلم (اردو) (الف) (۱) دیکھو الیغدہ (۲) دیکھو آیشتنہ کے پہلے معنی (۳) متّہم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس پر تہمت لگائی گئی ہو (ب) دیکھو الیغدہ۔

اے قناعت توانگرم گردان
کہ وراے تو ہیچ نعمت نیست

مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این را در مدح قناعت استعمال کنند مقصود آنکہ قناعت نعمتے است کہ قانع را توانگر می گرداند ومستغنی می کند (اردو) قناعت بڑی دولت ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے۔

الیقون بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی وقاف بواو رسیدہ وبنون زدہ بہ لغت رومی گلی است بغایت بدبوے وگندہ وبعربی وردالمنتن خوانند ورنگ آن برنگ گل سرخ ماند۔ صاحبان انند وہفت ہمزبان برہان۔ صاحب

محیط ایقون را ترک فرمودہ و بر ورد منتن فرماید کہ بضم میم وسکون نون وکسر تاے فوقانی وسکون نون ثانی اسم عربی است کہ قسمی از گل سرخ باشد کہ دران بوے نیست و آنرا بیونانی انقون گویند وبہندی بہانٹل وسدا گلاب۔ گرم و خشک است وبیخ آن محرق زبان مثل عاقرقرحا (الخ) مولف عرض کند کہ مبدل انقون باشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود نون را بہ تحتانی بدل کردند چنانکہ آونج اویج۔ پس بلحاظ تبدیل این رامفرس توان گفت کہ در لغت رومی نون بعوض تحتانی است۔ صاحب برہان غور نکردہ کہ ایقون را ہم لغت رومی گفتہ ما ذکر انقون بجایش کردہ ایم (اردو) دیکھو انقون۔

ایک (۱) بقول ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ وکاف زدہ شرارۂ آتش را گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد مولف عرض کند کہ (۲) صاحب ناصری ہمین لغت را نام ولایتے از پارس گفتہ باتے حال بر ادّعاے صاحب ہفت سندے پیش نہ شد واز محققین فارسی کسے با اونیست اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد (ابگ) بہ ہمین معنی گذشت۔ جادارد کہ بہ تصحیف کاتبین ہمان ابگ بدین صورت نقل شد واللہ اعلم (اردو) (۱) دیکھو ابگ (۲) پارس کی ایک ولایت کا نام۔

ایکاش لفظی است کہ ازان تمنا و آرزو را ظاہر کنند چنانکہ ظہوری فرماید

ع کفن پروانہ را از پردۂ فانوس می بایدش
مزارش را کسے ایکاش در پای لگن بندد

وتحقیقش آنکہ کاش بقول برہان کلمہ الیست از اسماے تمنّی و ترجّی کہ خواہش و آرزو وحسرت باشد و در محل طلب چیزے بطریق آرزو گویند واے حرف ندا باشد وزائد ہم چنانکہ بجایش ذکر کردہ ایم بالجملہ این مرادف حیف باشد (اردو) ایکاش اردو مین مستعمل ہے۔ اگرچہ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے مگر لفظ کاش کے ذیل مین اسیر کے کلام سے جو سند پیش کی ہے اوس مین اس کا استعمال موجود ہے چنانچہ فرماتے ہین۔ کاش۔ فارسی کلمۂ تمنّا۔ خدا ایسا کرے۔ کیا اچھا ہو۔ کیا اچھی بات ہے۔ حسرت۔ خواہش۔ آرزو ان سب موقعون پر بولتے ہین (اسیر) روز محشر کو گناہون کا نہ کھٹکا رہتا ؏ کہین ایکاش جو ہونی نہین ہنر ائین ہوتین ؀

ایکدش بقول انند کہ بحوالۂ غیاث آوردہ بکسر اوّل و یاے تحتانی غیر ملفوظ و سکون کاف عربی و کسر دال و شین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) دو چیز بہم آمیختہ و (۲) کسیکہ مادر و پدرش چینی و رومی و فرنگی و ہندی باشند و (۳) اسپ مجنّس یعنی اسپیکہ از جفتی اسپ ترکی و تازی پیدا شدہ باشد و صاحب غیاث این را بحوالۂ جہانگیری آوردہ فرماید کہ این لفظ ترکی است۔ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی نوشتہ گوید کہ ہمان اکدش مذکور۔ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ اکدش یعنی یاے تحتانی بعد الف بطور علامت کسرہ باشد بقاعدۂ ترکی۔ صاحب کنز این را بکاف فارسی و بمعنی حصان مخصّی آوردہ و صاحب لغات ترکی بالف مکسور و کسر کاف عربی نوشتہ گوید کہ کسے کہ مادرا و ہندی بود و آنچہ از دو جنس پیدا آید۔ ما صراحت کامل این

برا کدش - بدون تحتانی کردہ ایم - بخیال ما این شامل باشد برہمہ معانی آن (اردو) دیکھو اکدش -

اکشتی غرق شومنم ہم بجہنم

مثل - صاحب خزینۃ الامثال کلمۂ این بجاے اے آوردہ ولیکن بہ تحقیق ما اے درابتد صحیح است فارسیان این مثل بحق کسے زنند کہ باعث بربادی دیگر شدہ باشد مقصود آنست تو برباد شدی و ماراہم باخود بردی - (اردو) خود ڈوبا سو ڈوبا ہمکو بھی ڈبو یا "خود مرا ہمکو بھی لے مرا" دکن مین ان دونون کہاوتون کا استعمال اوس مقام پر ہوتا ہے جب کہ کوئی شخص کسی کو بُرے کام کا اغوا دے اور اوس کو اپنا شریک بناوے اور آخر پر خود بھی مبتلاے مصیبت ہو اور دوسرے کو بھی مبتلا کرے امیر مینائی نے فرمایا ہے "آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے" جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت مین پھنساے اسوقت یہ مثل بولتے ہین -

ایگ

بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی وکاف فارسی ولایتی است از ولایات فارس صاحب سراج ہم تصریح فرماید کہ بکاف فارسی است واز رسم الخط صاحب جامع کاف عربی مفہوم میشود مولف گوید کہ این ہمانست کہ بکاف عربی گذشت ازین ہر دو یکی را اصل گیریم و دیگری را مبدل آن کہ کاف عربی بفارسی بدل شود ہمچون کند و گند حیف است کہ محققین بالا صراحت مزید این نکردند (اردو) دیکھو ایک -

ایگ بادن

بقول صاحب برہان ایگ معلوم و باے ابجد بالف کشیدہ و واو مفتوح بنون زدہ نام کتابی است در مذہب مغان وکیش آتش پرستان و فرماید کہ باین معنی بجاے باے ابجد میم و بجاے واو دال ہم بنظر آمدہ و ہیچ تصریح نکردکہ

کاف فارسی است یا عربی۔ صاحبان جہانگیری وہفت ہم ذکر این کردہ اند وہیچ تصریح نکردند
کہ کاف فارسی است و از رسم الخط صاحب جامع کاف فارسی مفہوم میشود
خان آرزو در سراج فرماید کہ بکاف فارسی و بائے موحدہ بالف کشیدہ و واو مفتوح
و نون نام کتابے در مذہب گبران و نسبت تبدیل حروف کہ ذکرش بالا گذشت فرماید
کہ تصحیف باشد مولف عرض کند کہ وجہہ تسمیہ این جزین نباشد کہ بمعنی ایمان باشندگان
ملک اگ باشد یعنی مذہب و مشرب اگیان۔ مبدل (اگ باور) و باور بقول محققین
بمعنی قبول و تصدیق سخن و استوار و راست آمدہ و صاحب کنز گفتہ کہ باور در فارسی
بمعنی صادق و صحیح و ایمان آمدہ پس رائے مہملہ را بہ واو بدل کردہ باون کردند
چنانکہ تار و تان (اردو) اگ باون فارسی مین ایک کتاب کا نام ہے جو آتش
پرستون کی مذہبی کتاب ہے۔

ایگر بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی مفتوح برائے قرشت زدہ
نام دوائیست کہ بہ اگر شہرت دارد و بعربی وج و بیونانی اقارون خوانند سفیدہ
سطبر و گرہ دار می باشد۔ صاحب جامع فرماید کہ دوائے است کہ ترکی اگر و بعربی
وج گویند۔ صاحبان انند وہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط بر (اگر ترکی)
فرماید کہ اسم وج و بر (وج) فرماید کہ اسم ترکی آن ایگر است و اسم رومی اش اقارون
مولف عرض کند کہ بقول صاحب محیط لغت ترکی است و محققین ترکی ازین
ساکت و بقول ساطع اگر بمعنی لغت سنسکرت باشد و جا دارد کہ فارسیان تحتانی

زائد و بعد الف زیادہ کردہ باشند ہمچون استاد و ایستادما ذکر خواص این برآگرو (اودی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنے ۔

اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری

مقولہ ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ فارسیان این مقولہ را برائے اظہار محبت معشوق زنند دیگر ہیچ (اردو) گل سے مین خوش ہون کہ محبوب کی بو رکہتا ہے ۔ فی البدیہہ مصرع حضرت جلیل جانشین حضرت امیر مینائی مرحوم کا ہے ۔ جب ہمکو اس مقولہ فارسی کے مقابل کوئی مقولہ اردو زبان کا نہین ملا تو آپ نے اس کا ترجمہ فی البدیہہ مصرع کے ذریعہ سے فرما دیا ۔ مصرع ذیل ہی اسی کا ترجمہ ہے ۔ ع کسی گلرو کی بو آتی ہے گل سے ۔

ایگ ماون بقول جامع بر وزن نہاد زادن نام کتابی است در مذہب آتش پرستان صاحب برہان بذیل ایگ باون ذکر این کردہ چنانکہ گذشت ۔ صاحب سراج بذیل ایگباون فرماید کہ بعضی بجائے موحدہ میم و بجائے واو دال گفتہ اند اغلب کہ تصحیف باشد ۔ صاحب ہفت ہم بذیل ایگباون ذکر این کردہ وما ہمدرانجا ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو ایگباون

ایل بقول برہان و موید بکسر اول وسکون ثانی مجہول و لام (۱) بلغت سریانی یکے از نامہائے خدائے تعالی است جل جلالہ ۔ صاحب جامع فرماید کہ بیونانی یکے از نامہائے حق تعالی باشد و بقول صاحب منتہی الارب نام باری تعالی است بعبرانی ۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ

فرماید که بااوّل مکسور و یاے معروف اسمی است از اسماے حق تعالیٰ ـ **مولف**
عرض کند که فارسیان قدیم این لغت را از سریانی یا عبرانی یا یونانی گرفته باشند
و این قدر متحقق است که لغت فارسی زبان نیست ـ صاحب سوار السبیل همزبان صاحب
منتهی الارب است (اردو) **اللہ** بقول امیر ـ عربی ـ اسم مذکر ـ اسم ذات واجب الوجود
(اسیر ہ) مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے منعمی ؎ مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا ؎
(۲) **ایل** بقول برہان بزبان ترکی بہ معنی مردمان وجماعت باشد و بہ معنی دوست
وموافق ورام نیز که نقیض وحشی است ـ صاحب جامع گوید که تتر کی قبیلہ و طائفہ
را گویند و بقول انند بکسر اوّل و یاے مجہول در ترکی زبان بہ معنی مردمان وقوم
وجماعت وسال و دوست وموافق ورام ہم ـ صاحب ہفت ہمزبان برہان وصاحب
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی قوم وقبیلہ و
خیل و ذات ـ و صاحب بول چال تصریح فرماید که لفظ ترکی است وفرماید که جمع این
ایلات آمدہ **مولف** عرض کند که صاحب کنز که محقق زبان ترکی است بہ معنی ولایت
و بلد قناعت کردہ و بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرہ ہمزہ وسکون یاے
حطّی ولام بمعنی مردم و بتوفیق کسرہ ہمزہ بمعنی مطیع و بقولش انچہ بمعنی سال و بادی آید
ایل بہمزہ دوم است و آیل بالفتح بہ معنی فرزند و ولایت (الخ) ما را از ہمہ معانی
این لغت که بزبان ترکی است سروکارے نیست ـ معاصرین عجم ہمین لغت ترکی را
بہ معنی قوم وقبیلہ استعمال می کنند (اردو) **قوم** بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مونث

فرقہ۔خاندان۔خیل۔دودمان۔قبیلہ۔(عربی) اسم مذکر۔خیل۔فرقہ۔خاندان۔
(۳) ایل بقول برہان ہیل را ہم میگویند کہ قافلۂ صغار باشد۔صاحب جامع فرماید کہ بمعنی ہیل و قافلہ۔صاحب محیط ذکر ایل نکرد و بر ایلا فرماید کہ اسم الاچی است **مولف** عرض کند کہ ما ذکر خواص این بر الاچی کردہ ایم و خیال ما انیست کہ ایل مبدل ہیل است کہ الف بہ ہاے ہوز بدل شود چنانکہ ہپیون و اپیون و ہمناز و انباز۔انچہ بعض محققین ہیل را مرادف ایل بہ الف و باے موحدہ قرار دادہ اند چنانکہ بجایش گذشت نتیجۂ کم التفاتی شان بر ماخذ باشد۔کہ تصحیف کاتبین تحتانی را موحدہ کرد و انچہ صاحب محیط ایلا را بدینمعنی آوردہ تصحیف کتابت بیش نیست کہ اپلا بہ باے فارسی بزبان سنسکرت ہیل را گویند و ذکرش بر الاچی کردہ ایم پس ہمان اپلا (بباے فارسی) را بجاے دیگر ایلا بہ تحتانی نوشت یا جا دارد کہ ایلا بزبان ہندی مخفف ایلاچی باشد (اردو) دیکھو الاچی۔
(۴) ایل۔بقول برہان بکسر اول و فتح ثانی مشدد گاو کوہی را گویند و گویند کہ چون بیمار شود بینی خود را بر سوراخ مار نہد و بنفس مار را بجانب خود کشد چنانکہ مقناطیس آہن را چون مار را بخورد شفا یابد و بعربی بقر الوحش خوانند و بعضی گویند کہ ایل گوسفند کوہی است و خون او علاج کسے است کہ زہر با و دادہ باشند و بضم اول ہم گفتہ اند۔صاحب ہفت ہمزبان برہان۔صاحب جامع فرماید کہ باین معنی لغت زبان عرب است۔صاحب انند ہم تصریح کند کہ ایل بمعنی گوزن

وبزکوہی عربی است مؤلف عرض کند کہ باتفاق محققین لغت عرب این لفظ باین معنی عربیت تسامح صاحب برہان است کہ این را لغت فارسی خیال کرد (اردو) پہاڑی گاے ۔ مونث ۔

ایلا بقول برہان وسراج بروزن زیبا (۱) نام پہلوانے بودہ از ترکستان ۔ صاحب جامع فرماید کہ نام پہلوانے بود تورانی ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وصاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند آوردہ گوید کہ باوّل مکسور ویاے معروف نام یکے از مبارزان افراسیاب ترک است کہ اورا ایدا (بہ دال مہملہ ۔ عوض لام) نیز گویند (اردو) ایلا فارسی زبان مین ایک پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب سے نبرد آزما ہوا تہا ۔

ایلات قالموق استعمال ۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی قوم قالموق است مؤلف عرض کند کہ بر معنی دوم ایل ذکر ایلات کردہ ایم کہ جمع ایل است بہ معنی قبیلہ ہا واقوام واین تصرف معاصرین عجم باشد کہ لغت ترکی ایل را گرفتند وبقاعدۂ عربی جمع آن ایلات آوردند ۔ پس درینجا اضافت ایلات بسوے قالموق باشد وقالموق را محقق بالا صراحت نکرد بخیال ما ہمان قلماق باشد کہ مملکتیست وذکرش بر ایلاق می آید ۔ قلماق را معاصرین عجم قالموق گویند بہ لام سوم ومیم چہارم (اردو) قبائل قلماق ۔ مذکر ۔ اور قلماق ایک مملکت کا نام ہے ۔

ایلاق بقول برہان بروزن قیماق (۱) نام شہریست از ختا و قلماق - صاحب جامع فرماید کہ بروزن ییلاق نام شہریست از خطا - صاحب سروری بحوالہ ادات ذکر این کردہ فرماید کہ بفتح ہمزہ وسکون یاے حطی نام شہریست - صاحب موید بذیل لغات فارسی ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ لغت ترکی یافتہ میشود کہ صاحب کنز این را بمعنی بطال آوردہ وصاحب لغات ترکی بمعنی جاے تابستان نوشتہ - وجہ تسمیۂ این شہر معلوم نہ شد کہ چرا باین نام موسوم شد وجزین نباشد کہ مقام سرد باشد کہ در تابستان ہمہ را انجا بسر کنند وحقیقت این معنی از معنی سوم ظاہر میشود - (استاد منوچہر) اگر خان را بترکستان فرستد مہر گنجوری ؛ پیادہ از بلاساغون دواند تا بایلاقش ؛ (اردو) ایلاق فارسی مین ایک شہر کا نام ہے جو ملک خطا مین واقع ہے - مذکر -

(۲) ایلاق - بقول برہان نام درختی ہم ہست - صاحب سروری بحوالہ شرفنامہ ذکر این کردہ - صاحبان موید وجامع واننذ وہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صاحب محیط ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ ترک این بر این اجمال تفوق داشت - بخیال ما این ہمان درخت باشد کہ صاحب جامع الادویہ نامش آیلا نوشتہ فرماید کہ درختی کہ برگ آن دراز وثمرش مثل تمرہندی شیرین او گرم وترش او سرد - مقوی اعضا مفتح ریاح غلیظ وفساد صفرا - اکثر ہنود استعمال این کنند - غیرسمی - سرد باشد - اسم این در السنۂ غیر بیان نکرد وصراحت نکرد کہ ایلاق لغت کدام زبان است محققین اول اللہ

این را فارسی قرار دادہ اند - بظاہر لغت ترکی زبان یافتہ میشود - صاحب لغات ترکی این را بمعنی جاے تابستان نوشتہ - جا دارد کہ این درخت موسوم شد بنام شہر ایلاق کہ بر معنی اول گذشت واللہ اعلم (اردو) ایلاق فارسی مین ایک درخت کا نام ہے جسکا اردو نام متحقق نہو سکا -

(۳) ایلاق - بقول انند بحوالہ فرہنگ وصّاف بالکسر در ترکی جاے سردرا گویند کہ سلاطین بوقت گرمی آنجا روند با حشم خود و بعربی مصیف خوانند - صاحب بول چال فرماید کہ ترکی است بمعنی مقام سرد سیر و مقامی کہ دران موسم گرما بسر کنند - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کند و فرماید کہ مقامات سرد را گویند کہ گرمی در انجا گذارند و بمعنی ہواے سرد نیز آید **مولف** عرض کند کہ بمعنی اول بائی ییلاق بدو تحتانی ہم آمدہ چنانکہ صاحب غیاث آوردہ و این ضد قشلاق کہ بقول صاحب غیاث بالکسر جا ہاے گرم را گویند کہ زمستان دران بسر برند و این لفظ ہم ترکی است و صاحب لغات ترکی ایلاق را بمعنی جاے تابستان آوردہ مقصودش جزین نباشد کہ جائے کہ تابستان درانجا بسر کنند (اردو) ایلاق فارسی مین اُس سرد مقام کو کہتے ہین جہان موسم گرما بسر کرتے ہین - ٹھنڈا مقام - سرد مقام - مذکر -

ایلاوس | بقول برہان بکسر اوّل وضم واو وسکون سین بے نقطہ بلغت یونانی قسمی از قولنج است و آن مہلک می باشد - صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان - صاحب سوار السبیل فرماید کہ بیونانی ایلیوس گویند و آن در دیست ردی و مہلک

کہ در اسماے دقاق حادث شود فارسیان استعمال ہمین لفظ کنند (اردو) قولنج کی قسم کا ایک درد جسکو یونانی مین ایلاوس کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے قولنج کا ذکر فرمایا ہے۔ قولنج (یونانی معرب کولنج) اسم مذکر۔ وہ درد جو قولون انتڑی مین پیدا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا درد شکم۔

ایلاول بقول برہان بفتح اوّل وکسر واو برو زن دریادل نام کوہی است صاحبان جامع وجہانگیری وسراج وانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت مزید ووجہ تسمیۂ این بیان نہ شد (اردو) فارسی مین ایلاول ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔ مذکر۔

ایلچی بقول صاحب ضمیمۂ برہان بہ معنی رسول وپیغامبر باشد۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ وصاف فرماید کہ بالکسر وکسر جیم فارسی۔ لغت ترکی است بمعنی پیامبر ورسول وقاصد وبفارسی پیک وپیامبر باشد چہ ایل بہ معنی پیام است وچی افادۂ معنی فاعلی کند یعنی پیامدار یا پیغام گذار۔ صاحب سوار السبیل بر لفظ ایلچی فرماید کہ ایلچی در ترکی سفیر وقاصد را گویند **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این کردہ ومجرد ایل بمعنی ولایت وبلاد گفتہ وایل بقول صاحب لغات ترکی بمعنی مطیع آمدہ امّا ہر دو محققین ترکی ایل را بہ معنی پیام نہ نوشتہ اند وکلمۂ چی را ہم ترک کردہ اند۔ صاحب برہان نسبت کلمۂ چی می فرماید کہ مخفف چیز است وچون در آخر کلمات ترکی افزایند بمعنی صانع وفاعل آنچیز شود ہمچو تشباقچی۔ معاصرین عجم ایلچی بہ معنی

پیامبر بزبان دارند (اردو) ایلچی - بقول امیر - ترکی - قاصد (رند ۵) بولا گرغ
نامہ برکو کرکے ذبح ؂ یہ سزا ہے ایلچی کے واسطے ؂

ایلچی راچہ زوال مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکراین کردہ اند واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان نسبت پیامبر استعمالش کنند مقصود آنست کہ اگر پیام ملک کہ بزبان پیامبر بمقابلِ ملک رسید ناگوار خاطرش ہم شود پیامبر را انقصانے نمیرسد زیراکہ او فریضۂ خدمت خود اداکردہ است وکفیل مضمون ونتیجۂ آن نیست (اردو) ایلچی کو زوال نہین - بقول امیر - مقولہ - پیام کی نفع وضرر سے پیام رسان محفوظ رہتا ہے (اشک ۵) ایلچی پر یہی سنا ہے کہین دنیا مین زوال ؂ بے سبب میرے کبوتر سے ہے پرخاش نہین ؂

ایلچی کبیر استعمال - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار سفراء روس وانگلیند وروم وفرانس را گویند **مولف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است - (اردو) روس اور انگلینڈ اور روم وفرانس سے ہر ایک کے سفیر کو معاصرین عجم ایلچی کبیر کہتے ہین جسکے معنے بڑے ایلچی کے ہین (ندکر)

ایلخ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی رمۂ اسپان باشد - صاحب بول چال ہم ذکراین کردہ وصاحب انند بحوالۂ غیاث این را آوردہ فرماید کہ بکسراوّل ویاے رسم الخط وسکون لام وخاے معجمہ لغت ترکی است بمعنی گلۂ اسپان وفرماید کہ از بعض ترکان ایلخی بزیادت یا در آخر مسموع گردیدہ **مولف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی ایلقی بہ قاف وایلغی بہ غین معجمہ - گلۂ اسپان را گو

نمیدانیم کہ صاحب غیاث وانند ایلخ وایلخی را بہ خاے معجمہ چگونہ ترکی گفت واز کجا
این معنی را آوردہ۔ صاحبان کنز ولغات ترکی ہرد واز ین دو لفظ آخر الذکر ساکت
صاحب لغات ترکی ایلغ را بالغین معجمہ بدون تحتانی آخر بمعنی فرس آوردہ۔ بخیال ما
تصحیف کتابت بیش نیست کہ صاحب رہنما بعوض غین معجمہ خاے معجمہ نقل کردیا فارسیان
غین معجمہ را بہ خاے معجمہ بدل کردند ہمچون تاغ وتاخ وچرغ وچرخ وانہم تصرف
فارسیان است کہ ایلخ را بمعنی رمۂ اسپان استعمال کردند بدون تحتانی آخرہ پس
جز ین نیست کہ این مفرس باشد (اردو) گھوڑون کا گلہ۔ مذکر۔

ایلخان | بقول برہان باخاے نقطہ دار بروزن فیلبان (۱) لقب سلاطین مغول است
ہمچنانکہ قیصر از سلاطین روم وخاقان از چین۔ صاحب سروری فرماید کہ نام ملوک مغول مرکہ باشد
وخان آرزو در سراج فرماید کہ لقب سلاطین مغول چنانکہ قیصر روم وخاقان چین ورای ہندوستان وشاہ
ایران وخان توران۔ صاحبان جامع وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
این مفرس باشد کہ فارسیان ایل را کہ بترکی بمعنی ولایت است با لفظ خان مرکب
کردند کہ بقول صاحب کنز در فارسی زبان امیر و پادشاہ را گویند وہم این لفظ
مرکب را بصراحت نوشتہ کہ فارسی است۔ صاحب برہان ذکر لفظ خان کردہ فرماید
کہ پادشاہان ختا وترکستان را گویند چنانکہ شاہان روم را قیصر وچین را فغفور نامند
پس بہ تحقیق ما اصل این خان ایل بود۔ مرکب اضافی وبقلب اضافت ایلخان شد۔ شک
نیست کہ این مفرس باشد مخفی مباد کہ خان بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان

ہم لقب پادشاہ است و فرماید کہ گاہے برامیر بزرگ نیز اطلاق کنند اندرین صورت ہم ایلخان را مرکب فارسی خیال کنیم از ہر دو لغت ترکی و بدینوجہہ مفرس گوئیم کہ محققین ترکی این مرکب را فارسی گفتہ اند (اردو) فارسی مین ایلخان قوم مغل کی بادشاہون کا لقب ہے۔ جیسے قیصر بادشاہان روم کا اور خاقان چین کے سلاطین کا لقب ہے۔

(۲) ایلخان۔ بقول صاحب شمس بکسر و بالام موقوف نام ممدوح بندگی شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ و صاحب سراج نسبت این فرماید کہ در نسخہ ابراہیمیہ وارد شدہ کہ ایلخان نام پادشاہی است کہ ممدوح سعدی بود و قوسی گوید کہ این تفسیر بغایت سقیم است چہ ایلخان لقب تولیخان پسر چنگیز خان است زیرا کہ چنگیز خان حکومت ایل والوس خود را باو دادہ بود و بعد از تولی ایلخان مخصوص ہلاکو خان شد و تا ہلاکو در مغلستان بود برسم عم و پدر ایلخان بودہ و این خطاب باو مخصوص تا آنکہ بایران آمد وہمان لقب باو بازماند بعد از وے اولاد او را ایلخانی می گفتند یعنی منسوب بہلاکو خان و در دیوان شیخ سعدی ہرگز نیافتیم کہ مدح ہلاکو گفتہ باشد بلکہ ممدوح او سعد بن زنگی و ابوبکر بن سعد اند و اگر مدح کسے از ایلخانیہ گفتہ باشد چگونہ تواند بود کہ تفسیر ایلخان بہ ممدوح سعدی کنند (انتہی) **مولف** عرض کند کہ ہرگاہ بمعنی اول مذکور شد کہ ایلخان لقب سلاطین مغول است۔ عیبے ندارد کہ سعد بن زنگی و ابوبکر بن سعد۔ (ممدوحین شیخ شیراز) را ایلخان گوئیم و انچہ خان آرزو این لقب را با حکومت ایل مخصوص کند باشد کہ ایل نام سلطنتے ہم باشد و لیکن ہرگاہ بہ تحقیق رسید کہ

ایل بترکی زبان بمعنی مطلق و ولایت ہم آمدہ و ایلخان لقب سلاطین مغول گردیدہ اندرین صورت اعتراض خان آرزو باقی نمی ماند (اردو) شیخ سعدی کے ممدوح کا نام ایلخان تھا۔

ایلخی بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) گلۂ اسپ را گویند۔ صاحب انند فرماید کہ بالکسر و کسر خاے معجمہ لغت ترکی است بمعنی رمہ و گلۂ اسپان و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را آوردہ فرماید کہ بمعنی گلۂ بزرگ اسپان است صاحب بول چال این را مرادف ایلخ قرار دہد **مولف** عرض کند کہ ما بر ایلخ صراحت کافی کردہ ایم و اشارہ این ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو ایلخ۔

(۲) ایلخی۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی جاے بچہ کشی دیگر کسے ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ایلخ کردہ ایم وجز این نیست کہ این مجاز معنی حقیقی است کہ بر ایلخ گذشت (اردو) چارپایون کی بچہ کشی کا مقام۔ مذکر۔

ایلدانہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بیاے مجہول و دال ابجد بروزن فیلخانہ ہیل را گویند کہ قاقلۂ صغار باشد۔ صاحب موید بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالکسر با لام موقوف الاچی بزرگ باشد۔ صاحب محیط این را ترک کردہ **مولف** گوید کہ ماذکر ماخذ این بر معنی دوم ایل کردہ ایم وجز این نیست کہ این مبدل ہیل دانہ باشد و ذکر خواص این بر الاچی گذشت (اردو) دیکھو ایل کے دوسرے معنی اور الاچی۔

ایلدگز بقول برہان بکسر اول و دال

بے نقطہ و کاف فارسی وسکون ثانی وثالث وزاے نقطہ دار نام پادشاہی است مشہور گویند کہ این لغت ترکی است۔ صاحب مویّد این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالکسر باکاف فارسی نام پادشاہے و فرماید کہ بدون تحتانی الدگز ہم گویندش۔ صاحب سروری ہمزبان شان **مولف** عرض کند کہ دگز با دال مہملہ و کاف فارسی وزاے ہوز بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی بحر و ایل بہ معنی ولایت۔ بجایش مذکور پس عجبے نیست کہ حکومت بحری ہم بدست اختیار آن پادشاہ باشد کہ لقبش ایلدگز شد۔ حیف است کہ محققین بالاتفصیل مزید نکردند (اردو) ایلدگز مشہور پادشاہ کا نام ہے۔

ایلقی | بقول صاحب ضمیمۂ برہان مرادف ایلچی **مولف** عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وسندے پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ماحقیقت این بر ایلچ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ایلچ۔

ایلک | بقول برہان وجامع وسروری بفتح اوّل بروزن نغزک (۱) نام شہریست در ترکستان منسوب بخوبان و فرماید کہ بکسر اوّل نیز آمدہ و بقول صاحب رشیدی وناصری بالکسر وفتح لام و یاے مجہول ملکی است در ترکستان بحسن معروف (ہندو شاہ ؎) بیا اے خسرو خوبان ایلک ٭ کہ بے تو جان شیرین گشت مہلک ٭ (اثیرالدین اومانی ؎) زہرہ مشاطہ عروس حشمت وجاہ لو باد ٭ تا فلک آرایش خوبان ایلک میکند ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے مجہول بروزن پیلک و بعضی بفتح اوّل نیز گفتہ اند اوّل صحیح است نام شہرے حسن خیز در ترکستان بحسن معروف۔ صاحبان انند و ہفت

ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است
این را بفتح الف وکسر لام آوردہ گوید کہ بہ معنی احسان باشد و بقول صاحب لغات
ترکی بالکسر وسکون تحتانی وسکون لام وکاف بمعنی آبادان و ہردو محققین بالا ذکرے
از اسم شہر نکردند۔ جا دارد کہ شہرے بدین نام موسوم باشد و تصرف فارسیان
در حرکات حروف چیزے نیست و در وجہ تسمیہ این معنی آخر الذکر را دخل است و باشد کہ بہ
ایل کہ بترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی ولایت و بلد آمدہ کاف تصغیر زیادہ کردند
آنچہ صاحب ناصری این لغت را ترکی گفتہ من وجہہ درست است (اردو) ایلک فارسی
مین ایک ملک کا نام ہے جو ترکستان مین واقع ہے اور جہان کے لوگ حسن مین مشہور ہین۔
(۲) ایلک۔ بقول برہان ورشیدی وناصری نام پادشاہ یغما ہست کہ ترکستان باشد
صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ امّا ازین بیت استاد ابوالفرج ؎ تا ایلک
وخان قبیلۂ یغما وتتارند ٭ جز در گہ تو قبلہ مبادا ایلک وخان را ٭ چنان مستنبط میشود کہ نام پادشاہ یغماست کہ
شہریست حسن خیز و فرماید کہ مسعود سعد نیز موید این معنی گوید ؎ بر زمگاہ تو شاہان وخسروان خدام ٭
بہ بزمگاہ تو خانان وایلکان حجاب ٭ ونیز فرماید کہ از بیت لامعی جرجانی ؎ نہ راحت یابد
از بیمش ہمی ایلک بفرغانہ ٭ نہ لذت یابد از ہولش ہمین قیصر بقسطنطین ٭ مستفاد میشود کہ ایلک
نام پادشاہ فرغانہ باشد۔ صاحب سراج بذکر این فرماید کہ صحیح ہمان نام شہر است
وایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل والوس را ایلک گویند (انتہی) وبقول
صاحب جامع نام پادشاہ ایلک شہر باشد **مولف** عرض کند کہ محققین ترکی ازین معنی ساکت

با با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) ایلک - بادشاہان ایلک کا لقب ہے - مذکر -
(۳) ایلک - بقول صاحب رشیدی بمعنی سردار و سرخیل نیز چون مقابلہ خان واقع شود
و سندخود ہمان بیت استاد ابوالفرج پیش میکند کہ برمعنی دوم گذشت و مثال ثانی از
کلام مسعود سعد آوردہ کہ آنہم برمعنی دوم مذکور شد - صاحب سراج بذکر این فرماید کہ
صحیح ہمان نام شہر است و ایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل و الوس را
ایلک گویند و خان - پادشاہ را گویند کہ چندین ایلک فرمان بردار او باشند و از کلام
ابوالفرج ہمان سند پیش کند کہ برمعنی دوم گذشت - صاحب شمس ہمزبان رشیدی دیگر کسی
از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ محققینے کہ ذکر معنی دوم کردہ اند
اہل زبانند - پس بمقابلۂ شان ایمعنی را پیدا کردن قابل غور است و از ہر دو اسناد
مذکورۂ بالا ہر دو معنی پیدا میشود اما از کلام مسعود سعد کہ برمعنی چہارم می آید تائید ایمعنی
میشود (اردو) دیکھو ارغون کے دوسرے معنے -
(۴) ایلک - صاحب سروری فرماید کہ بر بندہ و چاکر و وشاق ہم اطلاق کنند
(مسعود سعد ع) کدام خان کہ بنود است پیش تو ایلک ؛ کدام میر کہ او نیست نزد تو
سرہنگ ؛ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ ازین سند تصدیق
معنی سوم میشود پس دعوائے صاحب سروری بلا دلیل است (اردو) بندہ
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - غلام - داس - پابند - نوکر - چاکر - ملازم - فرمانبردار -
ایلوچ | بقول صاحب شمس بروزن محمود و بجیم فارسی لغت فارسی است (ا)

شربتی است از قند سفید و (۲) نیز بو او فارسی حلوائیست مانند قرص آفتاب بغایت
نرم فارسیان قند را ایلوج کرده اند و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید
که ویلانج بالام والف و نون وجیم و حرکت غیر معلوم بقول برہان و سراج بمعنی مطلق حلوا سست
جا دارد که ایلوج را مبدل ویلانج گیریم که الف به واو بدل شود ہمچون وارنج و آرنج
وتانغ و توغ و جیم عربی به فارسی ہم چنانکه کاج و کاج و نون حذف ہم شود چنانکه اینان
و اینا و این و ای ولیکن استعمال این نه بر زبان معاصرین عجم است و نه در کلام
متقدمین و متاخرین یافته شد و نه محققین فارسی ذکر این کرده اند و نه سند استعمال پیش
شد پس مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) قند سپید کا شربت۔ مذکر
(۲) ایک خاص قسم کا نرم حلوا۔ مذکر۔

ایلول بقول برہان بر وزن معقول بلغت سریانی نام ماه دوازدهم از سال
رومیان باشد و آن بودن آفتاب است درین زمان از اواسط برج سنبله تا
اواسط برج میزان۔ صاحب موید بحواله شرفنامه گوید که مدت ماندن آفتاب در برج
سنبله که رومیان یک ماه شمرند و بهندش بهادون خوانند و بحواله قنیه فرماید که آخرین
ماه خریف است بزبان رومیان۔ صاحب سروری فرماید که نام ماه اول از سال
رومیان چنانکه امیر مختاری گوید ۵ از فتح باد و نصرت مرداد و تیر تو ؛ وز بخت
باد و دولت ایلول و آب تو ؛ و بقول صاحب سواد السبیل لفظ سریانی است و آن
مطابق ماه ستمبر باشد۔ صاحبان انند و بول چال ہم ذکر این کرده اند (اردو)

ایلول سریانی زبان مین ایک مہینہ کا نام ہے جو ماہ سپٹمبر کے مطابق ہے۔ مذکر۔

ایلی بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصّاف بالکسر لغت فارسی است بمعنی اطاعت و فرمانبرداری دیگرکسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما معنی دوم را برلغت ایل ذکر کردہ ایم کہ در ترکی زبان بمعنی مطیع ہم آمدہ پس فارسیان یاے مصدری در آخرش زیادہ کردہ بمعنی اطاعت استعمالش کردند کہ مفرس باشد (اردو) دیکھو اطاعت۔

ایلیا بقول برہان و جامع بروزن کیمیا بلغت سریانی کہ لغت ترسایان باشد (۱) نام امیر المومنین علی علیہ السلام و (۲) نام یکی از پیغمبران بنی اسرائیل و (۳) نام شہریست کہ ایلیای پیغمبر منسوب است بآن شہر و (۴) نام بیت المقدس ہم و (۵) بعضی گویند نام اصلی خضر علیہ السلام و (۶) نام یکے از فتح ہاے عمر خطابؓ و (۷) معنی آن صدیق اکبرست صاحب شمس گوید بکسر اوّل بروزن کیمیا قبلہ پیشینیان و آن مسجدیست در شام و آن را بیت المقدس خوانند و نام پیغمبرے و نیز نام شہرے کہ بنام آن پیغمبر خوانند و آن از جملۂ مفتوحات عمر بن خطاب است (رضی اللہ تعالی عنہ) و بحوالۂ حل اللغات فرماید کہ نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام بیت المقدس و ایلیا بن ملکا نام خضر علیہ السلام نیز و فرماید کہ بکسر و بغیر ہمزہ نام شہر قدس خلیل اللہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب ذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ فرماید کہ باوّل مکسور سہ معنی وارد اوّل نام حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و ایشان را ایلیا نیز خوانند دوم بیت المقدس را نامند سوم نام حضرت خضر است و او را ایلیاے بن ملکات نیز گفتہ اند۔ صاحب سروری

آوردہ کہ نام نامی حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام بیت المقدس و نام یکے از پیغمبران بنی اسرائیل۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ بظاہر عبارت صاحب برہان معلوم میشود کہ ایلیا بہفت معنی آمدہ چنانکہ صراحتش بالا گذشت ولیکن تحقیق آنست کہ درحقیقت ایلیا را بیش از چہار معنی نباشد (۱) معنی حقیقی آن صدیق اکبر و (۲) نام حضرت علی رضی اللہ عنہ و این مجاز معنی اول باشد چنانکہ استادے فرماید (ع) ورین معنی کہ گفتی بگیاہم ٭ بہ پیغمبر بحق ایلیا ہم ٭ و (۳) نام بیت المقدس و اینہم مجاز باشد چنانکہ حکیم اسدی فرماید (ع) بدانگہ کہ ضحاک شد بادشا ٭ ہمی خواند آن خانہ را ایلیا ٭ و (۴) نام پیغمبر خضر علیہ السلام کہ از پیغمبران بنی اسرائیل است چنانکہ شیخ شیراز فرماید (ع) بحق ایلیا ادریس و یحیی ٭ باسمعیل واسحاق وعیسی ٭ پس معنی دوم و پنجم برہان ہمان یک معنی چہارم ماست ومعنی سوم وچہارمش ہمان یک معنی سوم ما ومعنی ششمش چیزے نیست زیراکہ ہمان بیت المقدس است کہ بزمانہ خلیفہ دوم فتح شد (اردو) (۱) صدیق اکبر لفظی معنون مین۔ بڑا سچا۔ نہایت سچا۔ نہایت راست گو۔ عربی۔ صفت (۲) ایلیا سریانی زبان مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب ہے۔ علی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ خلیفہ چہارم کا نام جو رسول مقبول کے داماد اور چچازاد بھائی تھے۔ (۳) بیت المقدس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مسجد اقصی کا دوسرا نام ہے۔ یروشلیم کا عبادت خانہ جو شام یعنی ایشیای روم مین واقع اور قوم یہود کا قبلہ ہے۔ مکہ سے پیشتر اور انبیا کا یہی قبلہ رہا ہے اس مقدس مکان کو داؤد علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کے علت طاعون کے

عذاب شدید سے نجات پانے کے شکریہ مین جبکہ ستر ہزار آدمی طعمۂ اجل ہو چکے تہے بنوا
بعض مورخون کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے صرف سنگ مرمر سے اس کی بنیاد ڈالی اور
حضرت سلیمان نے اس کی تعمیر شروع کی اس کے بارہ برج تہے جو سونے چاندی اور
بیش قیمت جواہرات سے جگمگا رہے تہے جب بخت نصر اس پر قابض ہوا تو وہ تمام چاندی
سونا اور جواہرات اکہڑوا کر اپنے ملک بابل مین لے گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
مین پہر اس مسجد کی تعمیر اور مرمت ہوئی (۴) خضر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر
ایک پیغمبر کا نام جن کا معجزہ یہ تہا کہ جہان بیٹہتے وہان سبزہ نمودار ہو جاتا یا جس جگہ سے
گزر جاتے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی چنانچہ اسی وجہہ سے یہہ لقب پڑ گیا کیونکہ
خضر بمعنی سبز و سبزہ کلام عرب مین آیا ہے۔

ایم بقول برہان و جامع و ہفت بر وزن جیم مردے را گویند کہ زنش مردہ باشد
صاحب شمس فرماید کہ ایم بالفتح و ایوم بفتحتین لغت فارسی است بمعنی بیزن شدن مرد و
بیمرد شدن زن و صاحب انند فرماید کہ ایّم بہ تشدید تحتانی بر وزن کیّس زن بے
شوہر (دیکر باشد یا ثیبہ) و مرد بے زن (کتخدا باشد یا نہ) خان آرزو در سراج نسبت
این فرماید کہ بر وزن جیم مرد زن مردہ کہ بعربی عزب خوانند و تحقیق آنست کہ بہ تشدید
تحتانی است بر وزن قیّم بہ معنی مذکور و لفظ عربی است۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات
عرب است می فرماید کہ ایّم بالفتح بے زن بودن مرد و بے شوہر بودن زن و
بالفتح و کسر یاے مشدّد مرد بے زن و زن بے شوہر (الخ) **مولف** عرض کند کہ

تصرف فارسیان است کہ این را بہ مرد زن مردہ مخصوص کردہ اند (اردو) رنڈوا
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - مرد بے زن - وہ مرد جس کی بیوی مرگئی ہو -

ایما بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب و بہار بمعنی اشارہ **مولف** گوید کہ بالکسر لغت عرب است بہ معنی اشارہ کردن چنانکہ صاحب منتخب ذکر کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر را استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب کردہ اند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) ہمہ با نیش دوش رسمی بود ؛ آفت انداز رمز و ایما ماند ؛ (ولہ ؎) اگر لنگر شود صد کوہ تمکین کشتی دل را ؛ بیک ایما کشاند گردش چشمے بگرد ابش ؛ (اردو) ایما - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - اشارہ - حکم (صبا ؎) ایما ہے عاشقوں سے یہی چشم یار کا ؛ وہ ترک ہی نہیں جو نہ کھیلے شکار روز ؛

ایما رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن اشارہ چنانکہ ظہوری گوید ؎ رفتہ خواہد بود ایماے درنگے از وصال ؛ ہجر را در گشتن من اینقدر تعجیل نیست ؛ نثر ابوالفضل اکبرآبادی "وآنکہ ایمائے رفتہ بود کہ التجا نمودن شاہرخ مرزا و فرزندان محمد حکیم مرزا" (اردو) دیکھو اشارہ شدن -

ایماق بقول بہار بالفتح و قاف الوس را گویند و ایماقات جمع و فرماید کہ این لفظ غیر فارسی است (فوقی یزدی ؎) کلید قفل جماع است زر و لے کو زر ؛ سر غش از چہ بلد گیرم و کدام ایماق ؛ صاحب انند گوید کہ بضم اول و سکون یاے تحتانی

لغت ترکی است بمعنی تبار و قبیلہ باید دانست کہ الوس بضمتین و واو غیر ملفوظ و سین مہملہ ساکن در ترکی قوم را گویند۔ کما فی الغیاث **مولف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی اویماق بہ تفخیم ضمہ ہمزہ و سکون تحتانی و فتح میم بالف و سکون قاف نیز ترکی زبان قبیلہ را گویند پس تصرف فارسیان است کہ بحذف واو و تبدیل حرکات بمعنی مذکور استعمال کردہ اند۔ بخیال ما مفرس است (اردو) قبیلہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گروہ۔ ایک دادا کی اولاد۔ خیل۔ فرقہ۔ زمرہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ (دیکھو ایل)

ایما کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی اشارہ کردن باشد چنانکہ وحشی یافعی فرماید ؎ سینۂ ماہی و پشت گاو باہم داشت راہ ؛ تیغ را تا دست او ایما بہ بلیمان کردہ است ؛ ذہوری ؎ غمزہ از شوخی بقصد فصد من ایما کرد ؛ خون رگ در گردن مژگان نشتر زن بماند ؛ (اردو) ایما کرنا دیکھو ابرو کشیدن کے پہلے معنے۔

ایمان بقول بہار بمعنی گرویدن و یعدی بالبا و ایمن گردانیدن و یعدی بنفسہ و فرماید کہ بالفظ آوردن و تازہ کردن بصلۂ با و بالفظ برافشاندن بنفسہ مستعمل۔ صاحب انند گوید کہ بالکسر گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن و فرماید کہ این ماخوذ از امن است صاحب موید فرماید کہ گرویدن و بے بیم گردانیدن و در شرع تصدیق بدل و اقرار بزبان وحدانیت خدائے تعالیٰ را و حقیت پیغمبر علیہ السلام را **مولف** عرض کند کہ لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بقول صاحب منتخب بہ معنی گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن۔ فارسیان این را بہ معنی حاصل بالمصدر بہ معنی شرعی استعمال کنند

مصادر فرس ہم کہ در ملحقات می آید و آنچہ بہار تخصیص سہ مصادر میکند قلت تلاش اوست (ظہوری ؎) شعلۂ عشق بت از عقل برآوردہ دمار ٭ چشم زخمی نرساند شررش ایمان را ٭ (دولہ ؎) رشتۂ باید چہ در کفر وچہ در ایمان بکف ٭ گر گرہ نکشود از تسبیح ز نار سے بخر ٭ (انوری ؎) تا ہیچ نسب بود ز ایمان ٭ در دیدۂ مردمی حیا را ٭ (اردو) ایمان - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - بیخوف کرنا - امن دینا - شریعت اسلام مین دل سے خدا پر یقین لانا اور زبان سے اوس کی خدائی اور توحید کا اقرار کرنا - دین دہرم - (ذوق ؎) زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مین کیون ٭ کیا ڈیڑھ چلو پانی سے ایمان بہ گیا ٭

ایمان آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ (۱) بمعنی قبول کردن اسلام و بصفت ایمان متصف شدن باشد مرادف اسلام آوردن کہ گذشت و (۲) بہ معنی تسلیم کردن و یقین دانستن (صائب ؎) از تماشاے تو چون خلق نیارند ایمان ٭ کافر است آنکہ ترا بیند و بے دین نشود ٭ (حافظ ؎) دیدہ نادیدہ باقبال تو ایمان آورد ٭ مرحبا اے بہمہ لطف خدا ارزانی ٭ (اردو) ایمان لانا یا لے آنا بقول امیر - (۱) دین اسلام قبول کرنا - مسلمان ہونا (آتش ؎) برہمن کہتے ہین تیرا مصحف رخ دیکھکر ٭ کفر سے باز آئیے ایمان لانا چاہئے ٭ (۲) ماننا - برحق جاننا - کسی پر یقین لانا - (مومن ؎) اگر مشہور رہو افسانہ اپنی بت پرستی کا ٭ برہمن کیا عجب ایمان لے آئین بنارس مین ٭

(داغ ؎) سمجھے معجزہ ایمان نہ لائین لوگ اس پر ٭ خدا کرے غلطی کچھ مرے سخن مین رہے ٭

ایمان افشاندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی نثار کردن ایمان باشد (صائب ؎) بیا در جلوہ اے سرو روان تا جان بیفشانم ٭ بیفشان زلف کافر کیش تا ایمان بیفشانم ٭ بہار رہین سند را برائے ایمان بر افشاندن ذکر کردہ و بجائے بیفشانم بر افشانم نوشتہ و صاحب آصفی ہم شعر مذکور را موافق بہار نقل کردہ و مصدر ش ایمان افشاندن قائم کردہ ولیکن در دیوانے کہ پیش ماست ردیف غزل (بیفشانم) است و خندان و ریحان قافیہ آن (اردو) ایمان کو فدا کرنا - نثار کرنا -

ایمان باختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ بمعنی از دست دادن ایمان باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) اے دل سرگشتہ بے خانمان ٭ باختی از بہر تن ایمان جان ٭ (اردو) ایمان کھونا -

ایمان بردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی خلل انداختن در ایمان و زائل کردن ایمان و کافر کردن و خراب ساختن ایمان باشد (عزیز اصفہانی ؎) برہمن زادۂ زنّار بندے برد ایمانم ٭ کہ سودا میکنم با کفر زلفش دین و دنیا را ٭ (اردو) ایمان لیجانا ایمان مین خلل ڈالنا - کافر بنا دینا - کافر کردینا

ایمان بریدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

مولف عرض کند که بمعنی سلب و زائل
کردن ایمان باشد مرادف ایمان بردن
که گذشت (زلالی خوانساری ؎) چه زلفی
کافرے ایمان بریده ٭ سیاهی پاسے بر
مصحف کشیده ٭ (اردو) ایمان کو سلب
کرنا ۔ زائل کرنا ۔

ایمان پذیرفتن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده و از بیان معنی سکوت
ورزیده مولف عرض کند که بمعنی ایمان
را درست داشتن و قدر ایمان کردن ۔
(حزین اصفهانی ؎) نے کفر پذیرد سر زلف
تو نه ایمان ٭ در بندگی عشق تو شد طاعت
ما هیچ ٭ (اردو) ایمان کو درست رکھنا
ایمان کی قدر کرنا ۔

ایمان تازه کردن | استعمال ۔ بهار
بذیل ایمان ذکر این کرده ولیکن از بیان
معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی تازه
کردن یعنی تجدید ایمان چنانکه مومن دم واپسین ایمان
خود را تازه کنند (صائب ؎) بیا و تازه
کن ایمان بنو بهار امروز ٭ که شد قیامت
موعود آشکار امروز ٭ (انوری ؎)
ایمنی باشنده جاهت چو دمسازی گرفت ٭
فتنه را گفتند ایمان تازه کن کاخر دم است ٭
(عرفی ؎) صنم گفتم دلا جان تازه کردی ٭
مبارکباد ایمان تازه کردی ٭ (اردو)
ایمان کو تازه کرنا کهه سکتے هین جیسے موت
کیوقت هر مومن کیا کرتا هے ۔

ایمان حقیقی | استعمال ۔ مرکب توصیفی است
بقول صاحب بحر در اصطلاح متصوفه تصدیق
بوحدانیت حق است بے شائبه تشکل ۔
صاحب شمس بذکر معنی بالا فرماید که این وقتی
میسر شود که از فنائے خود ببقاے حق متحقق
گردد و عین وحدت شود (اردو) ایمان
حقیقی ۔ صوفیه کی اصطلاح هے جسکے معنے یه

ہین کہ وحدانیت حق کی اسطرح تصدیق کی جاے کہ اس مین شکل وصورت کا شائبہ نہو۔

ایمان دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی عطا کردن ایمان و وسپرد کردن آن باشد (شفائی اصفہانی ؎) جبریل گر ایمان دہدش مفت نگیرد ۔ درعشق تو آن برہمنی کز سر دین خاست ۔ (اردو) ایمان عطا کرنا۔ دینا۔ بخشنا۔

ایمان داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف گوید کہ (۱) بمعنی یقین داشتن و ویقین کردن و (۲) ایمان را قائم وبر قرار داشتن۔ مخفی مباد کہ داشتن بقول صاحب بحر بمعنی نگاہبانی کردن ہم آمدہ (عرفی ؎) چنان از پے زری شادست عرفی ۔ کہ پنداری بزر ایمان ندارد ۔

(ظہوری ؎) آنکہ خواہد داشت فردا رحمتش ایمان ما ۔ گشتہ وصفش آفتاب مطلع دیوان ما ۔ (اردو) (۱) یقین کرنا۔ (۲) ایمان کو قائم رکہنا۔ برقرار رکہنا۔

ایمان ربودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ مرادف ایمان بردن باشد کہ گذشت (حزین اصفہانی ؎) زلف بربودہ ایمان حزین را زلف او وزاہد ۔ نگو از سبحہ دیگر کافر زنار لے مارا ۔ (اردو) دیکہو ایمان بردن۔

ایمان سپردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی بخشیدن ایمان وعطا کردن آن باشد مرادف ایمان دادن (حزین اصفہانی ؎) بخود نسپرد ام

در عاشقی ہرچند ایمانی ز دست انداختی
آن زلف کافرکیش می ترسم (اردو)
دیکھو ایمان دادن -

(الف) ایمان فروختن | استعمال
صاحب آصفی ذکر این کرده و از بیان
معنی ساکت۔ مولف عرض کند که به معنی
بیع کردن ایمان و بے ایمان و کافر شدن
حزین اصفہانی ؎ رنج تو بود راحت
ما دل فتادگان ۔ اے زہد مژده باد
که ایمان فروختیم ۔ و ازین مصدر است۔

(ب) ایمان فروشی | که حاصل بالمصدر
الف باشد چنانکه ظہوری فرماید ؎
ببازار سودا اے ہند و نژاد ۔
گشادیم دکان ایمان فروشی ۔ (اردو)
(الف) ایمان کو بیچنا - ایمان فروختن کرنا
(ب) ایمان فروشی کہہ سکتے ہین -

ایمان کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از بیان معنی ساکت مولف گوید که ساختن ایمان
باشد چنانکه کفر را ایمان کردن ۔ نظیری نیشاپوری
؎ ہیچ اکسیر بتاثیر محبت نرسد ۔ کفر آوردم و در
عشق تو ایمان کردم ۔ (اردو) ایمان
کردینا - ایمان بنالینا جیسے کفر کو ایمان بنا دیا

ایمپراطور | بقول صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ بکسر الف و سکون تحتانی و
میم و بائے فارسی و رائے مہملہ بالف کشیده و ضم طائے مہملہ بزبان لاطینی شہنشاه
را گویند - دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد - معاصرین عجم بزبان دارند -
(اردو) شہنشاه یا شہنشہ بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - (شاہان شاہ کا
مخفف) شاہون کا شاہ - بادشاہون کا بادشاه - شہریار - بڑا بادشاه -
جسکے ماتحت اور بادشاه بھی ہون -

ایمۃ الاسماء استعمال - بقول صاحب بحر و بہار اسماے سبعۂ الہیہ کہ عالم و قادر و حی و مرید و سمیع و بصیر و متکلم است - صاحب شمس فرماید کہ بالفتح اسماے سبع را گویند چنانکہ الہ و عالم و مرید و قادر و سمیع و بصیر و متکلم و فرماید کہ این اسماے سبعہ اصول مجمع اسماے الٰہی اند **مولف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بقاعدۂ عربی و معنی لفظی این امامان اسما و مراد از اصول کل اسماے الٰہی صاحب انند ہم ذکر این کردہ بالتفصیل بیان کردہ صاحب بحر عجم متفق و فرماید کہ اصطلاح عربی است (اردو) ائمۃ الاسماء - فارسی مین اللہ تعالی کے سات نامون کو کہتے ہین جو بقول بعض عالم و قادر و حی و مرید و سمیع و بصیر و متکلم ہے -

ایمد بقول برہان و جامع بروزن ابجد (۱) گاو آہن را گویند و آن آہنی است کہ زمین را بدان شیار کنند و بعضی گویند کہ (۲) ایمد چوبی است کہ گاو آہن را بر آن نصب کنند و زمین را بشگافند و آن را بعربی سنہ خوانند - صاحب جہانگیری فرماید کہ باوّل مفتوح بیاے تحتانی زدہ و میم مفتوح با دال زدہ آہن پارہ سرتیز است کہ بر سر قلبہ نصب کنند و بدان زمین را شدیار کنند - صاحبان جامع و ناصری این را مرادف آیمر بہ راے مہملہ گویند **مولف** عرض کند کہ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است بہ دال مہملہ در آخر و انچہ بذال معجمہ بہمین معنی می آید مبدل این کہ دال مہملہ بذال معجمہ بدل شود ہمچون آدر و آذر و اشاد و آستاذ و عجبے نیست کہ اہل عرب ہمین اسم جامد فارسی زبان را تعریباً بذال معجمہ خواندہ باشند حیف است کہ محققین عجم

ذکر این نه کرده اند و انچه همین لفظ به راے مهمله عوض دال مهمله می آید غیر از تصحیف نباشد که دال مهمله با راے مهمله یا بالعکس آن اصلا بدل نمیشود - وجا وارکه آیر را به راے مهمله هم اسم جامد گیریم بالجمله این همان است که حقیقتش بر آهن جفت و آهن گاو درممدوده گذشت (اردو) (۱) دیکھو آهن گاو - (۲) ہل کی وہ لکڑی جس کی نوک پر پھال نصب کر لیتے ہیں -

ایذ بقول رشیدی چوبے که بر گردن گاو نهند و آن را خیش نیز گویند و آهنے را که بر ان چوب نصب کنند و زمین بدان بشگافند (آهن ایذ) گویند و بعربی سنه خوانند اما در سامی بذال معجمه گفته و بعضی به راے مهمله گفته اند - صاحب شمس همزبان رشیدی و صاحب سروری بذیل ایمر فرماید که اما در سامی فی الاسامی - ایذ بذال معجمه به معنی آن چوبے آمده که بر گردن گاو نهند و آن را خیش نیز گویند (الخ) صاحب سراج هم بذیل ایمر تصحیح این نموده چنانکه قولش بذیل ایمر می آید مولف عرض کند که ما صراحت این بر لغت گذشته کرده ایم که بدال مهمله گذشت و اختلافے که در معنی این پیدا است همان اختلاف بر لغت خیش هم موجود پس ایذ را چوبے گیریم یا (آهن پارهٔ سر تیز که مرادف است به آهن گاو) تحقیق ما بر ایمر می آید که به راے مهمله می آید - (اردو) دیکھو ایمر -

ایمر بقول برهان بفتح اول بر وزن خنجر آهن سر تیزے را گویند که بر چوب قلبه نصب کنند و بدان زمین را شیار کنند و فرماید که بکسر اول هم آمده است - صاحب

رشیدی این را مرادف ایذ (بذال معجمه) قرار داده و بقول صاحب جامع مرادف ایمد (بدال مهمله) صاحب سروری بحوالهٔ شرفنامه ذکر این کند و فرماید که گاو آهن باشد و صاحب موید بحوالهٔ شرفنامه فرماید که بفتح یکم وسوم - آن آلتی آهنی است که برزگران و کدیوران زمین بدان شیار کنند و اهل هند آن را پهال گویند - صاحب شمس همزبان موید - خان آرزو در سراج فرماید که بفتح اول و میم بروزن خنجر در اکثر کتب - آهن سرتیزے که بر چوب قلبه نصب کنند و زمین شیار کنند وصواب آنست که ایمذ است بذال معجمه نه براے مهمله و آن چوبے است که بر گردن گاو نهند وغیش نیز گویند و آهنے که بر ان نصب کنند آن را (آهن ایمذ) گویند و بعربی سنه خوانند کما فی السامی فی الاسامی - مولف عرض کند که حیف است که خان آرزو هم با محققین حقیقت ناشناس نقل عبارت کرد نمید اند که قلبه را چوبے است و بر طرف زیرینش آهن سرتیز که بوسیلهٔ آن زمین را شیار کنند پس اگر آن چوب را فارسیان آیمد - یا - ایذ یا - آیمر - گفته باشند جا دارد و اگر آهن سرتیز را گفته باشند که به طرف زیرین آن چوب نصب میشود هم عیبے نیست و از (آهن ایمذ) اگر همین آهن سرتیز مراد باشد متحقق میشود که ایمد یا آیمذ یا آیمر نام همان چوب است که آهن سرتیز بطرف زیرینش نصب میکنند ولیکن آن چوب را بر گردن گاو نمی نهند و همین چوبست که با آهن سرتیز مرکب شد و موسوم می شود به قلبه و چوبے که بر گردن گاو نهند آن چیزے دیگر است که با قلبه تعلق ندارد و فارسیان این را جوغ و توغ گویند و هندیان جوا نامش نهند و بمحاورهٔ عرب نیّر نام است بکسر نون و سکون تحتانی و راے مهمله در آخر -

پس قابل غور است کہ آیمد یا آیمذ یا آیبر
چوبے را چگونہ توانیم گفت کہ برگردن گاو
نہند - تحقیق ما اینست کہ آیمد بدال مہملہ مبدل
آیمذ بذال معجمہ ہمان چوب است کہ بہ طرف
زیر پیش (آہن گاو) نصب کردہ میشود
و فارسیان مجموعۂ این ہر دو را ہم آیمد
و آیمذ گفتہ باشند بر سبیل مجاز و آنانکہ مجرد
آہن سر تیز را آیمد و آیمذ گفتہ اند آنہم مجاز
باشد - باتے حالِ بر سبیل استعمال آیمد و آیمذ
مرادف آہن جفت و آہن گاو است
و بس - با رثبوت این کہ بہ معنی چوبے
ہم باشد کہ برگردن گاو نہند برگردن
محققین بالا ست فتامل و آیبر بہ راے
مہملہ بخیال ما تصحیف است کہ کاتبین
دال مہملہ را راے مہملہ کردند یا اینکہ
اسم جامد فارسی زبان باشد بہ راے مہملہ ہم و تعلقی ندارد
با آیمد و آیمذ کہ تبدیل دال مہملہ و ذال معجمہ با راے مہملہ
نیامدہ (اردو) دیکھو آہن جفت -

ایمن بقول بہار (۱) بمعنی بے ترس و فرماید کہ این در اصل آمن بر وزن
ضامن است کہ فارسیان با مالہ و فتح میم استعمال کردہ اند و بالفظ شدن و نشستن
مستعمل و لنفی آن بلفظ نا (میر معزی ؎) قمر ز قبضۂ شمشیر نشست نا ایمن ؛ زحل ز پیکر
پیکان نشست ناپروا ؛ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ اصل این آمن صیغہ اسم
فاعل از امن - الف را امالہ کردہ ایمن ساختند چون حسیب و کتیب و آمن اسم
فاعل بمعنی مامون اسم مفعول است مثل عامر بمعنی معمور و اشرف مانند را ئی بفتح
میم می آرد و میگوید ؎ مرد را النقش مراد از خصم ایمن میکند ؛ موم صاحب مہر کار
قفل آہن میکند ؛ صاحب غیاث گوید کہ بالکسر و میم مکسور بمعنی بخوف و بید ہشت امالہ

آمن بکسر میم کہ اسم فاعل است از امن و آمِن بالکسر و میم مفتوح بمعنی بیخوف تر و این امالۂ آمن است بفتح میم کہ اسم تفضیل از امن است مولف عرض کند کہ مفرس باشد کہ فارسیان از امالہ تصرفے کردہ اند و بقول صاحب انند استعمال ایمن بزبان عرب نیست (اردو) ایمن - بقول امیر - عربی - محفوظ بیخوف (ناسخ ؎) ولین ایمن ہو نہ تو انخوار و جو دشمن ہے ضعیف ؛ مورچہ دیکھو تو کہا جاتا ہے کیا تلوار کو ؛

ایمن آباد | اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر و موید و شمس (۱) جاے امن - بہار بحوالۂ عنصر و انش آرد کہ (۱) محل امن و (۲) بہشت و (۳) کعبۃ اللہ و فرماید کہ ایمن آباد بمعنی معمورۂ ایمن است از عالم خرم آباد کہ بعد ازین بیاید پس ترکیب محمول بر قلب و آباد بمعنی معمورہ باشد و اگر بمعنی ایمنی آباد گفتہ شود پس ایمن بہ معنی ایمنی بود بر قیاس خاموش و فراموش کہ بہ معنی خاموشی و فراموشی ہم آمدہ (خواجہ نظامی ؎) بنود اعتماد ش دران مرز و بوم ؛ کہ ہست ایمن آباد رومی بہ روم ؛ (ولہ ؎) خردمند را خوبی از داد اوست ؛ پناہ خدا ایمن آباد اوست ؛ (میر خسرو ؎) خدا را بدر ماندگی یاد کرد ؛ حصار دعا ایمن آباد کرد ؛ (میر حسن دہلوی ؎) ایمن آباد ست مارا عشقت از ہر آفتے ؛ ماہیان بحر بین از شست طفلان جستہ اند ؛ مولف عرض کند کہ معنی دوم و سوم مجاز باشد بر سبیل کنایہ (اردو) (۱) امن کا مقام مذکر - (۲) دیکھو اودیس خانہ (۳) کعبہ - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بیت اللہ کا نام - مکہ - بیت الحرام - قبلہ - وہ مربع عمارت جو عرب مین اہل اسلام کا

ایک مقدّس اور متبرّک مقام ہے جہان ہرسال حج ہوتاہے (امیر ؎) سجدے کرتے ہین طاق ابروے مین ؛ ہمنے کعبہ نیابنایاہے ؛

ایمن بودن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت مولّف گوید کہ بمعنی بے بیم بودن (انوری ؎) برتو واقف نشود عقل کل ازہیچ قیاس ؛ وزتو ایمن نبود خصم تو ازہیچ قبل ؛ (صائب ؎) آفتابیکہ بود ایمن از آسیب زوال ؛ قرص نانیست کہ برسفرۂ درویشان است ؛ (ظہوری ؎) ظہوری درخطر خود را ہیفگندی خطر داری ؛ کہ ایمن بودن صید حرم باشد حرام اینجا ؛ (اردو) بیفکر رہنا - بیخوف ہونا -

ایمن ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ واز بیان معنی ساکت - مولّف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم گردانیدن است (رفیع قزوینی ؎) افتادگیم ساختہ از حادثہ ایمن ؛ ہرگز ندہد تاب کسے پنجہ پارا ؛ (ظہوری ؎) فکرت عشرت زرہ زدہ ہجر زغم خویش ؛ ایمن سازکہ خاطر خطرستان گشتہ است (اردو) بیفکر کرنا -

ایمن شدن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت مولّف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم شدن است (حافظ ؎) ایمن مشو زعشوۂ دنیاکہ این عجوز ؛ مکّارہ می نشیند ومحتالہ می رود ؛ (ظہوری ؎) از غم ہجر اگر شوم ایمن ؛ خطر شادی وصال - بلاست ؛ (صائب ؎) ایمن از کجروان نتوان شد بہیچ حال ؛ خط برزمین زرفتن خود مار میکشد ؛ (انوری ؎) باآنکہ مہر نوح تو اندر سفینہ شد ؛

این شو د زغرقۂ طوفان روزگار ⁂ (اردو) بےفکر ہونا ۔

این کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی سکوت ورزیدہ ۔ **مولف** گوید کہ مرادف این ساختن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) زخوف ہجرم این کن اگر امید آن داری ⁂ کہ از چشم بداندیشان خدا ایت درامان دارد ⁂ (انوری ؎) دین تازی را زبیم ترکتاز چینیان ⁂ چون حریم این بدان تیغ مہند کردہ اند ⁂ (اردو) دیکھو این ساختن ⁂

این گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ مرادف این شدن کہ گذشت (جناب اصفہانی ؎) این از گرمی خورشید قیامت گردد ⁂ آنکہ در سایۂ دیوار تو خوابش ببرد ⁂ (اردو) دیکھو این شدن ۔

این گشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مرادف این گردیدن و این شدن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) نگارمے فروشم عشوۂ داد ⁂ کہ این گشتم از فکر زمانہ ⁂ (ظہوری ؎) اگرچہ از خطر مرگ گشتہ ام این ⁂ بصد کشندگی حسرت آرزوے تو ہست ⁂ (اردو) دیکھو این شدن ۔

این نمودن استعمال ۔ مرادف این ساختن و این کردن کہ گذشت (صائب ؎) زانتقام حق این نمود دشمن را ⁂ زخصم ہر کہ بزور خود انتقام کشید ⁂ (اردو) دیکھو این ساختن ۔

اینی صاحب آصفی بحوالۂ بہار فرمایدکہ بمعنی بے خوف بودن است **مولف** گوید کہ در نسخ موجودۂ بہار این لفظ موجود نیست

(۱۹۴۳)

وحقیقت این جز این نیست که یاے مصدری
بر لفظ ایمن زیاده کرده اند و معنی این
بے خوفی است (انوری ؎) دانکه باقی
بهِ بد و دادن جاهش بودی ؛ نعمت ایمنی
امروز نه در حال بقاست (وله ؎)
چون سدّ ایمنی لکد چرخ رخنه کرد ؛ آن خنجر
را به تیغ وبراے التیام داد ؛ (اردو)
بے خوفی - بیفکری -

ایمنی جستن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف عرض کند که بے خوفی خواستن
باشد (خسرو دهلوی ؎) ایمنی امّت
از انگونه جست ؛ کامن خود از اُمنهٔ خود
بشست ؛ (اردو) دیکھو بیخوفی چاہنا ؛

ایمنی خواستن استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از بیان معنی ساکت
مولف گوید که مرادف ایمنی جستن که گذشت
(خسرو دهلوی ؎) عدل تو چون ایمنی
دهر خواست ؛ نرگس رعنا ز زمین خفته
خاست ؛ (اردو) دیکھو ایمنی جستن -

ایمنی یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده و از بیان معنی سکوت ورزید **مولف** گوید که ایمنی
بیخوفی حاصل کردنست و بیخوف شدن (فردوسی طوسی ؎)
زبس لابه و مهر سوگند بند ؛ بر و ایمنی یافت شه از گزند ؛
(انوری ؎) خون کلهها بریخت کان سخاش ؛ کوه از آن یافت
ایمنی ز خناق ؛ (اردو) بیفکر ہونا - بیفکری حاصل کرنا -

ایمه بقول برهان بفتح اوّل بروزن خیمه (۱) بمعنی اکنون و این زمان و این دم
باشد - صاحب ناصری بحواله برهان ذکر این کرده فرماید که بقول صاحب رشیدی
مخفف اینهمه و از خلاق المعانی حکیم خاقانی سند آرد ؎ ایمه دوران چو سر اسیمه سر است ؛
نسبت جور بدوران چه کنم ؛ صاحبان جهانگیری و سروری و جامع و انند و هفت

وبہار ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان
گوئیم ولیکن از حقیقت این چیزے کہ بفہم ما می آید عرض میکنیم کہ مبدل اینہ باشد بہ ہائے
نسبت بمعنی منسوب بہ این و مراد از ایدون واکنون و این زمان نون بہ میم بدل
شد ہمچون بخین و بخیم و صاحب کنز کہ محقق زبان ترک است فرماید کہ مہ بالفتح در ترکی
ترجمۂ کلمۂ عربی (ہاک وہو ذا) باشد پس جا دارد کہ فارسیان آمی کہ مخفف این است
بران زیادہ کردہ استعمال کردہ اند چنانکہ (این دون) را (ایدون) کردند پس
آخر اومی است اندرینصورت باید کہ این را مفرس گوئیم و بہ تحقیق ما از ہمین سند
حکیم خاقانی کہ مذکور شد آیمہ بمعنی (این ببین) باشد کہ بعربی (ہا) گویند چنانکہ (ہاہو
معی) پس معنی اکنون کہ بیان کردۂ محققین است قابل غور ۔ (اردو) دیکھو اکنون اور
ہمارے خیال کے لحاظ سے اس کا ترجمہ (یہہ دیکھو)

(۲) ایمہ ۔ بقول برہان بمعنی ہرزہ و یاوہ و بیہودہ را نیز گویند ۔ صاحب سروری
بحوالہ تحفہ آرد کہ یاوہ باشد کہ یافہ نیز گویند و از کلام خلاق المعانی سند آرد ع
ایمہ مگو کہ آسمان اہل برون نمیدہد ؛ اہل چو نامد از عدم چیست گناہ آسمان ۔ حکیم
فردوسی الف ع) تو ایمہ سخن چند گوئی ہمی ؛ گل زہر خیرہ چہ بوئی ہمی ؛ و فرماید کہ اگرچہ
معنی مرقوم براے این لغت بعنوانیکہ در بیت مذکور و دیگر ابیات استادان واقع
شدہ پر مناسبت ندارد اما چون در تحفہ و دیگر نسخ باین معنی آمدہ و معنی دیگر بنظر
نرسیدہ بود بنابرین ہمان طریق نوشتہ شد ۔ خان آرزو و سراج فرماید کہ در ابیات

کہ آیمہ و یاوہ مرادف اند وبحوالۂ قوسی گوید کہ لفظ آیمہ را درین بیت حمل برمعنی یاوہ نمودن ـ ماصدق ہمان معنی است چہ جاے مواضع دیگر زیرا کہ درانجا قطعاً بدین معنی نسبت نمی توان کرد چنانکہ ہم خاقانی گوید (ب ۵) ایمہ نہ بغداد جاے شیشہ گرانست ؛ بہر گلاب طرب فزاے صفاہان ؛ وامثال این بیت کہ از حد بیرون است در کلام فضلا وقوع یافتہ وتفسیر آن بیاوہ عین یاوہ است اما تحقیق آیمہ آنکہ لفظی است دال برمعنی استفہام وبلفظ آخر ازان تعبیر توان کرد بنا براین تفسیر معنی ہر دو بیت صحیح میشود ونیز می توان گفت کہ ایمہ مخفف این ہمہ باشد غایتش در بعض موارد مناسبت تمام ندارد (انتہی کلام القوسی) وباز فرماید کہ درین نظر است بچند وجہہ اول آنکہ معنی استفہام در بیت اول خاقانی بہیچ وجہ درست نمی شود چراکہ جمع نہی کہ ہم انشاست یا استفہام کہ نیز انشاست در یک جملہ از اغرب غرایب وتجویز آن از مثل قوسی نہایت بعید ومخفف این ہمہ چہ قسم درست باشد زیرا کہ آیمہ بفتح اول روایت است واین ہمہ بکسر اول وبہر تقدیر تسلیم بمعنی این ہمہ دربیت خاقانی درست نمی شود (خاقانی ج ۵) بس مگو کایمہ ہمہ آدمی اند ؛ آدمی نیست کہ شیطان شیم است ؛ ونیز درین بیت سیف اسفرنگی (د ۵) گوہر عمرم شکستہ شد ز فراقت ؛ ایمہ بصد پارہ شد کدام شکستہ ؛ پس قول رشیدی نیز کہ مخفف این ہمہ بمعنی یاوہ گفتہ درست نباشد وصحیح بمعنی این چنین وہمچنین بود وبحوالۂ جہانگیری گوید کہ دربیت اسفرنگی بمعنی اکنون گفتہ لیکن بفتح و دربیت اول خاقانی بہ معنی این چنین

گفته اما بکسر و این تفرقه بیجاست بلکه خطا زیرا که در شعر اسفرنگی به معنی اکنون درست نمی شود و صحیح همان معنی اینچنین است ولفظی است علحده - مخفف (این همه) نیست (انتهی کلام صاحب ناصری فرماید که در بعضی فرهنگها بمعنی هرزه و بیهوده آمده - صاحب شمس گوید که بفتح یکم و دوم وسوم در فارسی بیهوده و یاوه گو را گویند - صاحبان رشیدی وجهانگیری وجامع و انند و بهار هم ذکر این کرده اند مولف عرض کند که محققین هند نژاد را نمیرسد که بر خلاف زباندانان روند - صاحب برهان را واگذاریم اما از صاحب سروری وجامع قطع نظر نتوان کرد که فارسی - زبان مادری ایشان است و هرد و آیمه را به معنی یاوه گفته اند اگر ماخذ این معلوم نه شود توانیم گفت که اسم جامد است سند (الف) از فردوسی بدعوی شان دلیل باشد که ایمه سخن در مصرع اولش به معنی (یاوه سخن) باشد وهمین معنی چسپان تر و مناسب تر است از دیگر معانی و سند (ب) از خاقانی متعلق به معنی اول بیان کرده ماست که ترجمهٔ آن در عربی (ہا) باشد و این سند را برائے معنی یاوه آوردن خطائے ماست و سند (ج از خاقانی) متعلق است به معنی چهارم که مرادف این باشد که می آید در مصرع اولش (ایمه همه) بمعنی اینهمه باشد و سند (د از سیف اسفرنگی) متعلق است بمعنی سوم که مرادف اینچنین می آید و خان آرزو را هم درین معنی کلام نیست - مختصر اینست که با اختلاف معانی اسناد پیش شده بر خلاف اصل مقصد بحث کردن ابلهی است والهی و شک نیست که بقول محققین تبریزی و کاشانی آیمه بمعنی یاوه آمده (اردو) یاوه بقول آصفیه - فارسی - صفت - بیهوده - لغو - پوچ - هرزه - نامعقول - لچر -

(۳) ایمہ - بقول برہان بکسر اول بمعنی این چنین و ہمچنین است - صاحب رشیدی گوید کہ بفتح الف و میم بہ معنی این چنین و فرماید کہ ظاہرا مخفف (این ہمہ) باشد بہار گوید کہ از بیت سیف الدین اسفرنگی بہ معنی این چنین مستفاد میشود (و نقلش در بحث معنی دوم بر (د) گذشت) و بقول ناصری و جہانگیری و سروری و جامع و شمس ہم تصدیق معنی این چنین می شود و صاحب سراج ہم بصحت این معنی اعتراف دارد **مولف** عرض کند کہ معنی اول اصلی است چنانکہ از ماخذش پیدا است و دیگر معانی مجاز آن باستثنائے معنی دوم و تحقیق ما این است ایمہ را بہ معنی این چنین گیریم نہ ہمچنین کہ فرق نازک این ہر دو را صاحب برہان از دست دادہ است (اردو) ایسا - بقول امیر - ہندی - (ایدرش سے بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت میں انہیں معنوں میں ہے) اسقدر - اتنا - فقرہ امیر "ایسا مارا کہ ادھموا کر دیا" - (برق ۵) اس بادہ کش کا جسم ہے ایسا لطیف و صاف ٭ زنار پر گمان ہے موج شراب کا ٭

(۴) ایمہ - بقول بہار بالفتح بہ معنی این کہ اسم اشارہ بقریب است - صاحب انند ہم ازان بہار و سند این ہمان است کہ از کلام خاقانی (ج) در بحث معنی دوم گذشت (اردو) دیکھو این

ایمہ دار استعمال - صاحب انند بحوالۂ غیاث برایمہ گوید کہ انچہ در کوا غذ اراضی و املاک نویسند کہ (ایمہ داران پرگنۂ فلان) غلط است بجائے آن یمہ داران صحیح باشد

بدون الف اول چہ یمہ بکسر تحتانی و فتح میم در ترکی خوراک و روزینہ را گویند و ایمہ بکسر الف و یائے تحتانی غیر ملفوظ و فتح میم ہم باین معنی آید و این تفاوت از تفاوت لہجہ

بعض ترکان است مؤلف عرض کند که نمیدانیم	زیاده کرده (ایمه داران) معاشداران
که چون وجود ایمه را هم به معنی همه تسلیم کرده است	را گفته اند چنانکه از فرامین شاهان
پس چرا بر استعمال ایمه داران حرف می‌نهند	سلف که بزبان فارسی است تصدیق
صاحب لغات ترکی ذکر ایمه به تفخیم کسرهٔ یا و فتح	این میشود - پس ایمه دار در فارسی
میم و هاے وقفی به معنی غور راک کند	زبان به معنی معاشدار باشد (اردو)
فارسیان الف وصلی در اوّلش	معاشدار -

این بقول صاحب ضمیمهٔ برهان (۱) ضد آن باشد - صاحبان موید و شمس هم ذکر این کرده اند - بهار فرماید که اسم اشاره بقریب چنانکه آن اسم اشاره بعید و فرماید که جمع هر دو بالف و نون و بها و الف نیز می آید و نیز فرماید که هرگاه کلمهٔ از یا در یا بر با لفظ این یا آن مقارن شود حرکت ماقبل الف نحو شائع است و سکونش جائز - (بابا فغانی ـه) بکوے دلنشان می فشانم قطرهٔ اشکے ؛ که از این خاک بوے مردم آزاد می آید ؛ (ابو طالب کلیم ـه) یک مرغ فارغ البال در این چمن ندیدم ؛ در قید دام اگر نیست در بند آشیانست ؛ صاحب انند فرماید که بالکسر لغت فارسی است مؤلف عرض کند که (براسماے اشاره) اشارهٔ این هم کرده ایم - اسم اشاره بقول صاحب تحقیق القوانین اسمیست موضوع بود بنا بر تعیین مشار الیه یعنی چیزے که بطرفش اشاره کرده شود و چون مشار الیه یا واحد باشد یا جمع و هر یک از اینها یا بعید بود یا قریب لهذا مقرر است

لفظ آن براے مشار الیہ واحد بعید و این براے مشار الیہ واحد قریب ولفظ
آنہا و آنان براے جمع مشار الیہ واحد بعید ولفظ اینہا و اینان براے جمع
مشار الیہ قریب لیکن استعمال آنہا و اینہا در ذوی العقول وغیر ذوی العقول
ہر دو واقع است برخلاف آنان و اینان کہ در ذوی العقول مستعمل فقط و فرماید کہ باعتبار
معنی حقیقی اشارۂ مشار الیہ باید کہ حسّی باشد یعنی مشار بیکی از اعضاے ظاہری
پس بعضی جا غیر حسّی و متصوّر در ذہن بودنش بر سبیل مجاز باشد برخلاف مرجع ضمیر کہ
آن بحسب حقیقت مشار باشارۂ ذہنی است نہ حسّی وہمین است در ضمیر و اسم اشارہ
فرق معنوی و جائیکہ لفظ آن و چنان یا لفظ این و چنین ہم آیند در آنجا باید کہ لفظ
لاحق را بمعنی مانند گیرند یا لفظ سابق را زاید شمارند چنانکہ (حزین ع) دل آن
چنان و سینۂ سوزانم اینچنین ٭ (اردو) یہہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم اشارہ
ایک لفظ ہی جو اشارۂ قریب کیواسطے آتا ہے - اِس - سامنے کا - حاضر - موجود -
جیسے یہہ مرد - یہہ عورت - یہہ بیل - یہہ کبوتر وغیرہ (غالب ۵) کیون ردّ قدح
کرے ہے زاہد ٭ مے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے ٭

(۲) این بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شک ہم آمدہ است - صاحبان مویّد و
شمس بمعنی شکر نوشتہ اند مولّف عرض کند کہ نمیدانیم کہ کاتب ضمیمۂ برہان شکر را
شک نوشتہ است یا کاتبین مویّد وشمس شک را شکر کردہ اند - حیف است کہ ہر سہ
محققین بالا از سند این ساکت ومحققین دیگر این معنی را ذکر نکردہ اند - میا صرین عجم

ہم بر زبان ندارند و در کلام متقدمین و متاخرین ہم استعمال این بدین معنی ندیدیم۔
مخفی مباد کہ آین بفتح الف وسکون تحتانی و نون غنہ در ہندی زبان کلمہ ایست کہ برائے
تعجب و استفہام وتنبیہہ وتہدید می آید اگر مقصود محققین بالا ازہمین استعمال باشد کہ
ازان من وجہٍ شک ہم پیدا میشود۔ جا دارد و شک نیست کہ ماہمین کلمہ را در تقریر معاصرین
عجم شنیدہ ایم وخیال ما این بود کہ سکونت ہند ایشان را تعلیم این محاورۂ ہند کردہ است
و قول شان است کہ در فارس ہم مستعمل۔ پس جزین بنا شد کہ فارسیان از کلمات
ہندی این را گرفتہ اند و بہ تصرف خفیف در معنی مفرس کردہ (اردو) آین۔ بقول
امیر۔ ہندی۔ ایک کلمہ ہے جو مختلف مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے (۱) تعجب کی جگہ
جیسے "محمد عاقل نے حیران ہوکر پوچھا" این کیونکر گئین کہان گئین (۲) استفہام کی جگہہ
جیسے "این کیا کہا" مولف عرض کرتا ہے کہ یہہ استفہام شبہ و شک کی
حالت میں ہے اور استعمال فارسی کا ترجمہ ہے (۳) تنبیہہ و تہدید کی جگہہ جیسے
"این تم نہین مانتے" "این تم کیا کرتے ہو"

(۳) این۔ بقول بہار بمعنی از برائے این مثل ازین۔ صاحب انند ہمزبان بہار۔
مولف عرض کند کہ صاحب موید گوید کہ (این ضد آن یعنی اتمام اشارت قریب است
وہم از بہر کنایت (از پنہان) بود) مقصود موید جزین نیست کہ این کنایہ باشد از
(از پنہان) کہ ذکرش بمعنی پنجم می آید۔ پس صاحب بہار عجم از ہمین عبارت صاحب موید
معنی (از بہر) پیدا کردہ باشد پس فارسی دانان داد تلاش طبیعت او دہند ایجاد اوست

وہم اوبند وعوا ے خود فرماید کہ مثل (ازین) یعنی بدنیوجہہ کہ (ازین) بمعنی (از براے این) آمدہ خیال اوانیست کہ (این) ہم معنی (از براے) دارد۔ فتامل فی تامله بخیال ما کم غوری اوست واین بمعنی (از براے این) ہرگز نباشد معاصرین عجم خندہ می زنند محققین فرس ازین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اسلئے۔ اسواسطے۔

(۳) این ۔بقول بہار بمعنی چنین واز کلام ظہوری سند دہد (ﮩ) عالی ہمت بنائے پستی نکند ٭ این طرح بجز دراز دستی نکند ٭ برخاستہ اندگا ودماہی بفغان ٭ سنگین ستانا بنا زین نشستی نکند ٭ دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش این بمعنی چنین ظاہر میشود ولیکن آنانکہ ذوق محاورۂ فارسی دارند بخیال شان را۔ بعد لفظ طرح محذوف است واین بمعنی اوّلش (اردو) ایسی ایسا ۔ دیکھو ایمہ ۔

(۵) این ۔بقول موید کنایہ ازین جہان بود دیگرکسے از محققین فرس ذکر این معنی نکرد **مولف** عرض کند کہ درہمۂ مرکبات کہ بر سبیل کنایہ درملحقات این بمعنی دنیائیہ کلمۂ این داخل است وہمین است چیزے کہ صاحب موید را درغلط انداخت ورنہ مجبر واین بمعنی دنیانیست ونباشد حیف است کہ سندے پیش نکرد (اردو) دنیا۔ مونث۔

این آبگون پل اصطلاح ۔بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ ونون زدہ اشارہ بفلک است دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے

پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین
پل کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ ۵) افق سے
تا افق بس ایک ہی سطح ہے پانی کا ٭ ہمارے
اشک کا دریا ہے عالم آسمان پل ہے ٭

این آتش ور | استعمال۔ بقول۔ صاحب
شمس لغت فارسی است کنایہ از دنیا دیگر
کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف**
عرض کند کہ بہ واو باشد نہ دال مہملہ۔ انجوف
خط ظان صراحت این کردہ ایم و در بقول
برہان بہ واو مفتوح افادۂ معنی صاحب
و خداوند۔ و دارندہ کند پس معنی لفظی این
(این صاحب آتش) باشد۔ کنایۂ لطیف
نیست و تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار
را نشاید معاصرین عجم ہم زبان ندارند۔
(اردو) دنیا۔ مونث۔

اینان | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالکسر لغت فارسی است کہ جمع این باشد
بہار و انند بذیل کلمۂ آین ذکر این کردہ۔
مولف عرض کند کہ ما ہم صراحت این
در بحث آین کردہ ایم جز این نیست کہ الف
و نون جمع بر آین زیادہ کردہ اند مخصوص است
برائے ذوی العقول مقابل آنان۔
(اردو) یہہ لوگ۔ اسم اشارۂ قریب
کی جمع۔ صاحب آصفیہ نے یے کا ذکر فرمایا
ہے یہ کی جمع۔ لیکن محاورۂ حال مین
(یے) متروک ہے۔

این بارگاہ | اصطلاح۔ بقول ہفت
بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون نون
و موحدۂ تحتانی بالف کشیدہ و رائے
مہملۂ ساکن و کاف پارسی بالف کشیدہ
و ہائے مدورۂ زدہ (۱) اشارہ بسوے
فلک۔ صاحب انند فرماید کہ لغت فارسی است
یعنی (۲) این جہان و (۳) اشارت
بسوے سینۂ زنان نیز و معنی اول را

ترک کردہ ۔ صاحب موید ذکر این ہر سہ معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد بہر سہ معنی کہ بارگاہ بقول برہان خیمۂ پادشاہان وسلاطین آمدہ پس اشارہ اش بسوے فلک و دنیا و پستان زنان نظر بر تشبیہ بلندی باشد وبس حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔ (۲) دیکھو چاک (۳) عورتون کی چھاتیان صاحب آصفیہ نے پستان کا ذکر فرمایا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ چھاتی ۔ چوچی ۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین خیمہ کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ ؎) تیرے رہنے کو اے رفیع القدر خیمۂ آسمان بلند ہوا ؎

این بلغ اصطلاح ۔ بقول ہفت کنایہ از دنیا ست ۔ صاحبان موید و شمس ہم ذکر این کردہ اند ۔ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد کہ وجودش بمعنی حقیقی موجود است و نظر بر نیرنگی دنیا تشبیہاً استعارہ باشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این بہ بیداری است یارب یا بخواب مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ این مصرع است از بیت مشہور ملا حسین واعظ کاشفی (صاحب انوار سہیلی) کہ صورت مقولہ گرفتہ ؎ اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب ؛ خویشتن را در چنین نعمت پس از چندین عذاب ؛ فارسیان این را بجائے استعمال کنند کہ خلاف توقع چیزے بدست آید کہ حصول آن تعجب خیز باشد (اردو) جب خلاف توقع کوئی کامیابی ہوتی ہے تو فرط مسرت اور تعجب کی حالت مین اہل دکن کہتے کہ "الٰہی خواب تو نہین ہے"

این بیک انگشت او بستہ است مقولہ

بقول وارستہ وبحر یعنی بہ کمتر توجہہ او سرانجام
شود **مولف** عرض کند کہ مقصود ازین نشست
کہ این کارو البتہ یک انگشت اوست یعنی بیک ایماو
اشارۂ انگشت او درست شود (اردو)
دکن مین کہتے ہین "یہ تیرے اشارہ کا محتاج
ہے" "تیرے ایک اشارہ پر کام نکلنا ہے"
اسی طرح "انگلی ہلے تو بلا ٹلے" "انگلی ہلے تو
بیڑا پار" "انگلی ہلے تو سب کچھہ ہو جاتا ہے"

این پردہ اصطلاح - بقول صاحب
موید (۱) کنایہ از آسمان و (۲) حجاب
نفس - صاحب ہفت بر معنی اوّل قانع - صاحب
شمس فرماید کہ (۳) کنایہ از دنیا باشد و معنی
اوّل و دوم را ترک کردہ **مولف** عرض
کند کہ استعارہ باشد حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو
آسمان کے پہلے معنی (۲) پردۂ دل -
مذکر - جس سے وہ پردہ مراد ہے جو
پھیپڑے اور دل کے درمیان ہوتا ہے
امیر نے تشبیہات آسمان مین پردۂ نیلگون
کا ذکر فرمایا ہے -

این پردۂ دیر سال اصطلاح - بقول موید
وہفت (۱) سپہر و (۲) دہر را گویند
صاحب شمس ہمزبان موید **مولف** عرض
کند کہ کنایہ باشد - حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو آسمان
کے پہلے معنے (۲) زمانہ دیکھو اچاک

این پردۂ نیلگون اصطلاح - بقول
صاحب ہفت بکسر ہمزہ مثناۃ تحتانی رسیدہ
ونون زدہ پردۂ نیلگون معلوم - اشارہ
بفلک است - صاحب موید ہم ذکر این
کردہ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد
ومعنی لفظی این پردہ ایست کہ ہمرنگ نیل است
وازانکہ پردۂ نیلگون بہ معنی حقیقی ہم موجود است
پس بہ تشبیہ نیلگونی فلک - فلک را استعارہ

(این پردۂ نیلگون) توانیم گفت ۔ حیف است که سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔ دیکھو (این پردہ)

این پردۂ ہفت رنگ اصطلاح ۔ بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ (پردۂ ہفت رنگ) معلوم (۱) کنایہ از فلک است و (۲) زمانہ را نیز گویند ۔ صاحب شمس گوید کہ بالکسر و بابا و کاف فارسی است و تبرک معنی اوّل ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ (۳) دنیا را نیز گویند ۔ صاحب موید ہم ذکر این کردہ و بر معنی دوم و سوم قانع **مولف** عرض کند کہ بخیال ما استعارہ باشد و معنی لفظی این پردۂ کہ ہفت رنگ دارد و وجودش بمعنی حقیقی مسلّم ۔ پس بہ معنی اوّل اشارہ بہ ہفت آسمان و بہ معنی دوم اشارہ بہ نیرنگی زمانہ باشد و بمعنی سوم ہمان معنی دوم کہ زمانہ و دنیا ہر دو یکی است (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے (۲) و (۳) دیکھو اچاک ۔

این پشت گوز اصطلاح ۔ بقول ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ وضم بای پارسی و سکون شین منقوطہ و کسر مثناۃ فوقانی وضم کاف بواو رسیدہ و زای ہوّز زدہ کنایہ از فلک است ۔ صاحبان موید و شمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ این استعارہ باشد بتشبیہی کہ فارسیان صورت ظاہری فلک را خمیدہ گیرند و معنی حقیقی این یعنی کسے کہ پشت او دوتا نشست بحال خود است ازین است کہ ما این را کنایہ نگفتیم حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔

این پنج گنج (اصطلاح) بقول موید حواس خمسہ را گویند ۔ صاحب ہفت فرماید کہ کنایہ است از حواس خمسہ **مولف** عرض کند

کہ پنج گنج معروف از گنج ہاے حقیقی کہ غیر موجود است ازینجاست کہ این استعارہ گرفتہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) حواس خمسہ کہہ سکتے ہین - صاحب آصفیہ نے حواس کا ذکر فرمایا ہے - عربی - اسم مذکر - حاسّہ کی جمع - اندای مدرکہ - قوّتین - وہ قوّت جو حس کرتی ہے آپ ہی فرماتے ہین حواس گنتی ہین دس ہین پانچ ظاہری جیسے قوّت باصرہ - سامعہ - شامّہ - لامسہ - ذائقہ اور پانچ باطنی - جیسے حسّ مشترک - خیال وہم - حافظہ - متصرّفہ -

این پنج گنج یادآوردہ (اصطلاح) بقول موٴید حواس خمسہ راگویند - صاحب ہفت گوید کہ اشارہ بحواس خمسہ است ناصر این بر اصطلاح (این پنج گنج) کردہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد - وصفت آخرین زائد از ضرورت است و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد - (اردو) دیکھو این پنج گنج -

این پیرزن اصطلاح - بقول موٴید دنیا را گویند - صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بدنیاست **موٴلف** گوید کہ استعارہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک -

اینت بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی ونون وفوقانی (۱) بمعنی اینت بفتح نون یعنی ترا این چنانکہ گویند (اینت می رسد) یعنی ترا این میرسد - صاحب سراج فرماید کہ بیاے معروف ونون موقوف وفوقانی بمعنی این تراست - صاحبان ناصری واننددہفت ہم ذکر این کردہ اند **موٴلف** عرض کند کہ متاخّرین استعمال این کردہ اند بفتح نون وبسکون آن - ہر دو چنانکہ "اینت کافی است" وحالا معاصرین عجم استعمال

نمی کنند و (این بتو) بر زبان شان است
(اردو) یہہ تمکو۔ جیسے یہہ تمکو کانی ہے۔
(۲) اینت بقول برہان بمعنی زہی وبہ بہ
صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی خہ خہ ولفظ
تحسین نیز می آید۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی زہی وخہ خہ کہ کلمۂ تحسین است
مولف عرض کند کہ صاحب ہفت نسبت
علیہ لفظ فرماید کہ بکسر اول وسکون یاے
حطی ولون وشناۃ فوقانی زدہ باشد
پس حزین نیست کہ اسم جامد فارسی زبان
گیریم یا مفرس۔ ترکیب آین وتاے ضمیر
مخاطب وآین بقول صاحب لغات ترکی
بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ وکسر یاے حطی وسکون
نون بہ معنی روشن۔ آمدہ پس اینت بمعنی تحقیقی
روشنت۔ اشارہ باشد براے تحسین و
آفرین۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔
(اردو) زہی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
کلمۂ تعجب وتحسین۔ واہ وا۔ کیا کہنا ہے۔
(۳) اینت بقول ناصری گاہی افادۂ
معنی طعن وملامت می کند (حکیم سنائی ؎)
اندران میدان کہ خود را اندر انداز دجہود ؛
وندران مجلس کہ بت را می بسوزد برہمن ؛
اینت بے ہمت شگرفے کو برون ناید زجان ؛
وانت بید ولت سوارے کو فرو ناید زتن ؛
(حکیم خاقانی ؎) جرم زشا گرد ولیس عتاب
بر استاد ؛ اینت بر استاد اذ کیاے
سپاہان ؛ (حکیم سنائی ؎) اینت بے ہمت
کہ در بازار صدق ومعرفت ؛ روے
از عیسی بگردانید وسم خر گرفت ؛ (انوری
؎) لوحہ زار ہمی کردم ومیگفتم واے ؛
اینت بے سیمی وباسیم ہمی آید بار ؛
مولف گوید کہ بہ مقام تف وحیف استعمال این
شدہ دیگر ہیچ (اردو) تف بقول آصفیہ
۔ اردو۔ اسم مذکر۔ ژوف۔ لعنت۔

ملامت - کلمۂ نفرین - اور حیف بقول آصفیہ
عربی اسم مذکر - دریغ - افسوس - ہائے -

این تخم و این زمین | مثل - صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
و از معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض
کند کہ فارسیان اگر از خاندان بزرگ نا اہلے
را ببینند گویند (پناہ بخدا این تخم و این زمین)
ہمچنان اگر از خاندان ارازل ناموری
پیدا بشود گویند کہ (سبحان اللہ این تخم و
این زمین) (اردو) دکن مین کہتے ہین "
سبحان اللہ یہہ خاندان اور یہہ شیطان" یہ
اس موقع پر کہا جاتا ہے جب کہ کسی شریف
خاندان سے کوئی ظالم پیدا ہو - اسیطرح
کہتے ہین " خدا کی قدرت شیطانون مین
فرشتہ پیدا ہوا" یہہ اس موقع پر کہتے ہین
جب کہ ایک ہلکی قوم اور خاندان مین ایک نامور
شخص پیدا ہو -

این ترک سلطان شکوہ | اصطلاح -
بقول موید و شمس و انند وہفت اشارہ بآفتاب
عالمتاب **مولف** گوید کہ سلطان شکوہ اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی کسیکہ شان و شکوہ
مثل ملوک و سلاطین باشد معنی لفظی این
ترکے کہ شکوہ سلطان دارد و کنایہ باشد
از آفتاب کہ مجرد وجودش عالمی را روشن
کند - حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

این تنگ نشیمن نہنگ | اصطلاح بقول
صاحب شمس بالکسر و با ہر دو کاف فارسی
(۱) فلک را گویند و فرماید کہ بقول بعض
(۲) بمعنی دنیاست **مولف** عرض کند کہ
نشیمن بقول برہان کہ بر لفظ نشیم نوشتہ
جا و مقام نشستن است مطلقاً و آشیانہ مرغ
نیز و نہنگ بقولش بروزن پلنگ جانوریست
آبی بصورت سوسمار کہ طول بدنش تا شصت

گزویده شد - معنی لفظی این نہنگے کہ نشیمن او
تنگ باشد و عادتاً نہنگ را کہ جانوری است
طویل نشیمن بزرگے باید پس فارسیان دنیا
را کنایتہً این نام نہادہ اند کہ من وجہٖ موافق
بہ قیاس است و برائے فلک درست نیست
باتے حال طالب سند استعمال باشیم کہ
محرر و بیان صاحب شمس کنایہ را روشن
نمیکند (اردو) دیکھو اچاک -

اینجا معنی این مقام و این منزل مرکب
از کلمۂ این و لفظ جا - بہ معنی درینجا مستعمل
و مقابل آنجا باشد کہ در مدود گذشت
چنانکہ انوری فرماید ؎ چون نہم سر درزمین
اینجا چنان دانم کہ پائے ؛ از رہ رفعت
بر اوج آسمان آوردہ ام ؛ (اردو)
یہان - بقول آصفیہ - ہندی - تابع فعل
اینجا - اس جگہ - ادہر - اس مقام پر -

اینجا حسب نگنجد و اینجا نسب نہ باشد
مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
ساکت و صاحب محبوب الامثال در آخر این
بجائے (نباشد) (نمانند) نوشتہ مولف
عرض کند کہ مقصود ازین آنست کہ در دنیا
حسب و نسب بکار نمی آید بلکہ ہنر ذاتی -
(اردو) بقول صاحب محبوب الامثال (ع)
آدمی وہ ہے کہ جس نے یان ہنر پیدا کیا ؛
دکن مین کہتے ہین "نسب سے کسب بہلا"

اینجا مقام دم زدن جبرئیل نیست
مثل - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان چون
رفعت شان حکم پادشاہ بیان کنند کہ دیگر کسی
یکسر مو بر خلاف آن نمی توان کرد این مثل را
زنند اگرچہ معنی حقیقی این متعلق بہ شان
کبریائی است ولیکن بہ بیان جبروت حکمران

(۱۵۱۶)

صورت مثل گرفتہ (اردو) یہان کسیکو دم مارنے کی مجال نہین " دکن مین یہہ اس مقام پر کہا جاتا ہے جبکہ فرمان شاہی کی تعمیل ہوئی ہو - صاحب آصفیہ نے (دم مارنیکی بات نہین) کا ذکر کیا ہے - یعنی خاموشی وصبر اختیار کرنے کی جاے ہے -

اینجا موش بعصا راہ می رود مقولہ

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان چون دشواری امرے و نزاکت مقامی بیان کنند این مصرع را آرند مقصود آنکہ دشواری این مقام بغایتی است کہ اگر موش ہم درین راہ درآید بدون عصا راہ رفتن نمی تواند پس کار باحتیاط وحزم کردن لازم است - وقدم درین کار باحتیاط نہادن اولی (اردو) بڑے بڑے لوگ یہان پہونک پہونک کر قدم رکھتے ہین " دکن مین یہ مقولہ اُس مقام پر استعمال کیا جاتا ہے جہان ہر قسم کے اندیشے ہون اور احتیاط سے کام کرنیکی ضرورت ہو - صاحب آصفیہ نے (پہونک پہونک کر پاون رکہنا) (پہونک پہونک کر قدم رکہنا) کا ذکر فرمایا ہے بہ معنی کمال احتیاط سے چلنا -

این جامہ را بر قامت فلانی بریدہ اند

مثل - بقول بہار یعنی لیاقت این کار ہمین او دارد و بس چنانکہ درین بیت مجرّد ؎

ہر کس کہ لاف گوشہ نشینی زند خطاست ؛ این جامہ را بقامت عنقا بریدہ اند ؛ (سلیم ؎) لباس فقر براندازۂ من است سلیم ؛ کہ جامہ ایست کہ بر قدّ من بریدہ خدا ؛

صاحب انند ہمزبان بہار - صاحب بحر این را (این جامہ برا بر قامت فلانے بریدہ اند) آوردہ و در معنی متفق با بہار

(اردو) وہی اس کام کے لیے پیدا ہوئے ہین "بس یہ انہین کا کام ہے" وہ اسی کام کیلئے پیدا ہوے ہین " اون سے بہتر کوئی یہہ کام نہین کرسکتا " یہ اُنہین کا حصہ ہے "

این جبۂ ہزار میخ اصطلاح - بقول صاحب شمس کہ بذیل (این حصن ہزار میخ) آوردہ بمعنی فلک است وبعضی گویند کہ جبۂ درویشان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این تعلق با فلک ندارد و خرقۂ درویشان را توان گفت کہ با پارہ ہاے رنگارنگ می دوزند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و کنایۂ لطیف ہم نیست (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے اور بقول بعض گدڑی - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مونث - دلق - خرقہ - فقیرون کا جبّہ جس مین بہت سے پیوند رنگ برنگ کے لگے ہوے ہوتے ہین - ژندہ - بادامہ - پیوند لگا ہوا پرانا جامہ - گوڑی - گودڑ کا لباس (آتش ۵) وہ لعل لب ہے میرے شہنشاہ حسن کا ؛ سودے مین جس کے بکتی ہے گدڑی فقیر کی ؛

اینجو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وضم جیم تازی وسکون واو لغت فارسی است وآن نام پادشاہ خوارزم است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ انجو بقول صاحب کنز بکسر الف وسکون نون وضم جیم عربی تبرکی زبان بمعنی لولو وجواہر آمدہ زیادت تحتانی باظہار کسرہ باشد وصاحب کنز ذکر این ہم کردہ (اردو) اینجو فارسی مین ایک پادشاہ کا نام جو خوارزم کا والی تھا

اینجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی (۱) ریزہ ریزہ

کردن نان را و (۲) تباہ و ضائع نمودنِ کرم چیزیرا و (۳) برانگیختن و (۴) پریشان نمودن۔ دیگر کسے از محققین معاصر ذکر این نکرد موٴلف عرض کند کہ انجیدن بمعنی ریزہ ریزہ کردن و بیرون کشیدن بجاے خودش گذشت و دیگر معانی بالا بر سبیل مجاز باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان یاے تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند ہچو آستادن و ایستادن (اردو) (۱) روٹی چورنا۔ صاحب آصفیہ نے چورنا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا ہے (۲) کیڑون کا کسی چیز کو ضائع کرنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ تباہ کرنا (۳) برانگیختہ کرنا۔ ابھارنا۔ (۴) پریشان کرنا۔

این چاہ بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون نون وجیم فارسی بالف کشیدہ و ہاے مدوّرہ زدہ اشارہ بدنیاست۔ صاحب شمس ہم بذیل (این دائرہ) ذکر این کردہ موٴلف عرض کند کہ استعارہ باشد کہ دنیا ہم ہچون چاہے محلّ خطراست (اردو) دیکھو اچاک۔

این چاہ و این ریسمان مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت موٴلف گوید کہ چون کسے لاف امرے زند فارسیان این مثل را زنند و گویند بسم اللہ کار سے بکن و آنچہ لافش میزنی ثبوتش دہ۔ مرادف (ہمین گو و ہمین میدان) کہ بجایش می آید یعنی ہرگاہ چاہ و ریسمان ہر دو موجود است اکنون کار باختیار تست کہ آب بر داری و ثابت کنی کہ اہل آن باشی (اردو) جو کہتے ہو کر دکھلاو۔ دکن مین مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے۔ ہمین گوے ہمین میدان۔ ترت ابھی امتحان۔

اینچنین | بمعنی ہمچو این - مثل این ظہوری گوید ؎ شد کار من ز دیدۂ تر مشکل اینچنین ٭ پاے کسے نرفتہ فرو درگل اینچنین ٭ و این لفظ مرکب است از (این) کہ بجایش گذشت و چنین کہ بہمین معنی باشد چنانکہ ذکرش بجاے خودش می آید مقابل آنچنان - صاحب تحقیق اللغات فرماید کہ جائیکہ لفظ آن و چنان یا این و چنین بہم آید درانجا باید کہ لفظ لاحق را بمعنی مانند گیریم یا لفظ سابق را زاید شماریم (اردو) ایسا - بقول آصفیہ - صفت - مانند - اس قسم کا - اس طرح کا -

اینچنین سان | (اصطلاح) بقول بہار بمعنی اینگونہ (میر معزی ؎) بود دستور و مشیر پدرت خواجہ نظام ٭ فخر ملک است کنون پیش تو دستور و مشیر ٭ اینچنین سان کہ وزیر است پسر پیش پسر ٭ ہمبران سان کہ پدر پیش پدر بود وزیر ٭ **مولف** گوید کہ از (اینچنین سان) معنی مثل این زمان و چنانکہ درین عہد پیدا می شود (اردو) جیساکہ اسوقت جیساکہ اس زمانہ میں -

این حصن ہزار میخ | (اصطلاح) بقول صاحب ہفت و شمس - فلک را گویند صاحب موید بحوالۂ قنیہ فرماید کہ اشارہ بسوے فلک باشد و بعضی گویند کہ اشارہ بسوے شب (انتہی) **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و این کنایہ باشد و مراد از ہزار میخ سیارگان (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے - امیر تشبیہات آسمان میں حصار - حصار فیروزہ حصار کبود - حصار معلق کا ذکر کیا ہے -

این خاک تاریک | (اصطلاح) بقول ہفت و شمس (۱) اشارہ بسوے زمین و (۲) قالب بشر - صاحب موید بر معنی دوم قانع **مولف** عرض کند کہ طالب

سند باشیم و بخیال ما کنایہ باشد و مناسب تر است کہ دنیا را گوئیم (اردو) (۱) زمین مونث۔ (۲) انسان کا قالب۔ انسان کا بدن۔ جسم۔ مذکر۔

این خاک تیرہ (اصطلاح) بقول مویّد و شمس و ہفت و انند اشارہ بسوے قالب بشر است **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ کنایہ باشد و مرادف معنی دوم اصطلاح گذشتہ (اردو) دیکھو این خاک تاریک کے دوسرے معنے۔

این خاکدان (اصطلاح) بقول بہار و انند کنایہ از دنیا میرزا صائب

۵) بیک ہوا نبود چون کمان دو خانہ او

خوشا کسے کہ ازین خاکدان چو تیر گذشت

مولف عرض کند کہ بخیال ما استعارہ باشد (اردو) دیکھو اچاک۔

این خاک گون (اصطلاح) بقول ہفت بکسر ہمزہ و بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و خاک گون معلوم۔ کنایہ از فلک است دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ معنی حقیقی این چیزے کہ رنگ خاکی دارد و بہ معنی اصطلاحی استعارہ باشد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔

این خانہ تمام آفتاب است مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مدح خانوادہ زنند کہ ہر فرد آن لائق و فائق باشد یا حسین و خوبرو و غیر ذالک و گاہے بطور ہجو ملیح ہم۔ بحالت زشت روئی و حمق وغیرہ کہ در جمیع افراد این یافتہ شود (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں

مستعمل ہے جناب امیر مینائی مغفور نے اسکو امیر اللغات مین لکہا ہے یعنی گہر کا ہر شخص لائق و فائق اور قابل تعریف ہے کبہی واقعی تعریف اور کبہی ہجو ملیح کے طور پر کہتے ہین۔

این خشن ہزار میخ (اصطلاح) بقول ہفت بکسر اول و سکون مثناۃ تحتانی و نون زدہ و فتح خاے منقوطہ و شین قرشت و نون زدہ بمعنی آسمان است ۔ صاحب موید بذیل (این حصن ہزار میخ) بحوالہ ادات ذکر این ہم کردہ فرماید کہ مرادف اوست و نیز فرماید کہ بدانکہ اطلاق لفظ خشن بر سپہر در کلام خاقانی نیز آمدہ چنانکہ (ع) تیر باران سحر دارم سپر چون نفگند ٭ این کہن گرگ خشن بارانی از غوغاے من ٭ یعنی فلک زیرا کہ آن درشت است و ہزار میخ کنایہ از ستارگان است و نیز ہزار میخ نوعے از اسلحہ کہ ہمچو سیاہہ میشود و مانند دلق و خرقہ درویشان و می تواند بود کہ لفظ خشن از خطاے کاتب باشد (انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ در کلام خاقانی اطلاق لفظ خشن بر سپہر نیست بلکہ (گرگ کہن خشن بارانی) فلک را گفتہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکہو آسمان کے پہلے معنے۔

این خم آہن گون (اصطلاح) بقول موید کنایہ از آسمان است و دیگرکسے ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکہو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین خم اور خم لاجورد کا ذکر کیا ہے (ناسخ ؎) میکشو ورد ازل سے ہین وہ صاحب ظرف ہون ٭ جس کے اک پیمانہ سے خالی خم گردون ہوا ٭

این خیلگی کار لیست مقولہ۔ بقول وارستہ و بہار و بحر وانند یعنی عظیم کاریست

ومشکل امرے (خان خالص ۵) ہرکسے با پیغمبران برنمی آید بزور پکشتن ماخیلگی کار نیست سیا ہیم ما ﴿(اردو) یہ بہت مشکل کام ہے۔

این دامگاہ (اصطلاح) بقول مؤید وہفت کنایہ از دنیا باشد۔ صاحب شمس نیل (این کارگاہ) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھوا چاک۔

این دائرہ (اصطلاح) بقول شمس کنایہ باشد از دنیا دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وبخیال ما استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھوا چاک۔

این دائرۂ دیرپاے (اصطلاح) بقول مؤید (۱) دہر۔ واین را دیرپاے گفتہ است بہ نسبت موجودات دیگر کہ در ہست از حیوانات ونباتات وبحوالہ شرح مخزن

فرماید کہ این دائرہ (۲) اشارت بفلک است بہ سبب طول مدّت وخلقت آدمی۔ گویند از آفرینش آسمان وزمین بر قول حکما و اصحاب زیج وصاحب کفایہ یک لک ہشتاد وہزار چہارصد ونود وشش سال است وبرقول حکماے ہندی ہشت لک ونود ہزاروچہارصدونود وپنج سال است وہر فلک تا قیامت خواہد بود وبدین سبب دیرپای گفت وبحوالہ تنزیل آورد کہ بعض میگویند کہ انچہ فرود فلک قمر است عالم کون وفساد است وانچہ بالاے فلک قمر است عالم بقا وثبات وبعد چہل ونہ ہزار سال قیامت عظمیٰ میشود ودر قیامت عظمیٰ زمین بیکبارہ در زیر آب فرورود وآب محیط خاک گردد وبعد از مدّتے آن نیمہ دیگر کہ در آب بود پیدا آید (تم کلام التنزیل) وبنقل این فرماید کہ ازین لازم نمی آید کہ آسمان جاوید خواہد ماند میتواند کہ بعد از

چیندگاه یک قیامت این چنین آید که آسمان
هم نماند چنانچه از قرآن هم معلوم میشود واذا
السماء انفطرت واذا السماء انشقت و مانند آن
در قرآن بسیار است و روز قیامت را انداند
نگر خدای تعالی (انتهی) صاحبان انند وصفت
هم زبان موید - صاحب شمس بمعنی اول فائق
مولف عرض کند که دیرپا صفت دائره باشد
وعیبی ندارد اگر از فلک و دنیا کنایه گیریم -
(اردو) (۱) دیکھو چاک - (۲) دیکھو آسمان
کے پہلے معنے - امیر نے تشبیہات آسمان میں
دائرۂ مینا کا ذکر کیا ہے -

این دختر (اصطلاح) بقول شمس
سه ستاره که متصل یکپایه بنات النعش اند و دیگر
کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف
عرض کند که بخیال ما غلطی کاتب مطبع باشد
که (این سه دختر) را که می آید (این دختر)
نوشت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو این سه دختر -

این دژ روئین (اصطلاح) بقول
موید وهفت کنایه باشد از فلک مولف
عرض کند که دژ بکسر اول وسکون ثانی
بقول برهان قلعه وحصار را گویند و روئین
بقولش با ثانی مجهول و یای حطی بروزن
روزین هرچیز را گویند که از فلزات ساخته باشند
(انتهی) یعنی بزیادت تحتانی و نون نسبت
در آخر روی که یکی از فلزات است ازین
یا قلعی گداخته روئین شد بمعنی منسوب به یکی
از فلزات مذکور پس (این دژ روئین) یعنی
این قلعه مسی یا این قلعهٔ قلعی گداخته باشد
و چون فلک مشابه قلعه ایست وهمرنگ قلعی
گداخته بنا برعلیه فارسیان فلک را (این دژ
روئین) گفتند بسبیل کنایه - حیف است که
سند استعمال پیش نه شد (اردو)
دیکھو آسمان کے پہلے معنے -

این دست را مباد بآن دست احتیاج

مقولہ ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند و از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ چون فارسیان کسے را در عالم احتیاج بینند بہ مذمت احتیاج این مقولہ را استعمال کنند واین دعائے است کہ خداوند کریم کسے را محتاج نکند (اردو) دکن مین کہتی ہین "خدا کسیکو محتاج نکرے" آمین ۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان چون براے ممدوحے دعا کنند بہ ختم دعا این مقولہ را استعمال کنند (اردو) جب کسی کے حق مین کوئی دعا دیتا ہے تو ختم دعا پر حاضرین مجلس سے کہتا ہے کہ آمین کہو (حزین ع) ہن دعا مانگون تم کہو آمین ۔

این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی ۔

مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند و از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را در مذمت دوستان دغاباز ونا راست میزنند کہ اعتماد برایشان نباید کرد (اردو) دکن مین کہتے ہین "دسترخوان کے بلا وون سے بچو" یعنی ان دوستون سے پرہیز کرو جو خودغرض اور جھوٹے ہین ۔ نیز کہتے ہین "خودغرض دوستون کو منہ نہ لگاؤ"

این دو خواہر (اصطلاح) بقول موید اشارہ بسوے دو ستارہ است کہ عرب آن را اختا سہیل گویند ۔ صاحب ہفت قلزم ذکر این کردہ و صاحب شمس این را اندیل

این دو دختر آورده که می آید **مولف** عرض کند که حیف است که سند استعمال این پیش نه شد۔ بخیال ما این استعاره باشد (اردو) این دو خواہر فارسی ہین اُن دو ستارونکو کہتے ہین جن کو عربی مین اختاسہیل کہتے ہین۔

این دو دختر (اصطلاح) بقول شمس دو ستاره که عرب آن را اختاسہیل گویند مرادف این دو خواہر که گذشت دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد (اردو) دیکھو این دو خواہر۔

این دو رنگ (اصطلاح) بقول شمس و موید بالکسر و باکاف فارسی یعنی روزگار ابلق۔ صاحب ہفت گوید اشاره به روزگار است که روز و شب باشد **مولف** عرض کند که از لیل و نہار زمانه دو رنگی او پیدا است پس کنایه باشد از دنیا (اردو) دنیا۔ مونث۔ زمانه۔ مذکر۔

این دو زنگی و رومی (اصطلاح) بقول شمس (۱) کنایه از روز و شب و (۲) پیری و جوانی و (۳) نیک و بد را نیز گویند۔ صاحبان موید و ہفت بر معنی اول و دوم قانع **مولف** عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نه شد و بخیال ما استعاره باشد تشبیہی سیاه و سپید که زنگی سیاه رنگ است و رومی سپید رنگ۔ مثل روز و شب و (پیری و جوانی باعتبار موے) مجرد بیان صاحب شمس نسبت معنی سوم اعتبار را نشاید۔ (اردو) (۱) رات دن۔ لیل و نہار۔ مذکر۔ (۲) جوانی بڑھاپا (۳) نیک و بد۔ مذکر۔

این دو سه چنبر (اصطلاح) بقول ہفت بکسر اول و سکون مثناة تحتانی و نون و ضمه دال مہمله به واو رسیده و کسر سین مہمله و ہاے مدوّره زده و فتح جیم پارسی و سکون

نون وفتح موحدہ تحتانی و رای مہملہ زدہ کنایہ از افلاک است۔ صاحب مؤید فرماید کہ افلاک را گویند **مولف** عرض کند چنبر بقول برہان محیط دائرہ را گویند مطلقاً اعم از چنبر دف و چنبر گردن و افلاک وغیرہ و بہ معنی حلقہ ہم آمدہ است پس این دو سہ چنبر بمعنی این دو سہ حلقہ باشد و کنایہ باشد از افلاک زیرا کہ آنہم بصورت حلقہ و محیط بر زمین است لفظ دو سہ برای تعداد نیست بلکہ برای اندازۂ قلت است بہ معنی چند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو افلاک

(الف) **این دو سہ ویرانہ** (اصطلاح) بقول شمس (۱) اقالیم سبعہ و (۲) حواس خمسہ را نیز گویند دیگر کسے از اہل تحقیق فارسی ذکر این نکرد بلکہ صاحبان مؤید و ہفت ....

(ب) **این دو سہ ویرانہ دہ** را بہ معنی اول ذکر کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ نسبت معنی دوم مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید و جز این نیست کہ این را استعارہ گیریم و مراد از (دو سہ) بیان قلت است بہ معنی چند۔ (اردو) (الف و ب) (۱) ہفت اقلیم۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ سات ولایت۔ کل دنیا۔ دنیا کی وہ تقسیم جو حکمای سابق نے سات مشہور ہستیاں (؟) یا اون خطوط سے کی ہے جن سے ربع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے اور زمین کے سات حصّہ کر دئے ہین مگر اب زمین کل پانچ بڑا اعظمون پر تقسیم کی گئی ہے) (۲) دیکھو این پنج گنج۔

این دو کلہ دار (اصطلاح) بقول انند و مؤید و ہفت بہ کاف تازی لغت فارسی است کنایہ از مہر و ماہ باشد صاحب شمس این را (این دو کلمہ دار) نوشتہ و غلطی کتابتش بیش نیست کہ کلہ را

بزیادت میم کلمہ نوشت مولف گوید کہ کلہ دار مخفف کلاہ دار ہست و کلاہ دار بمعنی صاحب تاج یعنی بادشاہ پس این کنایہ خلاف قیاس نیست ولیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) آفتاب - مذکر - دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے - چاند - مذکر -

این دو مریخ ذنب فعل و زحل سیما (اصطلاح) بقول مویدبحوالہ قنیہ اشارہ بسوے دو حلقہ زاولانہ است دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد مولف گوید کہ زاولانہ بقول برہان بند آہنی است کہ بر پاے ستوران دگر یز پایان گذارند (الخ) پس بدینوجہ کہ بند آہنی جفت باشد و آن را بر دو پاے انسان می گذارند فارسیان آنرا دو مریخ نام نہادند و (ذنب فعل) و (زحل سیما) صفت ست درنحوست (اردو) بیڑیان - صاحب آصفیہ نے بیڑی کا ذکر کیا ہے - ہندی - اسم مونث

جولان - زنجیر پا - سلاسل - وہ لوہے کی زنجیر جو مجرمون کے پاؤن مین ڈالتے ہین -

این دو منزل (اصطلاح) بقول موید و شمس و ہفت اشارہ بدنیا و عقبیٰ مولف عرض کند کہ کنایہ ایست مرادف دو جہان بخیال ما عالم عدم و وجود را این نام مناسب تر بود زیراکہ منزل - مقام سکونت دائمی نباشد و عقبیٰ را منزل گفتن قابل غور - حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دنیا و آخرت - مونث -

این دہ دیوان (اصطلاح) بقول موید و ہفت اشارہ بدنیا مولف عرض کند کہ اگر دہ را بالفتح گیریم از قبیل دہ روزہ باشد کہ دنیاے دہ روزہ گویند یعنی کم مدت و غیر بقا - یعنی مقامی کہ چند تا دیوان دارد وبس و اگر بالکسر خوانیم قلب اضافت باشد بمعنی این دیوان دِہ - و مقصود از تحقیر و

کنایہ از دنیا۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھوا چاک۔

این دہ ویران (اصطلاح) بقول مؤید وہفت بکسر دال مہملہ اشارہ بدنیا **مولف** عرض کند کہ دنیا را کہ آبادیش غیر مستقل است وفانی تحقیراً دہ ویران نام کردند و این استعارہ باشد و مرکب توصیفی حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھوا چاک

این دہ ویرانہ (اصطلاح) بقول مؤید وہفت (۱) اشارہ بدنیا و (۲) قالب زنہا را نیز گویند۔ صاحب شمس ہم بذیل این دائرہ ذکر این کردہ و در بیان معنی متفق با مؤید **مولف** گوید کہ وجہ تخصیص زنہا ہیچ معلوم نہ شد اہل تحقیق مجرد (دہ ویران) را بمعنی دنیا و قالب انسان آوردہ اند کہ بجا بیش می آید۔ باتے حالی مرکب اضافی است بمعنی دہے کہ از ویرانہ باشد یا مرکب توصیفی بمعنی دہے کہ منسوب بہ ویران است یعنی مراد (دہ ویران) مقصود از تحقیر و بہر دو صورت کنایہ باشد براے دنیا و قالب انسان۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھوا چاک (۲) آدمی کا بدن۔ آدمی کا جسم۔ مذکر۔

این را بکسے گو کہ ترا نشناسد مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ومحبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے زنند کہ بہ لاف وگزاف حرف زند در مجلسے کہ مجلسیان از عادت او خبر دارند (اردو) یہہ داو پیچ اُن سے کرو جو تمہیں نہیں جانتے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

این را نیامدہ ام (مقولہ) بہار گوید یعنی این راے من نیست مثلاً چند نفر

باہم نشستہ باشند وہمہ بگویند کہ امروز بباغ
می رویم ویکے ازان بیاید وبگوید کہ این را
نیامدہ ام وفرماید کہ از اہل زبان بتحقیق
پیوستہ - صاحب انند ہمزبان بہار **مولف**
عرض کند کہ مرادف (ازبراے این نیامدہ ام)
مقصود از انکار واظہار اختلاف باشد
معاصرین عجم ہم برزبان دارند (اردو)
مین اسلئے نہین آیا ہون - یعنی مین وہ کام
نہ کرونگا جو آپ کرنا چاہتے ہین -

این روزگار رفتگان (استعمال)
بقول شمس کنایہ از بے دولتان دیگر کسے
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مولف**
گوید کہ روزگار بمعنی زمانہ ونیز بمعنی شغل و
نوکری بجاے خود مسلم می آید - پس جا دارد
کہ روزگار رفتگان مفلسان را گوئیم - معاصرین
عجم برزبان ندارند وسند استعمال پیش نہ شد
ودر اکثر لغات بے تحقیق صاحب شمس اظہر من الشمس است کہ
بیچارہ ندانست کہ ضرورت اسم اشارہ با
این نبود کہ بدون آن ہم معنی لفظی پیدا می شد
وجز این نیست کہ ایجاد بندہ باشد باتمہید
کنایہ (اردو) یہہ بے روزگار لوگ -

این روم وحبش (اصطلاح) بقول
شمس وہفت بمعنی (۱) روز وشب و (۲) سپید
وسیاہ و (۳) روے وموے - صاحب
مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ وبرمعنی اول قانع
مولف گوید کہ جا دارد کہ بمعنی اول ودوم
این را مرادف (این دوزنگی ورومی)
گیریم کہ بجایش گذشت وبراے معنی سوم مشتاق
سند باشیم (اردو) (۱) دن رات (۲)
سپید وسیاہ (۳) چہرہ اور بال -

این زال ابرو (اصطلاح) بقول
مؤید وہفت کہ بحوالۂ قنیہ آوردہ اشارہ است
بسوے آسمان **مولف** گوید کہ کنایہ باشد
کہ ابروے سپید از ہلال (ازو زال) درینجا

مجازاً بمعنی سپید۔ باید کہ بدون اضافت خوانیم (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

این زال رعنا اصطلاح۔ بقول مؤید اشارت بسوے دنیاست **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد دیگر ہیچ نظر بر کہن سالی دنیا آنرا بزال تشبیہہ دادند و بدین وجہ کہ رعنائی او مسلّم است بنظر دنیا داران کہ زیبا و خوشنما است (زال رعنا) گفتند (اردو) دیکھو اچاک۔

این زال عقیم اصطلاح۔ بقول مؤید دنیا را گویند صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را آوردہ فرماید کہ بزاے ہوّز لغت فارسی است و کنایہ باشد از دنیا صاحبان شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** گوید کہ زال بمعنی پیرزن است و عقیم بمعنی نازایندہ دنیا داری کہ این زال را میگیر د نتیجۂ او بے حاصلی است کہ بارور نمی شود از اینجاست کہ فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین اسم مرکّب موسوم کردند (اردو) دیکھو اچاک

این زال مستحاضہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت دنیا را گویند **مؤلف** عرض کند کہ زال بمعنی پیرزن مستحاضہ بقول صاحب منتہی الارب زنے کہ خون آید او را از رگ عاذل نہ از حیض و بقول صاحب غیاث بالضم زنیکہ او را زیادہ از ایام حیض خون آید انتہیٰ و ظاہر کہ زن مستحاضہ ناپاک باشد بسبب کثرت سیلان خون پس فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین نام موسوم کردند۔ (اردو) دیکھو اچاک

این زمان استعمال۔ بمعنی این وقت و این ساعت و ترجمۂ الحال و مقابل آنزمان و مرادف اکنون کہ بجایش گذشت (عرفی ۵) فتاد چشم تو بیمار و ترک عشوہ گرفت ؎ ز پشت پاے برآر د سر این زمان نرگس ؎

(اردو) دیکھو اکنون ۔

این زن اصطلاح ۔ بقول مؤید دنیا را گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد حیف است کہ سندے پیش نشد وجز این نیست کہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این زور اصطلاح ۔ بقول شمس اشارہ بہ دنیاست **مؤلف** گوید کہ زور بہ زاے ہوز مضموم بقول منتخب بالضم بمعنی دروغ وچون دنیا ہم ناراست است بر سبیل کنایہ بدین نام موسم کردند بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس از اعتبار ساقط ۔ (اردو) دیکھو اچاک ۔

این سادہ دشت اصطلاح ۔ صاحب ہفت فرماید کہ عالم ناسوت را نامند زیرا کہ درین عالم ہیچ نیست ہرچہ ہست دران عالم است وبقول بعض گوید کہ آسمان دنیا را نامند کہ درین ہیچ ستارہ نیست وستارگان ہمہ در فلک البروج اند وآن فلک ہشتم باشد دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد وبس ۔ قلب اضافت (اردو) عالم ناسوت بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ دنیاے فانی ۔ عالم اجسام اور بقول بعض پہلا آسمان جس پر قمر ہے ۔

این سبز طاؤس اصطلاح ۔ بقول مؤید فلک را گویند صاحب ہفت ہم بانش **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد وبس ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی ۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین طاؤس آبگون ۔ طوطی طاؤس پر ۔ کا ذکر کیا ہے ۔

این سبز طشت اصطلاح ۔ بقول مؤید اشارت بسوی فلک است صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی ۔

امیر نے تشبیہات آسمان مین طشت کبود کا ذکر فرمایا ہے۔

این سبو گر نشکند مثل۔ صاحبان
امروز فردا بشکند خزینۃ الامثال
و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت
مؤلّف عرض کند کہ چون فارسیان بہ بینند کہ سعی در اخفاے رازے و چیزے می کنند کہ بد باشد این مثل را زنند و بجائی کہ اسباب خرابی را جمع بینند ہم این را استعمال کنند۔
(اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی" "کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبیگی"۔

این ستم کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند اشارہ بدنیا (میرزا صائب ؎)
جنون دوری من بیش میشود از سنگ ۔ دزین ستمکدہ حاصل فلاخن است مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد کہ دنیا جاے ستم است
(اردو) دیکھو اچاک۔

این سرش و آن سرش استعمال
بہار گوید کہ در اصطلاح کشتی گیران است کہ کہنہ سوار حریف غالب را گوید (این سرش کن و آن سرش کن) یعنی این طرف و آن طرف بگردان تا از پا درآید و فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ و ارستہ و صاحبان بحر و انند ہم ذکر این بمتابعت بہار کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ این سرو آن سر۔ بمعنی این سو و آن سو باشد دیگر ہیچ مخصوص با کشتی گیران نباشد بہر جا و موقع مناسب استعمال این می شود و ضرورت نداشت کہ این را باشین ضمیر بیان کنیم۔ (اردو) اِدھر اور اُدھر۔

این سرو آن سر استعمال بقول بحر و بہار و وارستہ و انند یعنی ازین سر تا آن سر۔

(میر نجات ۵) خوش بود گوشۂ زندان بمن زندانی را * این سر و آن سر گلزار بگل ارزانی را

(اردو) اس سرے سے اوس سرے تک۔

این سگ نشیمن نہنگ اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از فلک دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بخیال ما قلب اضافت (این نہنگ سگ نشیمن) باشد و کنایہ از فلک کہ بظاہر ہمچو سگے است بی خطر و فی الحقیقت نہنگ خطرناک و (سگ نشیمن) اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

این سواد اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی این جہان **مؤلف** گوید کہ صاحب شمس (این سوار) برائے قرشت بہمین معنی آوردہ است تحریف کاتبین بیش نباشد کہ سواد بالفتح لغت عربیت بقول منتخب بمعنی دہ ہائے شہر و بقول صاحب غیاث حوالی شہر و نواحی آن پس جز این نیست کہ این استعارہ باشد (اردو) جہان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دنیا۔ عالم۔ پرتھی۔ سنسار۔ جگت۔ گیتی۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جو اردو میں مستعمل ہوا ہے۔

اینسہ بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و فتح ثالث و سین بے نقطہ ہر چیز بستہ را گویند کہ بدشواری واشود و دیر حل گردد و فرماید کہ ظاہر این لغت با انبسہ کہ با نون و بای حطی است تصحیف خوانی شدہ باشد و اصل این لغت انبستہ بروزن برجستہ است چنانچہ در بیان ہمزۂ با نون گذشت صاحب جامع فرماید کہ باسین چو ہمزہ ہر چیز بستہ کہ بدشواری منحل و کشادہ گردد گویا انبستہ و مشتبہ شدہ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ بدل بعض آئینہ باشد وحالا رجحان ماہم بسوے تصحیف است۔ (اردو) دیکھو آبستہ۔

این سہ جوہر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس جوہر حیوانی و نباتی و کانی۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد اگر پیش شود توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد۔ (اردو) جوہر حیوانی و نباتی و جمادی۔ مذکر

این سہ دختر اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت کنایہ از سہ ستارہ کہ متصل بہ بنات النعش است مؤلف عرض کند کہ مقصود شان ہمین باشد کہ سہ ستارہ کہ متصل بہ نعش است آنرا فارسیان (این سہ دختر) گفتہ اند و ترجمۂ (بنات النعش) و استعارہ باشد (اردو) بنات النعش عربی۔ مؤنث۔ اُن تین ستارون کو کہتے ہین جو نعش کے شرق اور شمال مین واقع ہین اور نعش اون چار ستارون کا نام ہے جو قطب شمالی کے قریب چارپائی کی شکل مین ہین (غالب ۵) تھین بنات النعش گردون دن کو پردے مین نہان شب کو اون کے جی مین کیا آیا کہ عریان ہوگئین۔

این سیلگاہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند وہفت کنایہ از دنیا۔ مؤلف گوید کہ معنی لفظی این رہگذر سیل آب و جاے سیل آب است کہ ہر کجا گذرد نقصان جان و مال کند پس فارسیان کنایۃً دنیا را بدین اسم موسوم کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک۔ دنیا۔ مؤنث۔

اینش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی معشوقہ را گویند و صراحت کند کہ لغت فارسی است ولیکن محققین فارسی ازین ساکت۔ شک نیست کہ این لغت ترکی است بفتح اول وکسر نون بمعنی (آنش بدون تحتانی) و آنش بمعنی نزلہ چنانکہ صاحب کنز آوردہ۔ اگر سند استعمال پیش شود و استعمال فارسی بدین معنی متحقق شود توانیم عرض کرد کہ بمعنی معشوقہ مفرس باشد کہ معشوقہ ہم بلاے جان عاشق است (اردو) معشوقہ بقول آصفیہ۔عربی۔ اسم مؤنث۔محبوبہ۔پیاری۔

این شاہد رخ زرد اصطلاح۔بقول مؤید کنایہ (۱) از می زعفرانی و (۲) آفتاب نیز۔صاحب ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب انند این را (این شاہد زرد رخ) آوردہ فرماید کہ کنایہ باشد از شراب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) می زعفرانی یا زعفرانی شراب کہہ سکتے ہیں (مؤنث) (۲) آفتاب مذکر باشد (اردو) دیکھو اچاک۔

این شش در اصطلاح۔بقول شمس وہفت و مؤید اشارہ بدنیاست باعتبار شش جہت مؤلف عرض کند کہ استعارہ

این شمع یہودی وش اصطلاح بقول مؤید وہفت بحوالۂ قنیہ می زعفرانی را گویند و بقول شمس اشارہ بمی و بقول انند کنایہ از شراب مؤلف عرض کند کہ رنگ یہودیان ہم سرخ و سپید و حدت شمع ہم در مزاج شراب موجود پس خبر این نیست کہ این کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ (اردو) دیکھو این شاہد رخ زرد۔

این شیرین اصطلاح۔بقول شمس

نام معبّری است (انوری ۵) خواب تجرگوش
بد اندیش تو خوش چند انست ؛ کا ابن سیرین
قصا دم نزدش در تاویل ؛ مؤلف عرض
کند کہ (ابن سیرین) از اکابر تابعین است
و ماہر در علم تعبیر خواب بود ۔ صاحب غیاث
ذکر این کردہ است ۔ این است حالت تحقیق
محققین ہند کہ صاحب شمس یک نقطہ را ابر
حرف دوم زیادہ کرد و سین مہملہ را بشین
معجمہ بدل فرمود و سلسلۂ ردیف الفاظش
کاتب مطبع را براہ ت می بخشد کہ قصور صاحب
شمس است نہ کاتب اللہ العجب بضمن تحقیق
چہ قدر تصحیف راہ یافتہ است ما بیان این
واقعہ را بر ترک لغت مرجح خیال کردیم تا
تحقیق جویان از حقیقت حال خبردار شوند
(اردو) ابن سیرین اکابر تابعین سے
ایک شخص گزرا ہے ۔

ابن طارم اصطلاح ۔ بقول مؤیّد
فلک را گویند صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بہ
فلک دنیا است مؤلف عرض کند کہ
طارم بقول برہان بروزن آدم خانہ را گویند
کہ از چوب سازند ہمچو خرگاہ وغیرہ و بام خانہ
را نیز گویند و بمعنی گنبد ہم آمدہ است پس فارسیان
نظر بر بلندی فلک استعارۃً فلک را بدین نام
استعمال کردند (اردو) دیکھو آسمان
کے پہلے معنی آسیر نے تشبیہات آسمان مین
طارم اخضر ۔ طارم فیروزہ ۔ طارم نیلگون
کا ذکر کیا ہے ۔

ابن طاق نیلوفری اصطلاح ۔ بقول
ہفت اشارہ بفلک قمر است ۔ دیگر کسی ذکر
این نکرد مؤلف عرض کند کہ طاق بقول
برہان بروزن ساق معروف است کہ
آن محراب و ایوان و عمارت و پل رودخانہ
باشد و بقول صاحب غیاث بنائ خمیدہ و
صاحب برہان ذکر (طاق نیلوفری) کردہ

فرماید کہ بمعنی طاق لاجوردی است کہ کنایہ از آسمان باشد (نظامی ؎) چنان بستی این طاق نیلوفری ہا کہ اندیشہ را نیست زو برتری ہا (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے۔

این طبقات اصطلاح۔ بقول مؤیّد و ہفت اشارہ بسوے افلاک **مؤلّف** عرض کند کہ استعارہ باشد کہ ہر یک فلک طبقہ را ماند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو افلاک۔

این طلل اصطلاح۔ بقول شمس بفتح طاے مہملہ (۱) دنیا و (۲) فلک دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید کہ بکسر اول شمناة تحتانی رسیدہ و نون زدہ و طلل باطاے خطّی معلوم۔ اشارہ بدنیا و فلک دنیاست صاحب مؤید بمعنی اول قانع **مؤلّف** عرض کند کہ طلل بفتحتین بقول منتخب شخص ہر چیزے و نشان خانہ وسراے ویران شدہ کہ بجا ماندہ باشد۔ پس دنیا ہم بنظر اہل عرفان ویران است و خراب و عمارت فلک ہم غیر آبادی نماید بناءً علیہ ہر دو را بر سبیل کنایہ بدین نام موسوم ساختند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) (۱) دیکھو اچاک (۲) پہلا آسمان۔ مذکر۔

این ظلل اصطلاح۔ بقول مؤیّد باظاے معجمہ مضموم یعنی آسمانہا و زمین ہا صاحب شمس بذیل (این طلل) کہ بطاے مہملہ گذشت فرماید کہ باظاے معجمہ مضموم آسمان و زمین را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ ظلل بضم اول و فتح ثانی لغت عرب است کہ جمع ظلّہ باشد و ظلّہ بقول منتخب بالضم و تشدید لام بمعنی سائبان و آنچہ سایہ کند و ہر چہ بدان از حرارت و برودت پناہ برند

پس آسمانہا را کہ مثل سائبان اند ظلل گفتن درست است امّا زمین ہا را این ظلل گفتن محل تأمّل حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد و آنچہ صاحب شمس بمعنی واحد آوردہ تسامح اوبیش نیست (اردو) آسمانین اور زمینین۔

این عدت دار اصطلاح۔ بقول شمس وہفت بکسر اشارہ بسوے خمی است کہ سرش ہنوز نکشادہ و می آن نخوردہ باشند **مؤلّف** عرض کند کہ عدت لغت عرب است بالکسر و دال مشدد و بعدہ فوقانی بقول صاحب منتہی الارب ایام حیض یا طہر زن و مدت سوگ زن بمرگ شوی پس معنی لفظی (عدت دار) زنی کہ در عدت باشد و فارسیان بہ شباہت آن خمی را کہ سرش باز نکردہ باشند استعارۃً بدین اسم موسوم کردند کہ از دخل و تصرف می کشان محفوظ است چنانکہ زن بزمانۂ عدت۔ (اردو) شراب کا وہ خم جو کھولا نہ گیا ہو۔ نذکر۔

این عدت دارِ بکر اصطلاح۔ بقول مؤید و آنند اشارہ بسوے خم است کہ سرش ہنوز نکشادہ باشد صاحب شمس فرماید کہ اشارہ بسوے آن خم است کہ سرش ہنوز بجوش نیامدہ **مؤلّف** عرض کند کہ تحقیق (عدت دار) برلغت گذشتہ گذشت و بکر بالکسر لغت عربست بقول منتخب بمعنی زن دوشیزہ و معلوم است کہ زن بعد طلاق یا موت شوہر تا زمانۂ معین عدت دار است و بکر صفتش یعنی عدت دار باکرہ۔ پس فارسیان خم سربند را استعارۃً (عدت دارِ بکر) گفتند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو این عدت دار۔

اینفت بقول برہان و جامع بفتح ثالث بروزن میرفت بمعنی حاجت از کسی خواستن و استدعاے مطلبی نمودن۔ صاحبان آنند وہفت ہم ذکر این کردہ و خان آرزو

در سراج فرماید که صاحبان تحقیق این را اگرچه بمعنی حاجت از کسی خواستن نوشته اند ولیکن آنفت بمدّه گذشت مؤلف عرض کند که آنفت به ممدوده نیامده و صاحب سراج هم نیاورده نمیدانیم که درینجا چگونه حواله اش می دهد البته (الفت بمقصوره ـ بدون تحتانی) بجایش مذکور شد که بمعنی نقصان وخسارت و زیان است پس جادارد که بزیادت تحتانی این را بمعنی احتیاج ومحتاجی گیریم که حاصل بالمصدر باشد از حاجت خواستن اندرین صورت این معنی را بر سبیل مجاز بسن وجه تعلق باشد با معنی (الفت) باختلاف اعراب وخیال ما اینست که همین معنی در سند فخاری هم خواشتنی می نماید که بر الفت گذشت وجز این نیست که در آنجا بعوض معنی احتیاج ومحتاجی ـ معنی نقصان مرقوم شد ـ باقی حال این مفرس است از لغت عرب (انفته) که بقول منتخب بالفتح بمعنی ننگ وعار آمده واحتیاج ومحتاجی مجاز اوست وتصرفی در اعراب شده از اینجاست که این را مفرس گفته ایم وزیادت تحتانی درین لغت از قبیل استاد واستاد باشد وبس ـ (اردو) احتیاج ـ محتاجی ـ مؤنث ـ

این قبای معلم | اصطلاح ـ بقول هفت بکسر اول بمثناة تحتانی رسیده ونون زده وبفتح قاف بمعنی فلک دنیا باشد وبعضی مراد از هشتم فلک گیرند ـ صاحب مؤید فرماید که آسمان دنیا را گویند ـ صاحب شمس ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی ساکت مؤلف عرض کند که سهو کتابتش بیش نباشد وقبا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب بمعنی جامه معروف وصاحب منتهی الارب گفته که علم بفتحتین بمعنی نشان

جامہ باشد پس (قبای معلم) قبائی باشد کہ بران منقش ونگار کردہ باشند وظاہر است کہ فلک ہم منقش ونگار از ستارگان دارد پس فارسیان بر سبیل استعارہ فلک را بدین اسم موسوم کردہ باشند وتخصیص فلک دنیا یا فلک ہشتم قابل غور است مشتاق سند باشیم (اردو) پہلا آسمان۔ آٹھوان آسمان۔ مذکر۔

اینقدر | مقابل آنقدر باشد کہ گذشت یعنی باین مقدار۔ مرکب است از این و قدر و قدر بقول صاحب منتخب لغت عرب وبفتحتین بمعنی اندازہ (انوری ۵) چہ کنم باز گیرم از تو مدیح ٭ بندہ را آخر اینقدر بصر است ٭ (عرفی ۵) ہست ہشیاری آسودہ دلان قابل راز ٭ اینقدر ہست کہ بیہوشی از ان بیشتر است ٭ (اردو) اسقدر۔ امیر نے اتنا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مقدار بتانے کے لئے۔ (آتش ۵) رُو اسقدر کہ آبروے ابر تر رہے ٭ اتنا نہ ہنس کہ برق کبھی خندہ زن نہو۔ (غالب ۵) اب جفا سے بھی ہین محروم ہم اللہ اللہ ٭ اسقدر دشمن ارباب وفا ہو جانا ٭

(۱۹۴۷)

این قلعہ کہربا گون | اصطلاح۔ بقول شمس دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید کہ کنایہ از دنیاست باین اعتبار کہ مردمان را ہمچو کاہ ربا بجانب خود می کشد یا ہمچو کہربا زیباست مؤلف گوید کہ کہربا بقول غیاث مُہرہ باشد زرد رنگ چون آن را بر جرم سودہ بکاہ قریب کنند کاہ را بخود می کشد (الخ) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دنیا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ جگ۔ سنسار جہان۔ جگت۔ عالم۔ دہر۔

اینک بقول برہان و جامع و ناصری بفتح ثالث بروزن میرک (۱) مصغّر این است کہ اشارت بقریب و نزدیک باشد صاحب مؤیّد بحوالۂ قنیہ گوید کہ مصغّر این چنانکہ آنک مصغّر آن و صحیح آنست کہ اینک بمعنی این زمان یعنی زمان حال و زمانیکہ اندک و لطیف است (الخ) و فرماید کہ اینک با یاے فارسی لفظی است علیحدہ موضوع براے این معنی زیراکہ اگر مصغّر این بودی استعمال آن عام شدی در ہر مشارٌالیہ حاضر (مولوی معنوی ؎) چون سکندر مرگ است او گوید کہ اجل کوکو ٭ مرگ آیدش از شش سو گوید کہ منم اینک ٭ (ظہوری ؎) دل بہ تحقیق خبرہاے زسر ساختہ بود ٭ اینک از پیش کسے رو بقفا می آید ٭ (ولہ ؎) سجدۂ دائمی بود تمناے جبین ٭ کردہ پیری مدد اینک بخمیدن رفتم ٭ (انوری ؎) اے از ان برتر کہ در طیّ زبان آید ثنات ٭ طوطی معنی منم اینک زبانم ابکم است ٭ (عرفی ؎) اے کفر و دین حلال کنندم کہ می برم ٭ اینک ز دیر و کعبہ سلامی بکوی دوست ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ بتحقیق ما از معاصرین عجم (اینک) ترجمۂ (یا ہمو) باشد بمعنی (این ببین یا) و (ببین این را) و جز این نباشد کہ کاف تشبیہہ گیریم۔ بمعنی (مثل این) یا کاف نسبت بمعنی (منسوب بہ این) صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این کردہ است و طرز بیانش مصدّق خیال ماست و صراحت کند کہ کلمۂ فارسی زبانست (اردو) یہہ دیکھہ۔

(۲) اینک بقول برہان بضم ثالث آبلہ را گویند کہ از بدن اطفال بر می آید صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ این قول برہان است

بہ دیگران صاحب انند ہمزبان ناصری مؤلف گوید کہ آنک درممدودہ بہ ہمین معنی گذشت وآن اسم جامد فارسی زبان باشد واین مبدّل آن باماله کہ الف دوش بہ تحتانی بدل شد ہمچون الکدش ویکدش (اردو) دیکھو آنک۔

(۲) اینک بقول مؤیّد حنجرہ راگویند کذا فی بعض اللغات دیگرکسی از محققین فارسی ذکراین نکرد مؤلف عرض کند کہ حنجرہ بالفتح حلقوم راگویند کذا فی المنتخب۔ طالب سند استعمال باشیم وبجالت وجود سند توانیم عرض کرد کہ فارسیان این را ازلغت سنسکرت آنک بقاعدۂ تبدیل کہ بر معنی دوم مذکور شد مفرّس کردہ اند وآنک بقول صاحب ساطع بممدودہ بزبان سنسکرت جسم وتن راگویند۔

(اردو) حلقوم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ حلق۔ گلو۔ نرخرہ۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال و احسن ذکراین کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بحق کسے این مقولہ را استعمال کنند کہ کارنمایان کند ومستحق ستایش باشد (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ بقول امیر۔ کیا کہنا ہے یہہ کام تمھین سے ہوسکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہین ؎ بیشتر طنز کی جگہہ بولتے ہین۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین کسی شخص کی عمدہ کارگزاری اور نمایان خدمت کے موقع پر کہتے ہین ”یہہ آپ ہی کا کام تھا“

این کارخانہ اصطلاح۔ بقول مؤیّد وشمس وہفت واانند مراد از دنیا باشد مؤلف

عرض کند کہ استعارہ کارخانہ وبس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این کار دولت است کنون تا کرا رسد مقولہ جنان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون خدمتی خاص و اعلی ترین عہدۂ خالی شود فارسیان این مقولہ را استعمال کنند مقصود آن باشد کہ ببینیم کہ این عہدۂ جلیلہ بکدام کس عطامی شود (اردو) جب کوئی جلیل القدر خدمت خالی ہوتی ہے تو دکن مین کہتے ہین "خدمت تو بہت بڑی ہے دیکھیے کون بازی لیجاتا ہے" یعنے وہ خدمت کون پاتا ہے ۔

این کارگاہ اصطلاح ۔ بقول مؤید و شمس واند وہفت کنایہ از دنیاست **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ ایست و حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این کاسہ اصطلاح ۔ بقول مؤید مراد از (۱) فلک و (۲) زمین و (۳) دنیا و (۴) آفتاب باشد صاحب شمس بر معنی اول و دوم وچہارم قانع وصاحب ہفت بر معنی اول و دوم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ کاسہ بقول محیط المحیط مرادف کاس لغت مولد است عربی نیست وکاس بقول منتہی الارب جام باشراب راگویند وصاحب منتخب فرماید کہ جام شراب و بمعنی مطلق جام نیز آمدہ (انتہی) پس فلک وزمین وآفتاب را بہ تشبیہہ کاسہ استعارہ توان گرفت ولیکن تشبیہہ کاسہ با دنیا محل نظر جز این کہ دنیا شامل است بران ہرسہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد

(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی (۲) دیکھو اترتا (۳) دیکھو اچاک۔ (۴) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین کاسہ کا ذکر فرمایا ہے (ذوق ہ) پوچھین گر مجھ سے می عیش ہوئی کب سے تلخ ؎ کہون جسدن سے فلک کاسہ زہراب ہوا ؎ کاسہ سرنگون۔ کاسہ پشت بھی کہا ہے اور آفتاب کی تشبیہات مین قدح۔ کاسہ (صبا ہ) اون کے روی آتشین کے عشق کا یہہ جوش ہے ؎ کاسۂ خورشید بنتا ہے حباب شیر صبح ؎

اینک بسر راه رود خوش بسلامت | مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون از فارسیان کسے با مخاطب خود ناخوش شود و از مجلس برخیزد این مقولہ را استعمال می کند و می رود (اردو) خانہ آباد دولت زیاد" صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دُعا۔ دولت وافر اور گھر معمور۔ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش" **مؤلف** کی راے مین آپنے کافی صراحت نہین فرمائی ہے کہ یہہ مقولہ کس موقع پر استعمال کیا جاتا ہے دکن مین جب کوئی شخص کسی مجلس یا مخاطب سے بگڑ کر اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ناراضی سے جانے لگتا ہے تو اس مقولہ کا استعمال کرتا ہے۔

این کبود حصار | اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از آسمان اول۔ صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بہ آسمان دنیاست۔ صاحب شمس گوید کہ آسمان را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ کبود بر وزن حسود

بقول غیاث بمعنی نیلگون وحصار بالکسر
بقول منتخب بمعنی قلعه وچون آسمان هم
بصورت قلعه است ورنگش نیلگون لهذا
فارسیان باین اسم موسوم کردند مخفی مباد
که کبود حصار را قلب اضافت حصار کبود گیریم
بمعنی این قلعهٔ نیلگون - حیف که سند استعمال
پیش نشد وتخصیص وتعمیم معنی منحصر است بران
(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے -
امیر نے تشبیہات آسمان مین کبود حصار
کا ذکر فرمایا ہے -

این کبود وش اصطلاح - بقول مؤید
وشمس با کاف فارسی ودال موقوف فلک
را گویند صاحب هفت فرماید که بمعنی فلک
اول است **مؤلف** عرض کند که کبود
بمعنی نیلگون ووش بقول برهان بفتح اول و
سکون ثانی بمعنی شبه ومانند است همچو
شاه وش وماه وش پس معنی لفظی این
نیلگون صورت باشد وکنایه از فلک حیف
است که سند استعمال پیش نشد وتصفیهٔ
تعمیم وتخصیص معنی بدون آن دشوار و
بخیال ما وجه تخصیص پیدا نیست - (اردو)
دیکھو این کبود حصار -

این کره اصطلاح - بقول مؤید وشمس به
معنی فلک است **مؤلف** گوید که کره -
بقول غیاث بضم اول وتخفیف رای
مهمله بمعنی گوی که بدان بازی کنند وهر چیز
مدور وگرد که مثل گوی باشد (انتهی) پس
اگر سند استعمال پیش شود استعمال (این کره)
بمعنی فلک - استعاره باشد (اردو) دیکھو
آسمان کے پہلے معنے - امیر نے تشبیہات
آسمان مین کره کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ ؎)
تصور ہے جو اک خورشید رو کا * کره دل
کا مثال آسمان ہے *

این کرهٔ وهم سوز اصطلاح - بقول مؤید

وہفت کنایہ باشد از فلک مؤلف گوید
کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ (وہم سوز) درینجا
اسم فاعل ترکیبی وصفت گرہ واقع شدہ۔
(اردو) دیکھو این کرہ۔

این کعبتین بے نقش اصطلاح۔
بقول مؤید وشمس وہفت کنایہ از ماہ و
آفتاب صاحب انند این را (این کعبتین
دونقش) آوردہ فرماید کہ مہر و ماہ را گویند
مؤلف عرض کند کہ کعبتین بقول غیاث
دو پانسہ باشند کوچک از استخوان مربع
شش پہلو کہ بر پہلوی ہر یک پانسہ از یک
تا شش عدد نقش کنند وبدان نرد بازند۔
(انتہی) پس (بے نقش) یا (دونقش)
درینجا صفت کعبتین است زیرا کہ در مہر و ماہ
نقش کعبتین نیست واگر (دونقش) را صحیح
خیال کنیم جز این نباشد کہ آن نشان و
داغ سیاہ مقصود باشد کہ در مہر و ماہ موجود۔
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔
(اردو) آفتاب ومہتاب۔ مہر وماہ۔ چاندسورج۔ مذکر۔

اینک من وتو ہر انچہ دانی می کن مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال
وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن
از بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔
مؤلف گوید کہ معنی این مقولہ ہمین قدر
است کہ من وتو ہر دو موجود اند پس ہر چہ
خواہی بکن فارسیان این مقولہ را بجائی
استعمال می کنند کہ میان دو کس نزاع
باشد ویکی از آنہا دیگری را منحصر علیہ گرداند
(اردو) مین بھی ہون اور آپ بھی جو
مناسب ہو کیجئے۔

این کوچہ باستان اصطلاح۔ بقول ہفت
کنایہ از دنیا باشد صاحب مؤید این را (این
کوچہ باستان) بباے فارسی آوردہ۔

مؤلف عرض کند کہ باستان بقول برہان (کہ در لغات باے عربی آوردہ) بروزن داستان کہنہ و گذشتہ و قدیم و دیرینہ را گویند و صاحب غیاث باے فارسی را غلط خیال میکند و بخیال ما دعوی او بے دلیل باشد کہ باے عربی بہ فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ۔ پس معنی لفظی این۔ کوچۂ قدیم است و کنایہ از دنیا حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک۔

این کوز اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از فلک باشد صاحب شمس ہم بذیل این پشت کوز کہ گذشت ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ مراد و مخفف (این کوز پشت) کہ می آید (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں کوزہ پشت کا ذکر فرمایا ہے۔

این کوز پشت اصطلاح۔ بقول انند و مؤید و ہفت (۱) کنایہ از آسمان باشد و بقول مؤید (۲) دنیاے دون **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم را بدون وجود سند تسلیم نتوانیم کرد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی اور (این کوز) (۲) اچاک۔

این کوے ہفتاد راہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت کنایہ از دنیا ست۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این۔ این کوچہ ہفتاد راہ و باعتبار ملل متفرقہ کہ بقول محققین زائد از ہفتاد است کنایہ شد از دنیا و ہفتاد درا ینجا براے اظہار کثرت است و بس (اردو) دیکھو اچاک۔

اینکہ مرکب است از (این) کہ اسم اشارہ قریب است و (کہ) کہ براے بیان باشد مقابل (آنکہ) کہ در ممدودہ گذشت بہ معنی (اینکس کہ) و (این چیز کہ) (**انوری** ۵) اینکہ رحمت کم کنی۔ نوعی ز تشویر است

از آنکہ ؎ نقدہاے بس نقابہ است این
و ناقد بس بصیر ؎ (ملا حسین واعظ کاشفی
۵) اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب
یا بخواب ؎ خویشتن را درچنین راحت
پس از چندین عذاب ؎ (اردو)
یہہ کہ۔ یہہ جو۔

این کہن گرگ اصطلاح۔ بقول مؤید
وشمس بالکسر و باکاف فارسی فلک را
گویند۔ صاحب ہفت این را (این کہنہ
گرگ) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو
درست است۔ سند این از کلام خاقانی
بذیل (این خشن ہزار میخ) گذشت۔
(اردو) دیکھو آسمان کی پہلے معنی۔

این کہنہ طاق اصطلاح۔ بقول مؤید
وشمس وہفت کنایہ باشد از فلک **مؤلف**
گوید کہ طاق لغت عرب است بمعنی بناے
خمیدہ و محراب پس فارسیان کہن طاق

یا طاق کہنہ فلک را گفتہ اند بر سبیل تشبیہہ
و این استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو)
دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ اسیر نے
تشبیہات آسمان مین طاق خضرا۔ طاق
فیروزہ رنگ۔ طاق کحلی۔ طاق
منقش۔ طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے

این گل پروردہ اصطلاح۔ بقول
مؤید وشمس و انند کنایہ از قالب بشر
مؤلف عرض کند کہ بکسر کاف فارسی
باشد یعنی پروردۂ گل قلب اضافت۔
(اردو) آدمی کا قالب۔ انسان کا کالبد
۔ مذکر۔

این گل دیگر شگفت مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی و حسن
ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
و محل استعمال سکوت ورزیدہ **مؤلف**
گوید کہ چون امرے بر خلاف توقع حادث

شود فارسیان این مثل را زنند۔

(اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے بقول امیر کوئی نئی بات واقع ہونے پر کہتے ہین (وزیر ؎)

ہنس کے بولا وہ گل تر این گل دیگر شگفت ٭ دانۂ گوہر کف رنگین مین جب گلگون ہوا ٭

این گوہر نیم سفت اصطلاح۔ صاحب مؤید فرماید کہ در کلام خواجہ نظامی (۱) اشارت بسوے سکندر نامہ است ؎ تو دانی کہ این گوہر نیم سفت ٭ چہ گنجینہا دارد اندر نہفت ٭ و فرماید کہ نیم سفت نیم چکیدہ را گویند بدینکہ سفتن مرادف تراویدن است و تراویدن۔ رفتن آب بالا اندک اندک و چکیدن بنرمی و آہستگی و سخن نیز اندک اندک فراہم می آید بعدہ باہستگی در تحریر و تقریر می آرند و نیم سفت کہ گفتہ یا بدین جہتہ گفت کہ بیان استعداد خود می کند کہ تمام استعداد خود درین ریختیم با این ہمہ اینچنین مشکل فہم شدہ است اگر تمام استعداد خرچ میکردم ازین ہم زیادہ تر مشکل شدی یا بیان مشقت خود می کند بنابران کہ گفت بزرگان است کہ سخن را با سخن ضم کردن قطرۂ از خون جگر کم کردن است پس میگوید درین کتاب نیمی خون جگر صرف کردم یعنی مشقت بسیار نمی کردم می گوید کہ از نیمۂ خون آن جگر شدہ است و یا نیم سفتہ بمعنی نیم گفتہ است بدینکہ سکندر نامۂ بری و دیگر سکندر نامہ بحری است پس گویا نیمی گفتہ شدہ است و سفتن بمعنی گفتن بسیار آمدہ است بدین جہتہ کہ ع سخن گفتن و بکر جان سفتن است ٭ (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ گوہر نیم سفتہ بمحاورۂ فارسی کلام سربستہ و مغلق و کلامی را گویند کہ تمام قواعد و قوانین و صنایع و بدایع

سخن در آن صرف نشده باشد - صاحب بحر عجم ذکر این کرده و این بحذف ہاے ہوز آخر است و معنی (نیم سفته) و (نیم سفت) نیم سوراخ کرده و ناتمام که صفت گوہر باشد گویند که گوہر سفته بهتر از نیم سفته و گوہر نیم سفته بهتر از ناسفته پس نظامی گنجوی بر سبیل استغنا تصنیف خود را گوہر نیم سفته گفت و (ع) اگر استعارةً چیز دیگر را گوئیم که ثمین باشد و من حیث التشبیه درست بود (اردو) (۱) سکندر نامه - (۲) ہر قیمتی چیز - مؤنث -

این گوی و این میدان مثل - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت - مؤلف عرض کند که چون کسی لاف سرپنجگی زند یا دعوی چیز دیگر کند فارسیان این مثل بحق او زنند مقصود آن باشد که گوی و میدان ہر دو پیش تست پس چوگان بازی کن تا ثابت شود که ذوق این داری و این مرادف (این چاه و این ریسمان) باشد که بجایش گذشت بعض معاصرین عجم (همین گوی و همین میدان) هم گویند (اردو) دیکھو (این چاه و این ریسمان)

این لعاب لعل اصطلاح - بقول شمس کنایه از (۱) می انگوری و (۲) آفتاب را نیز گویند صاحب مؤید و هفت بر معنی دوم تابع - مؤلف گوید که لعاب بقول منتخب بالضم لغت عربیست بمعنی آب دہن و آب غلیظ که از دارو ہاے خیسانیده بر آید مثل لعاب بذر قطونا وغیره پس ازین لغت مرکب کنایه می انگوری گرفتن بر سبیل تشبیه درست باشد ولیکن معنی دوم قابل غور - مخفی مباد که بقول منتخب لعاب الشمس مانند تار ہاست که در شدت گرما پیدا میشود پس جا داشت که ازین اصطلاح - لعاب الشمس را کنایه گیریم

بالجملہ مشتاق سند استعمال باشیم بمعنی دوم۔
(اردو) (۱) انگوری شراب۔ مؤنث (۲)
دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

این مدر اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ
(۱) اشارت بسوے زمین است و (۲) نہی از
دریدن نیز یعنی این را مدر مؤلف عرض کند
کہ مدر لغت عربیست بقول منتخب بفتحتین
کلوخ را گویند فارسیان بطور استعارہ کرۂ
زمین را این مدر نامند این است حقیقت
معنی اول۔ صاحبان ہفت وشمس ہم ذکر این
کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو ارتا۔ (۲)
مت پھاڑ (پھاڑنا) کے مصدر سے نہی۔

این مردہ باین شیون نمی ارزد مثل۔ بقول بہار
یعنی این کار باین
محنت سزاوار نیست دیگر کسے ذکر این
نکرد مؤلف گوید کہ ما این مثل را بالفظ (زہے
بعد لفظ شیون) شنیدہ ایم کہ مصرعی است معروف
نمیدانیم کہ مال کیست فارسیان چون سعی کسے را
بہ کارے بے فائدہ بینند این مثل را زنند یعنی
اینقدر سعی سزاوار این کار خفیف نیست (اردو)
جب کسی بے نتیجہ کام میں کوشش کیجاتی ہے تو
دکن میں کہتے ہیں "بے کار محنت کرتے ہو۔
ناحق کوشش کرتے ہو"

این مشدد اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ
باشد از دنیا دیگر کسے از محققین فارسی ذکر
این نکرد مؤلف گوید کہ تشدید بالفتح بقول
منتخب لغت عرب است بمعنی استوار کردن
و بر کسے سختی کردن (الخ) پس مشدد بہ کسر
دال مہملہ اسم فاعل ہمین مصدر است بمعنی
سختی کنندہ و بدین سبب کہ دنیا جفاکار و
بے رحم است بدین اسم موسوم کردند بر
سبیل کنایہ حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد۔ (اردو) دیکھو اچاک۔

این مطبخی باغ اصطلاح۔ بقول مؤید و

ہفت (۱) کنایہ از آفتاب عالم تاب باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ (۲) کنایہ از دنیاست **مؤلف** عرض کند کہ مطبخی بمعنی باورچی و طباخ است وچون آفتاب عالمتاب ہم در باغ دنیا کار مطبخی انجام می دہد یعنی تمازت او چیزہا را پختہ گرداند لہذا فارسیان - (این مطبخی باغ) را از آفتاب عالمتاب کنایہ کنند اندرین صورت باید کہ مطبخی را مضاف گیریم بسوے باغ کہ آفتاب ثمرات باغ را از تموز خود پختہ کند. آنچہ صاحب انند بمعنی دنیا آورد محل نظر است طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) دیکھو اچاک۔

این مہد اصطلاح - بقول مؤید بحوالۂ ادات بمعنی این ہوائے زمین آ دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مہد بالفتح لغت عرب است بقول منتخب بمعنی گہوارہ و زمین و صاحب منتہی الارب ہم ذکر این کردہ وچون زمین دائماً متحرک است پس برائے اہل زمین بمنزلۂ گہوارہ جا دارد کہ این را بر سبیل استعارہ بمعنی دنیا استعمال کنند حیف است کہ صاحب مؤید برادعائے خود سندے پیش نکرد (اردو) دیکھو ارض۔

این مُہر دہان روزہ داران اصطلاح - بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از آفتاب است ولیکن در بہار نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ خاقانی در تحفۃ العراقین خطاب بآفتاب کردہ فرماید کہ (ع) اے مہر دہان روزہ داران؛ گردۂ آفتاب را بمہر تشبیہہ می دہند وچون آفتاب غروب شود روزہ داران افطار کنند و مہرے کہ بر دہان شان بود باقی نماند پس ہمین است وجہ کنایہ (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

اینـند بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن رتیوند (۱) بمعنی انداست وآن عددے باشد مجہول میان سہ و نہ وآن را بعربی بضع خوانند و فرماید کہ بمعنی چندان وچندین ہم آمدہ است صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف و فتح نون اول وسکون دوم شمار مجہول۔ مرادف (اند) و (ایدند) صاحب ناصری فرماید کہ عددے بود مجہول کہ آنرا (اندوایدند) گویند کہ بدہ نمی رسد صاحب سروری فرماید کہ بروزن ببیند شمار مجہول راگویند وبحوالۂ ادات آردکہ۔ (اندو اینـند) بمعنی عدد مجہول است کہ میان سہ و دہ باشد۔ خان آرزو در سراج آوردہ کہ بمعنی شمار مجہول از دو تا نہٗ ولبقول جہانگیری عددے مجہول کہ بدہ رسیدہ باشد (ناصر خسروؒ) از خورد و بر دورفتن بیہودہ ہر سوئی ٭ اینـند سال بودنت ہمسر ستور٭ (استاد رودکیؒ) جہان انیست وچونینست تا بود٭ وہم چونین بوذ اینند یارا٭ (اردو٭) دیکھو اند کے پہلے معنے۔

(۲) اینند۔ بقول برہان سخن عجیب وسخن ازروے شک وریب رانیز گویند صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب رشیدی بحوالۂ شمس فخری فرماید کہ بمعنی مطلق سخن گفتن باشد صاحب سروری ہم بحوالۂ فخری ذکراین کردہ فرماید کہ بمعنی مطلق سخن گفتن است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضے بمعنی سخن گفتن نیز آوردہ اند۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان۔ **مؤلف** عرض کند کہ اینمعنی بہ مجاز باشد و ہمین خیال بر معنی چہارم آند ہم ظاہر کردہ ایم و براے معنی مطلق سخن گفتن طالب سند

باشیم وظاہراغیرازتسامح اہل تحقیق چیزے بنظرنمی آید (اردو) دیکھو آند کے چوتھے معنے۔
(۳) اینند۔ بقول سروری بمعنی امید داشتن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکراین نکرد مؤلف عرض کند که مُرادف آند بمعنی ششمش حیف است که سند استعمال این پیش نشد۔ (اردو) دیکھو آند کے چھٹے معنے۔
(۴) اینند۔ بقول رشیدی بمعنی اندایش باشد صاحب سراج ہم ذکراین کرده مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان است معاصرین عجم برزبان ندارند ومجرّد قول دو محققین ہندنژاد بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو اندایش۔
(۵) اینند۔ بقول سروری ورشیدی وسراج که بحوالۂ فرہنگ آورده نام درختے نیز باشد که جہک نیز گویند وبتازی سوس وبیخ آن را اصل السوس گویند۔ مؤلف عرض کند که مرادف آند بمعنی سومش (اردو) دیکھو آند کے تیسرے معنے۔

این نشیمن تنگ اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول بمثناة تحتانی رسیده و نون زده و (نشیمن تنگ) معلوم۔ اشارہ بدنیاست مؤلف عرض کند که کنایہ باشد که عرصۂ دنیا براے ہرکس تنگ است وجہلت کم (اردو) دیکھو اچاک۔

این نقره گیران اصطلاح۔ بقول مؤیّد (۱) کنایه از طالبان دنیاے فانی (۲) بمعنی شراب خواران که می به پیاله خورند و (۳) بمعنی قحبگان نیز مستعمل۔ صاحب ہفت بذکرمعنی اول وسوم نسبت معنی دوم گوید که بمعنی می خواران باشد که در پیالۂ

نقرہ می خورند **مؤلف** عرض کند کہ طالبا
طالبان دنیا دلدادۂ جمع مال اند و می خواران
اکثر در پیالۂ نقرئی شراب می خورند و قحبگان
ہم قحبگی را وسیلۂ جمع مال کردہ اند کنایۂ
خوب نیست برائے ہر سہ معنی طالب سند باشیم
(اردو) (۱) طالبان دنیا۔ دنیا داران
کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے طالب
دنیا کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اس کا واحد ہے
عربی۔ دنیا دار۔ لالچی۔ حریص۔ مذکر۔
(۲) میخوار۔ شراب خوار جو چاندی کے
پیالوںمین شراب پیتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے
شراب خوار کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی شرابی
میخوار۔ بادہ نوش (۳) فاحشہ عورتین یا
قحبائین۔ مؤنث۔ کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ
نے فاحشہ اور قحبہ کا ذکر فرمایا ہے۔

این نہ اصطلاح۔ بقول شمس و ہفت
(۱) اشارہ بفلک و (۲) نہ سوراخ و
نہ راہ کہ در قالب بشر است دو چشم و دو
گوش و دو پرۂ بینی و یک دہان و دو
فرود **مؤلف** گوید کہ بضم نون دوم استعارہ
باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
بخیال ما معنی نہ فلک باشد نہ مجرد فلک۔
(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔
(۲) وہ نوں سوراخ جو آدمی کے جسم مین ہین۔

این نہ صحیفہ اصطلاح۔ بقول شمس کنایہ
باشد از افلاک۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر
این نکرد **مؤلف** گوید کہ بضم نون دوم
بمعنی نہہ کتاب باشد و استعارہ از نہہ طبقات
آسمان۔ فارسیان کنایۃً اوراق فلک
ہم گویند کہ ہر طبقہ را بہ ورقے استعارہ کنند
(اردو) دیکھو افلاک۔

این نہنگ اصطلاح۔ بقول مؤید
(۱) کنایہ باشد از دنیا زیرا کہ ہمہ را فرو
می برد صاحب ہفت مذکر معنی مذکور فرمایا

کہ (۲) فلک راہم گفتہ‌اند **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ باشد نہ کنایہ و باعتبار تشبیہ مناسب تراست بادنیا۔ (اردو) (۱) دیکھو اچاک۔ (۲) دیکھو آسمان کے پہلے معنے

این و آن بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر (۱) بمعنی حاضر و غائب و قریب و بعید۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ اشارت بقریب و بعید و نیز برائے تعمیم و صاحب ہفت گوید کہ اشارہ بقریب و بعید (انوری ع) تز ویر این و آن نہ ہمانا بدل کند ٭ اقرار روزگار بہ انکار روزگار ٭ (ظہوری ع) باخیال این و آن بیدار بختان راچہ کار ٭ خار م در خواب بہ افسانۂ نسیان کجاست ٭ (ولہ ع) ظہوری از ثنائے این و آن قطع سخن اولیٰ ٭ روم گنجی بریدن در زبان لابہ گر چینم ٭ **مؤلف** گوید کہ ہردو اسم اشارۂ قریب و بعید بمعنی حقیقی خود است و بضرورت برائے لف و نشر ہم مستعمل (اردو) یہہ اور وہ۔ اسم اشارۂ قریب و بعید۔

(۲) این و آن ۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از دنیا و آخرت صاحبان مؤیّد و بحر و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دنیا و آخرت مؤنث

(۳) این و آن ۔ بقول مؤیّد در مرض معنی شکر و نمک نیز بدین آمدہ صاحب بحر ہم بدون تخصیص مرض ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال۔ این معنی را تسلیم نکنیم (اردو) شکر و نمک۔ اردو مین شکر مؤنث ہے اور نمک مذکّر۔

(۴) این و آن ۔ بقول مؤیّد بحوالۂ مؤیّد الفوائد کنایہ از جہان و روزگار صاحب ہفت بحوالۂ مؤیّد ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و ظاہر اتسامح محققین بالاست دیگر ہیچ کہ جہان و روزگار ہردو یکی است و جز این نباشد

کہ معنی دوم است وبس (اردو) دیکھو این و آن کے دوسرے معنے۔

این ویران اصطلاح۔ بقول شمس کہ بذیل (این زور) ذکر این کردہ اشارہ بدنیاست دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد (اردو) دیکھو اچاک۔

اینہا بقول چراغ (۱) جمع این باشد بہار و انند بذیل (این) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ جمع اسم اشارہ قریب باشد برائے ذوی العقول وغیر ذوی العقول ہر دو چنانکہ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (**محمد قلی سلیم ہ**) چند اغیار را نگو گوئی ؎ از تو اینہا نگونی باشند (اردو) یہہ لوگ اسم اشارۂ قریب کی جمع۔ ذوی العقول کے لئے اور یہہ غیر ذوی العقول اور ذوی العقول دونون کیلئے

(۲) اینہا۔ بقول بہار گاہے بمعنی این قسم و این نوع ہم استعمال می یابد (باقر کاشی ہ) باقر چرا بہرزہ کند ترک عشق کس ؎ اینہا مکن مکن مکن اے بے ہنر مکن ؎ صاحب چراغ ہم ذکر این کردہ و صاحب انند ہم بذیل (این) این را آوردہ **مؤلف** گوید کہ از سند باقر کاشی بمعنی چنین مستعمل ولیکن معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند (اردو) ایسا بقول امیر۔ ہندی۔ (ایداش سے بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت مین انھین معنون مین ہے) اسطرح۔ یون۔ یہہ۔ فقرۂ امیر مینے ایسا سنا ہے کہ آج دونون بھائیون مین چلگئی۔

(۳) اینہا۔ بقول بہار بمعنی وغیرہ و مانند آن (سید حسین خالص ع) فرہاد و کوہ کندن و اینہا فسانہ است ؎ صاحب انند ہم بذیل (این) ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ

عربی۔ اور سوا اس کے غیر ذالک۔ اور بھی علی ہذا القیاس۔

اینہسہ بقول صاحب ضمیمہ برہان بروزن اینہمہ بمعنی اینسہ است و آن چیزی باشد کہ دیر واشود و دیر حل گردد **مؤلف** گوید کہ مزید علیہ آینسہ بزیادۂ ہاے ہوز برخلاف قیاس و تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید کہ از محققین فارسی کسے با او نیست و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اینسہ

این ہفت اوراق اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت کنایہ از سبع سموات است **مؤلف** گوید کہ از قبیل (این نہہ صحیفہ) کہ گذشت۔ بخیال ما استعارہ باشد (اردو) سات آسمان مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر کیا ہے۔

این ہفت بنا اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از افلاک دیگر کسے ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ بخیال ما استعارہ از ہفت آسمان (اردو) دیکھو این ہفت اوراق

این ہفت جزیرہ اصطلاح۔ بقول مؤید اشارہ بسوے ہفت کشور صاحبان انند و ہفت ہمزبان مؤید **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد وبس (اردو) ہفت اقلیم۔ بقول آصفیہ فارسی۔ وعربی۔ اسم مؤنث۔ سات ولایت۔ کل دنیا فرماتے ہین کہ دنیا کی وہ تقسیم جو حکماے سابق نے سات مشہور ستارون یا اون خطوط سے کی ہے جس سے ربع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے کیونکہ اونھون نے ربع مسکون کے عرض کو خط استوا سے نوّے درجہ تخمینہ کیا ہے اور اس مین تیس درجے قطب شمالی کی سمت سے خارج کر کے اقالیم سبعہ کا ساٹھہ درجے

عرض رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین کے سات حصے کر دئیے گئے ہین مگراب زمین کل پانچ بڑا عظموں پر تقسیم کی گئی ہے

این ہفت خُم اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت کنایہ از ہفت آسمان مؤلف گوید کہ استعارہ باشد کہ آسمان را تشبیہاً خُم گفتند وخُم بقول برہان بالفتح طاق ایوان و مانند آن و بالضم ظرفی باشد بزرگ کہ درآن شراب و دوشاب و امثال آن کنند و گنبد و عمارات را نیز گفتہ اند (اردو) سات آسمان۔ مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین خُم لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔

این ہفت رواق اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت کنایہ از سبع سمٰوات است صاحب مؤید بذیل (این ہفت اوراق) ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ رواق بقول منتخب لغت عربی است بالکسر والضم بمعنی خانہ کہ بر یک ستون ساختہ باشند و سقف خانہ و پردہ کہ در کشیدہ باشند از سقف خانہ و اول شب و ابر (انتہی) پس بخیال ما این استعارہ باشد (اردو) سات آسمان مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین (نیلی رواق) کا ذکر کیا ہے۔

این ہفت صحیفہ اصطلاح۔ بقول ہفت اشارہ بسوے سبع سمٰوات است صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ بسوے سمٰوات سبعہ و عرش و کرسی است۔ کذا فی القنیہ و فی الآخرین نظر (انتہی) مؤلف عرض کند کہ وجہ نظر اینست کہ نزد حکما نہ آسمانست ہفت از آن مخصوص براے سیارات سبعہ و ہشتم براے ثوابت کہ آنرا فلک ثوابت و فلک ہشتم گویند و نہم را فلک اطلس نامند زیرا کہ بر وی ہیچ ستارہ نیست و در اصطلاح شرع فلک ہشتم را کرسی۔ و فلک نہم را عرش نامند پس (این ہفت صحیفہ

استعارہ باشد از سموات سبعہ عرش و کرسی درآن داخل نیست مخفی مباد کہ صحیفہ لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کتاب و ازینکہ فلک ہم مثل کتابے است باعتبار طبقات فارسیان استعارۃً ہفت افلاک را این ہفت صحیفہ گفتند (اردو) سات آسمان نیز

این ہفت نقطہ اصطلاح - بقول مؤید دانند و ہفت اشارہ بسبعہ سیارہ باشد مؤلف عرض کند کہ بہ تشبیہ نقطہ با سیارہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو انجم گردون پیما ہے

این ہم آثار پیری است مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این مقولہ بحق کبرسان بر ہر موقع لغزش شان کنند یعنی بہر خطائیکہ از پیران سر زند گویند کہ این ہم آثار پیری

است - و مرادف این است (پیری و صد عیب) کہ بجاے خودش می آید یعنے استعمالش ہم بر ہمچنین مواقع می شود (اردو) جب کسی بڈھے سے کوئی غلطی یا خطا ہوتی ہے تو دکن میں کہتے ہیں "بڈھاپے کا منہ کالا" "پیری و صد عیب" کا بھی استعمال ہے - صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "پیری و صد عیب چنین گفتہ اند" یعنے بڑھاپا سو عیب کے برابر ہے -

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ چون کسے را مصیبتی بر مصیبت یا آفتی بر آفت پیش آید یا آنکہ صرف بر صرف لاحق شود فارسیان این مثل را بحق او زنند مقصود آنست کہ صبر بر این ہم باید کرد - (اردو) یہی فارسی

مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے بقول آمیر
مصیبت پر مصیبت یا صرف مین صرف پیش
آنیکی جگھہ کہتے ہین کہ جہان بہت کچھہ
بھگت چکے وہان یہہ بھی سہی -

این ہمہ بقول بہار و انند (۱) بمعنی اینقدر
(میر خسرو ؎) خاک ندر روئے شدہ بر زعفران
خندہ نہ با این ہمہ درار غوان ٭ مؤلف
گوید کہ سند پیش کردۂ بہار برائے (با این ہمہ)
بکار می خورد و بخیال ما معنی اینقدر درین
لفظ یافتہ نمی شود و بہ تحقیق ما معنیٔ است کہ
برنشان عرض می شود (اردو) اس قدر -
آمیر نے ایسا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا
ہے (غالب ؎) اب جفا سے بھی ہین
محروم ہم اللہ اللہ ٭ اسقدر دشمن ارباب
وفا ہوجانا ٭

(۲) این ہمہ بمعنی این تمام چنانکہ انوری
فرماید ؎ زر روزگار خوش است اینہمہ
جز آنکہ لبم ٭ ز دستبوس نہاد ندر روزگار
جدا است ٭ (مقولۂ مشہور) اینہمہ شکل از
برائے اکل ٭ (اردو) یہہ تمام
- یہہ سب -

این ہمہ آوردۂ تست مقولہ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ یعنے باعث وقوع
اینہمہ توئی دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این
نکرد مؤلف گوید کہ این مقولہ جزو یست
از مثل مشہور (اے باد صبا اینہمہ آوردۂ
تست) کہ بجایش گذشت و فارسیان جز ر
این مثل را بر زبان ندارند و مثل کامل را
می زنند تسامح صاحب انند و فرہنگ فرنگ
است کہ این را آورد (اردو) دیکھوائے
باد صبا این ہمہ آوردۂ تست ٭

این ہمہ از پے آن است کہ زر می خواہد مقولہ صاحبان خزینۃ الامثال و محبوب الامثال
ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل

استعمال ساکت مؤلف عرض کند که مرادف "این همه شکل از برای اکل" باشد فارسیان چون کسے را بینند که به طرق مختلفه حاضرین را محظوظ می کند این هر دو مقوله را بحق او استعمال کنند (اردو) این همه شکل از برای اکل" اردو مین مستعمل ہے دکن مین کہتے ہین "بہروپ کرے پیٹ بھرے" صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے "روپیہ سے سب کام نکل سکتے ہین" ہماری راے مین یہ ترجمہ قابل غور ہے ۔

این همه ترسیده است که هندوانه در کونش می غلطد مقوله۔ بقول بحر یعنی از بیم و ترس کونش آنقدر پاره شده که هندوانه در آن می غلطد۔ مخفی مباد که هندوانه بقول بهار بمعنی تربز است و (هندوانه در کون غلطیدن) بقول بحر بمعنی بسیار ترسیدن و بقول بهار کنایه از کال پاره شدن کون بود مؤلف گوید که فارسیان این مقوله را بحق کسے استعمال کنند که بسیار ترساک شده باشد (اردو) گانڈ پھٹکر حوض ہوگئی ہے "یعنی نہایت ڈر گیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کے مصدر کا استعمال فرمایا ہے۔ بازاری زبان ہے ۔

(۱۹۴۹)

این همه شکل از برای اکل مقوله۔ مرادف (اینهمه از پے آنست که زر می خواهد (اردو) دیکھو "اینهمه از پے آنست که زر می خواهد"

این همه نیست استعمال۔ بقول بهار اے چندان مهلک نیست (سید غلام نبی نسیم بخاری ۵ رباعی) اے چاره گران لطف شما خواهد کشت ؛ گر درد امان داد دوا خواهد کشت ؛ زخمی که رسید بر دلم اینهمه نیست ؛ این دوختن زخم مرا خواهد کشت ؛ صاحبان بحر و آنند هم زبان بهار۔ **مؤلف**

گوید که معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی لفظی این (چیزے نیست و چندان نیست) باشد و معنی مہلک نبودن پیدا می شود از قرینۂ مصرع چہارم ۔ (اردو) چندان مہلک نہیں ہے ۔

این یتیم اصطلاح ۔ بقول شمس (۱) کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و (۲) آفتاب نیز ۔ صاحب ہفت بر معنی دوم قانع **مؤلف** گوید کہ یتیم لغت عربیست بقول منتخب بمعنی طفل بے پدر از آدمے وبچۂ بے مادر از حیوان و نفیس ویگانہ از مروارید ۔ وچون پدر آنحضرت صلعم در صغر سنی رحلت فرمود لہذا آنحضرت را فارسیان بابین نام خوانند و آفتاب را این یتیم گفتن ہم استعارہ ایست نظر بر یکتائیش اما مشتاق سند استعمال این می باشیم (اردو) مذکر (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) آفتاب ۔

اے وا استعمال ۔ بقول بہار کلمۂ تاسف است و فرماید کہ واے وحیف و دریغ با حرف ندا نیز استعمال کنند اعم از انکہ محل ندبہ باشد یا غیر ندبہ اول چنانکہ معز فطرت گوید ؎ نالہ انگشتی زند گر بر لب خاموش من ٭ آسمان فریاد بردارد کہ اے واگوش من ٭ وثانی چنانکہ درین مصرع کہ مادۂ تاریخ فوت ہمایون پادشاہ است ع ایواے پادشاہ من از بام اوفتاد ٭ ونیز فرماید کہ گاہے بعد از وے لفظ مصیبتاہ نیز آرند چنانچہ درین بیت میرزا صائب ؎ ایوا مصیبتاہ کہ شد خرج مردگان ٭ چون حافظ مزار سراسر کلام من ٭ صاحب بحر فرماید کہ مرادف اے حیف باشد صاحب انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر کلمۂ آے گذشت کہ زائد باشد (زیب النسا ؎) صد غنچہ شگفت الا دل من ٭ اے وادل من اے وادل من ٭ (اردو)

ایواے ۔ دیکھو اے حیف ۔ (میرؔ) اے	واے یہہ بلا زدہ دل مبتلا ہوا

ایوار بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن دیوار وقت عصر باشد کہ نماز دیگرش نیز گویند چنانکہ شبگیر صبح را خوانند و فرماید کہ راہ رفتن وقت عصر را ایوار کردن و وقت صبح را شبگیر نمودن گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف بمعنی وقت عصر است چنانکہ شبگیر وقت سحر۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کردہ فرماید کہ بر وزن دیوار بمعنی وقت عصر باشد و شبگیر بمعنی صبح۔ صاحب جہانگیری متفق با برہان فرماید کہ باوّل مکسور و یاے مجہول است باتفاق صاحب جامع و ناصری برین است کہ وقت عصر قریب بغروب کہ نماز دیگرش گویند سفر و حرکت آنوقت را ایوار و صبح و سحر را شبگیر گویند (ناصری ؎) آوخ نرسیدیم بہ شبگیر و بہ ایوار ٭ در سایۂ ہمسایۂ دیوار بدیوار ٭ و بقول وارستہ ایوار بہمزۂ مکسورہ وقت عصر و رفتن بر وقت مذکور نیز و نیز فرماید کہ مجد الدین علی قوسی نوشتہ کہ ایوار مقابل شبگیر است و این ہر دو لفظ مصطلح مسافران باشد چون قافلہ وقت پسین براہ افتد گویند ایوار کرد و اگر وقت سحر براہ افتد گویند شبگیر کرد پس ایوار داخل کردن پارۂ از روز است بشب و شب گیر عکس آن لیکن در محاورہ مطلق بر رفتن راہ در روز مستعمل است چنانکہ شرف الدین علی یزدی گوید (فقرہ) چاشتگاہ ایوار کردند (سالکاے یزدی ؎) فلک با دیدۂ بیدار با ایوار و شبگیر است ٭ تو با این پاے خواب آلودہ خواہی قطع منزلہا ٭ بہار متفق با وارستہ (اشرف ؎) بروز از روزہ میگیری بر و شب زندہ داری کن ٭ مگو ایوار دارد راہ دین شبگیر ہم دارد ٭ (ولہ ؎) براہش گرد رہ آیم خراماں

ی ہند بالین ؏ ظہوری گو شش شبگیر در ایوار می چنیم ؏ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایوار بر وزن دیوار لیکن مشہور بفتح اول است و در کتب معتبرہ نیز بفتح وظاہراً این تفاوت بنا بر لہجۂ جا ہاست از عالم چراکہ بکسر اول و فتح ہردو آمدہ وآن در اکثر نسخ بمعنی وقت عصر است چنانکہ شبگیر سحر را گویند وتحقیق آنست کہ این اصطلاح مسافران است وایوار وشبگیر۔ رفتن پیش از شام وپیش از صبح باشد چنانکہ گویند فلانے ایوار کرد وفلانے شبگیر نمود (ہاتفی گوید ؎) شب قیر گون روز کافور رنگ ؏ ز ایوار وشبگیرش آمد بہ تنگ ؏ ودرین بیت پندار رازی ؎ تو گر شبگیر بر توران نہی زین ؏ بآنان کے رسی کا یوار رانند ؏ یکگونہ مجاز است پس معنی اوقات مذکورہ محل نظر است واگر صحیح می بود طعام در ایوار خوردیم و آب در شبگیر خوردیم بمعنی ہر دو وقت درست می بود وآن ہرگز نیامدہ وغیر از رفتن مستعمل نمی شود **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی زبان باشد وجا دارد کہ مفرس گیریم کہ ییر بہ تحتانی مضموم وسکون رائے مہملہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی روان شو و یورتق بفتحتین ضمۂ یا وسکون رائے مہملہ بقولش مصدر ترکی است بمعنی روانہ شدن و وار بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی بر و ہم آمدہ پس آے در اول این حرف ندا است ومعنی لفظی ایوار (روانہ شو اے فلان) باشد باقی حال وجود مصدر ترکی وصیغۂ امرش بدین معنی تائید خیال ما می کند کہ فارسیان این را مفرس کردہ اند بمعنی اصطلاحی۔ پس مقصود فارسیان از ایوار رحیل سر شام است وبس کہ بعد عصر باشد (اردو) بعد عصر سر شام کوچ۔ مذکر۔ روانگی۔ مؤنث۔

ایوار کردن استعمال - صاحب برہان
بذیل ایوار فرماید که راه رفتن وقت عصر را
(ایوار کردن) گویند صاحبان جامع و جهانگیری
هم بذیل ایوار ذکر این کرده اند - وارسته
ذکر ماضی این کرده چنانکه فرماید چون قافله
وقت پسین براه افتد گویند ایوار کرد - صاحب
سراج هم ماضی این را آورده فرماید که ایوار
رفتن پیش از شام است چنانکه گویند فلانی
ایوار کرد بهار وانند هم زبان وارسته - مؤلف
گوید که صراحت ماخذ بر ایوار کرده ایم
(ظهوری ۵) کردم ایوار ناله هیچو اهم
؛ که به شبگیر آه برخیزم ؛ (اردو)
بعد عصر قریب شام کوچ کرنا روانه
ہونا - سفر پر جانا -

ایواز بقول برہان بروزن شیراز بمعنی آراسته و پیراسته باشد صاحب جامع هم زبان
برہان صاحب جهانگیری فرماید که باول مکسور و یاے مجهول بمعنی آراسته آمده و از حکیم
سوزنی سند آرد و صاحب جامع از همین استناد کند ۵ بهاے یاسمن و چکریم فرست
امروز ؛ که دوستیم دو بلخی شراب داد ایواز ؛ صاحب ناصری بذیل (ایوره) فرماید که
در جهانگیری ایواز و ایوازه باول مکسور و یاے مجهول بمعنی آراسته آورده - صاحب سراج
فرماید که بزاے تازی بروزن شیراز بمعنی آراسته و پیراسته و ایوازه بزیادت ها نیز
بهمان معنی و آیوزه و آیوز مخفف آن و بعضے به راے مهمله گفته اند پس صحیح ابراز است
بیاے موحده که براز مخفف آنست بمعنی آراسته صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که ابراز بالکسر و سکون باے موحده بقول محققین عرب مصدر یست
بمعنی باز کشادن نامه را و زر خالص گرفتن و بیرون کردن و بقول منتخب بیرون آوردن

(انتہی) پس حاصل بالمصدرش عیان و روشن توان گرفت عجبی نیست که فارسیان این را بہانہ بمعنی آراستہ و پیراستہ استعمال کردہ باشند اندرینصورت مقدس باشد۔ رائے مہملہ بہ واو بدل شود چنانکہ برمرو برتو وکلار وکلاو وتبدیل موحدہ بہ تحتانی غیراز تصحیف نباشد کہ کاتبان چابک دست این قسم تصرفہا کنند وجا دارد کہ آیواز را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ بقول آمیر۔ استعمال مین دونو ایک دوسرے کے مرادف بمعنی مزین ہین مگر منظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرایش کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین ہو اوسکو آراستگی کہتے ہین اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اوس کو پیراستگی کہتے ہین ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم اس ترجمہ کی تکمیل آیوازہ پر کرین گے ۔

ایوازہ بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن شیرازہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ و پیراستہ باشد صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ وصاحب ناصری بحوالہ جہانگیری این را آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذیل آیواز مرادفش قرار دادہ مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ بر آیواز گذشت وجز این نیست کہ ہاے ہوز در آخر آیواز زیادہ کردہ اند ہمچون ستمگار و ستمگارہ (اردو) دیکھو آیواز۔ لیکن شراب وغیرہ کی صفت مین عمدہ یا دو آتشہ وغیرہ کا استعمال ہوگا نہ آراستہ و پیراستہ

ایوان بقول برہان وجامع وہفت وناصری بروزن کیوان (۱) صفہ وطاق باشد صاحب ناصری باتفاق برہان صراحت مزید کند کہ بالفتح لغت فارسی و بالکسر معرب است وبقول شمس طاق ونشست گاہ پارسی است مہار گوید کہ بالفتح صفہ بزرگ و بالکسر

عربی است یا معرّب و فرماید کہ با لفظ فرو افتادن بصلۂ بر مستعمل (نظامی ۵) رو بدرگاہ نیاز آر کہ ایوان غرور ٭ عاقبت بر سر مغرور فرو می آید ٭ صاحب غیاث بحوالۂ شروح لغات آوردہ کہ ایوان بالکسر و یای معروف نشستگاہ بلند کہ بران سقف باشد و بحوالۂ منتخب گوید کہ بالکسر صفۂ بزرگ کہ ظاہراً معرّب ایوان است کہ در فارسی بفتح مستعمل میشود۔ صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ صفّہ و پیش نشین را گویند کہ بہندی چبوترہ باشد مؤلف گوید کہ اگرچہ بعضے از اہل لغت ایوان را بمعنی عام گرفتہ اند چنانکہ بر معنی سوم ذکرش می آید و بعضے این را مخصوص کردہ اند بہ سائبان در چنانکہ بر معنی دوم ولیکن فی الحقیقت ایوان در فارسی زبان حصّۂ منزل است کہ داخل خانہ بہ تخصیص می سازند کہ کرسی آن از کرسی مکان بلند و سائبانے با او مخصوص کہ مقام نشست صاحب خانہ باشد و چون بر منزل اوّلین ساختہ شود شہ نشین نام دارد و چون بر منازل بالاخانہ تعمیرش کنند ایوانش گویند کہ از حدّ دیوار خانہ بالاے شارع عام بر می آید و ایوان نشین بوسیلۂ آن از ہر دو طرفش تا دور تماشا می کند۔ شکل ہر دو محرابی۔ اسم جامد فارسی زبان است بالفتح (اردو) شاہ نشین و شہ نشین بقول آصفیہ اسم مؤنث وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو جس پر اکثر بادشاہ بیٹھکر لوگون کو درشن دیا کرتے تھے۔ اور دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے ہین۔

(۲) ایوان۔ بقول ناصری بمعنی طاقِ در نیز آمدہ صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ

بمعنی مطلق طاق باشد چنانکہ گذشت۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ طاق بقول منتخب بنائے را گویند کہ خمیدہ و کج سازند چون محراب
پس طاقِ در بمعنی بنائے باشد کہ پیشِ در سازند تا از بارش و امثال آن محفوظ ماند
(اردو) چھجا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ آگے بڑھا ہوا چھت کا حصّہ جو
کڑیون یا سلون کا ہوتا اور بارش کی حفاظت کے واسطے یا دھوپ کے بچاو کے لئے
لگایا جاتا ہے۔ پس طاقِ در سے دروازے کا چھجا مراد ہے۔
(۳) ایوان۔ بقول ناصری عمارتی را گویند کہ شکل آن محرابی وہلالی بودہ باشد و فرماید کہ
این معنی ازین بیت حکیم فرخی استنباط می شود کہ گفتہ ؎ ہمی بصورت ایوان تو فرود آید
ہمہ نو وغرض آن تا از وکنی ایوان ۂ صاحب شمس بحوالۂ تاج آرد کہ بمعنی خانۂ پیش کشادہ
و بلند است و بحوالۂ دستور گوید کہ بمعنی کوشک و سراپردہ باشد صاحب غیاث بحوالۂ شرحِ
نصاب وغیرہ گوید کہ بمعنی کوشک و دالان بزرگ آید۔ صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری ذکر
این کردہ (ظہوری ؎) فتاد کنگر ایوان کبر و ناز بلند ۂ نگشتہ آہ و فغان کسے کمند اینجا ۂ
(ولہ ؎) گرچہ ندارد کمند کنگر ایوان وصل ۂ نالۂ شبگیر را تا رسیدن دہم ۂ (صائب
؎) ہست زندانی پر از وحشت بچشم عارفان ۂ پیش طاق آن دو ابرو قصر و ایوان
بہشت ۂ (انوری ؎) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روے قدر ۂ پایش از
تحت الثریٰ بر اوج کیوان آمدہ است ۂ مؤلف عرض کند کہ درینجا معنی عام است
مطلقاً یعنی منزل بلند و معنی اول و دوم خاص باشد چنانکہ بجایش مذکور شد (اردو)

ایوان ۔ بقول امیر فارسی ۔ اسم مذکر ۔ محل ۔ مکان (کیف سے) حباب بحر ہستی تھے ہوئے نابود ہستی سے ؎ کہاں اب طاق کسریٰ ہے کہاں ایوان فریدون کا ؎

(۴) ایوان ۔ بقول ناصری کنایہ از آسمان ہم ہست و از استادے سند آرد سے جور ازین برکشیدہ ایوانست ؎ کہ در و مشتری و کیوانست ؎ (انوری سے) چون شمع روز روشن از ایوان آسمان ؎ ناگہ در او فتاد بدریاے قیروان ؎ صاحب انند ہمزبان ناصری ۔ **مؤلف** عرض کند کہ در شعر اول (این برکشیدہ ایوان) و در شعر دوم (ایوان آسمان) مستعمل است اگر مجرد ایوان را آسمان گیریم استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔

ایوان را طرح کردن استعمال بمعنی بنیاد ایوان افگندن باشد (عرفی سے) این فراریست کہ صد چون تو در و مدفون است ؎ کہ تو امروز بر و طرح کنی ایوان را ؎ مخفی مباد کہ درینجا ایوان بمعنی سوم است ۔ (اردو) مکان کی بنیاد ڈالنا ۔

ایوان زرکاری اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ فارسیان فلک را ایوان گفتہ اند و (زرکاری) صفت اوست نظر بر ستارگان فلک (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے امیر نے تشبیہات آسمان میں ایوان سیمابی اور گنبد زرنگار کا ذکر کیا ہے ۔

ایوان زنگاری اصطلاح ۔ بقول بحر آسمان را گویند صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ بفلک قمر است صاحب ہفت ہمزبان مؤید **مؤلف** عرض کند کہ زنگاری بہ تحتانی نسبت است فارسیان فلک را زنگاری گفتہ اند و این کنایہ باشد (اردو) دیکھو آسمان کے

(۱۷۰)

پہلے معنے ۔ آمیر نے تشبیہات آسمان مین خیمۂ زنگاری ۔ سپر زنگاری کا ذکر کیا ہے۔

ایوانس بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ ونون مکسور بسین بے نقطۂ زدہ نام شہرے باشد از فرنگ ودر آن شہر کلیسائی است کہ ہر سال در وقت تحویل آفتاب بہ برج جدی سارِ بسیار می آیند وہر یک را زیتونی در منقار بود ومجموع زیتونہا را در ان کلیسا می ریزند گویند آنقدر زیتون جمع می شود کہ ساکنان آنجا را تمام سال کافی است ونیز گویند کہ در صد فرسنگی آنجا درخت زیتون نیست ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ وصاحبان انند وہفت ہم این را آوردہ اند (اردو) ایک شہر کا نام ایوانس ہے ۔

(۱۹۶۱) **ایوان ساختن** استعمال ۔ تعمیر ایوان کردن چنانکہ عرفی گوید (ف) خدا را خانقاہ کہنۂ صوفی بر ندان دہ ٭ کہ ایوانہا بسازند وبیارایند محفلہا ٭ (اردو) ایوان بنانا۔

ایوان سیمابی اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان است صاحبان بحر وہفت ہم زبان او صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ است بفلک قمر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است نظر بہ رنگ فلک

(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ آمیر نے تشبیہات آسمان مین ایوان سیمابی کا ذکر فرمایا ہے ۔

ایوان طراز استعمال ۔ بقول بہار از عالم انجمن طراز (طالب آملی ف) اسے شاہد خیال تو ایوان طراز چشم ٭ وقف حریم ناز تو فرش نیاز چشم ٭ صاحب انند ہم زبان او صاحب بحر فرماید کہ از عالم انجمن آرا باشد مؤلف گوید کہ طراز

بفتح اول بقول برہان بروزن نماز بمعنی نقش ونگار وزیب وزینت آمده وبخیال ما اسم مصدر طرازیدن است و طرازیدن بنقوش بفتح اول پیراستن وآراستن ونقش ونگار کردن وساختن چیزہا باشد پس (ایوان طراز چشم) درین شعر بمعنی قایم کننده وزیب وزینت دہندۂ ایوان چشم است باجملہ (ایوان طراز) اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ایوان کو زینت دینے والا۔ ایوان بنانے والا۔ ایوان قائم کرنے والا

ایوان کیف اصطلاح۔ بقول چراغ بفتح و سکون تحتانی و نون و فتح کاف وسکون تحتانی و فا نام جائیست از ایران چنانچہ از کتب تواریخ و اہل زبان بتحقیق پیوستہ وآرستہ بحوالۂ عالم آرائے عباسی نواب وحید الزمانی فرماید کہ معمورہ ایست نزدیک بلدۂ طہران بہار ہم بحوالۂ عالم آرائے عباسی ذکر این کرده فرماید کہ نام جائی است در ایران واز زکی ندیم سند آورده ؎ چو می در منزل ایوان کیف آسایشے داری ۔ اگر زادرہے باخود ز برگ تاک برداری ۔ صاحب بحر ہم بحوالۂ چراغ و وارستہ این را آورده مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این کیفیت ایوان دارنده ۔ اسم فاعل ترکیبی است وعجبی نیست کہ این معمورہ خاص بالائے کوه یا زمین بلند واقع باشد کہ بدین نام موسوم شد (اردو) ایوان کیف ایک آبادی کا نام ہے جو طہران کے قریب واقع ہے ۔

ایوان ماه اصطلاح بقول بحر و ضمیمۂ برہان وہفت کنایہ از فلک قمر باشد کہ آسمان دنیاست صاحب انند گوید کہ (ایواه ماه) بالکسر لغت فارسی است بمعنی آسمان دنیا مؤلف عرض کند کہ

جز این نباشد کہ بر زبان عجم (ایوا ماہ) باشد بحذف نون چنانکہ در بسیاری از لغات فارسی این قسم حذف بنظر آمدہ چنانکہ ایشان را ایشا و آئین را آئی کردہ اند یا نا و افغان ماخذ بہ تصحیف کتابت نون را بہ ہا بدل کردند کہ بر خلاف قیاس است باتی حالِ محرّد بیان صاحب انند اعتبار را نشاید و دیگر کسے از محققین فارسی (ایواہ ماہ) را نہ نوشت بہ خیال ما (ایوان ماہ) مرکّب اضافی است کنایہ از فلک اوّل کہ مقام قمر است (اردو) پہلا آسمان مذکر۔

ایواے بقول بہار کلمۂ تاسّف است مرادف آیوا کہ بجایش گذشت و بخیال ما مزید علیہ ایوا بزیادت تحتانی در آخر ہمچون جا و جاے پا و پاے و صراحت معنی ہمہ رانجا مذکور۔ (میرزا صائب ؎) قالب تہی ز دیدن ویرانہ کردۂ ٭ ایواے اگر نگاہ تو افتد بروے گنج ٭ (ظہوری ؎) از ہیچ دلی رم نکند مہر غزالان ٭ ایواے اگر رام نہ آرام برآید (ولہ ؎) صاحب جمال راہ نیابد بہیچ دل ٭ ایواے اگر ز خاطر صاحب نظر رود ٭ (اردو) دیکھو اے وا۔

ایّوب بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) نام پیغمبرے است کہ بصفت صبر معروف است صاحب منتہی الارب گفتہ کہ نام پیغمبریست و آن معرّب است بر وزن دیجور زیراکہ در اصل آیووب بودہ و بحقیقت لفظ عجمی است **مؤلف** گوید کہ فارسیان ہمین معرّب را استعمال کنند و اصل لفظ عجمی را بر زبان نہ آرند (اردو) ایّوب بقول امیر۔ ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے۔ جو مصیبتوں اور بلاؤں پر نہایت صابر و شاکر تھے (اسیر ؎) روز خلقت صبر کے خالق نے دو حصے کئے ٭ ایک مجھکو ایک

بخشا حضرت ایوب کو۔

(۲) ایّوب۔ فارسیان استعمال این استعارۃً بمعنی دل کردہ اند چنانکہ عرفی گوید ۵ ناصبوری

گر کند عرفی دلم عیبش مکن ۔ ناصبوری شرط اصلاحست ایّوب مرا ۔ (اردو) دل۔ دیکھو آئینۂ خاکیان کے تیسرے معنے

(۱۹۷۲)

ایورہ بقول رشیدی بحوالۂ ادات بفتح الف وضم وفتح یا و رائے مہملہ بمعنی آراستہ باشد صاحب سروری ہم بحوالۂ ادات الفضلا این را آوردہ فرماید کہ بفتح ہمزہ و واو و رائے مہملہ بمعنی آراستہ باشد و صاحب ناصری بحوالۂ رشیدی فرماید کہ بفتح اوّل وضم یا و فتح رائے مہملہ آمدہ صاحب شمس در بیان اعراب متفق با ناصری۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب برہان بذیل ایوزہ این را آوردہ مرادفش قرار دادہ مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ما صراحت کامل بر (ایواز) کردہ ایم (اردو) دیکھو ایواز۔

ایوز بقول برہان و جہانگیری و ہفت بکسر اول و سکون ثانی و واو مفتوح بزائے نقطہ دار زدہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ و پیراستہ باشد صاحب سراج بذیل ایواز ذکر این کردہ فرماید کہ مخفف ایواز باشد و ما از صراحت ماخذ ہمہ را آنجا بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو ایواز۔

ایوزہ بقول برہان و جہانگیری و ہفت بروزن ہیزہ بمعنی ایوازہ کہ آراستہ و پیراستہ باشد و فرماید کہ باین معنی با رائے بے نقطہ ہم آمدہ است مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ این بر ایواز کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو ایواز۔

ای وقت توخوش کہ مقولہ۔ صاحب

وقت ماخوش کردی خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بحق کسے استعمال این مقولہ کنند کہ از کلامش یا از تحریرش لطفے حاصل کردہ باشند (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ بقول امیر۔ جب کوئی شخص کسیکو اچھی خبر سناتا یا اور کسی بات سے خوش کرتا ہے تو اوسے دعا دینے کے طور پر کہتے ہین۔

ایومن بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وسکون ثالث و میم مکسور بنون زدہ بلغت ژند و پاژند چشم را گویند کہ بعربی عین خوانند۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ فرماید کہ باوّل مفتوح و واو معروف چشم باشد۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و صاحبان انند و ہفت ہم **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) آنکھ۔ بقول امیر۔ ہندی۔ آکش۔ سنسکرت چشم۔ (فارسی) عین (عربی) آئی (انگریزی) دیکھنے کا عضو (مؤنث) (آتش ۵) سُرمے نے میرے یار کی جادو سے بھری آنکھ ؎ دیوانہ ہوا جس نے کہ دیکھی وہ پری آنکھ ؎

ایہام لغت عربی است بالکسر بروزن اکرام بقول منتخب در غلط و گمان انداختن و باصطلاح ارباب معانی آوردن کلمہ ایست کہ دو معنی داشتہ باشد یکے قریب و یکے بعید و ارادہ کردن معنی بعید از آن کلمۂ ایہام است صاحب مؤید بذیل لغات عربی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی بگمان افگندن و نام صنعتے از بدائع کہ

آن را ذو المعنیین خوانند۔ صاحب غیاث بحوالۂ کشف و مجمع الصنایع آرد کہ بالکسر در
غلط انداختن و در شک افگندن و نام صنعت شعری و آن چنان باشد کہ در شعر
لفظ ذو معنیین آرند یعنے لفظے ذکر کنند کہ دو معنی داشتہ باشد و معنی بعید مراد
باشد صاحب انند بحوالۂ مطلع السّعدین وارستہ گوید کہ ایہام بالکسر لغت عربیست
بمعنی در غلطی انداختن و در شک افگندن ۔ و نام صنعت شعری و آن چنان باشد
کہ در شعر لفظ ذو معنیین آرند یکے قریب و دوم بعید کہ ذہن سامع بمعنی قریب انتقال
کند و معنی بعید مراد متکلم باشد و ہمین مابہ التمیز است میان ذو المعنیین و ایہام
(قاضی سیستانی ؎) تیغی کشیدہ بر سرم آن سیمبر رسید ٭ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت
بسر رسید ٭ (میر شمس الدین فقیر گوید ؎) گم کردہ بتے را در کوچۂ خرابات ٭ اے
خضر راہ مستان بنما بمن خدا را ٭ (انتہیٰ) صاحب حدائق البلاغہ بذیل ادماج
فرماید کہ فرق در ایہام و ادماج آنست کہ در آنجا لفظی می آرند کہ دو معنی یا بیشتر
داشتہ باشد و اینجا مجموع کلام مفید ہر دو معنی می شود و لیکن ذکر ایہام علیحدہ نکرد
مؤلف عرض کند کہ معنی اصطلاحی این در موضوع ما داخل است کہ برای آن
اصطلاحی خاص در فارسی زبان نیست از اینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم (اردو)
ایہام ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مذکر ۔ لغوی معنی وہم مین ڈالنا ۔ اصطلاح شاعری مین اس
صنعت کو کہتے ہین کہ ۔ شعر مین ایک ایسا لفظ لاے جسکے دو معنی ہون ایک
معنی اس مقام سے قریب ہون دوسرے بعید مگر شاعر کی مراد معنی بعید ہون

اور معنی قریب صرف حسن کلام اور رعایت شاعرانہ کا فائدہ دیتے ہون یہ معنی قریب اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اس لفظ کو شعر کے بعض اور لفظ سے مناسبت ہوتی جیسا اس شعر مین (آباد ۵) ہے رنگ کب گلون مین جو ہے بوے یار مین ہا اک عندلیب کیا ہے مین کہدون ہزار مین یہ ہزار کے دو معنی ہین ایک تو بلبل کو کہتے ہین اور دوسرے شمار کا عدد ہے ہر چند اس جگہ معنی اول کو بسبب رعایت گل و عندلیب کے قربت ہے مگر شاعر کو مقصود معنی ثانی ہین جس کو رعایت معنوی کے اعتبار سے کوئی لگاو کسی لفظ سے نہین ہے۔

ایہقان بقول برہان بایا و قاف بر وزن پہلوان خردل صحرائی است و آن رستنی باشد کہ بعربی جرجر خوانند گویند اگر آب آن را بگیرند و در پاے درخت انار ترش ریزند انار آن درخت شیرین گردد۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی آوردہ بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالضم و بالفتح وضم ہا جرجیر بیابانی کہ آنرا بہندی ترمرا گویند و بحوالۂ تاج گوید کہ مندلو دشتی باشد صاحب جامع فرماید کہ بر وزن احمقان خردل صحرائی را گویند۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید کہ بفتح اول جرجیر بری است و برجرجیر گوید کہ بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم و سکون یاے تحتانی و راے مہملہ اسم عربی است بیونانی اوذمین و سریانی کرکیرا و بفارسی کیکرد و گلچ و کہرک و بہندی ترمرا نامند و آن صحرائی و بستانی می باشد صحرائی آنرا عرشا و ایہقان نامند و بستانی را بقلۂ عائشہ و بشیرازی کہرک گویند مؤلف عرض کند

کہ ہمان آنداو است کہ بجایش گذشت۔ صاحب آنند این را لغت فارسی نوشتہ و صاحب مخزن الادویہ کہ پابند لغات عرب است ذکر این نکردہ و بہ تحقیق ما ہم لغت فارسی است (اردو) دیکھو انداو۔

ردیف بائے موحدہ

ب یعنی بائے مکتوبہ برخلاف بائے ملفوظہ بقول انند حرف دوم حروف تہجی است و بحساب ابجد عدد این دو باشد بہار گوید کہ بائے تازی بحذف الف ہرگاہ با لفظ دیگر ملحق گردد بے اعتبار حرکت لفظ مابعد خود دائما مفتوح باشد خواہ آن لفظ اسم باشد خواہ فعل الا بائے تازی در امر کہ عند الفتح والکسر لفظ مابعد مکسور می باشد و عند الضم آن مضموم مؤلف عرض کند کہ در عربی و فارسی و اردو دومین حرف باشد از حروف تہجی و این را بائے ابجد و بائے موحدہ و بائے تازی ہم گویند و بقول غیاث بہ بائے مسمی موسوم است و این ہمہ اسما از برائے آنست کہ با بائے فارسی و مکتوبی ملتبس نشود و در رسم الخط گاہے این را متصل لفظ مابعد می نویسند چنانکہ (برائے) و گاہے منفصل و اندرینصورت در کتابت با ہائے مختفی آوردن ضرور است چنانکہ (بہ یعقوب) و ما ہر قدر کہ جستیم کلیہ این بدست نیامد کہ در رسم الخط اتصال موحدہ با لفظ مابعد بکدام حالت لازم است و اینقدر متحقق شد کہ در فن جمل موحدہ را جدا نوشتن ممنوع است مطلقا و این بر چند قسم آمدہ (۱) بمعنی مع و این بیشتر افادۂ معنی مصاحبت کند (مظہر ۵) چو کم عمرے بہم عمرے بگلشن شادمی آید؛ مرا بے اختیار ایام طفلی یاد می آید؛ و گاہے افادۂ معنی الصاق ہم و بعضے این را بائے

اتصال ہم گویند (جامی ۵) می نالم از جدائی تو دمبدم چونے ؎ وین طرفہ تر کہ از تو نیم یکنفس جدا ؎ پس دمبدم درینجا بمعنی دم متصل دم است۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (اردو) سے دیکھو (با) کے پانچوین معنی۔

(۲) بقول غیاث بمعنی باوجود (شیخ شیراز ع) بعصیان در رزق برکس نہ بست ؎ صاحب تحقیق القوانین بذیل قسم اول ذکر این کردہ چنانچہ فرماید کہ گاہے آن با یعنی (با بمعنی سے) متضمن معنی باوجود ہم باشد چنانکہ درین قول حزین ۵ سرت گردم باین بے التفاتی ؎ چرا بسیار می خواہد ترا دل ؎ (اردو) دیکھو (با) کے ساتوین معنے۔

(۳) بقول غیاث بمعنی طرف و جانب چنانکہ (ع) بکوی او ندہم طفل اشک را رخصت ؎ یعنے بسوے کوی او (ع) بملک عجم رغبت شاہ خاست ؎ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ و از عرفی شیرازی سند آوردہ (۵) زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ؎ یعنے بسوے دیدہ۔ (اردو) دیکھو (با) کے نوین معنے

(۴) بقول غیاث بمعنی مقدار چنانکہ بجو یعنے بمقدار جو شیخ شیراز (۵) بجو می ستاند ز دہقان پیر ؎ بمن می فروشد بدیوان میر ؎ (شیخ شیراز ۵) اگر بر رفیقان نباشی شفیق ؎ بفرسنگ بگریزد از تو رفیق ؎ یعنے بمقدار فرسنگ۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (اردو) مقدار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ شمار۔

(۵) بقول غیاث بمعنی براے (عراقی ۵) بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؎ کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ؎ بطواف درین شعر بمعنی براے طواف است (حافظ شیراز

ﮯ) اگر بسیر چمن سیروی قدم بردار ٭ کہ ہمچو رنگ حنا می رود بہار از دست ٭ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ (اردو) واسطے۔ بقول آصفیہ۔ لئے۔ برا۔ دیکھو (از) برائے

(۶) بقول غیاث براے تقابل باشد چنانکہ (ﮯ) بآبداری لعلت یکے نخواہد بود ٭ اگر ہزار عقیق ازیمن شود پیدا ٭ (بآبداری) درا ینجا بمعنی (مقابل آبداری) باشد (اردو) دیکھو (با) کے گیارہوین معنے۔

(۷) بقول غیاث براے توافق باشد و بقول تحقیق القوانین بمعنی موافق (دانش ﮯ) شاید بمُدّعاے تو گویم حکایتے ٭ یکبار عرض حال مرا می توان شنید ٭ پس (بمُدّعا) درین شعر بمعنی موافق مُدّعاست (اردو) موافق۔ بقول آصفیہ۔ عربی (تابع فعل) حسب۔ بر حکم۔

(۸) بقول غیاث براے قرب باشد و بقول صاحب تحقیق القوانین بمعنی نزدیک چنانکہ درین قول (نوعی ﮯ) یکروز صبا بوے گلے برد بہ یعقوب ٭ بگریست کہ این نکہت پیراہن ما نیست ٭ پس بہ یعقوب درین شعر بمعنی نزد یعقوب و پیش یعقوب باشد (اردو) نزدیک بقول آصفیہ۔ فارسی (تابع فعل) قریب۔ پاس۔ نیرے۔ دہورے۔

(۹) بقول غیاث براے سبب باشد چنانکہ (ﮯ) بجرم عشق توام می کشند و غوغائیست ٭ تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست ٭ پس (بجرم) درین شعر بمعنی (بسبب جرم) است۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل (ب بمعنی از) فرماید کہ این با جائے متضمن معنی سبب بود و درین صورت باے تعلیل موسوم گردد چنانکہ امید گوید (ﮯ) بآب دیدہ

زبس پاے در گل است مرا ؂ سفر زکوے تو بسیار مشکل است مرا ؂ یعنے بسبب آب دیدہ (انتہیٰ) (اردو) سبب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ موجب۔ باعث۔ وجہ۔ واسطہ۔ کارن۔ خاطر۔ لئے۔ واسطے۔ علت۔

(۱۰) بقول غیاث۔ براے تشبیہہ باشد چنانکہ (ص) لطفش بہار شادمانیست ؂ قہرش بسموم مہرگانیست ؂ پس (بہ بہار) درین شعر بمعنی (مثل بہار) باشد صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بمعنی مانند باشد کہ بباے تشبیہہ موسوم گردد چنانکہ درین قول صائب (ص) بوے سر زلف تو بشیدائی من نیست ؂ آوازۂ حسن تو برسوائی من نیست ؂ (اردو) دیکھو آرد کے تیسرے معنے۔

(۱۱) بقول غیاث بمعنی عوض و بقول تحقیق القوانین بمعنی مقابل و عوض باشد چنانکہ درین قول حافظ (ص) پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ؂ ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ؂ پس (بجوے) درین شعر بمعنی (مقابل جوے) است (اردو) دیکھو با کے بارہوین معنے۔

(۱۲) بقول غیاث براے قسم باشد و صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے قسم کہ متضمن بمعنی قسم بود چنانکہ درین قول ہلالی (ص) منم و زعشق دردی کہ اگر بکوہ گویم ؂ بخدا کہ نرم گردد دل سخت سنگ خارا ؂ پس (بخدا) درینجا بمعنی قسم بنام خدا باشد (اردو) بقول آصفیہ (ب) اردو مین بھی قسم کے لئے آتی۔ جیسے بخدا۔ واللہ باللہ وغیرہ۔

(۱۳) بقول غیاث براے تیمن و توسل چنانکہ (رباعی) یارب برسالت رسول الثقلین

یارب بغزا کنندۂ بدر وحنین ؛ عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات ؛ نیمی بحسن بخش و نیمے بحسین ؛ پس (برسالت) و (بغزا کنندہ) بمعنی (بہ تیمن و توسل رسالت و غزا کنندہ) باشد
(اردو) وسیلہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ذریعہ۔ واسطہ۔
(۱۴) بقول غیاث۔ برائے استعانت صاحب تحقیق القوانین بذیل (ب بمعنی از) فرماید کہ این با جائے مفید معنی استعانت بودہ و درین صورت ببائے استعانت موسوم گردد سعدی فرماید (س) پیرے کہ زجائے خویش نتوان برخاست ؛ الا بعصا کیش عصا برخیزد ؛ (یعنے بمدد عصا) (انتہی) (اردو) دیکھو با کے تیرہوین معنے۔
(۱۵) بقول غیاث بمعنی زیر چنانکہ بہ تیغ بمعنی زیر تیغ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ چنانکہ درین قول نظامی (س) چنین تا بمقدار ہفتاد مرد ؛ بہ تیغ آمد از رومیان دردنبرد ؛ یعنی تا باندازۂ ہفتاد مرد از رومیان تہ تیغ شدند و فرماید کہ ممکن است کہ درینجا مدخول بالفظ ضرب مقدر باشد پس برین تقدیر آن با بمعنی در بود (انتہی کلامہ) **مؤلف** گوید کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ ضرب را مقدر گیریم۔ (اردو) نیچے۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ (تابع فعل) تلے۔ تحت۔ زیر۔
(۱۶) بقول غیاث برائے آغاز۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بائے ابتدا کہ مفید معنی ابتدا باشد چنانکہ درین قول باذل (س) بنام خداوند بسیار بخش ؛ خرد بخش و دین بخش و دینار بخش ؛ یعنے ابتدا میکنم این کتاب را بہ نام خداوند بسیار بخشندہ و فرماید کہ ازین تعبیر اشارت است برین معنی کہ بائے ابتدا در حقیقت بائے استعانت است و بسبب متعلق

بودنش بفعل مقدّر مشتمل بر معنی ابتدا مجاز آبدان اسم موسوم گردید (اردو) دیکھو بآکے تیرہوین معنے ۔

(۱۷) بقول غیاث بمعنی رخ و سمت چنانکہ ع بگردن فتد سرکش تندخو ۔ صاحب انند ہمزبان او (اردو) بَل بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ مذکر ۔ رخ ۔ سمت ۔ پہلو جیسے " ہاتھہ کے بَل ۔ سر کے بَل "

(۱۸) بقول غیاث باے اضافی و آن معانی اضافی دہد و صاحب تحقیق القوانین بذیل (ب بمعنی براے) فرماید کہ این نوع بآ بعضے جا افادۂ معنی اضافت دہد چنانکہ درین قول رفیع (ص) کسے بزادۂ خود خصم نیست حیرانم ۔ کہ سنگ بہرچہ گردید دشمن مینا ۔ یعنے ہیچکس خصم زادۂ خود نیست ۔ (اردو) کا ۔ بقول آصفیہ حرف اضافت بیچھ لفظ اُردو مین تعلق نسبت ۔ لگاؤ ۔ ملکیت ۔ قبضہ وغیرہ ظاہر کرنے کے واسطے آتا اور حرف اضافت کا کام دیتا ہے ۔ بشرطیکہ مضاف مذکر ہو کیونکہ اردو مین تذکیر و تانیث بلحاظ مضاف ہوا کرتی ہے اور مضاف الیہ کے مذکر یا مؤنث ہونے سے کچھ واسطہ نہین ہوا کرتا ۔ الخ ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اگر مضاف مؤنث ہو تو حرف کی سے کام لیا جاتا ہے ۔ جیسے مضاف مذکر کی مثال (زید کا گھر) اور مضاف مؤنث کی تمثیل (زید کی ٹوپی)

(۱۹) بقول غیاث و انند بمعنی لائق چنانکہ صائب گوید (ص) صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است ۔ آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر نسپریم ۔ یعنے درد کار بہلاکت رسانیدہ

لائق درمان نماندہ (اردو) لائق - بقول آصفیہ - عربی - (تابع فعل) واجب - سزاوار - قابل - شایان - زیبا - مناسب - جوگ - موزون -

(۲۰) بقول غیاث بمعنی آز چنانکہ (س) بتن بو یا کند گلہاے تصویر نہالی را ؎ بپا بدار ساز دخفتگان نقش قالی را ؎ یعنے از تن واز پا (حافظ فرماید س) حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلودہ ؎ اے شیخ پاکدامن معذور دار ما را ؎ اے از خود نپوشید - صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز صائب سند آوردہ (س) نماند نالہ دلِ دردپیشۂ ما را ؎ بسنگ سرمہ شکستند شیشۂ ما را ؎ مؤلف گوید کہ جادارد کہ این را بمعنی چہاردہم متعلق کنیم ولیکن درکلام حافظ شیراز معنی آز بہتر از استعانت است (اردو) دیکھو با کے پندرہوین معنے -

(۲۱) بقول غیاث وانند بمعنی دَر چنانکہ ع دشنام بمن دادی - شکّر بدہان تو ؎ یعنے شکّر دردہان تو - صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے مُوحّدہ بمعنی دَر کہ بباے ظرفیت موسوم گردد چنانکہ درین قول غنی (س) فراغتی بہ نیستان بوریا دارم ؎ مباد براہ درین بیشہ شیر قالی را ؎ وفرماید کہ ہرجا کہ باے استعلا بر لفظ بَر و باے ظرفیت بر لفظ دَر مقدم شود باید کہ از ہردو با معنی گیرند و بَر و دَر را براے تزئین کلام یا بضرورت شعر زائد شمارند و بعضے ذکر بَر و دَر را بر سبیل تفسیر دانستہ ہر یک با را باے مفسّرہ نامند چنانکہ درین قول جامی (س) بتن درپوش عنبر بوی جامہ ؎ بسر بر بند کافوری عمامہ ؎ (اردو) دیکھو با کے چودہوین معنے -

(۲۲) بقول غیاث بمعنی بر۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بائی کہ بمعنی بر می آید بباے استعلا نامیدہ شود چنانکہ درین قول صائب (ع) ہیچ ہمدردی نمی یابم سزاے خویشتن ٭ می نہم چون بید مجنون سر بپاے خویشتن ٭ (اردو) اوپر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ حرف ظرف۔ اونچا۔ بالا۔ فوق۔ بلند۔ نیچے کے خلاف۔

(۲۳) بقول غیاث بمعنی را۔ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز واعظ سند آوردہ کہ در حمد گوید (ع) عطا کردہ از گنج انعام خویش ٭ بدل یاد خویش و بلب نام خویش ٭ (اردو) دیکھو بآ کے دسوین معنے۔

(۲۴) بقول غیاث زائدہ باشد و فرماید کہ آن[1] در اول اسماے حروف بمفتوح می آید[2] و در ابتداے افعال اکثر جا مکسور و بعض جا مضموم چنانکہ (مصرع) بہ تنہا ندانست روے رہی ٭ (مصرع) بجز این نکتہ کہ حافظ ز تو ناخوشنود است ٭ (مصرع) و ربنجتی بمیر د اندر غار ٭ مؤلف گوید کہ بہار در آغاز بیان کلیۂ این بیان کردہ و محققین فارسی متفق باو کہ باے موحدہ کجا مکسور می باشد و کجا مضموم و مفتوح۔ (اردو) اردو مین باے زائد مستعمل نہین ہے۔

(۲۵) صاحب قانون دستگیری گوید کہ با براے تعدیہ ہم آید یعنی فعل لازم را متعدی گرداند چنانکہ (گذشتم بزید) یعنے بردم آنرا و (فلانے بمن رفت) یعنے مرا ہم برد۔ و فرماید کہ صاحب تحفہ و جامع نوشتہ کہ بائیکہ بمعنی را آید آنرا باے تعدیہ گویند (الخ) مؤلف عرض کند کہ ما بر معنی بست و سوم ذکر این کردہ ایم ولیکن مثالی کہ صاحب

قانون دستگیری برائے باے تعدیہ پیش کردہ کہ بالا مذکور شد تسامح اوست زیراکہ (گذشتم بزید) بمعنی گذشتم بر زید۔ باشد نہ بمعنی (بردم آنرا) ومعنی بیان کردہ اش پیدا میشود از (گذشتم بازید) فتامل۔ حیف است کہ از محاورۂ زبان کارنگرفت (اردو) دیکھو با کے دسوین معنے۔

(تبدیل ب) باید دانست کہ باے مؤحدہ بدیگر حروف تبدیل ہم می یابد (۱) بباے فارسی چنانکہ تب وتپ و (۲) بدال مہملہ چنانکہ باآن ودآان و (۳) بفا چون زبان وزفان و (۴) بکاف عربی چون بوشاسب وکوشاسب و (۵) بقول غیاث وانند بکاف فارسی نیز چون بالہ وگالہ و (۶) بمیم چون غرب و غرم و (۷) بواو چنانکہ آب وآو وبنشتن ونوشتن (۸) بہاے ہوز چنانکہ بوش وہوش وبیدخ وہیدخ۔

ردیف باے مؤحدہ باالف ممدودہ

باآب افتادن استعمال بقول بہار بمعنی درآب فروافتادن باشد صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ متعلق است بمعنی اول افتادن کہ بجایش گذشت۔ ومؤحدہ بمعنی بست وبکیش کہ ہمدرانجا مذکور شد وبہمین معنی باشد (افتادن بآب ودرآب) (اردو) پانی مین گرنا۔

باآب انداختن مصدر اصطلاحی دور کردن وبدور انداختن مؤلف گوید بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر کنایہ از کہ بمعنی فراموش کردن وبرزبان نیاوردن

کہ حاصل معنی مذکور است فارسیان گویند
کہ "نیکی کن و آب انداز" یعنی ذکرش
بر زبان میار و فراموش کن و خواہان عوض
مشو۔ ازہمین مقولہ عجم مصدرے بجاے
خودش می آید۔ و این مرادف (در آب
انداختن) است و موحدہ درینجا بمعنی
بست و نکیش کہ گذشت و انداختن بمعنی
دو ّمش کہ مذکور شد حاصل اینست کہ
چیزیکہ در آب اندازند ضائع می شود
و آبش می برد و باز بدست نیاید پس از
ہمین معنی حقیقی کنایۃً معنی دور کردن
پیدا می شود (اردو) دور کرنا یقول
آصفیہ الگ کرنا۔ القط کرنا۔ جدا کرنا۔
خارج کرنا۔ ہٹانا۔ (رشک ؎) خوشگو
دل نالان حضور کرتے ہین ہم اس فساد کو
پہلو سے دور کرتے ہین ، مؤلف عرض
کرتا ہے کہ فارسیون کے استعمال کے لحاظ سے اسکا
ترجمہ بھول جانا۔ زبان پر نہ لانا۔

بآب اندر شکر دارد مقولہ۔ صاحب
فرہنگ رشیدی فرماید یعنی گداز ان
است صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ہمرباش
و فرماید کہ این بیان تعجب می کند بسبب
اجتماع ضدین و آن آب و شکر آب است
یعنی شکر کنایہ از لب است و از آب
آب دہان خواستہ و مقصود آن است
کہ در آب شکر دارد چہ شکر در آب نماند
و بگدازد۔ صاحب انند نقل بردار مؤید۔
صاحب سروری در ضمیمہ فرماید یعنی گداز ان
است و ضعیف می شود (سراج الدین راجی
؎) میان لاغرچرا نبود کہ گوئی می کشد دائم
، لبش باریک چون نبود بآب اندر شکر دارد
، مؤلف گوید کہ (بآب اندر) بمعنی در آب
باشد و (شکر دارد) بمعنی خودش۔ پس
مقصود ازین مقولہ۔ شربت است و بس

شاعر گوید کہ لبش نازک چرا نبود کہ در رو لطافت شربت پیدا و ہمہ تن شربت است یعنے شکر لبش باآب دہنش صورت شربت پیدا کردہ وجسم شکر باقی نماند کہ فی الجملہ درشتی داشت (اردو) شکر گھل گئی ہے۔ شربت بن گیا ہے۔

آب حمام ضیافت کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و وارستہ (۱) در ایران رسم است کہ چون کسے در حمام باشد و آشنائے از قفا وارد شود آب گرم بر پایش ریزد و این را ضیافت حمام گویند۔ **مؤلف** گوید کہ اہل تمیز در حمام باکسے ملاقات نمی کنند و دوستان بے تکلف البتہ داخل حمام می روند پس صاحب حمام بر سبیل تمسخر آب گرم بر پاے شان می ریزد و این سزاے دخل در حمام است و فارسیان این را ضیافت حمام نام نہادند (شفیع اثر ؎) بہم اہل جہان گرمی کنند از گریۂ مردم ؏ بپاے یکدگر ریزند گاہے آب حمامی ؏ (مسیح کاشی ؎) بیاکہ گر نکنم تر دماغت از جامے ؏ کنم ضیافت خشکی بآب حمامی ؏ (اردو) ایران مین قاعدہ ہے کہ جب کوئی بے تکلف دوست حمام مین بغرض ملاقات صاحب حمام جاتا ہے تو وہ گرم پانی دل لگی کے طور پر اوس کے پاؤن پر چھڑکتا ہے۔

آب دادن اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی (۱) در آب فرو بردن باشد **مؤلف** گوید کہ بمعنی غرق کردن چیزے یعنے آن چیز را حوالۂ آب کردن است و (۲) بمعنی مطلق تباہ و برباد کردن و درہم و برہم ساختن چیزے است و این مجاز معنی اول باشد و سند این در ملحقات می آید (ظہوری ؎) می توانم داد جیحون

بلکہ عمّان را بآب ٭ تند سیل گریہ را با آنکہ طوفان
کم شد است ٭ صاحب انند ہمزبان شان -
(اردو) (۱) ڈبونا - بقول آصفیہ غوطہ دینا
غرق کرنا (۲) تباہ کرنا - برباد کرنا - برہم و درہم کرنا

بآب دادن امید مصدر اصطلاحی بمعنی غرقاب
کردن امید و کنایہ از دل دور کردن امید
و نا امید شدن باشد (ظہوری ؎) امید
آمدنت را بآب خواہم داد ٭ اگر چنین برہ انتظار
می گریم ٭ (اردو) امیدون پر پانی پھیرنا -
ضایع کرنا - امید دل سے دور کرنا - ناامید ہونا

بآب دادن بنا مصدر اصطلاحی - بمعنی
حوالۂ آب کردن بنا - یعنے آب در بنا کردن
تباہ و برباد کردن و منہدم ساختن آن
باشد (میرزا بیدل ؎) بیدل ز آبرو طلبی
دست شستہ ایم ٭ کین آبرو بناے جہان را
بآب داد ٭ (لاادری ؎) بہر کجا کہ خوری
بادہ تن بخواب مدہ ٭ بناے خانۂ ناموس را
بآب مدہ ٭ (اردو) عمارت ڈھانا - عمارت
منہدم کرنا -

بآب راندن مصدر اصطلاحی - بقول
خان آرزو در چراغ بمعنی فریب دادن است
(اسلیم ؎) خراب آنکہ مرا خواہد از شراب کند
٭ ز ابلہی است کہ راند بآب ماہی را ٭ و فرماید
کہ ہر چند درین بیت معنی حقیقی نیز درست
می شود اما ہنوز اشارتے بمعنی مجازی است
و طرف لطف ہمانست و امثلۂ این در اشعار
متاخرین بسیار است (انتہی) صاحبان
بہار و انند و بحر ہمزبانش - **مؤلف** گوید کہ
بخیال ما (راندن بآب) و (بآب راندن)
ہر دو بمعنی فریب دادن نیامدہ و معنی حقیقی
این غرق کردن است و بس مقصود شاعر
اینست کہ کسے کہ ما را از شراب خراب کردن
میخواہد - مثال آنست کہ ماہی را خواہد کہ در
آب غرق کند و این محال است زیرا کہ

(۱۵۷)

مسکن او آب باشد و او در آب مثل
اہل بحر غرق نمی شود پس آنچہ خان آرزو
معنی فریب دادن بمجاز پیدا کردہ تسامح اوست
قائل (اردو) دیکھو آب دادن ۔

(۱۹۶۴) **آب رساندن بنا** مصدر اصطلاحی
(۱) مرادف (آب دادن بنا) باشد کہ گذشت ۔
(ابو طالب کلیم ؎) بنائے میکدہ را محتسب
آب رساند ٭ بنائے صومعۂ شیخ ہیچمان بر پاست
٭ (۲) عمق بنیاد را تا آب رساندن و عمیق
کردن بنا (امیر خسرو ؎) آب کند گرچہ بنا
را خراب ٭ زود فتد گر نرسانی آب ٭ (اردو)
(۱) دیکھو (آب دادن بنا) (۲) بنیاد مکان
کو زیادہ عمیق کرنا۔ پانی تک پہنچا دینا تا کہ
خوب مضبوط رہے ۔

(الف) **آب رساندن بنیاد** مصادر
(ب) **آب رساندن بنیاد خانہ** اصطلاحی
وارستہ نسبت (ب) گوید کہ (۱) کنایہ از
محکم و استوار کردن از جہت عمیق کردن بنا
و (۲) خراب کردن نیز ۔ حاجی قدسی در حمد
الٰہی کہ بضمن آن مدح شاہی گفتہ گوید (؎)
بگوش عطایش رساند این خطاب ٭ کہ بنیاد
کان را رساند آب ٭ مؤلف گوید کہ (الف)
مرادف (آب رساندن بنا) باشد ولیکن
این را مخصوص بہ خانہ کردن درست نباشد
و از کلام قدسی (بنیاد کان) پیداست و این
اصطلاح مخصوص بہ بنیاد عمارت نیست از اینجاست
کہ (الف) را قائم کردہ ایم (اردو) دیکھو
(آب رساندن بنا)

(۱۹۶۵) **آب رساندن خانہ** مصدر اصطلاحی
بمعنی خراب و ویران کردن خانہ باشد یعنی
رساندن آب بخانہ و غرق کردن خانہ در
آب (صائب ؎) آب از اشک شادی
می رسانم خانۂ زین را ٭ اگر افتد بدست من
عنان شہسوار من ٭ (ولہ ؎) میرسانم

خانۂ چشم نظر بازان آب ٭ مردم چشمش بہ
مژگان سیہ عنبا روا رہ ٭ (محسن تاثیر ؎)
بود ز گریہ پشیمانیم بجا تاثیر ٭ کہ زود خانۂ صبر
مرا آب رساند ٭ (ابوطالب کلیم ؎)
سرشک خانۂ بینائیم رسانده آب ٭ نگاہ کہاے
توچشم امید پا دارد ٭ (صائب ؎) بہر
دل مومین من چہ خواہد کرد ٭ رخی کہ خانۂ آئینہ
را آب رساند ٭ (ولہ ؎) نغمۂ در جوش
آرد چون من دیوانہ را ٭ می رساند ناخن
مطرب آب این خانہ را ٭ (اردو)
مکان کو ڈبو دینا۔ غرق کر دینا۔ ڈہا دینا۔
گرا دینا۔

آب رسانیدن بنا (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) محکم و استوار کردن از
جہت عمیق کندن بنا و (۲) کنایہ از خراب
و ویران کردن۔ (عبد اللہ وحدت قمی
؎) رسانی چون بنائی را آب افزون
شود محکم ٭ کسے باید کہ دل بر ربط صافی
طینتان بندد ٭ (خان آرزو ؎) زبسکہ
جوش بود بے تو گریۂ ما را ٭ بنا رساند آب
آشیان عنقا را ٭ خان آرزو در چراغ
بمعنی دوم قانع۔ صاحب بحر بذیل (آب
رسیدن بنیاد) ذکر این کردہ فرماید کہ متعدی
(آب رسیدن بنا) باشد و بذیل (آب رسیدن
بنا) ذکر ہر دو معنی لازمش کردہ صاحب انند
ہمزبانش مؤلف گوید کہ ہمان است کہ
ذکرش بر (آب رساندن بنا) گذشت و
سند خان آرزو ہم متعلق بدوست (اردو)
دیکھو آب رساندن بنا۔

آب رسانیدن بنیاد مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف (آب رسانیدن بنا) بہر دو معنی
صاحب انند ہمزبان بہار۔ خان آرزو در چراغ
بمعنی دوم قانع (ابوطالب کلیم ؎) بدل
کردم بمستی عاقبت زہد ریائی را ٭ رسانیدم

بآب از زمین می بنیاد تقوی را ہا و سند معنی اول پیش نشد مؤلف گوید عیبی ندارد۔ شک نیست که این مرادف (بآب رساندن بنیاد) است که گذشت (اردو) دیکھو (بآب رساندن بنا)

بآب رسیدن بنا مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند (۱) محکم و استوار شدن از جہت عمیق کردن بنا و (۲) بمعنی خراب شدن نیز آمدہ (صائب ؎) بنائے عمر مسیح و خضر بآب رسید ہا ہنوز تشنۂ خونست تیغ مژگانش ہا مؤلف گوید که لازم (بآب رساندن بنا) است بہر دو معنیش۔ (اردو) (۱) عمارت کا استوار ہونا۔ (۲) عمارت کا خراب ہونا گرنا

بآب رسیدن بنیاد مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف بآب رسیدن بنا بہر دو معنیش (نعمت خان عالی ؎) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا به آب ہا چون حباب این خانه بے بنیاد می دانیم ما

مؤلف عرض کند که لازم (بآب رساندن بنیاد) باشد بہر دو معنی۔ (اردو) دیکھو بآب رسیدن بنا۔

بآب رسیدن بنیاد خانه مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته کنایه از محکم و استوار شدن از جہت عمیق کندن و بستن و ہمان مثال آوردہ که بذیل (بآب رسیدن بنا) گذشت مؤلف گوید که لازم (بآب رساندن بنیاد خانه) باشد و مرادف (بآب رسیدن بنا) ترک معنی دوم محل نظر (اردو) دیکھو بآب رسیدن بنا۔

بآب رسیدن خانه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خراب و ویران شدن خانه باشد (صائب ؎) مرا بآب رسد خانۂ شکیب و قرار ہا زدرد دیدۂ ہر کس پر آب می گردد (وله ؎) چندین ہزار خانۂ دل می رسد بآب تا از میان گرد بر آید سوار ما ہا (اردو) مکان گرجانا

(۱۹۶۶) **بآب رسیدن کوزہ** مصدر اصطلاحی
بمعنی لائق آب شدن کوزہ و این مخصوص بآب
و کوزہ نیست بلکہ برائے ہر چیز از مصدر (رسیدن)
اینمعنی پیدا می شود کہ بقول صاحب موارد
رسیدن بمعنی لائق و سزاوار بودن آمدہ
(صائب ــہ) بے تب و تاب بخور شرابی
نرسد ؎ تا بآتش نرود کوزہ بآبی نرسد ؎
(اردو) کوزہ کا پانی کے لائق ہونا۔

بآب روان انداز مقولہ۔ صاحب
مؤید فرماید یعنے دور مکن کذا قیل۔ صاحب
ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ
مقولۂ فارسیان (بآب انداز) است و این
از مصدریست کہ گذشت (اردو)
دور کر۔ پھینکدے۔

(۱۹۶۷) **بآبرو ساختن** استعمال۔ بمعنی موافقت
کردن با آبرو چنانکہ صائب فرماید (ــہ)
ز جیب بحر سبک سر برآورد چو حباب ؎ صدف
زآب گہر گر بآبرو سازد ؎ مخفی مباد کہ ساختن
بمعنی موافقت کردن آمدہ (اردو) آبرو
سے موافقت کرنا۔

بآب زدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دست
و پا زدن در آب و مراد از (۱) شناوری
کردن باشد و (۲) فرود آمدن بآب۔ و
خود را بآب زدن و افگندن بآب۔ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر
ماضی این کردہ گوید کہ "بآب زدہ بود" یعنے
در آب شنا کردہ بود و "باید باین آب زد"
یعنے درین آب فرود آمدن ضروری است
"و باین رودخانہ باید زد" یعنے درین
رود فرود آمدن لازمی است (اردو)
(۱) تیرنا۔ بقول آصفیہ۔ شناوری کرنا۔
پیرنا۔ (۲) پانی مین اترنا۔ پانی مین کودنا۔

بآب کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار۔ در آب غوطہ دادن مؤلف

گوید کہ مراد از شستن است بآب و پاک و
صاف کردن (طالب آملی ؎) خرقۂ
زاہد نگردد پاک از نیل ریا٭ جبرئیلش گر
بآب زمزم و کوثر کشد٭ (محمد قلی سلیم ؎)
خوش آن حریف کہ ہمچون حباب می دائم٭
ببادہ دامن آلودہ را بآب کشد٭ (اردو)
پانی مین غوطہ دینا۔ پانی مین دہونا۔

بآب و دانۂ خویش ساختن مصدر اصطلاحی

بقول انند بحوالۂ بہار عجم لغت فارسی است بمعنی
قناعت و توکل نمودن (قلندر ؎) بچشم
ژرف نگاہان عزیز تر باشد٭ ہر آنکہ ساخت
چو گوہر بآب و دانۂ خویش٭ **مؤلف** گوید
کہ معنی لفظی این موافقت کردن با آب و دانہ
۔ حیف است کہ در نسخ موجودۂ بہار عجم
نیافتیم و بقاعدۂ فارسی خلاف
قیاس نیست و سندیش کردہ شد
معنی لطیفی دارد۔ (اردو) قناعت
کرنا۔ توکل کرنا۔

بآب و رنگ و خال وخط چہ حاجت روے زیبا را مقولہ صاحب محبوب الامثال

ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مصرعی
است از شعر خواجہ حافظ شیراز (؎) زعشق
ناتمام ما جمال یار مستغنیست٭ بآب و رنگ
وخال و خط چہ حاجت روے زیبا را٭ خاریان
این مقولہ را برای خوبرویان استعمال کنند
۔ مرادف (حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را)
باشد (اردو) نہین محتاج زیور کا جسے خوبی
خدا نے دی٭ صاحب محبوب الامثال نے اسکا
ذکر کیا ہے " حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
" دکن مین مستعمل ہے۔ خوبصورتون کے لئے
صاحب محاورات ہند نے بھی اس کا ذکر کیا ہے

بآتش پارہ گیراندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بدنبال کسے متصل شدید

وعنید برگاشتن۔ سعید اشرف گوید (ﮯ) شاطرے شوخی فرستادہ است و مارا خواندہ است ٭ یارچون شمعم بہ آتشپارۂ گیراندہ است ٭ (ولہ ﮯ) بایدم چون شمع استادن بیکپا تا بصبح ٭ کو باآتشپارۂ گیراندہ ما را ہمچو شمع ٭ وبقول بحر و وارستہ تعیین کردن محصّل است و سزاول شدید بدنبال کسے و فرماید کہ بلے آتشپارہ بمعنی شوخ وشنگ بسیار است۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ آتشپارہ درینجا بمعنی اول اوست کہ بجایش گذشت و گیراندن متعدی بدومفعول است پس معنی لفظی این گرفتارکنانیدن ذریعۂ شوخ وشنگ باشد وکنایہ از تعیین سزاول و محصّل (اردو) کسی چلتے پرزے کوکسی پر سزاول متعین کرنا۔

باآتش گرفتن آمدہ بود مقولہ۔ بقول بحر یعنی جا گرم ناکردہ رفت مبالغہ است از زود برگشتن۔ بہار از طالب آملی سند آرد (ﮯ) برفت جان بشتابی کہ در تن آمدہ بود ٭ گمان بری کہ بہ آتش گرفتن آمدہ بود ٭ صاحب انند بذکر این فرماید کہ ازین قبیل آمدہ آتش گرفت و رفت مؤلف گوید کہ مقولۂ آخرین را در ممدودہ ذکر کردہ ایم و این بمعنی (زود برگشت) باشد کہ ہرکہ براے آتش گرفتن می آید زود بر می گردد تا بکار و بار خود مشغول شود۔ در زمانہ سلف مطبخیان چون می خواستند کہ مطبخ را گرم کنند زحمت چقماق بر نمی داشتند و بخانۂ دہقان از و بلندی دیدند میرفتند و پارۂ از آتش می گرفتند و زود بر می گشتند تا اوائل عمر ما ہمین طریقہ را مرعی دیدہ ایم کہ صبح پیرزنان براے آتش پارۂ بخانۂ ما میرسیدند ذرائع آتش افروختن اینقدر وسیع نبود چنانکہ درین

روزہا کہ الآن حاجت بچقماق ہم باقی نماندہ است (اردو) آگ لینے	آیا تھا۔ اردو مین (آگ لینے آنا) بمعنی آتے ہی پلٹ جانا۔

بآخر آمدن استعمال۔ بقول بہار مرادف بسرآمدن باشد (حافظ ؎) نفسم بآخر آمد نظرم ندید سیرش ٭ بجز این نماند ما را ہوسی و آرزوئی ٭ صاحب انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی انجام پذیرفتن است و ختم شدن بمعنی لفظی (اردو) آخر ہونا۔ بقول امیر ختم ہونا۔ پورا ہونا (ناسخ ؎) کہ رون نالے ہوئی آخر شب وصل ٭ طلوع صبح ہے وقت اذان ہے ٭

بآرام دل بودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی آسودہ حال بودن است دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ مرادف آسودہ حال بودن باشد کہ بجایش گذشت۔ بمعنی حقیقی است (اردو) دیکھو آسودہ حال بودن۔

بآزار مکش مقولہ۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ فرماید اے خرافات مگوی و لاف مزن دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ طالب سند باشیم زیرا کہ خلاف قیاس است (اردو) گپ مت مار۔ فضول مت بک۔ شیخی مت بگھار۔

بآستانۂ رکاب محمد عنان درآر مقولہ۔ بقول مؤید یعنے متابع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باش و فرماید کہ در اصطلاح الشعرا در فصل زاے معجمہ آوردہ است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم

(اردو) تابع سنّت رہ ۔

باآستین نم ازجبین گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مرادف آستین برچشم کشیدن کہ بجایش گذشت صاحب انند بحوالۂ بہار ذکر این کند و فرماید کہ بمعنی دلاسا و استمالت دادن باشد مرادف (آستین برجبین کشیدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** گوید کہ بہار این را (باآستین نم ازجبین گرفتن) آوردہ چنانکہ بجاے خود می آید و از شفیعاے اثر سند آوردہ کہ ہمدر آنجا مذکور خواہد شد (اردو) دیکھو آستین برجبین کشیدن ۔

(۱۹۶۹) **باآماج دادن** مصدر اصطلاحی بمعنی نشانہ قرار دادن باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ص) ہرجا خدنگ نازکمان ابروان جہد ؎ صندوق ہاے سینہ بآماج می دہند ؎ (اردو) نشانہ بنانا ۔ بقول آصفیہ ۔ نشانہ کرنا ۔ مشق گاہ بنانا ۔ مقام زد باشت قرار دینا ۔ (آتش ص) ہشیاری رنج دیتی ہے قید فرنگ کا ؎ دیوانگی نشانہ بناتی ہے سنگ کا ۔

(۱۹۸۰) **باآواز خندہ کردن** استعمال ۔ بمعنی قہقہہ زدن باشد چنانکہ صائب فرماید (ص) خندہ چون کبک باآواز نمی باید کرد ؎ خویش را طعمۂ شہباز نمی باید کرد ؎ (اردو) کھل کھلاکر ہنسنا ۔ بقول آصفیہ زور سے آواز کے ساتھ ہنسنا ۔ قہقہہ مار کر ہنسنا ۔ قہقہہ مارنا بھی لکھا ہے ۔

(۱۹۸۱) **باآوازہ بودن چیزی** استعمال ۔ بمعنی علانیہ بودن و بشہرت بودن چیزے چنانکہ صائب فرماید (ص) نجل بہنر زسخائی کہ باآوازہ بود ؎ تیرگی بہ زچراغیست کہ فریاد کند ؎ (اردو) کسی چیز کا مشہور ہونا ۔

باآہن فشردہ اصطلاح ۔ بقول شمس کنایہ از (۱) بے ہنری و (۲) بے دردی وسنگدلی و (۳) مردہ دلی و فرماید کہ معنی ترکیبی باآہن منجمد کہ زخم درو اثر نکند و نرمی ندارد و دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ سند استعمالی باید و بدون آن اعتبار را نشاید (**اردو**) (۱) بے ہنری کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے بے ہنر کا ذکر کیا ہے ۔ فارسی ۔ وہ شخص جس کے ہاتھہ مین کوئی کام نہو ۔ پھوہڑ ۔ (۲) بے دردی ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ بے رحمی ۔ سنگدلی ۔ (۳) مردہ دلی ۔ کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے مردہ دل کا ذکر کیا ہے ۔ افسردہ دل ۔ اُداس ۔ آزردہ ۔ رنجیدہ ۔ مغموم ۔ دل شکستہ ۔

باآہن کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب شمس ذکر ماضی این کردہ فرماید کہ (۱) یعنی در سلک کشید و (۲) بقول ہفت بمعنی در زنجیر و سلاسل بست **مؤلف** گوید کہ معنی بیان کردۂ صاحب ہفت موافق قیاس است و معنی شمس خلاف قیاس غیر ازین نباشد کہ کاتبش سلاسل را سلک نوشت غیر از سند استعمال اعتبار را نشاید ۔ محققین فارسی ذکر این نکردہ اند (**اردو**) (۱) پرونا (۲) مقید کرنا ۔

باآہو سوار بودن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر بسیار دویدن و جلد رفتن وارستہ فرماید کہ کنایہ از شتاب و جلد رفتن باشد **مؤلف** گوید کہ تیز رفتاری آہو مشہور است و ازہمین است این کنایہ (طاہر وحید ؎) زدست آن نگہ چون جان توان برد ؏ باآہو آن شکار انگن سوار است ؏ صاحب انند ہمزبان وارستہ (**اردو**) دوڑنا ۔ جلد جانا ۔ ہوا پر سوار ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ جلد جانے پر آمادہ ہونا ۔

باآہوسوارشدن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو (در چراغ) کنایہ از کمال دویدن (سلیم ؎) چونست من سوار بعزم شکار شد ❊ شیر از پے گریز باآہو سوار شد ❊ صاحب بحر فرماید کہ مرادف (باآہو سوار بودن) باشد کہ گذشت و مؤلف را با او اتفاق است (اردو) دیکھو بہ آہو سوار بودن ۔

باے مُوحّدہ با الف مقصورہ

با بقول برہان (۱) مضاف بآسامی آشہا مانند (ماست با) و (زیرہ با) و (کدو با) و امثال آن ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی آش باشد مانند سکبا و زیر با و شوربا صاحب رشیدی گوید کہ مخفّف آبا یعنے آش مرادف و آچنانکہ گویند (زیرہ با) و (ماست با) و مانند آن صاحب مؤیّد آوردہ کہ نانخورشی کہ در آن شوربا بود چنانچہ (زیرہ با) و (دوغ با) و امثال آن ۔صاحب شمس از حکیم سنائی سند آوردہ (؎) کے شود سفراے تو ساکن زخون ما کہ ہست ❊ مطبخ ما را بجاے (زیر با) نقصبنہ با ❊ خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفّف آبا بمعنی آش است و آمبدّل آن چنانکہ (زیرہ با) و (عوزہ با) ۔صاحب جامع گوید کہ بمعنی آش باشد در حال ترکیب مؤلف گوید کہ ما بر (ابا) اشارۂ این کردہ ایم کہ آن اصل است و این مخففش (اردو) دیکھو (ابا) کے دوسرے معنے ۔

(۲) با ۔ بقول برہان مخفّف باد و باشد ہم ہست ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ مخفّف باد است و از مولوی معنوی سند آرد (؎) مہمان شاہم ہر شبی برخوان اخوان الصفا

با مہمان صاحب دولتی کش و دولتش پائندہ باد خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف باد کہ برائے
دعا است۔ صاحبان ناصری و شمس و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
گوید کہ حقیقت باد بجایش مذکور شود بمعنی چہار دہمش (اردو) دیکھو باد کے چودھویں معنے
(۳) با۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی مرد بسیار شہوت۔ صاحب انند فرماید کہ در
عربی مرد کثیر الجماع باشد۔ صاحب غیاث ہمزبان انند۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر
این نکرد **مؤلف** گوید کہ جز این نیست کہ صاحب ضمیمۂ برہان ہمان لغت عرب را
گرفتہ است کہ ذکرش صاحب انند کرد و بدین معنی لغت فارسی نیست (اردو)
وہ شخص جو زیادہ شہوت پرست ہو۔
(۴) با۔ بقول غیاث در فارسی مخفف باز کہ طائر شکاری باشد۔ صاحب انند
ہمزبان غیاث۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس
است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ادلہ کے پہلے معنے۔
(۵) با۔ بقول برہان بمعنی مع است کہ بجہت مصاحبت باشد۔ صاحبان مؤید و ناصری
و سراج و ہفت و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب غیاث گوید کہ لفظ با کہ حرفیست
مرکب از بائے سببی و الف سببی در فارسی برائے چند معنی آید اول بمعنی مع۔ چنانکہ گوئی
(اسپے بازین مکمل خریدم) صاحب تحقیق القوانین گوید کہ لفظ با بیشتر برائے افادۂ مصاحبت
بمعنی مع آید چنانکہ درین قول وحید (ع) دمے با حق نبودی چون زنی لاف شناسائی
بتمامی عمر با خود بودی و نشناختی خود را (اردو) مع۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ تابع فعل

ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ۔

(۶) با۔ بقول برہان و جامع بمعنی بہ کہ بفتح باے ابجد باشد۔ صاحب رشیدی و سراج فرماید کہ بطریق ندرت بمعنی (ب) نیز آید چنانکہ (بایاد آمد) یعنی بیاد آمد۔ صاحب مؤید گوید کہ بمعنی بہ بفتح مُوحّدہ تحتانی باشد۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی ترک کردہ اند و غیر فصیح دانند و در مثال مذکورۂ بالا جز این نیست کہ بمعنی در باشد یا بدون ہیچ معنی بطور زائد (اردو) اردو مین اس کا ترجمہ نہین ہو سکتا

(۷) با۔ بقول صاحب غیاث حرفیست مرکب از باے سببی و الف مسمّی و بمعنی باوجود چنانکہ (باآنکہ او را بسیار فہمانیدم مگر نہ فہمید) (اردو) باوجود۔ جیسے " باوجود میری ممانعت کے وہ اُس کام کو کر رہے ہین "

(۸) با۔ بقول غیاث براے عطف آید بہار ہم ذکر این کردہ و از علی قلی بیگ علی خراسانی سند آوردہ (ے) می دود چون باد بر شیب و فراز این جہان ؛ پیش عاشق در طریقت کوہ با صحرا یکیست ؛ مؤلف گوید این را متعلق بہ معنی پنجم ہم توانیم کرد (اردو) اور۔ بقول امیر۔ (سنسکرت مین اپر ہے اپر سے اَوَر۔ اَوَر سے اَوْر ہو گیا حرف عطف (قلق ے) وہ تناسب اور وہ انداز اور وہ موزونی کہان ؛ راستی سے سرو اوس قد کے برابر ہو گیا ؛

(۹) با۔ بقول غیاث و انند بمعنی طرف و جانب (استادی ے) بر دازوے پیام چند با او ؛ زلیخا را دہد پیوند با او ؛ (اردو) طرف۔ بقول آصفیہ عربی۔ جانب سمت جہت

(۱۰) با۔ بقول غیاث و انندمعنی رآ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکراین کردہ (علی حزین سہ) جان راسپند سازو برآتش نثار شو ٭ بادل قرار عشق دہ و بیقرار شو ٭ (اردو) کو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ علامت مفعول۔ را۔ تیئن۔ جیسے "اوسکو مارا۔ گھر کو گیا۔ شام کو جائیگا۔ مین تو اپنے کو حقیر سمجھتا ہون"

(۱۱) با۔ بقول غیاث و انند براے تقابل۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ گاہے متضمن بمعنی مقابل نیز باشد چنانکہ درین قول صائب (سہ) با اختیار حق نبود اختیار ما ٭ با نور آفتاب چہ باشد شرار ما ٭ (اردو) مقابل بقول آصفیہ۔ عربی۔ صفت روبرو

(۱۲) با۔ بقول غیاث و انند براے معاوضہ باشد چنانکہ (ع) فرہاد کوہ غم را با جان نمی فروشد ٭ صاحب انندہمزبان غیاث (اردو) عوض۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی چیز کا بدل۔ بدلہ۔ معاوضہ۔

(۱۳) با۔ بقول غیاث و انند براے استعانت باشد (عرفی سہ) باصیقل ضمیر تو چون عکس آینہ ٭ مرئی شود زظل بدن صورت حواس ٭ (حکیم سنائی سہ) یکے باچشم دل بنگر درین زندان خاموشان ٭ کہ اینجا صد ہزاران کس ندیمان ندم بینی ٭ (اردو) دیکھو استعانت۔

(۱۴) با۔ بقول انندبمعنی (فی) چنانکہ (خواجہ جمال الدین سلمان سہ) جان بیمارم باستقبال آمد تالب ٭ قوتی از تو مگر باجان بیمار آمدہ است ٭ صاحب مؤید فرماید کہ درقنیہ مذکور است کہ دراصطلاحات بمعنی دَر کہ ترجمہ فی است بسیار آمدہ است

مؤلف گوید کہ در سند پیش شدہ معنی دہم ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آذر کے پہلے معنے۔

(۱۵) با۔ بقول انند بمعنی زہن صلہ باشد (محمد قلی سلیم ؎) حسن با مہر و وفا بیگانہ است ؛ ہر کہ عاشق می شود دیوانہ است ؛ صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی الصاق نیز آمدہ چنانچہ سعدی گوید (؎) رایت از رنج راہ وگرد رکاب ؛ گفت با پردہ از طریق عتاب ؛ مؤلف گوید کہ از سند مؤید ہم تائید بیان صاحب انند می شود (اردو) سے۔ بقول آصفیہ۔ ساتھ۔ دیکھو آز تیرہوین معنے۔

(۱۶) با۔ بقول انند بمعنی زہن تفضیلیہ باشد چنانکہ باقر کاشی گوید (؎) پیچان ترا ست زلف تو با گفتہاے من ؛ شیرین ترا ست لعل تو با قند عسکری ؛ دیگرے ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ درین شعر با بمعنی آز باشد چنانکہ ذکرش بر معنی پانزدہمش گذشت پس عیبی ندارد کہ این را بمعنی من تفضیلیہ گوئیم وجا دارد کہ متعلق کنیم بمعنی یازدہمش کہ باے مقابلہ باشد (اردو) سے۔ اردو مین بھی تفضیل کے معنی مین مستعمل ہے۔ جیسے "اس وقت فلان شخص سے بہتر کوئی عالم نہین"

(۱۷) با۔ بقول صاحب تحقیق القوانین گاہے باسمے مرکب گشتہ فائدہ معنی اسم فاعل دہد چنانکہ بلفظ باخبر و باہوش (اردو) با۔ انھین معنون مین اردو مین بھی مستعمل ہے جیسے باایمان۔ باتمیز۔ باحیا وغیرہ مین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ با پر اس کا ذکر ترک فرمایا ہے۔ اور مفرد (ب) پر اس کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین کہ یہہ حرف اردو مین فارسی اور عربی کے الفاظ کے ساتھ۔ کبھی صاحب و والا کے معنون مین بالفتح آتا ہے لیکن جہان

والا کے معنی دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ لکھتے ہیں ۔

باآب و رنگ استعمال ۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ ۔ فربہی و سرخروئی و بحوالۂ ادات بمعنی بشاشت و سرخروئی باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ با درین استعمال بمعنی ہمدم اوست کہ بجایش گذشت و آب و رنگ بمعنی خودست کہ در مدہ مذکور شد (اردو) آب و رنگ رکھنے والا ۔ سرخرو ۔ تر و تازہ ۔

باآدم ہوا برود استعمال ۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی آدمی را گرفتہ بر ہوا میرود مؤلف گوید کہ کلمۂ بر محذوف است قبل ہوا و با درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت حاصل اینست کہ بمعنی حقیقی است (اردو) آدمی کو لیکر ہوا پر جاتا ہے ۔

باآستین نم از جبین گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ مرادف آستین بر جبین کشیدن باشد کہ بجایش گذشت (شفیع اثر ۵) با آستین گرفت نم اشکم از جبین ٭ با آب دیدہ شست ز رخسارہ ام غبار ٭ بہار و آنند ہمزبان وارستہ مؤلف گوید کہ ہمان است کہ بر (با آستین نم از جبین گرفتن) گذشت (اردو) دیکھو آستین بر جبین کشیدن ۔

باآفتاب از یک گریبان سر زدن مصدر اصطلاحی بمعنی نورانی بودن مانند آفتاب باشد مخفی مباد کہ با درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت و (از یک گریبان سر زدن) مرادف (از یک گریبان سر برآوردن) کہ بجایش گذشت حاصل معنی این شد کہ مثل آفتاب روشن و با آب و تاب بودن است چنانکہ صائب فرماید (۵) در دل شب ہر کہ جامی از مئ احمر زند ٭ صبحدم با آفتاب از یک

گریبان سر زند" (اردو) مثل آفتاب کے چمکنا۔ نورانی ہونا۔ روشن ہونا۔

باآہن فسردہ اصطلاح۔ بقول مؤید کہ بحوالۂ قنیہ آوردہ اے باآہن بے ہنری وبیدردی وسنگدلی و فرماید کہ معنی ترکیبی آن باآہن منجمد شدہ کہ در وزخم اثر نکند و نرمی ندارد۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مقصود جز این نباشد کہ بمعنی کسے کہ ہیچون آہن سرد است۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا تصفیۂ معنی می کردیم بظاہر معنی این صفت آہن سرد دارندہ یعنی ناقابل کار و با درینجا غیر از معنی ہمفد ہمش نباشد (اردو) بے ہنر ناقابل کار۔

باا ہمراہے خودش اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین قاچار آوردہ بمعنی با ہمراہیان خود یا تابعین خود

مؤلف گوید کہ با درینجا بمعنی بیجم خود است کہ گذشت وشین معجمہ آخر زائد (اردو) اپنے ہمراہیون یا اپنے ماتحتون کے ساتھ

باادب باش تا بزرگ شوے مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بطور پند وموعظت این مقولہ را استعمال کنند یعنی اگر کسے ادب نگہدارد بمرتبۂ اعلیٰ رسد۔ مخفی مباد کہ با درینجا بمعنی ہمفدہم است کہ گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین" باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" یہہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے۔

باادب باش گرتو زادۂ ناکس مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ وصاحب امثال فارسی این را

(با ادب باش گرتوئی زادۂ ناس) آوردہ ولیکن ہردو از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطور پند و نصیحت استعمال کنند یعنی اگر تو انسان ہستی با ادب باش۔ ما این مقولہ را از زبان معاصرین عجم نشنیدہ ایم۔ بنجیال ما مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) باشد کہ گذشت باختلاف خفیف در لفظ و معنی و با درینجا بمعنی ہمدہم اوست کہ بجائش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ” انسان کو ادب بڑی نعمت ہے “

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

مقولہ۔ صاحب احسن ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) و فارسیان این مقولہ را بطور پند و موعظت استعمال می کنند یعنی ہر کہ ادب کند بخت ور شود و ہر کہ ادب نکند بدبختی او لازم است مخفی مباد کہ با درین مقولہ بمعنی ہمدہم است کہ گذشت (اردو) دیکھو (با ادب باش تا بزرگ شوی)

با اسب بآب زد

استعمال۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ یعنی (مع اسب در آب انداخت) است مؤلف عرض کند کہ بآب زدن بمعنی فرود آمدن بآب و با اسپ بمعنی مع اسپ و با درینجا بمعنی ہمدہم خود است کہ بجایش گذشت مقصود آنست کہ بحالتی کہ بر اسپ سوار بود خود را بآب انداخت (اردو) گھوڑے سمیت پانی مین کودا۔ گھوڑے پر سوار پانی مین کود پڑا

با انبر باقرار آوردن

مصدر اصطلاحی بقول بحر کسے را بزور شکنجہ باقرار آوردن باشد (محسن تاثیر ع) روی او گلر از بے قدری بہ بازار آوردہ خوی او با انبر آتش را باقرار آوردہ وفرماید کہ انبر

بفتح اول وضم ثالث آلہ باشد از آہن کہ زرگران
ومس گران ۔ طلا ومس تفتہ را بدان گیرند
خان آرزو در چراغ گوید کہ این کنایہ است
از حالتی کہ کسے را بزور شکنجہ باقرار آوردن
بہار ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ اقرار
گرفتن بزور شکنجہ بظاہر جبر وظلم معلوم می شود
وہمین خیال لطف معنی را برطرف سازد
ولیکن حقیقت نہ چنین است مفتشین عجم
استعمال آنبر برائے مجرمین محض از برائے
انکشاف حقیقت می کنند و بدین وجہ کہ
اہل عجم بسیار سخت جان اند بدون این قسم
عمل اعتراف جرم نمی کنند و بوسیلۂ آنبر حقیقت
واقعات را باشہادت مادی ناچار
ظاہر می کنند مقصود شاعر آنست کہ اگرچہ آتش
بہ سخت جانی خود اقرار آتش مزاجی یار نمی کند
ولیکن چون او را بہ آنبر گیرند اصل حقیقت
را بیان می کند وعادت است کہ زرگران
برائے حفاظت دست خود آتش و اشیائے آہنین
را با آنبر گیرند ۔ پس معنی این مصدر اصطلاحی ۔
(از سخت جانی انکشاف حقیقت حال بسختی
کنانیدن) فتامل ۔ (اردو) کسی سخت جان
سے بسختی حقیقت حال کا انکشاف کرانا ۔

با انگشت گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول ہفت
کنایہ از شمردن وحساب کردن باشد دیگر کسے
از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض
کند کہ مشتاق سند باشیم اگرچہ خلاف قیاس
نیست (اردو) گننا ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی
۔ شمار کرنا ۔ حساب کرنا ۔ گنتی کرنا ۔ حساب
لگانا ۔ (ظفر ۵) آج جو وعدۂ دیدار کیا
ہے تونے ؎ بیٹھے گھڑیان ترے مشتاق لقا
گنتے ہین ؎

الف باوجہ داری مقولہ ۔ صاحبان
ب باو دارد بحر وچراغ بذیل
(با من دارد) فرمایند کہ بمعنی آنکہ روی سخنش

بامن است وکنایہ بامن می کند وکینہ از
من دارد وفرمایند کہ (با او دارد) نیز بدین
معنی آمدہ (میرزا عزت ناصح ؎) زلف تو
کہ فتنہ در سر اوست ٭ جز بادل زار
ما ندارد ٭ (ظہوری ؎) چرا پرویز را
آوردہ در شور ٭ اگر باکوہ کن شیرین ندارد
٭ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان گویند با
فلان چہ داری یعنی با او چہ خصوصیت داری
چنانکہ طغرا گوید (؎) می داریش چو دشمن
در چاہ سخت ہاون ٭ اے دوستدار گلشن
با زعفران چہ داری ٭ پس ازین ہر سہ
اسناد می کشاید کہ (با کسے داشتن) مصدر
است اصطلاحی کہ مفعولش محذوف باشد کہ
آنرا بمقتضاے موقع وقرینہ پیدا کنند چنانکہ
در کلام میرزا عزت ناصح وظہوری لفظ (تعلق)
محذوف است و در کلام طغرا لفظ (عداوت)
را محذوف گیریم وبخیال ما الف وب را
بصورت مقولہ قائم کردن ۔ عام را خاص کردن
است وبس (اردو) الف تجہ کو اس کے
ساتھ کیا ہو گیا ہے ۔ (ب) اس کے ساتھ تعلق
رکھتا ہے ۔

باوش اصطلاح ۔ بقول برہان بالہمزہ
بواو رسیدہ بروزن پاپوش (۱) خیار بزرگی
باشد کہ بجہت تخم نگاہ دارند ۔ صاحب سروری
بحوالہ شرفنامہ فرماید کہ بضم ہمزہ بروزن
جاموش خیار بزرگ باشد کہ بجہت تخم نگذارند
۔ صاحبان ناصری وجامع وجہانگیری ومؤید
وسراج وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف گوید کہ این مرکب است از
با کہ بمعنی ہمدہم بجایش مذکور شد واوش
مبدل افش است کہ واو بفا بدل شد ہمچون
فرخج و ورخج و افش مزید علیہ فش باشد
بزیادت الف وصلی وفش بمعنی پریشان
چنانکہ ذکرش برافشان کردہ ایم پس بمعنی لفظی

باآوش لائق افشان ۔ فارسیان خیارے را باآوش نام کردند کہ تخمش درخورِ کاروکشت باشد (اردو) وہ بڑا کھیرا یا ککڑی جس کو بیج لینے کے لئے محفوظ رکھتے ہین ۔

(۲) باآوش ۔ بقول برہان وجامع ومؤید خوشۂ کوچک انگور را نیز گویند ۔ صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ مطلق خوشۂ انگور باشد ۔ صاحبان جہانگیری وسراج وشمس ہمزبان برہان وصاحب ناصری ہمزبان سروری ۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی فرماید کہ باآوش ہم ہست مؤلّف عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ خوشۂ را باآوش نام است کہ دانہ ہاے بسیار کوچک وباریک دارد ۔ عجب است از محققین بالا کہ خوشۂ کوچک را گفتند وبعض معاصرین عجم برانند کہ تحقیق اوّل الذکر درست است یعنی خوشۂ کوچکی کہ دو چار دانہ درو باشد ہر یک دانۂ آن زیر دست وپختہ می شود وانتخاب چنین خوشہ براے کاشت انگور می کنند پس اندرین صورت وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ بر معنی اول مذکور شد (اردو) انگور کا چھوٹا خوشہ یا باریک دانون کا خوشہ ۔ مذکّر ۔

(۳) باآوش ۔ بقول شمس بواو فارسی نام شہر دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلّف گوید کہ براین قسم اجمال ترک انیمعنی تعوّق داشت عجیبے نیست کہ ہمان شہر باشد کہ ذکرش بر(آوش) گذشت یا شہرے دیگر وراے آن ۔ از تحقیق مزید قاصریم ۔ (اردو) فارسی مین باآوش ایک شہر کا نام ہے ۔ مذکّر ۔

با اہلبیت استعمال ۔ بقول بول چال بمعنی مع اہل وعیال باشد مؤلّف گوید کہ کاتب بول چال (اہل بیت) را بہ تحتانی مشدّد (اہلبیّت) نوشتہ است تصرّفش بلیش نیست صاحب رہنما بسند این نقل فقرۂ کردہ از

سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (با اہل بیت بودند)
یعنی با اہل وعیال و اہلخانہ بودند - پس درین
استعمال (با) بمعنی ہفتم خود است کہ بجایش مذکور
شد (اردو) بال بچون سمیت - اہل وعیال
سمیت -

با اینکہ استعمال - بقول صاحب روزنامہ
کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ
بمعنی اگرچہ باشد مؤلف عرض کند کہ معنی
لفظی این باوجود اینکہ باشد و حاصل اینست
ہمان اگرچہ کہ صاحب روزنامہ ذکرش کردہ
پس با درینجا بمعنی ہفتم اوست کہ بجایش گذشت
(اردو) اگرچہ - بقول امیر فارسی - کلمۂ شرط
- باوجودیکہ - ہرچند (بحر ؎) خدانے چاہا تو اپنا
بت کو اب نہ چاہین گے ؛ اگرچہ سالہ گزر گئے
جان پر گزر رہے ؛ (ہوس ؎) اگرچہ آج ہے بالین
سنگ و بستر خاک ؛ کبھی تو سر مرا بالین یار پر ہو گا ؛

باب بقول برہان و جامع بسکون باے ابجد (۱) بمعنی شایستہ و درخور باشد چنانکہ گویند
"فلانی باب فلانی است" یعنی شایستۂ فلانی صاحب غیاث گوید کہ در ترکی و فارسی
بمعنی شایستہ و درخور باشد - خان آرزو در چراغ ہدایت آوردہ کہ بمعنی لائق و درخور
باشد چنانکہ گویند "فلانی باب این کار است" وہم او در سراج ہم ذکر ہمین معنی کردہ
فرماید کہ اغلب آنست کہ بدین معنی عربی است چنانکہ در قاموس گفتہ وہذا بابتہ ای
یصلح لہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب غیاث این را ترکی قرار دادہ است حیف
است کہ محققین ترکی زبان ازین معنی ساکت اند و ما با خان آرزو اتفاق داریم بدین
صراحت مزید کہ فارسیان بابتہ را کہ بدین معنی لغت عربست بحذف فوقانی آخرہ باب
کردند پس جا دارد کہ این را مفرس دانیم - (طالب آملی ؎) دل پر آبلہ دارم کہ ملک

مژگان تاز ہا کہ این متاع تو باب گہر فروشان است ہٗ (صائب ۵) بباد صرف کنی آہک وآہ را بے وقت ہٗ کہ این متاع گران مایہ باب صبحدم است ہٗ (اردو) لائق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ سزاوار۔ قابل۔ شایان۔ زیبا۔ مناسب۔ موزون۔

(۲) باب۔ بقول برہان وجامع بمعنی بارہ وحق نیز ہست چنانکہ گویند" در باب فلانی " یعنی درحق فلانی ودر بارۂ فلانی۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بارہ وحق چنانکہ گویند" در باب فلانی چنین گفتند" صاحبان مؤید وانند وہفت وغیاث ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان این لفظ را بدین معنی از زبان عرب گرفتہ اند (اردو) حق۔ بقول آصفیہ۔ شان۔ نسبت۔ بابت۔ لئے۔ واسطے جیسے" تمھارے حق مین۔ ہمارے حق مین۔ وغیرہ "

(۳) باب۔ بقول برہان بمعنی پدر ہم آمدہ است کہ بعربی والد گویند وفرماید کہ باین معنی بلغت ژند وپاژند بابائے فارسی باشد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی پدر و نیز فرماید کہ در فرہنگ بائے ثانی را بائے عجمی گفتہ وسہو کردہ زیرا کہ ببائے فارسی ہندی است۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ ببائے ثانی فارسی بمعنی پدر است وآن لفظ مشترک است در فارسی وہندی ونیز در فارسی ببائے تازی آمدہ وبہار ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ببائے تازی پدر را گویند وجہانگیری بائے دوم را فارسی گوید سہو است بلکہ این ہندی است وفرماید کہ تحقیق آنست کہ ببائے فارسی از لغات ژند نقل کردہ شدہ چنانکہ در برہان

است و با این ہمہ توافق لغات ہندی و فارسی غیر محصور است (انتہیٰ) صاحب سخندان نوشتہ کہ در فارسی بآب پدر را گویند و دران الف ترحم زیادہ کردہ باباگویند و در سنسکرت و ژند بآپ گویند صاحبان سروری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ صاحب سفرنگ دساتیر صراحت کردہ است کہ بآب بباے ابجد و با الف کشیدہ و باے ابجد ساکن بمعنی پدر است و در ہندی بباے فارسی (انتہیٰ) پس آنانکہ باب را بباے فارسی لغت ژند و پاژند بیان کردہ اند از تحقیق کار نگرفتہ اند جا دارد کہ فارسیان قدیم لغت سنسکرت راکہ بباے فارسی بود بہ تبدیل آن با باے عربی استعمال کردہ باشند چنانکہ تپ را تب کردند یا بالعکس این پس بصورت اول معرّب باشد و بصورت ثانی اسم جامد و انیقدر متحقق است کہ در فارسی قدیم بموحدۂ عربی آمدہ (خاقانی ؎) مرا گریز ز خانہ بخانقاہ بود ٭ چو کودکی کہ بمادر گریزد از بر باب ٭ خواجہ جمال الدین سلمان در مرثیۂ امام حسین علیہ الرضوان گوید (؎) درحق باب شما آمد علیؑ بابہا ٭ ہر کجا فصلے درین باب است در باب شما ٭ (ولہ ؎) باب بزرگوارت اجداد نامدارت ٭ دانستہ اند بر خود انفاس من ہمایون ٭ اوحد الدین انوری فرماید (؎) در شان داد آیت حق بود میرداد ٭ او باب تست زندگی نام باب خواہ ٭ (افضل الدین خاقانی ؎) عطسۂ او آدم است عطسۂ آدم مسیح ٭ اینت خلف کز شرف عطسۂ او بود باب ٭ (اردو) باپ ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ پتا ۔ پدر ۔ والد ۔ باوا ۔ ابّا ۔

(۴) باب - بقول صاحب چراغ بمعنی رائج شدہ کساد باشد بہار گوید کہ این معنی راجع است بسوے معنی درخور و لائق کہ گذشت صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف عرض کند کہ چراغی گوید کہ مجاز معنی اول است وبس - (صائب ـــہ) در مملکت وسیع رحمت ؎ ہر جنس کہ می برند باب است ؎ (حکیم زلالی ـــہ) ببازاری کہ والال است دلدار ؎ متاع نالہ ہم بابست بسیار ؎ (اردو) رائج - بقول آصفیہ - عربی - صفت - جاری - مروج - روان - چلتا -

(۵) باب - بقول سراج در دفاتر بادشاہ ہندوستان بمعنی جنس مستعمل شدہ چنانکہ گویند "باب گجرات و باب برہان پور" و فرماید کہ معلوم نیست کہ بدین معنی فارسی است یا نیست و می تواند کہ باآف مبدل آن باشد درین صورت معنی آن ظاہر است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد مؤلف عرض کند کہ نمیدانیم مقصود خان آرزو چیست وچہ باشد سند پیش کردہ اش اینقدر مبہم است کہ مقصودش را نمی کشاید و نظائر متعلق بہ معنی دوم است وجا دارد کہ مشتاق سند دیگر باشیم و (باب قصاب) کہ در ملحقات این می آید من وجہ متعلق باین معنی یافتہ می شود (اردو) باب بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - نوع - قسم -

(۶) باب - بقول انند بلغت ژند و پاژند کنایہ از آتش است کہ آتش پرستان از روے تعظیم آتش را اکرم ترین ہمہ اشیا پندارند و لہذا بنام پدر موسوم سازند و براے این معنی از حکیم سنائی سند آوردہ (ـــہ) ہر دو را در جہان عشق طلب ؎ پارسی باب دان و تازی اب ؎ مؤلف عرض کند کہ سند پیش کردہ صاحب انند

متعلق بمعنی سوم است اگر سند این بمعنی آتش پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مجاز معنی سوم باشد بر سبیل استعارہ۔ ما ایمعنی را در فرہنگ دساتیر و سفرنگ نیافتیم (اردو) دیکھو آتش کے پہلے معنے

(۷) باب۔ صاحب شمس بذیل بابا فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سرآمدہ در کار شے را نیز گویند و باب بحذف الف نیز درین لغت است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از معنی سوم بابا نباشد مشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

(۸) باب۔ بقول صاحب محیط المحیط در زبان عربی بمعنی حصۂ کلام کہ بر مسائل دلالت کند کہ آن مسائل از جنس واحد باشد مؤلف گوید کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این کنند چنانکہ ظہوری فرماید و برائے این لفظے خاص در فارسی زبان از منظر ما نگذشت (ے) از عشق میرس صد کتاب است ؎ ہر فصلے ازان ہزار باب است ؎ (اردو) باب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ کتاب کا حصہ۔ فصل۔ عنوان۔ (مذکر)

بابا بقول برہان و ناصری و انند و رشیدی و سراج با ثالث بالف کشیدہ (۱) پدر را گویند (شیخ اوحدی ے) پسرے با پدر بزاری گفت ؎ کہ مرا یار شو بہ ہمسر و جفت گفت بابا زنا کن و زن نہ ؎ پند گیر از خلائق از من نہ ؎ صاحب سواد السبیل گوید کہ لغت لاطینی است بمعنی پدر و بقول صاحب کنز لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ بہ انگلیسی زبان پاپا بہ ہر دو باے فارسی مرادف بابا بمعنی پدر است (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی و ہندی۔ اسم مذکر۔ باپ۔ پتا۔ پدر۔ والد۔

(۲) بابا - بقول برہان و جامع جدّ را گویند کہ پدرِ پدر و پدرِ مادر باشد - صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہرا مجاز معنی اول باشد - صاحب مؤید ہمزبان برہان - مؤلف عرض کند کہ بعضے از معاصرین عجم گویند کہ برائے پدر در فارسی قدیم (باب) مخصوص بود و (بابا) برائے جد مخصوص بزیادت الف و آنچہ پدر مادر را (بابا) گویند بمجاز است و آنچہ پدر را ہم بابا گویند نیز مجاز باشد چنانکہ بر معنی اوّل گذشت اندرینصورت بابا بمعنی جد اصل باشد و معنی اوّل مجاز آن - (اردو) دادا - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - باپ کا باپ - پدرِ پدر - جد - نانا - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - ماں کا باپ - نیا - پدر مادر - فقرۂ آصفیہ "کھائینگے نانا کی روٹی کھلائینگے دادا کے پوتے" صاحب آصفیہ نے لفظ بابا پر بھی دادا کا ذکر فرمایا ہے - یعنے بابا اردو مین دادا کے معنون مین مستعمل ہے -

(۳) بابا - بقول برہان و جامع سرگروہ و ریش سفید - طائفۂ قلندران - صاحب رشیدی فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سر آمد در کارے را نیز گویند - صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہرا این ہم مجاز معنی اول باشد - صاحب ناصری فرماید کہ این لفظ را بر پیران کامل اطلاق کنند کہ بمنزلۂ پدر باشند چنانکہ (بابا افضل کاشی) (بابا طاہر ہمدانی) و امثال ایشان چنانکہ اتراک آتا گویند مانند (زنگی آتا) و (ادون آتا) کہ نام دو نفر از مشائخ خوارزم بودہ و قبر ایشان زیارتگاہ است و مردم اولاد خود را بنام ایشان نذر کنند و مبارک دانند و آتا نیاز خوانند و در بلاد روم پیران و مرشدان خود را

دَدہ گویند و ہرکس راکہ درکارے بزرگ باشد تعظیماً بابا خوانند (انتہیٰ) صاحب مؤید فرماید کہ سرگروہ و ریش سفید قلندران را (ریش بابا) گویند صاحبان شمس واندو ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمبرین طریق در انگلیسی زبان ہم فادر کہ بمعنی پدر راست برائے پیشوایان مذہب مستعمل وبخیال ما لفظ بابا بدین معنی ترجمۂ جدّ با شد تعظیماً (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ درویش۔ فقیر۔ قلندر۔ مہنت۔ مہنتوں کا سردار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین (بابا شرف الدین قدس سرہٗ) گزرے ہین جن کے نام کے ساتھہ لفظ بابا انھین معنون مین ہے اور ہماری اس تحقیق کے لحاظ سے جو معنی دوم پر گزری بابا اس موقع پر دادا کے معنون مین ہے تعظیماً

(۴) بابا بہ تحقیق ما بمعنی اے پسر مستعمل کہ پدر بہ محبت خطاب بہ پسر کند واندرین صورت باب مجازاً بمعنی پسر باشد و الف ندا در آخرش۔ چنانکہ پدر بہ پسر گوید" بابا این کار مکن کہ خوب نیست" معاصرین عجم تصدیق این استعمال کنند وبخیال ما بابا در کلام شیخ اوحدی کہ بر معنی اول گذشت بہ ہمین معنی باشد یعنے اے بابا وآنانکہ دران شعر بابا را فاعل گرفتہ بہ معنی اول آوردہ اند بخیال ما از ذوق محاورہ کار نگرفتہ اند واین انتہاے محبت پدر راست کہ پسر خود را پدر می خواند وہمچنین است در ہندی۔ (اردو) بیٹا۔ جیسے" بیٹا یہہ کام خوفناک ہے اس سے بچو" صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے بمعنی لڑکا۔ پسر۔ پوت۔ پتر۔ دکن مین ایسے مواقع پر باپ یا مان اپنے بیٹے سے کہتے ہین" باوا یہہ کام مت کرو" یہان لفظ باوا بیٹے کے معنے مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے کہ

(۱۹۸۷)

بابا انگریزی مین شیرخوار بچے کو کہتے ہین ۔

بابا باش مقولہ ۔ بقول شمس یعنے استاد باش دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ خلاف قیاس نیست (۱) معنی لفظی این (جان پدر باش اینجا) یعنے از اینجا مرو (۲) ومعنی دیگر (جان پدر بشنو) حیف است کہ صاحب شمس ذکر معنی دوم نکرد ومحاورۂ فارسی زیادہ تر مؤید معنی دوم است نہ اوّل ۔ (اردو) (۱) کھڑا رہ ۔ (۲) سن بیٹا ۔ باو اسنو ۔ یہہ مقولہ ہے مان باپ کا اپنے بیٹے کے لئے بکمال محبت کی حالت مین ۔

باباخمس اصطلاح ۔ بقول غیاث وانند بجاے معجمہ نام مسخرہ است وہیچ تصریح حلیہ نکرد **مؤلف** گوید کہ شک نیست کہ وجہ تسمیہ متعلق بحکایتی باشد کہ چرا این را بدین لقب ملقب کردند ۔ مخفی مباد کہ ہمین مسخرہ روز پنجم آب می خورد و بدین لقب ملقب شد ۔ خمس بالفتح بعربی زبان دشتی است کہ آبش چنان دور بود کہ آب یافتن ستوران روز چہارم باشد سواے روزے کہ دران آب نوشیدہ اند وہم او بر لفظ خمس فرماید کہ نام مردے بود در یمن وجا دارد کہ ہم او را باباخمس می گفتند بایّ حال حقیقت تسمیہ این معلوم نشد ۔ مرکب اضافی است ۔ بہ فک اضافت ۔ و بابا در اینجا بمعنی اول یا سوّمش ـ (اردو) فارسی مین باباخمس ایک مسخرہ کا نام ہے ۔

باباخندان اصطلاح ۔ بقول بحر نام کوہی است درحوالی یزد صاحب چراغ فرماید کہ نام کوہی است درحوالی ہوز کہ آن نیز درحوالی یزد است ۔ بہار گوید کہ بجاے معجمہ نام کوہے در یزد درحوالی کوہ تنور ۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ گل و لالہ برین کوہ بسیار باشد و ہرکہ بالاے کوہ رسد ۔ بکمال خوشدل شود پس نظر بر فضاے او و نتیجۂ

سیرش باباخندان نامش نہادہ باشند و باباؔ درینجا بلحاظ بزرگی کوہ متعلق بمعنی سوئمش باشد کہ بجایش گذشت۔ محسن تاثیر در تعریف یزد فرماید (ف) از لالہ و گل چو طفل بے غم ٭ باباخندان ہمیشہ خرم ٭ (اردو) باباخندان فارسی مین ایک پہاڑ کا نام جو یزد کے اطراف مین واقع ہے۔

بابادم اصطلاح۔ بقول ہفت بفتح اول والف کشیدہ و موحدۂ تحتانی بالف کشیدہ و دال مہملہ زدہ و فتح دال ابجد و میم زدہ یعنی باغرور و تکبر دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد صاحبان مؤید و انند و او عطف درمیان باؔد و دمؔ آوردہ اند و معنی با مناسب ہفت متفق مؤلف گوید کہ باؔ درینجا بمعنی ہمقدم ہم خود است کہ بجایش مذکور شد و معنی لفظی این باؔد و دمؔ دارندہ و کنایہ از مغرور و متکبر (اردو) مغرور۔ متکبر۔

باباد شاہ دست زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل اصطلاحات و استعارات و کنایات آوردہ (۱) کنایہ از برابری کردن با پادشاہ باشد و فرماید کہ آن را (دست با بادشہ زدن) نیز خوانند۔ صاحب شمس (با بادشہ دست زدن) نوشتہ فرماید یعنی برابری با بادشہ کرد صاحب برہان این را با (پادشاہ دست زدن) بباے فارسی آوردہ فرماید کہ کنایہ از برابری با پادشاہ کردن باشد در ہمہ چیز مؤلف عرض کند کہ (دست زدن با کسے) بمعنی برابری کردن با وسے۔ بجایش می آید و این مصدر خاص متعلق بدوست و تخصیص پادشاہ درینجا ہیچ است و در غلط انداز۔ صاحب مؤید بذکر ماضی این (با بادشہ دست زد) گوید کہ (۲) بعدل و داد و در عمارت ملک کوشید حیف است کہ سندے پیش نکرد و صاحب شمس درینجا فرقے نازک در معنی اول و دوم

پیدا کردہ فرماید کہ بمدّ الف معنی دوم پیدا شود و بغیر مد معنی اول ۔ مقصودش جز این نباشد کہ براے معنی اول (با پادشاہ دست زدن) خوانیم و براے معنی دوم (با بادشاہ دست زدن) بہ تحقیق ما در ہر دو فرقے نیست و حقیقت ہمین قدر است کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) پادشاہ کے ساتھ برابری کرنا (۲) عدل و داد اور آبادی ملک مین کوشش کرنا

با باد و دم اصطلاح ۔ بقول مؤید بروزن باجام وجم یعنی با غرور و تکبّر و فرماید کہ باد و دم یعنے تکبّر و عُجب و خود ستائی و خود نمائی باشد صاحب انند ہمزبان مؤید ۔ صاحب ہفت این را بدون واو عطف باباد دم آوردہ کہ گذشت ۔ عیبے ندارد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بیان حقیقت ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو باباد دم ۔

باباری بقول برہان باراے قرشت بروزن ناہاری بلغت یونانی فلفل سیاہ را گویند کہ در آتش و طعام کنند و اگر زن بعد از مجامعت بخود برگیرد ہرگز آبستن نگردد و صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان ۔ صاحب محیط بر باباری فرماید کہ اسم یونانی است و بفارسی فلفل سیاہ ۔ و ہم او بر فلفل فرماید کہ بکسر دو فا و سکون دو لام و بضم ہر دو فا نیز آمدہ مُعرب پلپل فارسی است و بیونانی باباری و بسریانی پلپلے و بیونانی خاماری و فاقورقی و آرینفس نیز و بترکی استراود و در انگریزی بلاک پیپر و بہندی گول مرچ یعنے فلفل گرد نامند بالجملہ فلفل ثمر ہندی است کہ در بعض بلاد ہند و بنگالہ و جزائر ملک دکن بہم میرسد و گویند فلفل ۔ برّی و بستانی می باشد برّی آن قوی تر

از بستانی و بہترین آن تندطعم و تیزبوے وحدت پوست آن کمتر از مغز آنست
نوع سیاہ آن گرم وخشک در سوم وشیخ الرئیس گفتہ گرم وخشک در سوم تا چہارم
یعنی در آخر سوم۔ بالجملہ بقول شیخ دران جذب وتحلیل وجلا است وآن مستاصل بلغم
لزج وازاد و یہ مسکنہ اوجاع باردہ ومسخن عصب وعضلات وآن موافق ہیچ مزاجے نیست
ومنافع بے شمار دارد (اردو) کالی مرچ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔
گول مرچ۔ سیاہ مرچ۔ فلفل گرد۔

باباسخی اصطلاح۔ بقول ہفت بہر دو موحدہ تحتانی بہر دو الف کشیدہ وفتح سین بعض وکسر خاے منقوطہ بمثناۃ تحتانی رسیدہ (۱) نوعے از خربزہ است و با فتح سین مہملہ (۲) نام جزیرہ بدیدن آمدہ کہ در انجا کان زر ونقرہ می باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ معنی اول متعلق است بلغت (باباشیخی) کہ بشین معجمہ وتحتانی ساکن می آید وتسامح اہل لغت است کہ این معنی را متعلق بہ (باباسخی) کردند اگر سند استعمال معنی دوم بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان این جزیرہ را نظر بر معادن او بدین نام موسوم کردند کہ این جزیرہ بزر ونقرہ سخاوت می کند (اردو) (۱) دیکھو باباشیخی (۲) ایک جزیرہ کا نام جہان سونے اور چاندی کی کان ہے

باباشیخی اصطلاح۔ بقول سروری نام یکے از اقسام خربزہ باشد وفرماید کہ مثالش در الف مع الباء براے لغت آبدالی مرقوم شد۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ بفتح شین معجمہ وسکون تحتانی وکسر خاے معجمہ لغت عربی است بمعنی نوعے از تربز مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب انند

این را لغت عربی گفتہ غیر از غلطی نساخ نباشد
کہ بجاے (ف) (ع) نوشتہ بخیال ما وجہ تسمیۂ
این جزین نباشد کہ فارسیان نظر بر بزرگی
این میوہ باباشیخی نامش نہادند۔ از قبیل
(باباخندان) کہ نام کوہے گذشت وبقول
منتہی الارب شیخ در عربی زبان نام درختے
ہم آمدہ وجا دارد کہ در وجہ تسمیۂ این آنرا
ہم دخلی باشد وتحتانی آخرہ براے نسبت
ونزد معاصرین عجم این بطیخ ہندی است کہ
تربز نام دارد چنانکہ صاحب انند نوشتہ صاحب
سروری این را قسمے از خربزہ گفتہ درست
است کہ فارسیان تربز را ہم قسمے از خربزہ
میدانند چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ
باقی حال تربز را باباشیخی نام کردن قطع نظر
از بزرگی وکلانی این میوہ نظر بر خطوط سیاہش
ہم درست است کہ بالاے پوست می باشد
صاحب محیط بر ہندوانہ فرماید کہ بکسر ہا وسکون
نون وضم دال مہملہ وفتح واو والف ونون
وہا اسم فارسی معروف وبیاے تحتانی عوض
واو (ہندیانہ) نیز گویند وبترکی قاربوزہ و
بعربی بطیخ ہندی وبطیخ رقی وشامی وبطیخ
اخضر وبطیخ نبطی وبطیخ مشرقی واہل مکہ معظمہ
جحجب ولاع وابوق وابوقہ نیز نامند وبہ
فارسی خربزہ ہندی وخیار کدو وتربز و
بہندی تربوز وکلینیدہ خوانند وآن از فواکہ
معروفہ در اکثر بلاد می شود وانواع می باشد
وبہترین آن رسیدۂ شیرین وشاداب و
بے ریشۂ آنست وتخم آن سیاہ یا سرخ یا
ابلق۔ سرد تر در دوم وگویند سرد در اول
دوم وتر در آخر آن وسکن حدت
صفرا وخون وتشنگی ومدر بول۔ قوی الترطیب
ومنافع بسیار دارد (اردو) تربوز بقول
آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا
پھل جس کے اندر سے میٹھا اور سرخ گودا

نکلتا ہے۔ مزاجاً پہلے دوسرے اور آخر درجہ میں سرد ہے۔

باباکپور بقول انند بحوالۂ غیاث بفتح کاف تازی وضمّ بائے پارسی لغت فارسی است وآن نام شخصے است کہ فقیر بنگ نوش بود صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد (اردو) باباکپور ایک فقیر کا نام ہے جو بنگ پیتا تھا۔

باب السّما اصطلاح۔ بقول بحر کہکشان را گویند صاحب غیاث ہم بحوالۂ لطائف ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ کہکشان بقول برہان بروزن مہوشان مخفّف کاہ کشان است وآن سفیدی باشد کہ شبہا بطریق راہ در آسمان نماید وآن از بسیاری ستارہای کوچک نزدیک بہم است وعربان مجرّہ می گویند (انتہیٰ) پس کہکشان را باب السّما ازان گویند کہ شکل راہے دارد ومجازاً آن را دروازۂ آسمان قرار دادہ اند وبقول صاحب انند ہمین نام در عربی زبان است وبخیال ما فارسیان استعمالش کردہ اند وبقاعدۂ خود الف ولام را حذف نکردند (اردو) کہکشان (اسم مؤنّث) دیکھو اژدہائے فلک۔

بابال وپر آمدن مرغ مصدر اصطلاحی بمعنی بال وپر پیدا کردن وپریدن وپرواز کردن مرغ باشد چنانکہ عرفی در تعریف کشمیر گوید (ف) ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر درآید
گر مرغ کباب است کہ بابال وپر آید
یعنے ہر محزون وغمگین کہ بملک کشمیر آید اگر مرغ بریان ہم باشد بسبب تاثیر خوش آب وہوائے کشمیر بال وپر پیدا کند وبہ پرواز درآید۔ انتہائے مبالغۂ شاعریست دیگر ہیچ (اردو) پرندے کا بال وپر پیدا کرنا۔ اُڑنا۔ پرواز کرنا۔

بابالون بہوا رفتن مصدر اصطلاحی۔

بواسطۂ سفینۂ ہوائی پرواز کردن۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ (بالون زیاد بہوا رفتہ است) یعنے در بالون نشستہ بسیار بلند بہوا پرواز کردہ است **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بالون آلۂ را نام نہادہ اند کہ از اختراعات زمانۂ حال است کہ در آن نشستہ بہوا پرواز کنند پس با در اینجا بمعنی سپہر دہم اوست کہ بجایش گذشت و تحقیقش بجاے خودش می آید بہ تحقیق ما بالون مفرس است کہ معاصرین عجم از لغت جرمنی (بلیون) بہ تبدیل تحتانی با الف گرفتہ اند (اردو) غبارے مین بیٹھکر اڑنا۔ پرواز کرنا۔

بابلے شیخی اصطلاح۔ بقول مؤید نام جزیرۂ باشد و بدین آمدہ کہ در آنجا کان زر و جواہر است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (باباشیخی) عرض کردہ ایم جز این نیست کہ در اینجا تحتانی اول بعد لفظ بابا است و زائد باشد و (باباشیخی) بحذف فتش مخفف این۔ نسبت معنی بیان کردۂ صاحب مؤید عرض می شود کہ تسامح اوست کہ معنی (باباسیخی) را کہ بسین مہملہ بجایش گذشت در اینجا ذکر کرد (اردو) دکھیو باباشیخی۔

باباے کوہی اصطلاح۔ بقول مؤید نام مردے است کہ بسیار صالح و نکوکار بود۔ صاحبان ہفت و شمس ہمزبان او **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ نکشود کہ بابا کوہی کجا بود و در کدام زمان بخیال ما ترک این براجمال بیان تفوق داشت وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ در کوہے بسر می برد۔ تحتانی دوم برائے نسبت باشد۔ تحتانی اول خلاف محاورۂ عجم می نماید (اردو) باباے کوہی ایک شخص کا نام ہے جو نہایت صالح اور نیک بخت تھا۔

بابائی بقول خان آرزو در چراغ بہر دو

بار موحده دعوی کمال و خود نمائی را گویند بہار ہم ذکر این کرده و صاحب انند گوید که بکسر ہمزه لغت فارسی است بمعنی دعوی خود نمائی و کمال نمودن (محسن تاثیر ے) بسکه موزونی بہا بابائی مسلّم داردت ٭ از مضامین خوش بابا فغانی خوشتری ٭ (محمد سعید اشرف ے)

مباش ایمن ز انداز حریف پر فن شیطان ٭ که آدم روی دستش خورد با آن قدر و بابائی ٭ مؤلف عرض کند که از ہر دو سند بالا و معنی لفظی این می کشاید که بمعنی برتری و بزرگی باشد و بس (اردو) بزرگی۔ مؤنث۔

بابت بقول بہار و انند و غیاث (۱) بمعنی لائق و سزاوار (میر خسرو ے) ناخن از انگشت چو برتر شود ٭ بابت انداختن سر شود ٭ (وجمال الدین عبد الرزاق گوید ے) تخت نباز دہمی و بابت اینست ٭ تاج بخند دہمی و لائق آنست ٭ (اوحد الدین انوری ے) فرزانگه بابت گاه است و بالش است ٭ آزاده که درخور صدر است و مسند است ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که بمعنی درخور و لائق باشد و بحواله قاموس گوید که ہذا بابته ای یصلح له۔ صاحب محیط المحیط ہم ذکر این کرده " و لیس ہذا من بابتی اے لا یصلح لی " فارسیان استعمال این کرده اند (اردو) دیکھو بابے پہلے معنے (۲) بابت۔ بقول بہار و انند باصطلاح اہل دفاتر افادهٔ معنی منسوب کند چنانکه " فلان اسپ یا فلان خواجه سرا بابت فلانی است " مؤلف عرض کند که سند بہار مال او وست و بخیال ما درست استعمال نکرد فارسیان گویند " این رقم متعلق بفلان بابت است " یعنے تعلق دارد بفلان حساب و مد و امثال آن (اردو) بابت

۔بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مؤنث۔حساب۔مد۔

(۳۴) بابت۔بقول غیاث بحوالۂ بہارعجم بمعنی لائق وسزاواری و فرماید کہ این مصدر جعلی است صاحب انند ہمزبان او۔دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما در بہارعجم این معنی را نیافتیم و ندانیم کہ صاحب غیاث از کجا این معنی پیدا کرد و مصدر جعلی نام نہاد مجرّد بیانش کہ خلاف قیاس ہم باشد اعتبار را نشاید (اردو) قابلیت مؤنث

بابتی بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدّین شاہ قاچار آوردہ و زیر علوم را گویند بہا بذیل بابت فرماید کہ بمعنی حسابی است چنانکہ گویند" این ہم بابتی است" یعنے این ہم حسابی است مؤلف گوید کہ معاصرین عجم با بہار اختلاف دارند (اردو) وزیر علوم جسکو حیدرآباد مین معین المہام تعلیمات کہتے ہین

باید اندیش ہم نکوئی کن دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ مقولہ صاحب گلدستہ ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این شعر مال سعدی است و معنیش ظاہر فارسیان این را بطور موعظت و پند استعمال کنند مصرع ثانی حکم مثل دارد و بجایش می آید و در ینجا بطور تمثیل مصرع اول است (اردو) "دشمن سے بھی بھلائی کرو" احسان دشمن کو دوست بنا تا ہے" دشمنِ جان بندۂ احسان" یہ تینون جملے دکن مین مستعمل ہین۔

باسر بقول غیاث بضم باے مُوحّدہ دوم نام پادشاہے کہ جدّ اکبر بود و بچہار واسطہ نبیرۂ شاہ تیمور۔صاحب قران باشد۔صاحب انند ہم بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ نسبت اعراب فرماید کہ بفتح مُوحّدہ و سکون راے مہملہ باشد۔مؤلف عرض کند کہ

مقرّس می نماید و وجه تسمیهٔ این معلوم نشد و جا دارد که ببر را فارسیان بابر کرده باشند بزیادت الف همچون مهار را ماهار و ببر در عربی قسمیست از شیر و ببور جمع آن (کما فی المنتخب) پس جا دارد که نظر بر معنی حقیقی آن جدّ اکبر را بابر نام باشد و معاصرین ترک گویند که اسم ترکی زبان است و از وجه تسمیه ساکت ۔ (اردو) بابر ۔ بقول آصفیہ بضم باے ثانی خاندان مغلیہ کے ایک بادشاہ کا نام جو شاہ جلال الدین محمد اکبر کا دادا تھا۔

بابرگِ گندنا بستن مصدر اصطلاحی بقول بهار که بحوالهٔ ملحقات آورده کنایه از سست بستن ۔ صاحب انند هم بانش مؤلف عرض کند که گندنا معروف است که ذکرش بر آخر لغط گذشت و ظاهر است که اگر کسے چیزیرا ببرگ گندنا بندد البته محکم نمی ماند لهذا فارسیان از سست بستن کنایه کنند ۔ حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و ما در ینجا بمعنی پانزدهم اوست که بجایش گذشت (اردو) ڈھیلا باندھنا ۔ کس کر نہ باندھنا ۔

با بروفراخی اصطلاح ۔ بقول شمس یعنے باخوشی و تازه روئی صاحب هفت فرماید اے بخوشی باطن و تازه روئی **مؤلف** عرض کند که مؤحده درینجا بمعنی اول اوست که بجایش گذشت و (با بروفراخی) بجایش مذکور شد فارسیان گویند که ''اوین کار را با بروفراخی میکند'' (اردو) خوشی سے ۔ کشادہ پیشانی سے ۔

بابزن اصطلاح بقول برہان و رشیدی و مؤید و ناصری و جامع و بحر و سراج و بهار بروزن باد زن سیخ کباب را گویند مطلقاً خواه آهنی باشد خواه چوبی ۔ صاحب جهانگیری فرماید که آن را بتازی سفّود خوانند ۔ صاحب سروری گوید که آن را چلوچوب و چلوچوب ۔ اول بجیم فارسی و تازی نیز گویند ۔ (حکیم سنائی ۵) شاد باش اے عندلیبی کز پئے وصفت همی ٭ مرغ بریان

طوطی گویا شود بر بابزن ٭ (حکیم خاقانی ؒ) چو در بیشۂ روزگار آتش افتد ٭ چو من مرغی از باب زن در نماند ٭ (استاد معزی ؒ) معلق است وگرفتار و عاجز و گردان ٭ دل عدوست زبس کاندر و فریب و فن است ٭ گہے چو مرغ ہوا و گہے چو مرغ بدام ٭ گہے چو مرغ قفس گہ چو مرغ بابزن است ٭ (حکیم زلالی خوانساری ؒ) مرغ کباب خواند اگر آفتاب را ٭ دستان زنان بشاخچۂ باب زن رسد ٭ (میرزا صائب ؒ) چون پر و بال واکند چنگل شاہباز تو ٭ از سر شاخ باب زن مرغ کباب می پرد ٭ **مؤلف** گوید کہ مخفف (آب زن) است اسم مفعول ترکیبی باے موحدہ بمعنی بست وکمش کہ بجاے خودش گذشت۔ معنی این در آب زدہ۔ فارسیان سیخ کباب را باربار در آب زنند وغوطہ دہند تا گرمی سیخ آہنین دست را زیان نکند و سیخ چوبین نسوزد۔ و جا دارد کہ (کباب زن) اصل این باشد (اردو) کباب کی سیخ خواہ وہ لوہے کی ہو یا لکڑی کی۔ صاحب آصفیہ نے سیخ کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سلاخ۔ لوہے کی وہ گول اور لمبی سینک جس پر کباب لگاتے ہین۔ کباب زن۔

باب سعادت اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی درِ دولت یعنے بارگاہ سلاطین باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بہر دو لغت عربی و باب در اینجا بمعنی در باشد معنی حقیقی این درِ سعادت و کنایہ از بارگاہ سلاطین (اردو) بادشاہون کی بارگاہ۔

باب سنجاب (اصطلاح) بقول ضمیمۂ برہان گیاہے است آفتاب پرست و آنرا العربی

خبّازی و شکاعی خوانند۔ صاحب شمس گوید
کہ بتازی خبّاز و بہندی ہلہل نام است۔ صاحب
محیط بر آفتاب پرست ذکر این نکرد و بر
خبّازی فرماید کہ بضمّ اول و فتح باے مشدّد
و الف و کسر زاے معجمہ و یاے تحتانی بفارسی
نان کلاغ و قولہ و پنیرک و خوبر گویند و بہ
ہندی چگیر و پاپڑا و بترکی ایم کماجی و در
ماژندران گیاہ آنرا انجیلک و بشیرازی
خطمی کوچک نامند و بقول شیخ نوعے از
ملوخیاست کہ آنرا ملوکیا نیز نام است
سرد و تر در اول و گویند در دوم معتدل الہضم
و ملیّن طبع و منضج و مفتّح سدد جگر و مدرّ بول
و زیادہ کنندۂ شیر و منافع بسیار دارد مؤلف
عرض کند کہ (بابِ سنجاب) ہم لغت فارسی
زبانست و جا دارد کہ اصل این (آب سنجاب)
بہ ممدودہ باشد و سنجاب نام ولایتی است
و جا دارد کہ این گیاہ ہمدر انجا می روید
و بدین نام موسوم شدہ باشد (اردو) صاحب
آصفیہ اور جامع الادویہ نے چگیر اور پاپڑا
کو ترک فرمایا ہے لیکن جامع الادویہ نے
خبّازی کا ذکر کیا ہے۔ نان کلاغ۔ ایک گھاس
ہے خطمی کے مشابہ۔ سرد تر۔ طبیعت کو نرم
کرتی ہے۔ سدد جگر کو کھولتی ہے۔

باب شدن استعمال۔ بمعنی حصّۂ کلام
قرار یافتن از جنس واحد و این متعلق بمعنی
ہشتم باب باشد کہ گذشت چنانکہ ظہوری
گوید (ع) فریب مشتری از باب اضطراب
خورد؛ کجاست جنس کساد وفا کہ باب شدہ
(اردو) باب قرار پانا۔ یعنے کسی کتاب
کی فصل کا ذیلی باب ہونا۔

بابِ عالی اصطلاح۔ بقول رہنما کہ بحوالۂ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ دربار
وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ را گویند صاحب
بول چال ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ

(۱۵۲)

مرکب توصیفی است بہر دو لغت عربی۔ و باب
درینجا بمعنی در و آستان بلند و استعارہ باشد
از دولت عالیۂ عثمانیہ و استعمال این مرکب
بہمین معنی در محاورۂ حال عرب ہم یافتہ
می شود عجب است از صاحب رہنما کہ دربار
وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ نوشت (اردو)
سلطنت عثمانیہ۔ مؤنث۔

باب عسکریہ اصطلاح۔ بقول رہنما و
بول چال بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
آوردہ دربار وزیر جنگ سلطنت عثمانیہ
را گویند **مؤلف** گوید کہ مرکب توصیفی۔
صیغۂ جنگ دولت عثمانیہ را نام است
و باب درینجا بمعنی ہشتمش کہ گذشت۔
طرز بیان معنی محققین بالا درست نباشد
(اردو) سلطنت عثمانیہ کا صیغۂ جنگ۔ مذکر

باب قصّاب اصطلاح۔ بقول بحر۔
فنی است از کشتی و آن یکبارگی بزور کلہ
و گردن حریف را کج کردہ بر زمین زدن است
صاحب غیاث گوید داویست از کشتی و آن
یکبارگی بزور کلہ و گردن حریف را کج کردہ
بر زمین زدن باشد چنانکہ قصّاب چہارپایہ
را بر زمین می زند صاحب آنند ہمزبان غیاث
مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است
و باب درینجا بمعنی پنجم اوست یا چارم
سند این بر (باب قصّاب شکن) می آید
(اردو) باب قصّاب فارسی مین کشتی
کے ایک داو کا نام ہے جس مین حریف کے
کلہ اور گردن کو زور سے مروڑ کر زمین
پر دے مارتے ہین۔

باب قصّاب شکن اصطلاح۔ بقول
بحر مرادف باب قصّاب کہ گذشت خان آرزو
در چراغ فرماید کہ فنے است از کشتی واز
میر نجات سند آرد (۹) مدعی گرچہ کہ آزار
مراقی دارد؛ باب قصّاب شکن گردن چاقی دارد

و فرماید کہ می تواند کہ (قصاب شکن) نام فنّ بود و لفظ باب بمعنی درخور و لائق باشد و این بهتر می نماید واللہ اعلم (انتهی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ شاعر گوید کہ مدعی باوجودیکہ از آزار مراقی بسیار راست ولیکن گردن چاقی دارد کہ (باب قصاب) را می شکند یعنی باب قصاب برگردن چاقش کارگر نمی شود پس (باب قصاب شکن) اسم فاعل ترکیبی است نہ مرادف (باب قصاب) حیف است از محققین بالا کہ بمعنی شعر غور نفرمودند (اردو) دیکھو باب قصاب

بابک بقول برہان وجامع بروزن ناوک (۱) بمعنی ایمن و استوار باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ بعض بمعنی آئین و استوار نیز گفتہ اند۔ صاحبان انند وغیاث بحوالۂ برہان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ این را بمعنی آئین آوردہ اند غیر از تصحیف نیست زیراکہ آئین را با استوار ہیچ مناسبت نیست و بقول صاحب منتخب آمین بمعنی امانت دار و قوی و بے ترس شدہ و ایمن است۔ باالجملہ این مرکب است از اسم جامد باب و کاف تعظیم بمعنی پدر بزرگ و بمجاز ایمن را گفتہ اند۔ کہ درجۂ ایمن بسیار بلند است (اردو) دیکھو ایمن۔

(۲) بابک۔ بقول برہان پادشاہ عظیم الشانی کہ اردشیر دختر زادۂ او بود و اورا بدان سبب اردشیر بابکان گفتندے۔ صاحب رشیدی فرماید کہ جد مادری اردشیر بن ساسان کہ اردشیر بدو نسبت دادہ بابکان گویند و الف و نون براے نسبت است و بعض گویند معتبرے بودہ کہ ساسان را بشارت باردشیر دادہ بنا برخوابی کہ ساسان یافتہ بود و در کتب تواریخ بتفصیل مذکور است و او پسر را بنا بر التماس معتبر بدو نسبت

واده وبعضی گویند نام پدر اردشیر است وقول اوّل اصح باشد بہر تقدیر اردشیر بابکان درست وار دشیر بن بابکان غلط چہ پدرش رانیز بابک نام گفتہ اند نہ بابکان (انتہیٰ) خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده صاحب ناصری فرماید کہ بفتح باے ثانی جد مادری اردشیر بن ساسان است و باین جہت اردشیر را بانسبت دہند واو پیش از سلطنت اردشیر حکمرانی داشتہ وشہر بابک از بناہاے اوست وہنوز در حوالی کرمان معمور است وفرماید کہ در زمان خلفاے بنی عباس نیز مردے از عجم خروج کرده بابک نامش بود واو را بابک خرم دین گفتندے۔ صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ نام بادشاہ پارس وبیشتر دخترش رانیز بابک خواندندے۔ صاحب سروری ہم بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کرده فرماید کہ بادشاہ عظیم را گویند واردشیر را ازان بابکان گویند وبقول صاحب شمس نام پادشاہ پارس کہ او را اردشیر بابک گفتندے **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این ہمان است کہ بر معنی اول این ذکر کرده ام (اردو) بابک۔ ایک عظیم الشان بادشاہ کا نام ہے جو اردشیر بابکان کا نانا تھا۔ (اندکرتے)

(۴) بابک۔ بقول برہان وجامع وناصری ومؤید بمعنی پرورنده و پدر نیز باشد وتصغیر باب ہم ہست چنانکہ مامک تصغیر مام است وفرماید کہ این تصغیر بجہت تعظیم است۔ صاحب سروری از شیخ شیراز سند آرد (۵) پسر گفتش اے بابک نامجوے ٭ یکے مشکلت می بہ پرسم بگوے ٭ صاحب سراج فرماید کہ بالفتح باے موحده تصغیر باب بمعنی پدر چنانکہ مامک تصغیر مام وبعضے گویند این تصغیر از جہت تعظیم است وتحقیق آنست کہ براے

ترحّم باشد - **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است معنی حقیقی بابک یعنے پدر معظّم کہ اشارۂ این بر معنی اوّل کردہ ایم وکاف آخر نہ براے تصغیر است ونہ ترحّم بلکہ کاف تعظیم است متقدّمین فارسی ذکر این کردہ اند وصاحب غیاث ہم بر ہمین لغت ذکر کاف تعظیم وتفخیم کردہ (اردو) پدر معظّم - عظمت وبزرگی رکھنے والا باپ ۔ (مذکر)

(۴) بابک - بقول برہان وہفت وجامع نوعی از فیروزہ ہم ہست کہ آن را شہر بابکی می گویند **مؤلف** گوید کہ تسامح محقّقین بالاست کہ بابک را بمعنی نوعے از فیروزہ آوردہ اند درحقیقت بابکی بیاے نسبت بمعنی فیروزہ ایست کہ معادن آن در شہر بابک یافتہ می شود صاحب مؤیّد صراحت کافی کردہ (اردو) ایک مشہور فیروزے کو فارسیون نے بابکی کہا ہے جو معادن شہر بابک مین پیدا ہوتا ہے ۔

(۵) بابک - بقول جامع نام شہریست صاحب ناصری بذیل معنی دوم ذکر این کردہ کہ شہر بابک از بناہاے جدّ مادری اردشیر بن ساسان است کہ او را بابک میگفتند (اردو) بابک ایک شہر کا نام ہے جو شاہ بابک کا آباد کیا ہوا ہے ۔

(۶) بابک - بقول ناصری در زمان خلفاے بنی عباس مردی از عجم خروج کردہ بابک نامش بود واو را بابک خرّم دین گفتندے از جانب خلیفہ افشین بحرب او مامور شد واو را مغلوب کرد ولقبش خرّم دین بودہ کہ این دین را اختراع کردہ - صاحب انند نقل بردارش - دیگر کسے از محقّقین فارسی ذکر این نکرد (اردو) بابک ایک شخص کا نام ہے جو خلفاے بنی عباس کے زمانہ مین ایک نئے مذہب کا بانی تھا

اور اوسکو بابک خرم دین کہتے تھے ۔ (مذکر)

(۷) بابک ۔ بقول شمس کہ بحوالۂ حل اللغات آوردہ بمعنی شکنجہ کردن باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بیان بے سروپایش در اہل لغت اظہر الشمس اعتبار را نشاید تا آنکہ سند استعمال فارسیان بنظر نیاید ۔ (اردو) شکنجہ کرنا ۔ بقول آصفیہ ۔ دکھہ دینا ۔ تکلیف دینا ۔ تنگ کرنا ۔

(۸) بابک ۔ بقول ہفت بمعنی آئین و دستور ہم آمدہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف گوید کہ اغلب آنست کہ تحریف آیین و استوار باشد چنانکہ بر معنی اوّل گذشت کہ آیین صورت آئین گرفتہ است و استوار صورت دستور دیگر ہیچ ۔ آنانکہ از تحقیق و ماخذ کار نمی گیرند بدست کاتبین چابکدست در اینچنین مغالطہ مبتلا می شوند (اردو) دیکھو بابک کے پہلے معنے ۔

بابکان بقول غیاث کہ بحوالۂ رشیدی آوردہ بفتح باے موحدہ دوم و کاف عربی منسوب بہ بابک کہ نام جدّ مادری اردشیر بن ساسان است چون اردشیر از بابک پرورش یافتہ بود باو منسوب شد الف و نون براے نسبت است و بعض گویند کہ بابک نام معبّری کہ ساسان را بشارت تولّد اردشیر دادہ بود لہذا باو نسبت کردند ۔ صاحب انند ہمزبان غیاث مؤلف گوید کہ صاحب رشیدی و سروری و سراج و غیرہم بذیل بابک ذکر این کردہ اند چنانکہ تحقیقش بذیل معنی دوم بابک گذشت (اردو) بابکان ۔ بمعنی منسوب بہ بابک ۔ اردشیر بن ساسان کا لقب ۔

بابکانہ بقول غیاث کہ بحوالۂ شرح خاقانی

آوردہ بکاف عربی بمعنی دریچہ باشد و فرماید کہ کاف براے تصغیر و (انہ) کہ حرف نسبت است زائد و نیز فرماید کہ در برہان نوشتہ کہ بالگانہ بباے فارسی و لام و کاف فارسی بمعنی بالم و دریچہ خانہ باشد (انتہی) دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ حیف است کہ نسبت حرف سوم صراحت نکرد کہ موحدہ باشد یا لام و ردیف لغت ہم تصفیہ این نمی کند اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اصل این (بابک خانہ) بود۔ کثرت استعمال خاے معجمہ را بہ کاف عربی بدل کرد و از دو کاف یکی را حذف و معنی لفظی این کوچک درخانہ و صراحت ماخذ بالگانہ بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو اغرہ کے تیسرے معنے۔

بابک برابلق زند مقولہ بقول انند کہ بحوالہ کشف اللغات آوردہ بمعنی زمانہ زجر کند و محو ساز د **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد و محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و موافق قیاس ہم نیست اعتبار را نشاید (اردو) زمانہ زجر و ملامت کرتا ہے اور مٹاتا ہے۔

بابکی ذکر این بر معنی چہارم بابک گذشت (اردو) دیکھو بابک کے چوتھے معنے۔

بابل بقول برہان بکسر ثالث بروزن قابل (۱) بلغت یونانی نام ستارۂ مشتری باشد صاحب سروری بحوالہ عجائب البلدان فرماید کہ یونیان مشتری را بابل گویند صاحب مؤید و شمس ہمزبان سروری۔ صاحب سراج ہم بذیل (باول) بحوالہ عجائب البلدان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مشتری بقول صاحب منتہی الارب نام ستارۂ کہ سعد اکبر است

بر فلک ششم اہل تنجیم آنرا سعد اکبر دانند و آن را قاضی فلک نیز گویند بفارسی برجیس و بہندی برسپت نامند خانہ او قوس و حوت و شرف او در سرطان است فارسیان قدیم استعمال ہمین لغت یونانی کردہ باشند از اینجاست کہ محققین فارسی این را در لغات فارسی جا دادہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو ارفر کے تیسرے معنے ۔

(۲) بابل ۔ بقول برہان وہفت بعضے مشرق را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ محققین زبان دان این را بدین معنی ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال پیش نشد ۔ مشرق را در فارسی زبان باختر گویند و خاور مغرب را و متقدین برعکس این استعمال کردہ اند صراحت کامل بر باختر کنیم ان شاء اللہ (اردو) مشرق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ جاے شرق یعنے روشنی نکلنے کی جگہ ۔ طلوع ہونیکا مقام ۔ سورج نکلنے کی جگہ ۔ پورب ۔ سورج کے اودے ہونے کی جگہ ۔ مغرب کا نقیض ۔ حضرت ناسخ لکھنوی نے اسکو مذکر بھی باندھا ہے (سہ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا ؎ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ؎

(۳) بابل ۔ بقول برہان بکسر ثالث بر وزن قابل نام شہرے است مشہور در وسط عراق و عراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرۂ عالم باشد و از مدائن سبعۂ عراق عرب است و در کنار فرات بر جانب شرقی واقع شدہ و از اقلیم سوم باشد و آن را قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بنا نمودہ بود و طہمورث دیو بند پیشدادی تجدید عمارتش کردہ و بعد از آن نمرود و ضحاک علوانی آن را دار الملک خود ساخت

وضحاک در آنجا قلعهٔ ساخته بود و آن را گنگ دژ و بهشت گنگ نام نهاده و بعد از
ضحاک ملوک کنعان آن را دار الملک خود کردند و بعد از آن خراب شد۔ سکندر ذوالقرنین
تجدید عمارتش کرد و اکنون باز خراب است و از توابع شهر حلّه است و بر سرِ تلّی
که قلعهٔ آن شهر بوده چاهے است عمیق گویند هاروت و ماروت در آن چاه محبوس
اند و بضمّ ثالث هم آمده است ۔ صاحب مؤیّد فرماید که بکسر سوم و قیل بضمّ سوم نام موضعی
است در میان عراق و عراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرهٔ
عالم باشد و شراب را بدان نسبت کنند و در بابل چاهیست که هاروت و ماروت
در آن معذّب اند گویند که اگر کسے بر هاروت رود و مزاحم می شود هاروت از آن
چاه جادو و سحر می آموز اند۔ صاحب ناصری فرماید که بر وزن قابل شهرے بوده بر
کنار فرات و آن را قینان بن انوش بن شیث بن آدم بنا نهاده بود و تهمورث
دیوبند آباد و معمور داشته چندے نیز دار الملک ضحّاک شده و نیز در آنجا عمارت
کرده کهن دژ و بهشت گنگ نام نهاد و سالها پس از و دار الملک نمارده و کلدانیان
بوده باز خراب شده و آن را بابَل نیز گفته اند و در آنجا وقتے جامه هاے ابریشمینه
خوب می بافتند منوچهری گوید (ع) بر آمد آفتاب از کوه بابل ہو و باول نیز بهمین
معنی است چنانکه زابل و زاول ۔ صاحب سروری بحوالهٔ عجائب البلدان فرماید
که بکسر با و بضم نیز خوانده اند میان عراق است و عراق وسط عالم است پس بابل
بمنزلهٔ مرکز باشد دائرهٔ عالم را و بحوالهٔ نزهتہ القلوب آرد که بابل از اقلیم سوم است

و از مدائن سبعهٔ عراق و از توابع شهر حله باشد. صاحب رشیدی با (بادل) ذکر
این کند و فرماید که شهرے قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پایۂ تخت نمرود
وسائر جبابره بود و الحال خراب است و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده
مکسور می خوانند چنانکه در کلام مجید واقع است و صاحب فرہنگ جہانگیری باول
غیر بابل پنداشته و خطا کرده و بحواله سامانی گوید که باول لغتی است در بابل یا
معربش بابل است و صحیح ہمین باشد چه لفظ بابل در کلام مجید واقع است و لفظ عجمی
بے تعریب در کلام فصحا خاصةً قرآن واقع نشود. خان آرزو در سراج بذیل باول
فرماید که نام موضعی است که جامهٔ ابریشمی در آنجا بغایت خوب بافند و بذکر قول رشیدی
که مذکور شد فرماید که درین بچند وجه بحث است اول آنکه در اصطلاح شعرا ہیچ باولی
مطلقاً نیست من ادّعی فعلیه السند بلکه اگر نام بابل بمیان می آید سحر و جادو گفته می شود دوم
آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر و نیز بتعریب وقتی حاجت افتد
که حرفے که در زبان عرب نبود در آن لفظ بوده باشد درین صورت ضرورت است
والا ضرورت نیست پس گاہے تعریب کنند و گاہے نکنند چنانکه لفظ آزر و بحواله لطائف اللغات
آرد که بضم سوم چاہے است و نام موضعی است میان عراق عجم و عرب و بعضے گویند
نام ولایتے است که آن چاه در آن واقع است و قیل بکسر صحیح است اما ہر دو آمده
که ہم قافیهٔ مقابل است و ہم قافیهٔ بلبل (انتہی کلامه) وارسته گوید که بکسر سوم شہریست
از عراق و در آنجا چاہے است که ہاروت و ماروت در آن معذب اند. قال عزّ و جلّ

ببابل ہاروت و ماروت و بضم سوم نیز اہل لغت نوشتہ اند و شعرا ہم آوردہ (ظہوری ؎) در رو کن کین چشم پیدا می شود ٭ باج خواہ ساحران بابُل است ٭ (سلیم ؎) در رہ عشق اے دل از سحر و فسون ایمن مباش ٭ خانۂ زنبور این صحراست چاہ بابلی ٭ و فرماید کہ بنائے قافیۂ ہر دو غزل بر ضمہ است (مولانا مظہر ؎) چو خورشید تابندہ بر کوہ بابل ٭ فرو رفت در قعر دریائے بابل ٭ (شیخ شیراز ؎) بدین کمال ندارند حسن در کشمیر ٭ چنین بلیغ ندارند سحر در بابل ٭ بہار گوید کہ در بعض اشعار کہ باگل و ٹل و مانند آن قافیہ کردہ اند از عیوب غیر مطبوع قافیہ است و تواند بود کہ بضم ہم لغتی باشد چنانچہ درین بیت ملا شیدائے ہندی (؎) من بحسرت حرف آن خال و زنخدان چون کنم ٭ ساحرے چون وصف ہاروت و چہ بابل کند ٭ و بذکر ابیات ظہوری و سلیم کہ بالا مذکور شد فرماید و گوید کہ بنائے قافیۂ این غزلہا بر ضمہ است و ہمچنین در غزل علی قلی بیگ علی خراسانی کہ بنائے قافیہ بر گُل و بُلبُل گذاشتہ (؎) خوبان چو ساحراند ز چشمان پر فسون ٭ صد خط ز دل بجادو بابل کشیدہ اند ٭ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست و بقول منتہی الارب موضعی است در عراق از مضافات شہر حلہ۔ سحر و خمر را بآن نسبت دہند و بر سر تلے کہ قلعۂ آن شہر بودہ چاہے است عمیق گویند ہاروت و ماروت در آن محبوس اند (اردو) بابل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک پرانے مشہور شہر کا نام جو کوفہ کے قریب فرات کے کنارے پر نمرود بن کوش بن حام بن نوح کا آباد کیا ہوا ہے۔ اصل میں نمرود کا نام بال یا بیل یا بیلس تھا۔ یہہ شہر ہاروت و ماروت دو فرشتوں کے قید۔ جادو۔ سکندر

رومی کے مرنے اور دیگر تاریخی واقعات کے سبب زبانزد خلائق ہے۔

(۴۴) بابل - بقول شمس در بعضے اشعار بمعنی اعراف کہ میان بہشت و دوزخ است خان آرزو ہم در سراج بذیل باول ذکر این کردہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) اعراف - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - دوزخ اور بہشت کے بیچ مین ایک مقام ہے جہان کے رہنے والے دوزخیون اور جنتیون کو بہی دیکھینگے۔

باب لاینصرف خواندن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از امساک و بخل نمودن است و از شیخ شیراز سند آوردہ (ع) ندانستہ از دفتر دین الف ؛ نخواندہ بجز باب لاینصرف ؛ مؤلف گوید کہ در بہار عجم این را نیافتیم ولیکن خیال ما اینست کہ محقق فاضل انصراف را بمعنی خرچ کردن گرفتہ است و از اینجاست کہ از (لاینصرف) معنی امساک و بخل پیدا کردہ و در حقیقت نہ چنین باشد بلکہ انصراف ہم بقولش لغت عرب است بمعنی بازگشتن و مراجعت و دیگر محققین لغت عرب ہم ہمین معنی نوشتہ اند و قرینۂ حکایتی کہ شیخ شیراز این شعر را در ان آوردہ متقاضی معنی بازگشتن و مراجعت نکردن است نہ بخل نمودن پس (باب لاینصرف خواندن) کنایہ باشد از ابرام و استادگی و قصد مراجعت نکردن فتامل (اردو) اڑنا - بقول امیر - جمنا - جگہہ سے نہ سرکنا - (امیر ع) لگا کے سر پہ عبث تیشہ مرگیا فرہاد ؛ یہ منڈ چڑا در شیرین پہ اڑ گیا ہوتا ؛

بابل خانہ اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی لولی خانہ و (۲) خرابات را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود کنایہ گیریم۔ صاحب کنز اللغات کہ محقق زبان ترکی است ذکر این کردہ فرماید کہ لغت فارسی است (اردو) (۱) کسبیون کا گھر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کسبی کا ذکر فرمایا ہے۔ اردو۔ اسم مؤنث ۔ فاحشہ۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ پیشہ کمانیوالی۔ پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ قحبہ مالزادی۔ روسپی۔ لولی (۲) شرابخانہ (مذکر)

بابلی بقول بہار بابلی و باولی و بولی وہمچنین باولی دادن و بولی دادن (۱) بمعنی سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر (سیفی ؎) زبہر بابلی چرغ خویش شاہ این را بانگاہدار ؛ چو مرغ دلم شود شنقار ؛ صاحب انند بحوالۂ بہار و وارستہ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را در مصطلحات الشعراے وارستہ نیافتیم و درین شعر بابلی بمعنی شکار است وبس۔ صاحب لغات ترکی بر باولی نوشتہ کہ در ترکی زبان طیاری جانور را گویند و صاحب غیاث بر طیار فرماید کہ در اصطلاح قوشچیان یعنے میر شکاران چون جانور شکاری از گریز بر آمدہ مستعد و آمادۂ پرواز و شکار اندازی می شود گویند کہ این جانور طیار شد (الخ) پس یاے مصدریست در طیاری۔ وہم در بابلی۔ پس خبر این نباشد کہ لغت ترکی (باولی) را کہ می آید فارسیان بہ تبدیل واو با موحدہ بابلی کردند۔ چنانکہ آو و آب و اوزنجن و ابرنجن۔ وبولی مخفف باولی باشد دیگر ہیچ (اردو) طیور کے شکاری جانور کا شکار۔ مذکر۔

(۲) بابلی۔ منسوب بہ بابل یعنے کسے کہ بشہر بابل نسبت دارد چون ہاروت بابلی و ماروت بابلی وغیرہ حافظ گوید (؎) ور بایدم شدن سوے ہاروت بابلی ؛ صدگونہ ساحری بکنم

تابیارمت ۴ (اردو) بابلی۔ بمعنی منسوب بہ بابل۔ اردو مین کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے ۔

(۱۶۷۹)

بابلیان بمعنی اہل بابل است و این جمع بابلی است ۔ بزیادت الف و نون جمع و استعارہ از چشمان یار (ظہوری ۵) بود دست رواج علمی بابلیان را ۴ جادوے ترا تا سر نیرنگ نبود است ۴ (ولہ ۵) زسحر بابلیان ماندہ نسخہاے سقیم ۴ زنرگس تو مصحح کتاب نیرنگ است (ولہ ۵) سحر از بابلیان تو ظہوری آموخت ۴ شوق فتراک عنان کش شد و نخچیر شدیم ۴ (اردو) بابل کے رہنے والے یعشوق کی آنکھین ۔

بابندن بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن آگندن بمعنی بخشیدن باشد۔ صاحب بحر بذکر این فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ صاحب بحر عجم صراحت حرف سوم نکرد و سلسلۂ ردیفش اگرچہ مستحکم است ولیکن غلطی کتابت را ظاہر می کند بخیال ما این ہمان باتندن است کہ بہمین معنی بہ فوقانی سوم می آید و این تصحیف آنست کہ کاتب بحر عجم بعوض فوقانی سوم موحدہ نقل کرد و اگر محقق محترم خود ہم در مسودۂ کتاب بہ موحدۂ سوم نوشتہ باشد مسامح اوست کہ صاحبان نوادر و مؤید و موارد صراحت فوقانی سوم کردہ اند و ما بوسیلۂ تحقیق ماخذ این می گوئیم کہ بفوقانی سوم صحیح است نہ بہ موحدۂ سوم کہ در فارسی قدیم باتندن مرادف بخشیدن ست و بخشیدن مبدل آن ۔ باے موحدہ در ہر دو موجود و الف بدل شد بجاے معجمہ چنانکہ آستہ و خستہ و تاے فوقانی بہ شین معجمہ چنانکہ

زخت و زخش و نون بہ تحتانی ہمچون آونج و آویج و دال مہملہ و نون آخر علامت مصدر است کہ در ہر دو بحال خود است پس چنانکہ در بخشیدن ۔ بخش بمعنی حصہ و بہرہ اسم مصدر و تحتانی زائد قبل علامت مصدر است ہمچنان در باتندن بات اسم مصدر و نون زائد قبل علامت مصدر است ۔ فارسیان قدیم در بعض الفاظ نون زائد می آوردند چنانکہ گذارش مخفف گذارشن ۔ بنون آخر آمدہ و اہل تحقیق گذارشن را مزید علیہ گذارش گفتہ اند و بعضے از زردشتان معاصر گویند کہ نون باتن اصلی است و باتن در فارسی قدیم بمعنی بخش و بخشش باشد و برخی از آنہا مجرد بات را مرادف بخش می دانند و نون آخر را زائد گیرند ۔ بہر دو صورت تبدیل باتندن با بخشیدن موافق قیاس و مطابق قاعدۂ تبدیل است حالا تحقیق این امر باقی است کہ بات یا باتن در فارسی قدیم بمعنی بخش و بخشش آمدہ یا نہ ۔ نسبت این عرض می شود کہ نقص کتب لغات قدیم از تصفیۂ این قاصر کہ ازین ہر دو لغت وجود یکے ہم یافتہ نمی شود ولیکن وجود این مصدر تائید قول زردشتان معاصر می کند و نقص کتب لغات فارسی قدیم مسلم (اردو) عطا کرنا ۔ بقول آصفیہ ۔ دینا ۔ بخشنا ۔ مرحمت کرنا ۔

بابو بقول شمس لغت فارسی است بمعنی بزرگ قلندران و زبدہ و پیشواے ایشان صاحب مؤید فرماید کہ پدر بزرگ قلندران و رند و پیشوا را گویند و بحوالۂ کشف الاسرار فرماید کہ از شاہ عادل نبیرۂ شاہ نعمت اللہ ولی مسموع دارم کہ محمد قلندر و بابو قلندر این ہر دو خلیفۂ شاہ نعمت اللہ ولی اند ۔ صاحب انند ہمزبان مؤید مؤلف گوید کہ جز این نیست یکی

واو نسبت بر لفظ باب زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ہفتم گذشت چنانکہ ہندو یا الف دوم
بابا بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ اندرین صورت مرادف معنی سوم بابا باشد
(اردو) بابو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ تعظیمی خطاب جو بنگالیوں سے زیادہ
مخصوص ہے۔ حضرت۔ جناب۔ میاں۔ صاحب ساطع نے فرمایا ہے کہ ہندی میں شاہ
اور آقا کو بھی بابو کہتے ہیں۔ **مؤلف** کی راے میں اس کا ترجمہ اردو میں بلحاظ معنی
فارسی بابا ہے دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

بابوتہ بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت باتاے قرشت بروزن پالودہ کوزۂ
پر آب را گویند و فرماید کہ باین معنی بجاے حرف ثالث تاے قرشت ہم آمدہ است صاحب
انند فرماید کہ بابوجہ نیز بہمین معنی آمدہ خان آرزو در سراج گوید کہ بباے موحدہ بواو
رسیدہ و فوقانی مفتوح و بعضے ہر دو فوقانی گفتہ اند بمعنی کوزۂ آب کہ زنبر و تالا خوانند و
قول دوم صحیح است (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین فارسی بر باتوتہ (بہر دو
فوقانی) گویند کہ بالا ور مرادف این است بہ واو پنجم و بقول بعض (بالا وزیر) خیال
ما این است کہ آنچہ خان آرزو در سراج بصحت (باتوتہ) بہر دو فوقانی قائل است دلیلے ندارد
و بقولش (زنبر و تالا) ہم تصحیف ہمان (بالا وزیر) باشد کہ بالا مذکور شد کہ بعض آن را
(زیر و بالا) ہم نوشتہ اند و کاتبان نقل نگار (زیر و بالا) را (زنبر و تالا) کردند و
جا دارد کہ بعض از ینہا (بالا وزیر) را (بالا ور) دانستند حالانسبت ماخذ این
عرض می شود کہ بخیال ما بابوتہ بہ موحدۂ سوم و باتوتہ بہ فوقانی ثالث ہم تصحیف است

کہ اصلش (بالاوتہ) بود مرادف (بالاوزیر) و (کوزہ) بزبان ترکی ظرف گردن دراز را گویند و ازینکہ کوزہ قد و گردن دراز دارد و معتقدے ہم فارسیان قدیم (بالاوزیر) نامش کردند و (بالاوتہ) ہم ہمین معنی دارد پس (بالاوزیر) بہ تصحیف کتابت (زنبر و تالا) و (بالاور) شد و (بالاوتہ) بہ حذف الف چارم و بہ تبدیل فتحہ بہ ضمہ (بالوتہ) قرار یافت وبعضے از نقل نگاران بے عقل آن رابیک نقطۂ زیرین باآوتہ کردند وبعضے از آنہا بہ دو نقطۂ بالا (باتوتہ) نوشتند الحاصل لام مرکب صورت موحدہ و فوقانی پیدا کرد و اگر (بالاور) را تصحیف (بالاوزیر) خیال نکنیم توانیم گفت کہ معنی لفظی این صاحب بالا و بالا قد و قامت را گویند پس کوزہ را صاحب قد و قامت۔ نام کردن غیر از کنایہ نباشد و (باتوجہ) بہ جیم عربی مبدل (باتوتہ) یا (بابوتہ) کہ فوقانی پنجم بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ لت و لج وبعضے از معاصرین باآوتہ بہر دو فوقانی را اسم جامد گیرند چنانکہ خان آرزو گفتہ اند بہ تصورت جا دارد کہ باآوجہ را مبدلش گیریم چنانکہ بالا گذشت و باآبوتہ را ہم ولیکن تبدیل موحدہ بفوقانی یا بالعکس آن خلاف قاعدۂ فارسیان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ وما در معنی بالتخصیص پر از آب ہم اتفاق نداریم ومتفق با خان آرزو باشیم کہ مطلق کوزۂ آب است وبس۔ معاصرین عجم صراحی آب را (کوزۂ آب) گویند (اردو) پانی بھری ہوئی صراحی یا پانی کی صراحی۔ صاحب آصفیہ نے صراحی پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ کوزہ۔

بابوش صاحب مؤید فرماید کہ مرادف باآلوس کہ بجاے خود می آید و بر باآلوس گویند

(۱) کافور مغشوش و بالفتح (۲) آمیختہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد صاحب محیط بر
(کافور سوقی) فرماید کہ نوعی از کافور کدر کمد غیر شفاف مغشوش است و بر کافور فرماید کہ
لغت عرب است مشتق از کفر و کفر بمعنی پوشیدن چون کافور در پوشیدہ کردن روائح سائر
عطریات بدرجہ غایت است لہذا باین اسم مسمیٰ گشتہ و آن را بالعربی آکل نفسہ و بہ
انگریزی کمفر و بہندی کپور نیز گویند صمغ درختے است کہ چوب آن سفید رنگ وسست
و نرم و سبک و آبیکہ ازان درخت ہنگام قطع آن می چکد مسمی بہ ماء الکافور و دہن الکافور
باشد۔ سرد و خشک در آخر سوم و اہل ہند بالعکس در آخر سوم و چہارم۔ گرم و خشک
دانستہ اند۔ دافع تشنگی و التہاب جگر و گردہ و حرقۃ البول است شرباً و طلاءً و سعوطاً
و نافع اورام حارہ و صداع حار و منافع بے شمار دارد (الخ) صاحب برہان بر بالوس
بہ لام۔ عوض موحدہ و سین مہملہ بجاے شین معجمہ بمعنی کافور مغشوش نوشتہ و بالوش بہ شین
و لام ہم بہمین معنی آوردہ کہ بجایش می آید۔ بخیال ما (بابوش) اصل است کہ اسم جامد
فارسی زبان باشد و فارسیان این را از لغت عرب (کافور) بقاعدۂ تبدیل درست
کردہ اند کہ کاف عربی بموحدہ بدل شود ہمچون کوشاسپ و بوشاسپ و فا بیاے موحدہ
چنانکہ زفان و زبان و راے مہملہ بہ شین معجمہ چنانکہ در انبار دن و انباشتن و
آغاردن و آغاشتن و آنچہ بالوس بہ سین مہملہ ہم آمدہ تبدیل تبدیل باشد کہ شین معجمہ
بہ سین مہملہ بدل می شود چنانکہ کشتی و کستی و آنانکہ این را بہ لام عوض سین مہملہ کالوس آوردہ اند
غیر از تصحیف نباشد کہ کاتبین نقطۂ موحدہ حذف کردند و موحدہ صورت لام پیدا کرد

بالجملہ معنی کافور حقیقی است و آنچہ فارسیان این را براے کافور مغشوش استعمال کردہ اند مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز (اردو) (۱) وہ کافور جس مین آمیزش ہو (مذکر) (۲) ہر چیز جس مین آمیزش ہو (مؤنث)

بابونہ بقول برہان بانون بروزن وازونہ گیاہے است معروف کہ آن را اقحوان گویند و بابونج معرّب آنست بوئیدن آن خواب آورد اگر آب آن را بگیرند و بر دو خصیہ و ذکر بمالند قوت تمامی در مجامعت دہد و اگر در خانہ بگسترند جمیع گزندگان بگریزند و آن را بعربی تفاح الارض خوانند۔ صاحب جامع فرماید کہ گیاہ معروف کہ عرب اقحوان و بابونج گویند۔ صاحب ناصری گوید گیاہے است معروف و بابونج معرّب آنست و آنرا بعربی اقحوان خوانند۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ سبزہ ایست کہ بتازیش اقحوان نام است و نیز شگوفہ کہ بتازیش بابونج و ہند ایرم سار و سوپھل و کوبیل نامند۔ صاحب محیط فرماید کہ اسم فارسی است و معرّب آن بابونج و در مغرب بابونق و بعربی زہر الملک و حبق البقر و خبز الغراب و بیونانی انثامیس و بافرنقیہ رجل الدجاج و بفارسی گربانک و بہندی سوبہل و سوناموتی و مرہی و گل آنزادرہ انگریزی کیمومیل فلوور گویند و آن نزد عرب اقحوان است و نزد اطبا اقحوان نوعے دیگر آنست مؤلف عرض کند کہ خواص و مزاجش بر اسامیس مذکور شد (اردو) دیکھو آسامیس۔

بابونہ گاو اصطلاح۔ بقول برہان باکاف فارسی بالف کشیدہ بواو زدہ گلے است بیرونش سفید و اندرونش زرد می باشد و آن را بعربی حبق البقر و احداق المرضی گویند

صاحبان بحر و سراج و ہفت ہمزبان برہان صاحبان جامع و ناصری و انند ہم بذیل بابونۂ گاو ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید کہ بابونۂ و بابونہ گاوچشم۔ اسم اقحوان است مؤلف گوید کہ ذکر اقحوان بجایش گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔

بابونۂ گاوچشم اصطلاح۔ بقول محیط کہ بذیل بابونہ گاو آوردہ مرادف بابونہ گاو کہ گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔ واسامیس۔

بابہ بقول سراج بحوالۂ قاموس باے دوم نیز موحدہ مفتوح بلدہ ایست از بخارا۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ این لغت عربی است چنانکہ از حوالۂ قاموس ہویدا است۔ وصحیح بتاے قرشت باشد کہ بحالت وقف بہا مبدّل گردد چنانکہ قاعدۂ عربی است۔ صاحب منتہی الارب گوید کہ (بابۃ) دہی است بہ بخارا و ازان دہ است ابراہیم بن محمد بن اسحٰق (اردو) بابہ فارس مین ایک قریہ کا نام ہے جو بخارا کے مضافات مین واقع ہے۔

بابیزان بقول برہان و مؤید و جامع و ناصری بروزن آویزان (۱) کفیل و ضامن و (۲) میانجی و میانجی بقول بہار بمعنی مصلح میان دوکس و بقول صاحب سراج واسطہ کار و پیغمبر و بقول غیاث قاصد و (۳) بمعنی بادزن کہ مخفف بادبیزن باشد۔ خان آرزو در سراج بذیل بابیزن بذکر معنی اول وسوم فرماید کہ در برہان بابیزان بروزن آویزان بہر دو معنی گفتہ و آن خطا ست زیراچہ در بادبیزن الف نیست و در ہیچ کتابی یافتہ نشد و حالانکہ بابیزن نیز بدون الف بہر دو معنی مذکور آوردہ و این از عجائب است

وبمعنی دوم ظاہرا بائیدان است چنانکہ بباید (انتہی) کلامہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اگر بائیدان را بقول خان آرزو اصل گیریم بابیزان را مبدلش توان گرفت کہ دال مہملہ نیز اے ہوز بدل شود چنانکہ سرخ مرد و سپیغ مرزد ولیکن تبدیل تحتانی بابائے موحدہ خلاف قیاس است اندرینصورت جا دارد کہ بابیزان را ہم مثل بائیدان اسم جامد گیریم وچون محققین زباندان بالاتفاق تصدیق ایمعنی کنند ہندیان را نمیرسد کہ در اسم جامد شبہی کنند ومعنی دوم مجاز معنی اول باشد کہ میانجی وقاصد ہم من وجہ کفیل وضامن است ـ نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بیز امر است از مصدر بیختن پس (بادبیز) اسم فاعل ترکیبی است و (بادبیزان) مزید علیہ آن و (بابیزان) بحذف دال مہملہ مخففش ـ پس تعجب است کہ خان آرزو بچہ دلیل این را از عجائبات خیال می کند ـ اگر معنی سوم را حقیقی گیریم و دیگر معانی را مجاز آن ـ عیبی نیست کہ بادزن ہم کفیل ہوا است وقاصدی ہم می کند کہ ہوا ے یکجا را بجاے دیگر میرساند ونقل ہوا خصوصیت (بادبیزان) را کہ امراے سلف استعمالش می کردند یعنے صندوقے سربند و مدور از چوب می ساختند ومنفذہاے متعددہ حوالی آن می بود ویک سوے آن منفذ وسیعی ـ با انبوبہ کوچکی پس این صندوق مدور را خارج از مکان ومتصل با دریچہ می گذاشتند و داخل این صندوق چرخی قائم می بود بر محورے کہ متصل آن بیرون صندوق دستۂ آہنی ـ پس خدام آن دستہ را بدست خود می گردانیدند کہ بوسیلۂ آن چرخ حرکت می کرد و دور می زد پس ہواے گرم از منافذ مذکورہ داخل صندوق می شد وبوسیلۂ انبوبہ اش کہ بالا مذکور شد توے حجرہ

می رفت و رفتہ رفتہ در ہمہ مکان ساری می شد اندرین زمان بادبیزے کہ بقوت برقی یا گیر می
چراغی حرکت می کند کہ ما این را صنعت جدید خیال می کنیم درحقیقت نمونہ ہمان بادبیزن
قدیم است کہ ذکرش بالا گذشت (انتہیٰ) پس معنی اول و دوم را مجاز معنی سوم گرفتن عیبی
ندارد (اردو) (۱) کفیل یقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ضامن ۔ ذمہ دار ۔ مؤاخذہ دار
(۲) دیکھو اسکے دوسرے معنی (۳) پنکھا یقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بادکش ۔ بادزن

بابیزبان ساز (مقولہ) بقول شمس یعنی
از بیفائدہ خاموش کن ۔ دیگر کسے از محققین
فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ہمان
(مقولہ) ایست کہ بعد ازین می آید کاتب شمس
تحتانی را بعد نون حذف کردہ است و محقق
بے تحقیق در معنی ہم تصرفے کردہ ۔ خدایش
بیامرزد (اردو) دیکھو بابیزبانی بساز ۔

بابیزبانی بساز مقولہ ۔ بقول مؤید بحوالہ
مؤید الفوائد یعنی سکوت کن و خاموش باش
و فرماید کہ اقول معناہ گنگ باش خواہ یعنی
باشد یا مالایعنی ۔ صاحب ہفت ہم ذکر این
کردہ مؤلف گوید کہ این مقولہ ماخوذ است

از مصدر (بابیزبانی ساختن) کہ می آید فارسیان
استعمال این مقولہ بیشتر کنند از اینجاست کہ
محققین مصدر را نیز گذاشتہ اند و بر مشتق آن
اکتفا کردہ (اردو) خاموش رہ ۔ چپ رہ
سکوت اختیار کر ۔ بے زبان بنجا ۔

بابیزبانی ساختن مصدر اصطلاحی ۔
بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سکوت
ورزیدن و حرف نزدن باشد ۔ صاحب بحر
ہمزبان ضمیمۂ برہان ۔ بہار گوید ۔ یعنی خاموشی
گزیدن ۔ صاحب انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ
ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مقولۂ گذشتہ
مشتق است از ہمین مصدر یعنی امر حاضر این

(اردو) خاموشی اختیار کرنا۔ بیزبان بنجانا۔

باپیزن بقول برہان و رشیدی و سروری بروزن تابیدن بمعنی باپیزان است کہ (۱) ضامن و کفیل و (۲) بادزن باشد و بقول صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری و سراج مخفف (باد بیزن) یعنے بادزن و بمعنی کفیل و ضامن نیز۔ صاحبان ناصری و جامع و انند و ہفت گویند کہ مرادف باپیزان است بہرسہ معنیش **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بر (باپیزان) بیان کردہ ایم و معنی دوم (باپیزان) یعنے میانجی و قاصد کہ دراینجا مذکور نشد جز این نباشد کہ محققین بالا استعمالش با این لغت نیافتند (اردو) دیکھو باپیزان کے پہلے اور تیسرے معنے۔

باپ بقول جہانگیری باباے ثانی عجمی پدر را گویند و از حکیم سنائی سند آرد (ع) ہردو را در جہان عشق طلب ہ پارسی باپ دان و تازی اب ہ **مؤلف** گوید کہ عجیب است کہ صاحبان ناصری و بہار وغیرہ ہمین سند را براے (باب کہ بموحدہ عربی در آخر گذشت) نقل کردہ اند بخیال ما این لغت سنسکرت است کہ صاحب ساطع ذکرش کردہ عجبی نیست کہ فارسیان این را از سنسکرت گرفتند و رفتہ رفتہ باے فارسی را بعربی بدل کردند ہمچون تب و تپ (اردو) دیکھو باب کے تیسرے معنے۔

باپادشاہ دست زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از برابری کردن باپادشاہ باشد در ہمہ چیز۔ صاحب بحر ہمزبان برہان۔ صاحب شمس (باپادشاہ دست زدن) را کہ ماضی این باشد ذکر کند و فرماید کہ بمد الف و بادال موقوف یعنے بعدل و واو

و عمارت ممالک کوشید و بغیر مد یعنے برابری با پادشاہ کرد مؤلف گوید کہ ما صراحت کامل این مصدر اصطلاحی بر (با بادشاہ دست زدن) کردہ ایم کہ با موحدہ سوم گذشت۔ (اردو) دیکھو با بادشاہ دست زدن۔

با پا روی اسپ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی جست کردہ بر پشت اسپ سوار شدن باشد۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر ماضی استمراری این کردہ یعنی (با پا روی اسپ می آمد) و در بیان معنی فرماید کہ بمعنی بالاے اسپ فرود می آمد۔ مقصودش جز این نباشد کہ بدون اعانت رکاب بر اسپ سواری شد (اردو) اچک کر گھوڑے کی پیٹھہ پر سوار ہونا۔ یعنے رکاب سے کام نہ لیکر سوار ہونا۔

با پا روی اسپ بائین آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر ماضی این کردہ یعنے (با پا روے اسپ بائین آمد) و بر معنی این فرماید کہ بر جست و بالاے اسپ استوار نشست۔ مؤلف گوید کہ مرادف مصدر گذشتہ (اردو) اُچک کر گھوڑے پر جم جانا۔ اُچک کر گھوڑے کی پیٹھہ پر سوار ہونا۔

با پیلی اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی با بیلچہ۔ مؤلف عرض کند کہ با در اینجا بمعنی بجم اوست کہ گذشت و بیلچہ بہ باے عربی و تحتانی و لام و جیم فارسی با باے ہوز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کلند خورد باشد و کلند بقول برہان دست افزار نقب زنان و گلکاران و سنگ تراشان کہ بدان زمین بکاوند و بیل بقول برہان با موحدہ آلتے است آہنی باغبانان را کہ بوسیلۂ آن زمین صاف کنند

پس جز این نیست کہ معاصرین عجم مصغر این بزیادت تحتانی در آخرش وتبدیل موحدہ بباے فارسی استعمال کردند چنانکہ تب وتپ و یاے تصغیر خلاف متقدمین و متقنین فارسی است۔ (اردو) بیلچہ کے ساتھہ۔ صاحب آصفیہ نے بیلچہ کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک اوزار کا نام ہے جس سے باغبان روشین اور کیاریان بناتے ہین اس کی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور پھل پھاوڑے کا سا ہوتا ہے۔

بات بقول ہفت بفتح اول بہ الف کشیدہ وثناۃ فوقانی زدہ (۱) بمعنی باتو۔ بدین آمدہ و فرماید کہ ثناۃ فوقانی کہ درینجا ساکن است در اصل مضموم بود۔ واو را حذف کردند ثناۃ فوقانی مضموم ماند در آخر کلمہ و آخر کلمۂ فارسی ساکن می باشد۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ امیر خسرو استعمال این بدین معنی کردہ است (ع) داریم آرزو کہ حکایت کنیم بات ؎ لالہ غلام روے تو صد برگ زیر پات ؎ ہر برہمن کہ دید رخ خوبت اے صنم ؎ زنار را شکست و لگد زد بروے لات ؎ مخفی مباد کہ بات درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت (اردو) تیرے ساتھہ۔ تجھہ سے۔

(۲) بات۔ بقول شمس لغت فارسی است بمعنی در دل گرفتن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد۔ محقق بے تحقیق خدالش بیامرزد ہرچہ در دلش می آید می نویسد نہ از سند کار گیرد و نہ از قیاس و مصدر پاتندن کہ بجایش می آید ہیچ تعلق ازین ندارد تا اسم مصدر ہم نتوان گرفت (اردو) دل مین رکھنا۔

باتر بقول برہان وسراج وہفت بکسر تاے قرشت بروزن شاطر (۱) کلنگ را گویند

وآن پرندہ ایست معروف و بفتح تاے قرشت ہم گفتہ اند و از عبارت صاحب مؤید و شمس چنان مفہوم می شود کہ باین معنی بفتح تا باشد۔ صاحبان ناصری وجہانگیری وجامع فرمایند کہ بکسر تا است۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحب محیط ذکر باتر نکردہ و بر کلنگ فرماید کہ بضم کاف و فتح لام وسکون نون وکاف فارسی اسم فارسی نوعے از خروس بزرگ است و نیز بفارسی طائرے را گویند کہ بعربی کرکی وبترکی درنا وبہند کنج نامند وآن از جملۂ طیور بری است۔ بلند پرواز و در کنار آبہا نیز می باشد وآن را طاقت گرمی نیست و دو نوع است سفید وخاکستری رنگ وسفید نادر الوجود گوشت آن گرم وخشک در دوم وخشکی آن قوی تر است وگویند سرد وخشک۔ جالی۔ مفتح سدد ومقوی بدن ومحلل قولنج و دیر ہضم ومولد خلط غلیظ وآن ردی براے گرم مزاجان است ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) کلنگ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک مٹیالے رنگ کے آبی پرند کا نام جسکی گردن لمبی اور لک لک سے بڑا ہوتا ہے۔ قاز۔ کونج۔

(۲) باتر۔ بقول برہان وسراج وہفت بکسر تاے قرشت نام مردے بودہ مجہول وفرماید کہ بفتح تاے قرشت ہم۔ صاحبان جامع وجہانگیری وناصری ہم ذکر این بکسر فوقانی کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ترک این بر بیانش توقف داشت۔ (اردو) فارسی مین باتر ایک شخص مجہول الاحوال کا نام تھا۔

(۳) باتر۔ بقول مؤید بکسر تا خون سرخ خالص را گویند۔ صاحب شمس ہمزبان مؤید

دیگرے کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بتر بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی بریدن و باتر بقولش بمعنی شمشیر برندہ ۔ نمیدانیم کہ صاحب مؤید این معنی از کجا پیدا کرد ۔ محققین لغات فارسی و ترکی و سنسکرت ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی است ۔ (اردو) سرخ اور خالص خون ۔ مذکر ۔

(۴) باتر ۔ بقول مؤید بکسر تا احمق را گویند ۔ صاحب شمس ہمزبان مؤید ۔ دیگرے کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد (اردو) احمق ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ بیوقوف ۔ نادان ۔ بے عقل (کیف ۵) ایکدم آپ مین آئین تو بڑے احمق ہین ہکس پرستان مین رہا کرتے ہین دیوانۂ عشق

باترہ بقول برہان وجامع بفتح تا و راے قرشت دف و دائرہ را گویند صاحب رشیدی از حکیم ناصر خسرو سند آرد (۵) خواہت ہمی ببردمن آتش ازان زدم پیش تو برگذارم خوش بانگ باترہ ۔ صاحبان ناصری وسراج وشمس وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و معاصرین عجم دف و دائرہ برزبان دارند (اردو) دف ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ڈف ۔ ڈفلی ۔ بڑی ڈہپڑی ۔ دائرہ ۔ ایک چوبی حلقہ جس کا منہ ایک طرف کھال سے منڈھا ہو ۔ ڈفلا ۔

باتس بقول برہان بضم ثالث وسکون سین بے نقطہ بلغت اہل شبانکارہ ترنج باشد و آن میوہ ایست معروف کہ پوست آنرا مربا کنند و فرماید کہ باشین نقطہ دار ہم آمدہ صاحب سراج فرماید کہ بضم فوقانی وسین مہملہ ترنج را گویند ۔ صاحبان جامع

وجہانگیری وناصری واننداہم ذکراین کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر باتش نکرد و برترنج فرماید کہ بضم تاے فوقانی وفتح راے مہملہ وسکون نون وجیم بعربی اترج ومتکہ وریحان الملاء وبلغت مصر ریحان النعنع وبیونانی قنطروما وبسریانی اطروغا وبہندی بجورا گویند و ترنج اسم فارسی است و بعض گویند کہ بفارسی نوع کوچک آنرا ترنج وقسم بزرگ آن را بالنگ نامند و گویند ترنج معرب لغت اہواز است وآن ثمر شجر بستانی است بقول شیخ پوست آن گرم دراول وخشک درآخر دوم وہمچنین برگ وگل آن وتخم آن کہ در زیر پوست آن است بقول شیخ گرم وتر دراول وگویند در دوم وتخم آن آنچہ مغز آن شیرین است سرد وتر در دوم ولیکن برودت آن زیادہ است از رطوبت آن۔ وآنچہ ترش است سرد وخشک درسوم مطفی حرارت جگر ومقوی معدہ ومشہی طعام وقامع حدت صفرا مسکن تشنگی وقاطع اسہال کہنہ وقی کہنہ است ومنافع بسیار دارد (الخ) **مولف** عرض کند کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) ترنج۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چکوترا۔ کدر پھل۔ بجورا۔ ایک قسم کا بڑا لیمو جسکو کھٹے اور رنگترے مین پیوند لگا کر پیدا کیا ہے۔

باتش بقول شمس با تاے فوقانی مضموم ترنج را گویند۔ صاحبان جامع ورشیدی وہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان وسراج بذیل باتس کہ بسین مہملہ آخر گذشت این را آوردہ **مولف** عرض کند کہ مبدل باتس کہ سین مہملہ بہ معجمہ بدل شود چنانکہ کستی وکشتی وجا دارد کہ بالعکس این گیریم چنانکہ شارک وسارک وما ذکر خواص ومزاج این بر باتس

کردہ ایم (اردو) دیکھو باآتش

باتشریفات اصطلاح۔ بقول رہنماکہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی مع جلوس باشد صاحب بول چال ہم ذکرش این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود صاحب رہنما (باخدم وحشم وشان وشوکت) باشد و با دراینجا بمعنی تجہیش۔ مخفی مبادکہ تشریفات بلغت عرب جمع تشریف است و تشریف بقول منتخب بمعنی بزرگ گردانیدن و بزرگ داشتن پس معنی اول الذکر بمجاز باشد (اردو) جلوس کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے جلوس کا ذکر فرمایا ہے۔ جلو۔ شاہانہ حشم۔ بھیڑ بھڑکا۔ کروفر۔ تجمل۔ شان وشوکت۔ تزک۔ امیروں اور بادشاہوں کی سواری۔

باتفنگ در روے ہوا زدن استعمال بمعنی سرکردن بندوق باشد درہوا۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکرمانحن این کردہ یعنے (باتفنگ بروے ہوا زدم) و با دراینجا بمعنی سیز دہمش باشد (اردو) بندوق چھوڑنا۔ بندوق سرکرنا۔

باتلاق بقول رہنماکہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی گل ولاے باشد۔ صاحب بول چال ہم ذکرش این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باتقاق بہر دو قاف بقول صاحب لغات ترکی بمعنی دلدل است و باتماق بہ میم چارم بقول صاحب کنز بزبان ترکی گل ولاے را گویند پس جادارد کہ معاصرین عجم میم را بر خلاف قیاس بہ لام بدل کردہ باشند پس این را مفرس توان گرفت (اردو) کیچڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ گارا۔ گل چہلا۔ دلدل۔ لاے۔ خلاب۔ وحل۔ گیلی مٹی۔ غلیظ مٹی۔ سڑی مٹی۔ (اختر ۵) یہہ تیرا میکدہ خمخانۂ عالم بنا ساقی ؎ ارے خمار کیچڑ

بھی یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے ؎

باتمن بقول شمس لغت فارسی است بمعنی سنگ بوزن **مؤلف** عرض کند که باتمان بزیادت الف بعد میم لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی کیل منقرس پس صاحب شمس غلط کرده که بحذف الف دوم این را لغت فارسی گفته ۔ دیگر کسے از محققین فارسی با او نیست و سند استعمال هم پیش نکرد مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیمانه ۔ مذکر ۔ دیکھو لفظ اندازه ۔

باتندن بقول نوادر که بحوالهٔ ملحقات آورده بفتح فوقانی و سکون نون بمعنی بخشیدن باشد ۔ صاحب مؤید بحوالهٔ ادات این را آورده فرماید که بروزن پاتختن بمعنی بخشیدن باشد ۔ صاحب موارد همزبان شان **مؤلف** گوید که این مرکب است از اسم مصدر باتن و علامت مصدر دن و حقیقت باتن بر باتیدن ذکر کرده ایم که به موحده سوم گذشت (اردو) دیکھو باتیدن ۔

باتنگان بقول جهانگیری و شمس و جامع بروزن و معنی بادنجان باشد ۔ و هیچ تصریح نکردند که کاف فارسی است یا تازی ۔ صاحبان برهان و سراج صراحت کرده اند که با کاف فارسی است و بحث کامل همدر آنجا می آید (اردو) دیکھو بادنجان ۔

باتنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است مقوله حکیمان خزینة الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت ۔ **مؤلف** گوید که مصرعی است و ندانیم که مال کیست ۔ فارسیان استعمال این بطور موعظت و پند

کنند و (تنگ ظرف) بہ ضم فوقانی و فتح نون بقول بہار بمعنی تنگ حوصلہ باشد و مطلق تنگ بمعنی کم و اندک مقصود آن است کہ

صحبت کم ظرفان عمر را ضائع می کند

(اردو) کم ظرفون سے بچو، دکن مین مستعمل ہے۔

باتنکل بقول ہفت۔ اول بالف کشیدہ و فتح مثناۃ فوقانی و سکون نون و فتح کاف و لام زدہ نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است۔ و ہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی و از طرز تحریر صاحب جامع کاف عربی مستفاد می شود زیراکہ زیر آن سہ نقطہ کہ علامت کاف فارسی است نہ نگاشتہ صاحب برہان تصریح کردہ کہ بکاف فارسی است بحث کامل بجاپش می آید (اردو) دیکھو باتنگل ۔

باتنگان بقول برہان باکاف فارسی بروزن و معنی بادنجان است۔ صاحب سراج فرماید کہ بفوقانی و کاف فارسی و بادنگان بادال بروزن و معنی بادنجان است و فرماید کہ ظاہرا بادنجان معرب است و ہذا در عربی آمدہ و مشہور ہمین معرب است صاحب ناصری فرماید کہ باکاف فارسی بروزن و معنی بادنگان است و بادنجان معرب اوست ۔ صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم تصریح نمودہ اند کہ بکاف فارسی است۔ صاحبان رشیدی و سروری ہم بدون تصریح مذکور ذکر این کردہ (حکیم سوزنی ؎) حبیب کاسنی اے کاسہ سرت نبگان ؛ کہ عاشق کلہ گون شدی چو باتنگان ؛ صاحب محیط بذیل بادنجان ذکر این کردہ فرماید کہ اسم فارسی بادنجان است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و بس۔ ذکر افعال و خواصش بذیل آنب گذشت (اردو) دیکھو انب کے پہلے معنے ۔

باتنگل بقول برہان بفتح ثالث وکاف فارسی وسکون نون و لام نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کرده فرماید که تحقیق آنست که این لفظ ہندی است وغالب که صاحب برہان سہو کرده وبتصحیف خوانده وآن باتنجل ببای فارسی است وجیم تازی که علمی است مقرر منود و دران علم بیان جوگ است و آن نوعی است از ریاضت اہل ہندو نام کتاب نیست چنانکه اوگمان برده (انتہی) صاحب انند ہم بحوالۂ برہان ذکر این کرده وہیچ تصریح نکرده که کاف فارسی است یا عربی۔ مؤلف عرض کند که اندرین حالت باید که باتنگل را مبدل باپتنجل ومفرس خیال کنیم ولیکن تبدیل بای فارسی بافوقانی خلاف قیاس است وتبدیل جیم باکاف فارسی موافق قیاس چنانکه آخشیج و آخشیگ سند استعمال این بافوقانی پیش نشد عجبی نیست که تصحیف کتابت بای فارسی را به فوقانی بدل کرد وعیبی ندارد اگر فارسیان کتابی را باتنگل گفته باشند که در وعلم خاص است در بیان جوگ

(اردو) باتنگل فارسیون نے اُس کتاب کو کہا ہے جسمین علم جوگ کا بیان ہے جوگ بقول آصفیہ ستارون کا ملاپ قران۔ سنجوگ۔ لگن۔ سمبند۔

باتو بقول برہان وجامع وناصری ورشیدی وجہانگیری وانند وہفت با ثالث بواو رسیده (۱) بمعنی باتس باشد که ترنج راگویند خان آرزو در سراج فرماید که بفوقانی بواو رسیده ترنج که میوۂ ایست وفرماید که ظاہرا باتس که بدین معنی گذشته باتوس بواو بوده باشد که باتو وباتس مخفف آنست مؤلف عرض کند که درست گوید ضمۂ

فوقانی باتس دلیل قیاس اوست (اردو) دیکھو باتس۔

(۴) باتو۔ بقول برہان حب السلاطین را نیز گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی حب السلاطین کہ او را دند نیز نامند۔ صاحبان جامع وجہانگیری و رشیدی و سراج و انندہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح باے موحدہ و الف وضم تاے فوقانی وسکون واو اسم فارسی حب السلاطین و برحب السلاطین فرماید کہ آن را دند و بیونانی فلیموس و بفارسی تخم بید انجیر خطائی و بشیرازی باتو و در انگریزی۔ کروٹن سید و بہندی جمال گوٹہ وجیپال گوٹہ و اجیپال نیز گویند و غلط کردہ کسے کہ آن را ماہودانہ گفتہ بلکہ نزد محققین حب الملوک ماہودانہ را گویند و آن غیر حب السلاطین است وحب السلاطین ثمری است مشہور و اکثر در یک غلاف سہ عدد می باشد بقدر پستہ کوچک و در طول از آن کمتر و بلندی درخت آن تا بہ ذرع و گویند در بنگالہ تا بہ دو قامت انسان و برگ آن شبیہہ بہ برگ بادنجان و از ان باریکتر و گل آن زرد مائل بسفیدی و منبت آن خطا و چین و ہند و سنجرستان۔ مغز آن گرم و خشک در اول چہارم و در نہایت حدت و پردۂ آن در آخر چہارم و باسمیت و آن مقطع و جالی۔ و مسہل بلغم و سودا و اخلاط غلیظہ و سوختہ و جاذب رطوبات خام و رقیق از دماغ و لاسیما از مفاصل بافراط و نافع استرخاے عصب و حافظ دندان و نافع قروح خبیثۂ دہان و منافع بسیار دارد (اردو) جمال گوٹا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک نہایت دست آور پھل کا نام ہے۔ گرم و خشک درجۂ چہارم مین۔

(۳) باتو۔ بقول برہان وجامع نام یکے از پادشاہان چنگیزیہ ہم ہست۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام یکے از خوانین مغل کہ او را باتوخان گفتندے وشہر سرائے را کہ یکے از بلاد ترکستان است سرائے باتو خوانند صاحب سراج گوید نام یکے از سلاطین چنگیزیہ صاحبان رشیدی وجہانگیری وانند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) سلاطین چنگیزیہ میں سے ایک پادشاہ کا نام باتوخان تھا۔

باتوتہ بقول برہان ورشیدی وسروری وجہانگیری وشمس بافوقانی بروزن ماسوجہ کوزۂ پرآب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر باتوتہ کردہ ایم کہ بموحدۂ سوم گذشت (اردو) دیکھو باتو۔

باتیر کمانچہ کش استعمال بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ با یائے معیت است وتیر در اینجا بمعنی گزے کہ بوسیلۂ آن مزمارے می نوازند کہ در ہندی سارنگی نام دارد ومعاصرین عجم (کمانچہ کش) ہمین سارنگی را نامند (اردو) سارنگی کے گز یا کمان کے ساتھ۔

باتیغ بی محلی استعمال۔ بقول مؤید بحوالۂ علمی۔ باچشم بیروئی وبے التفاتی۔ دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال باشیم معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) بے التفاتی اور کم توجہی کے ساتھ۔

باتیغ وکفن آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر معذرتی است کہ پیش سلاطین کبار کنند وآن عبارت از اظہار کمال عجز باشد واین گونہ معذرت در زمان سابق رواج داشت۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از آمدن با کمال عجز در معذرت خواہی

واین دراصل عذرخواہی است کہ پیش سلاطین می کردند مؤلف گوید کہ بزمانۂ سلف معتوب سلطان باتیغے وکفنے پیش او می رفت ومقصودش این بود کہ شاہ اختیار دارد کہ بہ تیغ قتل وبکفن دفن کند تا شاہ را برحالش رحم می آمد وقصورش عفو می کرد وہمین طرز عمل این مصدر اصطلاحی پیدا کرد (اردو) نہایت عجز وانکسار سے عذرخواہی کرنا ۔

باتیغ وکفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کنایہ از تن بمرگ دادن (میر خسرو ؎) جان دید چو خونریزی سلطان خیالش ؛ بستد کفن وتیغ وبزیر علمش رفت ؛ مؤلف عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (بزیر علم) را درین مصدر داخل کنیم ۔ سند میر خسرو متعلق است بہ مصدر گذشتہ ومعنی این ہم ہمان است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن پیش کسی رفتن ۔ مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف باتیغ وکفن آمدن بہار وانند ہم ذکر این کردہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) غلام خواجہ بودم گریزان گشتہ از خواجہ ؛ در آخر پیش او شرمندہ باتیغ وکفن رفتم ؛ مؤلف عرض کند کہ بحث کامل بر (باتیغ وکفن آمدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو ۔ باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن چیزی کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن وباتیغ وکفن پیش کسے رفتن ۔ وسندی پیش نکرد ودیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن در عذرخواہی آمدن مصدر

اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎) این زمان کز حد شد است آسیب دست انداز دے ٭ برف نبود آنچہ می بینی بہ تیغ کوہسار ٭ کوہ باتیغ وکفن در عذرخواہی آمدہ ٭ بر در شاہ خراسان حجت پروردگار ٭ صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ ضرورت نداشت کہ مصدرے دیگر قائم کنیم الفاظ (در عذرخواہی) را درین مصدر داخل کردن عبث است بیچارہ بہار از اصول لغات کار نمی گیرد۔ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن۔

باتیغ وکفن عرض کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن باشد کہ بجائیش گذشت (میرزا صائب ؎) آزردنی کہ گرہ در دل گستاخ من است ٭ بہتر اینست کہ باتیغ وکفن عرض کنم ٭ صاحب انند ہمزبان شان (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن۔

باثبات رساندن استعمال۔ بقول بہار بمعنی ثابت گردانیدن و از سراج المحققین سند آرد (؎) رسانده شمع باثبات گرم خونی خویش ٭ بدستش از پر پروانہ محضر داغست ٭ (اردو) ثابت کرنا۔

باثر پرداختن دعا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مؤثر شدن دعا باشد چنانکہ ظہوری فرماید (؎) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ٭ مدعائیست دعا چون باثر پردازد ٭ (اردو) دعا کا مؤثر ہونا۔ دعا کا اثر پذیر ہونا۔

باج بقول برہان بروزن عاج (۱) مال و اسبابی باشد کہ پادشاہان بزرگ از پادشاہان زیردست گیرند۔ صاحب جامع فرماید کہ مال و دینار و زرے کہ پادشاہ قوی دست از پادشاہ زیردست گیرد۔ صاحب رشیدی بر لغت (باز) با (باژ) ذکر این ہم کردہ

(۱۹۸)

فرماید کہ بمعنی مالی کہ پادشاہان قوی از پادشاہان زیر دست گیرند وبتحقیق این بحوالۂ سامانی آرد کہ باج لغتی نیست علیحدہ ودر باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیر باژ است و باژ اصل نیست و باج سوا چہ جیم تازی دراصل فرس نیامدہ خان آرزو در سراج گوید کہ باج بجیم مبدل باژ است بزاے تازی بمعنی زرے کہ سلاطین از سلاطین کم از خود ستانند وبحوالۂ قوسی آرد کہ بمعنی خراج باشد وبقول جہانگیری مال واسپان واشیا وزر امانی کہ پادشاہ قوی از پادشاہ زیر دست بگیرد (حکیم فردوسی ؎) سلیح وہیونان واسپان و باج ؛ بایران فرستاد با تخت عاج ؛ صاحب ناصری فرماید کہ درہمہ معانی با باژ کہ بزاے فارسی است موافق است بہار بذکر این فرماید کہ بالفظ خوردن وستاندن وستدن وگرفتن مستعمل صاحبان سروری وشمس وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند (خواجۂ شیراز ؎) سزد کہ از ہمہ دلبران ستانی باج ؛ از انکہ بر سر خوبان عالمی چون تاج ؛ مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب کنز باژ بزاے فارسی لغت ترکی است وہم او بر باج فرماید کہ باج مرادفش لغت فارسی است ولیکن خیال ما اینست کہ زاے فارسی دلالت کند بر اسم جامد فارسی زبان بودن باژ و باج مبدل آنست وبس ہمچون کژک وکجک وہمین است در عربی خراج (اردو) خراج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ باج۔ آپ ہی نے لفظ باج پر بھی خراج کا ذکر کیا ہے۔ مذکر۔

(۲) باج۔ بقول برہان مال واسبابے کہ سلاطین از رعایا ستانند و زرے کہ راہداران از سوداگران بگیرند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ زرے کہ راہداران وگذربانان از مردم

رہگذر و مترددین گیرند صاحب سروری گوید کہ آن را باژ و ساؤ نیز گویند و بقول مؤید آنچہ زبردستی از ابنائے سبیل زیر دست بستانند و آنچہ از تجار بر سر کالا بستانند خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی آرد کہ اکثر استعمال این بمعنی زریست کہ راہداران از بازرگانان بسبب بارگذرانیدن از راہ گیرند صاحبان ناصری و جامع و جہانگیری وانند و بہار و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (شیخ شیراز سہ) چو دشمن خر روستائی برد ۔ ملک باج دہ یک چرا می خورد ۔ (حکیم خاقانی سہ) غم زلب باج نفس می گیرد ۔ لب بغریاد نفس ران چکنم ۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ گذشت

(اردو) باج ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ خراج ۔ زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے ۔ زرمالگزاری ۔ لگان ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جو روپیہ راہداروں اور سوداگروں سے اون کے قیمت مال پر بحساب فیصد لیا جاتا ہے اوسکو محصول کہتے ہین ۔ مذکر ۔ اور جو سڑک پر لیا جاتا ہے اوسکو ٹول ٹکس ۔

(۳) باج ۔ بقول برہان خاموشی باشد کہ مغان و آتش پرستان در وقت بدن شستن و چیزی خوردن و پرستش و عبادتی کہ معمول ایشان است بجا آورند ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ خاموشی و سکوت کہ مغان وقت بدن شستن و طعام خوردن و ژند خواندن بعد از زمزمہ می گزینند صاحب جہانگیری گوید کہ خاموشی را گویند کہ مغان وقت بدن شستن و خوردن بعد از زمزمہ بکنند و فرماید کہ شرح این اجمال در ذیل لغت برسم بتفصیل مرقوم خواہد شد ۔ صاحبان جامع و ناصری و

و سروری و مؤید و سراج و شمس و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند (شیخ نظامی ؎)
بدان وقتی کہ خسرو دستگہ داشت ٭ رسوم باج و برسم را نگہہ داشت ٭ چو آمد وقت خواندن آن یکی
عالم ٭ ز موبد خواست رسم باج و برسم ٭ رسوم باج و برسم آنچنان شد ٭ کہ او بر چاشنی
گیری نشان شد ٭ **مؤلف** گوید کہ بدین معنی ہم مبدل باژ است کہ می آید و باژ اسم
جامد فارسی زبان باشد (اردو) آتش پرستون کی ایک خاص عبادت کا نام باج
ہے جو بدن وغیرہ دہونے کے وقت کچھہ دعائین پڑہکر خاموش ہو جاتے ہین اور اسی
خاموشی کو باج کہتے ہین ۔

(۴) باج ۔ بقول صاحب سراج کہ بحوالۂ مجدالدین علی قوسی آوردہ بمعنی جزیہ نیز باشد
بہار ہمزبان سراج ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ولیکن صاحب برہان بر
لفظ باژ کہ بزاے فارسی عوض جیم عربی است ذکر این معنی ہم کردہ ۔ ہرگاہ باج را
مبدلش گیریم وجہے نیست کہ تصدیق این معنی ہم نکنیم بالجملہ جزیہ بقول صاحب منتخب بعربی زبان
آنچہ بر کفار ذمی در سالی مقرر دارند معرب گزیۂ فارسی و گزیہ ۔ بخیال ما اینہم مجاز معنی اول است
(اردو) جزیہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ وہ ٹکس جو غیر مذہب والون پر لگایا جاتا ہے

(۵) باج ۔ بقول خان آرزو در سراج کہ بحوالۂ مجدالدین علی قوسی آوردہ بمعنی تمغا باشد
۔ بہار ہمزبان سراج دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و این معنی بر باژ کہ اصل
این لغت است مذکور نیست و خیال ما اینست کہ ہرگاہ محصولے و زرے را باج نام
کردہ اند کہ از راہداران و سوداگران بگیرند چنانکہ ذکرش بر معنی دوم این گذشت

پس جا دارد کہ بر سبیل مجاز مُہرے را کہ بعد وصول باج بر اسباب یا جگر فتہ شدہ یا بر رسید زر باج زنند بدین نام موسوم کردند۔ باقی حالِ طالب سند استعمال باشیم۔ باید دانست کہ تمغا بالفتح و غین معجمہ بقول غیاث در ترکی بمعنی نشان و مُہر و داغیست کہ بر ران اسپ وغیرہ نہند۔ (اردو) تمغا۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ وہ مُہر جو سوداگری مال پر سرکار کی طرف سے لگائی جاتی ہے۔

(۶) باج۔ بقول سراج نام دہے است از مضافات طوس کہ مولد فردوسی است۔ صاحب رشیدی ہمین معنی را بر لفظ باژ آوردہ و بحوالۂ سامانی آوردہ کہ باج لغتی نیست علیحدہ در باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیّر باژ است چنانکہ بذیل معنی اول گذشت۔ صاحب ناصری فرماید کہ با باژ در ہمۂ معانی موافق است چنانکہ قولش ہم بذیل معنی اول گذشت پس بخیال ما بدین معنی ہم مبدّل باژ باشد کہ بہ زاے فارسی می آید و وجہ تسمیہ متعلق بہ یکے از معانی گذشتہ کہ قصۂ باشد و ما ازآن خبرے نیافتیم مثلاً جا دارد کہ این دِہ را در باج مملکتی گرفتہ باشند و بدین نام موسوم کردند واللہ اعلم۔ (اردو) ایک قریہ کا نام فارسی مین باج ہے جو طوس کے مضافات مین سے اور فردوسی کا مولد ہے۔

باج آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی پیش کردن خراج است (قاسمی مشہدی)

۵) گذشت آنکہ گیری ز شاہان خراج ہکنون سوی ما باید آورد باج ﴿ (اردو) خراج پیش کرنا۔

باجبان بقول بہار کہ بحوالۂ مدار الافاضل

آوردہ بمعنی باج گیرندہ کہ عبارت از صاحب
باج باشد۔ صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف
عرض کند کہ از قبیل مہربان کہ کلمۂ بان بقول
برہان بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ
مستعمل (اردو) خراج وصول کرنے والا۔

باج پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ
و از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی
قبول نمودن خراج باشد (اسدی طوسی ؎)
بہ بیچارگی ساو باج گران ٭ پذیرفت با ہدیۂ
بیکران ٭ (اردو) خراج قبول کرنا۔

باج جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند
پیش کشیدہ اش معلوم می شود کہ بمعنی طلب
کردن و خواستن خراج باشد (ظہوری ترشیزی
؎) چنان بود جنس شہی بے رواج ٭ کہ دستاک
از تاج می جست باج ٭ (اردو) خراج
طلب کرنا۔ خراج چاہنا۔

(الف) **باج خواستن** استعمال۔ صاحب
(ب) **باج خواہ** آصفی ذکر الف
کردہ از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ
اش می کشاید کہ بمعنی طلب نمودن و خواستن
خراج است (ظہوری ؎) از چہ برگردن نہی بار
خراج زندگی ٭ باوجودت باج خواہد از عدم
برخویش زن ٭ سند پیش کردۂ صاحب آصفی
متعلق بہ (ب) باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی باج خواہندہ۔ بہار گوید کہ (باج خواہ)
آنکہ باج را از بازرگانان گرفتہ بسرکار
رساند (نظامی ؎) اگر ترسی از رہزن
و باج خواہ ٭ کہ غارت کند آنچہ بیند براہ ٭
صاحب بحر این را بمعنی خراج گیر آوردہ (اردو)
(الف) خراج چاہنا (ب) محصولدار محصول
وصول کرنے والا۔

باج خوردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ و از بیان بمعنی سکوت ورزیدہ
و از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ بمعنی
حاصل کردن خراج مرادف باج گرفتن کہ
می آید (طالب آملی ؎) صف ذرد ہر
ستارہ صفدارت ؛ باج شاہان خورد
طرفدارت ؛ (اردو) خراج حاصل
کرنا۔ خراج لینا۔

باج دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ ولیکن از بیان بمعنی ساکت
و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ
بمعنی ادا کردن خراج باشد و کنایہ باشد
از مطیع و منقاد شدن (اشرف مازندرانی
؎) شب از مہتاب باشش باج میداد
؛ بہر منزل اقامت می فرستاد ؛ (ظہوری
؎) شاہان بسالکان رہت باج میدہند
؛ نعلین اگر کنند طلب تاج میدہند ؛
(ولہ ؎) بزم شوق چہ شیرین شدہ است
گریۂ تلخ ؛ بزہر خندہ دہد باج نوشخند آنجا ؛
مؤلف گوید کہ از ہمین مصدر است (باجدہ)
اسم فاعل ترکیبی بمعنی باجگذار چنانکہ ظہوری
گوید (؎) اکلیل من بافسر من گشتہ باجدہ
؛ داغ دلم بتارک من تاج نہ شدہ است
؛ (اردو) خراج ادا کرنا۔ خراج گزار ہونا
مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

باجدار استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بدال مہملہ لغت فارسی است بمعنی
جمع کنندۂ باج مرادف باجیان و باجخواہ
کہ بجایش گذشت دیگر کسے از محققین فارسی
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ از مصدر
باج داشتن۔ اسم فاعل ترکیبی است و
بخیال ما از قبیل تاجدار حیف است کہ
سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو باجیان

باجدان استعمال۔ بقول بحرو بہار ظرفے کہ
دران زر باج گذارند و آن نادر ہندوستان

غولک گویند صاحب انندہمزبان شان۔
(اردو) غلّک یا غولک۔ بقول آصفیہ۔
فارسی۔ اسم مؤنث۔ وہ ظرف جس مین
بکری۔ محصول یا سائر ونذر وغیرہ کی
آمدنی ڈالتے رہتے ہین غلہ۔ کلہ۔ نقدمی
رکہنے کا چمڑے سے منڈہا ہوا ظرف جس
کا سوراخ چھوٹا ہوتا ہے۔

باج دنبالہ اصطلاح۔ بقول خان آرزو
در چراغ بجیم تازی و دال مہملہ مضموم نوعے
از باجہاے ایران و از بعضے بتحقیق رسیدہ
کہ بمعنی خراج زیادت باشد پس مجاز ابمعنی
کمال زیادت آمدہ و از محسن تاثیر سند آرد
(ع) باج دنبالہ مہ از روز قیامت گیرد
سرمۂ دیدہ کند گر شب کوتاہ مرا ہ بہار گوید
باضافت نوعی از باجہاے مرسوم ایران
و از بعضے بتحقیق رسیدہ کہ بمعنی خراج زیادت
پس بمجاز بمعنی کمال زیادت آمدہ۔ صاحبان
بحر و انندہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند کہ باج دنبالہ زر مالگذاری را گویند
کہ بوقت دِرو دنبالہ وصول کنند وہمین را
دِرو دنبالہ ہم نامند یعنے ہرگاہ کشت تیار
شود و نوبت بہ دِرو رسد محصول اران
مال بعد از درو باج گیرند و معنی لغلی این
محصول درو باشد یعنے آنچہ بعد درو از آن
کشت باقی ماند ہمان است (دنبالہ)
۔ و بدین وجہ کہ حساب مالگذاری برہمین
آثار کنند این محصول را باج دنبالہ گویند
(اردو) زر مالگزاری۔ لگان۔ مذکر۔

باجِ دہ یک استعمال۔ بقول بہار نوعی
از باج کہ آن را باج عشر گویند (شیخ شیراز
ع) چو دشمن خر روستائی برد ہ ملک
باج دہ یک چرا می خورد ہ صاحب انند نقل
بردار بہار مؤلف عرض کند کہ (باج دہ یک
باجے باشد کہ بر سر دہ۔ یک گیرند یعنے سر یک دہ

(اردو) فیصدی دس کا خراج یعنے سو روپیہ کے قیمتی مال پر دس روپیہ محصول لیا جاے ۔

باج رساندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت (قاسمی مشہدی ؎) گران کردہ گردن ز بار خراج ؂ رساند باج و گرفتند تاج ؂ **مؤلف** گوید کہ بخیال ما ادا کردن باج باشد (اردو) خراج ادا کرنا ۔ خراج دینا

باج رعنائی گرفتن از کسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار در رعنائی غالب آمدن بروے (دانش ؎) سایہ رنگین جا بجا افتد ز حسن جلوہ اش ؂ باج رعنائی ز سرو آن قامت رعنا گرفت ؂ و فرماید کہ این تخصیص بیجاست بلکہ مطلق باج گرفتن از لوازم غلبہ خود است ۔ صاحب آنند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ بیچارہ بہار خود معترف قصور خود است ولی دانیم کہ چرا این مصدر اصطلاحی را قائم کرد (اردو) رعنائی مین غالب آنا ۔

(الف) **باج ستان** استعمال ۔ (الف) بقول
(ب) **باج ستاندن** بحر بمعنی خراج گیر باشد مرادف باج خواہ و باجبان کہ بجایش گذشت دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (ب) یعنے ستانندۂ باج و خراج از مصدر ستاندن صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی خراج حاصل کردن و خراج گرفتن باشد و کنایہ از غالب آمدن (ظہوری ؎) شعاعش ستاند ز خورشید باج ؂ حبابش رساند بہ جمشید تاج ؂ (ولہ ؎) ز رخ باج ستاند شب شراب کشان ؂ چو صبح باش بخورشید ی نوالہ شود ؂ (اردو) (الف) خراج

لینے والا (ب) خراج لینا۔

باج طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کرده اش معلوم می شود که بمعنی طلب کردن خراج باشد (فغانی شیرازی ؎) بتان شهر که ترکانه باج می طلبند ٭ مراد مر بود از هر که تاج می طلبند ٭ (اردو) خراج مانگنا۔ خراج طلب کرنا۔

(الف) **باج گذار** (ب) **باج گذاشتن** استعمال (الف) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم کاف عجمی و ذال معجمہ بالف کشیدہ و رائے مہملہ لغت فارسی است بمعنی باج دہندہ۔ صاحب بحر فرماید آنکہ بحاکم خراج دہد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مصدر آن (ب) (اردو) (الف) باجگزار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ (ب) خراج ادا کرنا۔

(الف) **باج گرفتن** (ب) **باج گیر** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کرده و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کرده اش معلوم می شود که بمعنی خراج گرفتن و کنایه باشد از غالب آمدن چنانکه بهار بدل (باج رعنائی گرفتن از کسے) تصریح نموده است مرادف باج ستاندن که گذشت (حسن مشهدی ؎) روی تو باج حسن ز گلشن گرفته است ٭ از گل خراج پاکی دامن گرفته است ٭ (ظهوری ؎) ز هرت چرا ظهوری باج از شکر نگیرد ٭ رشک همای گردد از عشق زاغ مردم ٭ (عرفی ؎) ز عشوه باج گرفتی ز بوستان امروز ٭ اگرچه چشم تو بودی کرشمه دان نرگس ٭ (ب) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف باجدار مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گرفتن (اردو) (الف) دیکھو باج ستاندن

(ب) دیکھو باجدار۔

باجلوہ استعمال۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی صاحب رونق و رونق دار باشد مؤلف عرض کند کہ با دراینجا بمعنی معہ ہمش باشد کہ بجاے خودش گذشت۔ تسامح صاحب رہنما است کہ بمعنی رونق ہم نوشت (اردو) رونق دار۔ بقول آصفیہ۔ چمکیلا۔ خوبصورت پرلطف۔ پربہار۔ مزین۔ آراستہ۔ آبدار۔

باجنامہ استعمال۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ با جیم موقوف (۱) کاغذیکہ درو باج و خراج نویسند و نیز (۲) لقب۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد نمیدانیم کہ مقصود صاحب مؤید از مجرد لقب چہ باشد۔ اشتقاق سند استعمال باشیم براے معنی دوم (اردو) (۱) وہ کاغذ یا دفتر جس میں خراج یا محصول کا حساب لکھا جاتا ہو (۲) لقب۔ مذکر۔

باجنگ بقول برہان بر وزن آہنگ روزنہ و دریچۂ کوچک را گویند و فرماید کہ ظاہر این لغت باجمک است کہ مصغر باجہ باشد و باجہ مخفف بادجہ و بادجہ بمعنی بادگیر و بادگیر جائے و روزنے بزرگ را گویند کہ باد ازان آمد و شد نماید صاحب انند بحوالۂ برہان ذکر این کند و فرماید کہ بفتح جیم و سکون نون و کاف فارسی است۔ صاحب ہفت گوید کہ اول بالف کشیدہ و فتح جیم و نون و کاف ساکن است و در بیان معنی ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ تسامح محققین کہ کاف را فارسی گرفتہ اند زیراکہ کاف تصغیر عربی است نہ فارسی۔ پس اگر باجنگ را مخفف و مبدل بادجمک گیریم باید کہ نون را مبدل ہاے ہوز قرار دہیم و این خلاف قیاس است کہ اینچنین تبدیل در فارسی زبان نیامدہ بخیال ما باجنگ مخفف

باد جنبک باشد کہ بحذف دال مہملہ و موحدۂ دوم باجنگ شد و این موافق قیاس است
مخفی مباد کہ جنب امر حاضر باشد از مصدر جنبیدن و (باد جنب) اسم فاعل ترکیبی و کاف
آخر براے تصغیر و این دریچہ مختصری است کہ براے مرور ہوا قریب سقف سازند کہ خانہ
را از ہواے گرم صاف کند و روشن ہم (اردو) روشندان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ تابدان۔ دہوان نکلنے یا ہوا آنے کا موکھا۔

باج نہادن استعمال۔ (۱) بمعنی خراج قائم کردن است چنانکہ ظہوری گوید (ے) روے تو از ماہ ستاند خراج ؛ موے تو بر مشک نہادست باج ؛ و (۲) بمعنی مغلوب ساختن و گمراہ ساختن چنانکہ حکیم سوزنی فرماید (ے) تا بد رقۂ دوستی آل علی نیست ؛ بر قافلۂ دین ہدی دیو نہد باج ؛ (اردو) (۱) خراج قائم کرنا (۲) مغلوب کرنا۔ بقول آصفیہ۔ زیر کرنا مطیع کرنا۔ تابع کرنا۔ بس میں کرنا۔ فتح کرنا۔

باجور بقول شمس لغت فارسی است (۱) سختی گرما در تابستان و بخاریست کہ
از زمین خیزد و فرماید کہ این معنی آخر متحقق است از خدمت امیر شہاب الدین حکیم
کرمانی۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ آن را و آبور نیز گویند و برو ابور فرماید کہ بہ ایطالیہ
و اپورہ آلۂ بخاریہ را گویند۔ صاحب برہان وغیرہ ذکر این بجاے مہملہ کردہ اند پس
اغلب آنست کہ باجور تصحیف کاتب شمس باشد (اردو) دیکھو باحور۔

باجوزا بقول شمس لغت فارسی است یعنی پانزدہ روز کہ در تمام سال سخت
گرم باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و محققین فارسی زبان ہمین معنی را

بر باحورا کہ بجاے حطی و راے مہملہ می آید ذکر کردہ اند پس اغلب آنست کہ از تصرف
کاتبین چابکدست باحورا صورت باجوزا گرفتہ است (اردو) دیکھو باحورا۔

باجہ بقول برہان بفتح جیم بروزن راجہ دریچہ و روزنۂ بزرگ را گویند۔ صاحب
جامع فرماید کہ بروزن خواجہ دریچہ و روزنہ بزرگ و فرماید کہ گویا ترکی است
صاحب انند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ صاحب کنز
کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و بمعنی مدخنہ و شرافۃ المدخنہ نوشتہ
ولیکن بہ تحقیق ما اصل این (بادجہ) باشد اسم فاعل ترکیبی کہ باد مرکب شد با جہہ
و جہہ امر حاضر است از مصدر جہیدن۔ جا دارد کہ ترکیان این را از لغت
فارسی گرفتہ باشند (اردو) دیکھو اغرہ کے تیسرے معنے۔

باجی بقول وارستہ (۱) باجگذار را
گویند و از محمد سعید اشرف سند آرد (ص)
بر تو زیبد کہ خراج از ہمہ خوبان گیری ؎
شاہ حسنی و ترا لیلی و شیرین باجی ؎
و فرماید کہ ایہام بمعنی ثانی است کہ می آید
و سند دیگر از کلام خود می آرد و فرماید کہ
بطریق ایہام در ہجو گفتہ ام (ص) نواب
کہ باشد بجہان تاراجی ؎ چسپان شدہ
اختلاط او با پاجی ؎ ز رہا گیرد ز وجہ فرج
لولی ؎ ہستند این قوم از برایش باجی ؎
صاحب بہار و انند ہمزبان وارستہ **مؤلف**
گوید کہ جز این نیست کہ یاے نسبت در آخر
باج زیادہ کردہ اند (اردو) دیکھو باجگذار
(۲) باجی۔ بقول وارستہ کنایہ از خواہر نیز
و فرماید کہ از ثقات ایران مسموع شد کہ
این لفظ مخصوص بخطاب خواہر است و الا

مرادف آن نیست ۔ بہار و انند ہمزبانش صاحب غیاث گوید کہ بمعنی خواہر و ہمشیرہ لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این بمعنی اخت کردہ و صاحب لغات ترکی ہم این را بمعنی خواہر آوردہ غلط کردہ اند محققینی کہ این را لغت فارسی دانستہ اند و آنچہ وارستہ این را کنایہ گیرد تعجب است (اردو) باجی ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مؤنث ۔ بہن ۔ بڑی بہن ۔

باجیان بقول شمس لغت فارسی است بمعنی صاحب باج و ستانندۂ آن ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد اغلب آنست کہ تصحیف باجبان باشد کہ بجایش گذشت کاتب جابکدست نقطۂ زیادہ کرد و بس ۔ (اردو) دیکھو باجبان ۔

باچشم بستہ خوابیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بول چال بمعنی دراز کشیدن باچشم بستہ باشد ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (باچشم بستہ می خوابیدم) را ذکر کردہ است کہ مشتق ازین مصدر است و در بیان معنی ہمزبانِ بول چال مؤلف عرض کند کہ مقصود ازین خواب حقیقی نیست (اردو) آنکھیں بند کرکے لیٹنا ۔

باچشم خوردن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) چشم زخم رسانیدن و (۲) تند و تیز نگریستن (محسن تاثیر ؎) چون جواہر سرمہ در ہر کس کمال جوہری است ٭ مینخورند از حسد باچشم اہل روزگار ۔ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مبالغہ ایست از تندی نظر ۔ کہ گویا می خورد از چشم و گزندی رساند از چشم ۔ بخیال ما استعمال محسن تاثیر ہر دو معنی صادق می آید (اردو) (۱) نظر لگانا ۔ جیسے ؎ کیون نظر لگانے ہو ماشا اللہ کہو ؎ صاحب آصفیہ

نے (نظر لگانا) پر فرمایا ہے۔ بری نظر سے دیکھنا۔ چشم زخم پہنچانا۔ (۲) گھورنا بقول آصفیہ تیز نگاہ سے دیکھنا

باچو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم جیم فارسی و سکون واو لغت فارسی است و آن لقبی است مر شاہان تاتار را دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ این را اسم جامد گیریم و باشد کہ مرکب باشد از لفظ باچ و واو نسبت بمعنی منسوب بہ باج از قبیل ہندو و کنایہ از کسے کہ باج گیرد تبدیل جیم عربی با فارسی موافق قیاس است ہمچون کاج و کاچ۔ یکے از معاصرین ما کہ از اہل چین است گوید کہ این لغت کاشغری است کہ مخلوط بزبان ترکی است و عجبی نیست کہ زبان تاتاری باشد (اردو) باچو فارسی مین تاتاری بادشاہون کا لقب ہے۔

باچیزے خوش بودن کسے را مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ غوامض سخن پسند کردن آنچیز را (خواجہ شیراز ۵) مرغ شب خوان را بشارت باد کاندر راہ عشق ؎ دوست را با نالۂ شبہاے بیداران خوش است ؎ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد۔ **مؤلف** گوید کہ از سند پیش کردۂ اش این مصدر پیدا نیست و ہمین قدر متحقق است کہ در مصرع دوم کلمۂ را زائد باشد یا لفظ خوش را بمعنی خوشی گیریم۔ (اردو) کسی شخص کا کسی چیز کو پسند کرنا۔ کسی شخص کو کوئی چیز بھلی معلوم ہونا۔

باچیزے خوش داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بذیل با کسے خوش داشتن از باقر کاشی سند آوردہ کہ در آن استعمال این مصدر است و فرماید کہ در امثال این مواقع لفظ خوش بحذف موصوف لفظ حال

است (باقر کاشی ؎) در سینہ عجب دلی مشوش دارم ٭ وین طرفہ کہ باصحبت او خوش دارم ٭ سرتا پایم بسوخت زاشک گرمم ٭ آبی عجبی برنگ آتش دارم ٭ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ از سند باقر کاشی (خوش داشتن با چیزے) پیداست کہ درین ہم خوش بمعنی مسرت مستعمل و جادارد کہ لفظ حال را محذوف گیریم و بحث کامل این بر لفظ خوش می آید۔ (اردو) کسی چیز سے خوش رہنا۔ کسی چیز سے راضی رہنا۔

باحال کسے افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بحال وے متوجہ شدن (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) خدایگانہ یکبارگی بیفتادم ٭ ز ضعف حال و تو با حال من نیفتادی ٭ (ولہ ؎) کے چشم تو باحال من افتد کہ شب و روز ٭ او خفتہ وست است. و مرا کار خراب است **مولف** گوید کہ (افتادن بحال کسے) بہمین معنی بجا گذشت (اردو) دیکھو افتادن بحال کسے

باحتساب در آمدن استعمال آمدن براے احتساب باید دانست کہ احتساب بقول منتخب بمعنی نہی کردن از چیز ہائی کہ در شرع ممنوع و بشمار آوردن باشد (ظہوری ؎) زراہ آید و گرد تو گردد و بہ نشیند ٭ بمجلس تو ورع گر باحتساب در آید ٭ (اردو) احتساب کے لئے آنا۔ آمادۂ احتساب ہونا۔

باحفصان اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و مؤید و بحر و بہار و شمس معلّم طفلان را گویند چہ اُمّ حفص مادۂ مرغ باشد کہ بچگان خود را در زیر بال آورد و دانہ بخوراند **مولف** عرض کند کہ اُمّ حفصہ بقول منتہی الارب بزبان عرب مادۂ مرغ را گویند و حفص بقول منتخب بمعنی جمع کردن

است و زنبیل چرمی را نیز گویند بخیال ما درین لغت مرکب کلمۂ با بمعنی معیت و مصاحبت و الف و نون در آخر زائد باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جز این نیست کہ این کنایہ ایست (اردو) دیکھو استاد کے پہلے معنے۔

باحفصانہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سخن کردن مبتدیانہ و طفلانہ باشد۔ صاحب مؤید فرماید کہ سخن مبتدیان و بچگان کہ معلمان۔ صبیان و بچگان را گویند۔ بہار بحوالۂ ملحقات آرد کہ کنایہ از سخن طفلانہ و مبتدیانہ کردن صاحب شمس گوید کہ بمعنی سختی بچگان باشد۔ صاحب انند نقل بردار بہار۔ **مؤلف** عرض کند کہ چیزے نیست جز این کہ بر لغت مرکب (باحفصان) کہ گذشت ہاے نسبت زیادہ کردہ کنایۂ سخنانی را نام کردہ باشند کہ معلمان با بچگان کنند بزبانے کہ قریب الفہم شان باشد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) استادون کی وہ باتین جو بچون کے ساتھ اون کی قریب الفہم زبان مین کی جائین۔

باحمائل استعمال۔ بقول صاحب چال بمعنی مع عقد باشد **مؤلف** عرض کند کہ این لفظ مرکب است از (با) کہ بمعنی مع گذشت بمعنی حمائل دارندہ و حمائل لغت عرب است بقول منتخب دوال شمشیر و آنچہ در بر اندازند۔ صاحب غیاث گوید کہ حمائل بمعنی ہار نیز آید و بحوالۂ صاحب صراح آرد کہ حمائل جمع حمالہ است کہ بکسر اول باشد بمعنی دوال شمشیر و فرماید کہ در فارسی بمعنی واحد مستعمل می شود (اردو) حمائل ڈالا ہوا۔ حمائل پوش۔ صاحب آصفیہ نے حمائل پر لکھا ہے کہ عربی۔ اسم مؤنث گلے مین ترچھا پرتلا ڈالنا۔ دوال شمشیر۔ پرتلا

باحمائل زدہ استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی چیزی در گردن انداختہ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بدون اضافت	حمائل استعمال کنند ولیکن بقاعدۂ فارسی با اضافت است و درین جا فک اضافت توان گرفت یعنے کسے کہ حمائل بہ گردن اوست (اردو) گلے مین حمائل ڈالا ہوا۔

باحور بقول برہان باحاے حطّی بروزن کافور بخارے را گویند کہ در ہواے گرم از زمین برخیزد و فرماید کہ در عربی بمعنی بسیاری و سختی گرما باشد۔ صاحب رشیدی و ناصری فرماید کہ بمعنی سختی گرما و آن ہفت روز است از تموز و این عربی است بزیادت الف در آخر یعنے باحورا فارسیان حذف الف نمودہ استعمال کنند چون عاشور و عاشورا۔ صاحب سروری گوید کہ بجاے مہملہ بروزن ساطور در نسخۂ میرزا بخارے است کہ بہنگام گرما از زمین خیزد و باحورا نیز گویند و بحوالۂ ادات الفضلا فرماید کہ بمعنی سختی گرما باشد۔ صاحب مؤید بر (باخور) بجاے معجمہ نوشتہ کہ آن پانزدہ روز کہ در سال سخت گرم است و نیز فرماید کہ ہرچند این منقول از زفانگویاست لیکن نزد صاحب تاج وغیرہ باخور با خا خطا ست صحیح باحور است بجاے حطّی۔ صاحب انند بحوالۂ صاحب غیاث آرد کہ بضم حاے مہملہ و واو معروف و راے مہملہ لغت عربی است بمعنی سختی گرما در ماہ تموز و ایام مقرری و آن ہشت روز است از نوزدہم تموز تا بست و ششم ماہ مذکور و این ہشت روز اگر بغایت گرمی بگذرند علامت ارزانی است و اگر بسردی بگذرند علامت قحط باشد

ونزد بعض این لفظ ماخوذ از بحران است کہ بمعنی حکم باشد یعنے ہشت روز مذکور حاکم است براحوال ہشت ماہ از اول مرداد تا آخر اسفندارمذ وگوید کہ اکثر اہل لغت وبعض شارحین قصائد عرفی را در تحقیق این لفظ خطا واقع شدہ۔ صاحب جہانگیری در ضمیمۂ خود ذکر این کردہ فرماید کہ با حاے مہملہ مضموم وواو معروف بخارے باشد کہ در ہواے گرم از زمین برخیزد وآن را باحور اہم خوانند وایام آن ہفت روز است وبعضے گفتہ اند کہ ہشت روز باشد وابتدا از نوزدہم ماہِ تموز می شود ودر آن ایام آغاز شکستن گرما بود و بعضے گویند کہ معنی این لفظ شدت وزیادتی گرما باشد وبعضے گویند کہ این لفظ ماخوذ است از بحران کہ بمعنی حکم است ودرین روزہا حکم کنند براحوال ماہ ہاے خزان وزمستان وروز اول آن دلیل تشرین الاوّل وروز دوم آن دلیل تشرین الآخر و ہرچہ درآن روزہا واقع شود از گرما وسرما وباران ومیغ دران ماہ ہا نیز چنان بود وجمعے گویند روز اول آن دلیل ماہے است کہ آفتاب در برج اسد باشد وروز دوم در سنبلہ وہمچنین تا حوت کہ ہشتم است خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی کہ بالا مذکور شد فرماید کہ عاشور وعاشورا ہر دو عربی است چنانکہ در قاموس آوردہ و نیز صاحب برہان باحورا را لفظ یونانی گفتہ بہر کیف فارسیان بمعنی بخارے کہ از ہواے گرم از زمین خیزد استعمال کنند وعربیان آن بمعنی شدت گرما ولہذا قوسی نیز ہمین معنی بشمار نوشتہ (حکیم انوری ؎) باغ دولت را کہ آب آن لعابِ کلک تست ٭ باتماشے بدنشیان حاصل باحور باد ٭ صاحبان جامع وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند

صاحب منتخب فرماید کہ باحور۔ بمعنی شدت گرماے تموز باشد۔ صاحب منتہی الارب ذکر باحور و باحورا ہر دو کردہ گوید کہ ہر دو لغت مولّداست **مؤلف** عرض کند کفارسیان ہمین لغت عرب را بہ تغیرّ خفیف در معنی استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) وہ بخارات جو موسم گرما مین زمین سے اوٹہتے ہین۔

باحورا بقول برہان بازیادتی الف لفظی است یونانی بمعنی روزگار آزمودہ و ایام آن ہفت روزاست و بعضے گویند ہشت روز ابتداے آن از نوزدہم تموز باشد و در آن ایام آغاز شکستن گرما بود و بعضے گویند کہ معنی این لفظ شدت و زیادتی گرما باشد و بعضے گویند این لفظ ماخوذ است از بحران بمعنی حکم یعنے از این روزہا حکم کنند براحوال ماہ ہاے خزان و زمستان و روز اوّلِ آن دلیل تشرین الاوّل و روز دوم آن دلیل تشرین الآخر تا بآخر ہرچہ در آن روزہا واقع شود از گرما و سرما و باران و میغ دران ماہ ہا نیز چنان بود و جمعی گویند روز اول آن دلیل ماہیے است کہ آفتاب در برج اسد باشد و روز دوم در سنبلہ و ہمچنین تا بحوت کہ ہشتم است بر حکم مذکور از باد و باران و امثال آن۔ صاحب ہفت ہزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل بر لغت باحور گذشت و این ہم لغت عربی است (اردو) دیکھو باحور۔

باخ بقول برہان و جامع و سراج و ہفت باخاے نقطہ دار بر وزن شاخ بمعنی راہ باشد کہ عربان طریق گویند و ازان است باخ زن بمعنی راہزن و سندش ہم بذیل باخ زن می آید **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی باشد و بس (اردو) راستہ۔ بقول آصفیہ

اردو۔ اسم مذکر۔ سبیل۔ راہ۔ طریق۔ سڑک۔ گزر۔ باٹ۔

(۱۹۲) **باخاک برابر کردن** استعمال۔ بمعنی پایمال کردن باشد (انوری ؎) چون کند خاکش ہمی بوس انوری ؛ گرچہ باخاکش برابر می کند (اردو) پامال کرنا۔ بقول آصفیہ۔ روندنا۔ تباہ وبرباد کرنا۔ خاک مین ملانا۔

باخانہ اصطلاح۔ بقول صاحب شمس بحوالۂ تجزی لغت فارسی است نام مقام بادرس وبادگذار وفرماید کہ آنرا بادخان نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بادخانہ) باشد و بادخان ہم مخفف آن بحذف ہاے ہوز۔ بمعنی مقام بادوکنایہ از بادگیرو گذرگاہِ باد کہ در دیوار خانہ کنند (اردو) روشن دان۔ دریچہ۔ مذکر۔ جس کے ذریعہ سے ہوا مکان مین داخل ہوتی ہے۔

باخبر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح خا و باے موحدہ وسکون راے مہملہ لغت فارسی است بمعنی ہوشیار ودانا وازسعدی سند آرد (نثر) "دوران باخبر در حضور ونزدیکان بے بصر دور" **مؤلف** عرض کند کہ بادر اینجا بمعنی ہمذ ہمش باشد (اردو) باخبر۔ بقول آصفیہ معلومات رکھنے والا۔ واقف۔ بھیدیا۔ ماہر۔ آگاہ

(۱۹۳) **باخبر بودن** استعمال۔ بمعنی واقف و آگاہ وخبردار بودن باشد (صائب ؎) باخبر باش دلی از خم زلفت نبرد ؛ دُرگوش توتیمی ست کہ درعالم نیست ؛ (اردو) باخبر رہنا۔ خبردار رہنا۔

(الف) **باخبر ساختن** استعمال۔ (ب)
(ب) **باخبر ساختن برق** بقول بہار برادران تفنگ وفرماید کہ این را اسلام تفنگ نیز

گویند (سلیم ۔) برق آہ از حال ما سازد بتان را باخبر ٭ نامۂ آشفتگان ہم چون نگہبان آتش است ٭ صاحب انند نقل بر دار بہار مؤلف عرض کند که این مصدر و این معنی ایجاد بہار است و فی الحقیقت غیر از الف چیزے نیست که بمعنی خبردار کردن باشد و سندش سند اوعاے ماست (اردو) (الف) باخبر کرنا۔ خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا۔ (ب) بندوق چلانا۔ بقول آصفیہ۔ بندوق سر کرنا۔ بندوق چھوڑنا۔

باخت بقول شمس لغت فارسی است بمعنی میان سرا ے دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند و حصۂ میان سرا ے را (نعمت خانہ) نام است۔ نمی کشاید که صاحب شمس از کجا این لغت را پیدا کرد حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) مکان کا درمیانی حصہ۔ ہال۔

باختر بقول برہان با تاے قرشت بروزن کاشغر (۱) مغرب را گویند و (۲) بمعنی مشرق ہم آمدہ است۔ صاحب رشیدی فرماید که مشرق را گویند و خاور مغرب را چنانکه از اکثر اشعار متقدمین معلوم می شود چنانکه فردوسی گوید (۔) چو مہر آورد سوے خاور گریغ ٭ ہم از باختر بر زند باز تیغ ٭ و گاہے عکس این نیز استعمال کنند چنانکه انوری فرماید (۔) وی ز خاک خاوران چون ذرہ مجہول آمدہ ٭ گشتہ امروز اندر و چون آفتاب خاوری ٭ و تحقیق آنست که باختر مخفف باآختر است و اختر ماہ و آفتاب ہر دو را گویند پس باآختر مشرق و مغرب را توان گفت و ہمچنین خاور مخفف خاوَر است و خار ماہ و آفتاب باشد پس خاور نیز مشرق و مغرب را توان گفت و ازین جہت قُدما

در ہر دو معنی ہر دو لفظ را استعمال کردہ اند لیکن خاور مرادف خور بیشتر آمدہ ازین جہت خاور بیشتر بمعنی مشرق استعمال کنند (انتہی کلامہ) صاحب مؤید بحوالۂ ادات آرد کہ باخاے موقوف بمعنی مغرب است و بمعنی مشرق نیز آید و فرماید کہ اما صحیح بمعنی اول است صاحب سروری بحوالۂ تحفہ فرماید کہ بمعنی مشرق باشد و از استاد لامعی سند آرد (ﷺ) خورشید را چون پست شد در جانب خاور علم ؛ پیدا شد اندر باختر در آستین شب علم ؛ و فرماید کہ لفظ خاور و باختر را متاخرین بر عکس تصور کردہ اند و خاور را مشرق می دانند و باختر را مغرب و حال آنکہ متقدمین باختر مشرق را می دانند و خاور مغرب را و بنقل قول تحفہ فرماید کہ اما آنچہ بصحت پیوستہ آنست کہ باختر بمعنی مشرق و مغرب ہر دو آمدہ و ہمچنین خاور نیز بہر دو معنی و فرماید کہ امیر معزی باختر را بمعنی مشرق و خاور را بمعنی مغرب استعمال کردہ (ﷺ) تا زمین از نور گیرد روشنی از باختر ؛ ہمچو اندر شب فلک تاریکی از خاور گرفت ؛ و شیخ نظامی نیز مؤید این معنی فرماید (ﷺ) سپیدہ چو بر زد سر از باختر ؛ سیاہی بخاور فرو برد سر ؛ صاحب جامع فرماید کہ بر وزن آستر مغرب را گویند و بمعنی مشرق نیز آمدہ ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی مغرب و خاور بمعنی مشرق و بخلاف نیز گفتہ اند و خاور بیشتر بمعنی مشرق استعمال می شود و بنا برین آفتاب را عروس خاوری گفتہ اند چنانکہ خاقانی گوید (ﷺ) دردہ از ان چکیدہ خون ز آبلۂ تن رزان ؛ کابلۂ رخ فلک بردہ عروس خاوری ؛ و بحوالۂ فرہنگ دساتیر آرد کہ معنی باختر بمشرق کردن خطاے بزرگ و غلط محض است و فرماید کہ ہمین اصح است ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی مشرق است و مقابل آن خاور

است بمعنی مغرب لیکن قوسی گفته که لفظ باختر وخاور بمعنی مشرق و مغرب مشترک اند
وخاور بمعنی مغرب در کلام قدما بیشتر آمده و در کلام متاخرین بیشتر بمعنی مشرق. صاحب
قاطع بذکر قول برهان فرماید که باختر را از اضداد شمردن و بمعنی مشرق نیز گمان بردن علت
غائی وضع لفظ را که حصول علم ویقین است ازمیان بردو فرماید که نے نے خاور
بمعنی مشرق است و باختر بمعنی مغرب **مؤلف** عرض کند که صاحب سفرنگ دساتیر
در (نامۂ شت جی افرام) گفته که خاور بخاے معجمه با الف و فتحه واو وسکون راے
مهمله مشرق را گویند و باختر بباے ابجد بالف کشیده وسکون خاے معجمه و فتحۂ تاے فوقانی
وسکون را مغرب است وبس. پس بخیال ما آنانکه استعمال این هردو لفظ برعکس
هم کرده اند خلاف حقیقت رفته اند و بر استناد استعمال شان این هردو لفظ از لغات
اضداد قرار یافت وحقیقت همین است که خاور مشرق است و باختر مغرب و معاصرین
عجم هم همین معنی بر زبان دارند و قیاس ما اینست که خور در فارسی زبان بمعنی روشنی
بسیار است و مجازاً آفتاب را هم گویند پس (خورور) بمعنی صاحب آفتاب و
آفتاب دارنده کنایه باشد از مشرق و واو اول بدل شد بالف چنانکه ورج و وارج
وریب و اریب. توغ و تاغ و راے مهملۂ اول از کثرت استعمال حذف شده
خاور باقی ماند وهمچنین اختر نام یکے از منازل قمر است که تحقیقش بجاے خودش
گذشت و بر سبیل مجاز قمر را هم توان گفت پس باختر بمعنی صاحب ماه و دارندهٔ
قمر که کلمهٔ با درینجا بمعنی همه هم است که گذشت دو الف جمع شد و یکے ازآن

حذف کردند باختر شد و مغرب را بدین وجہ باختر گفتند کہ من وجہٖ ظہور ماہ از مغرب می شود یعنے صورت ہلال در مغرب بنظر می آید پس چنانکہ مشرق صاحب شمس است ہمچنان مغرب صاحب قمر است ازینجاست کہ محققین اہل زبان استعمال این را برعکس تحقیق بالا غلط دانستہ اند و صاحب سفرنگ دساتیر ہم بر بیان معنی حقیقی قناعت کردہ و از استعمال متضاد اہل زبان کاری نگرفتہ و اعتنائی بران نکردہ پس معاصرین عجم را باید کہ در کلام خود استعمال لفظ صحیح کنند و بر استناد متقدمین و متاخرین صحت لفظ را از دست ندہند (اردو) (۱) مغرب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ سورج کے چھپنے کی جگہہ ۔ پچھم ۔ غرب ۔ (۲) مشرق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث جائے شرق یعنے روشنی نکلنے کی جگہہ ۔ طلوع ہونے کا مقام ۔ پورب ۔ مغرب کا نقیض ۔ آپ ہی فرماتے ہین کہ حضرت ناسخ نے اسکو مذکر بھی باندہا ہے (ع) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا ؎ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ؎

(۳) باختر ۔ بقول غیاث بمعنی ملک خراسان و نواحی قندہار را گویند ۔ صاحب آنند ہم بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ بلحاظ جغرافیاے سلف فارسیان ملک خراسان را از ممالک مغربی خود می دانستند ہمین وجہ باشد کہ آنرا موسوم بہ باختر کردند (اردو) فارسی مین باختر ملک خراسان اور مضافات قندہار کو کہتے ہین ۔

باختن بقول نوادر (۱) بمعنی اشتغال کردن ببازی نرد و شطرنج و گوے و شکار

و مانند آن و بقول بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی بازی کردن (زلالی خوانساری ؎)
پیشا پیش رخش فتنہ می تاخت ؛ بر رخ موی لعب عشوہ می باخت ؛ (اردو) کھیلنا
- بقول آصفیہ - بازی کرنا - دل بہلانا - بازیدن کا ترجمہ - شطرنج یا گنجفہ یا چوسر وغیرہ کا شغل کرنا
(۲) باختن - بقول بحر بمعنی خرچ کردن و بقول صاحب ضمیمہ برہان بمعنی خرج دادن صاحب
مؤید بحوالۂ قنیہ - صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) خرچ کرنا - بقول آصفیہ - صرف کرنا -
(۳) باختن - بقول صاحب بحر و مؤید بمعنی دادن و بخشیدن باشد - صاحبان ضمیمہ
برہان و شمس ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد - (اردو)
دینا - بقول آصفیہ - دادن کا ترجمہ - بخشنا - عطا کرنا - مرحمت کرنا -
(۴) باختن - بقول بحر نقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندن کہ بہندی ہارنا گویند
صاحب موارد ہم ذکر این کردہ (ظہوری ؎) بروا یدل تو حریف دگر اندوز کہ من
؛ باختم ہر چہ بجز یار قمار آخر شد ؛ (حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ فرماید ع)
با حریف غم او ہر دو جہان باخت معین ؛ (اردو) ہارنا - بقول آصفیہ - در باختن کا
ترجمہ - بازی میں دینا - داؤں میں یا شرط میں دینا - قمار میں نقصان اوٹھانا جیتنے کا نقیض
(۵) باختن - بقول موارد برباد و ضائع کردن چنانکہ صائب گوید (؎) رنگ خواہش
لذت عمر ابد را می برد ؛ آبرو نتوان برای آب حیوان باختن ؛ دیگر کسے از محققین
مصادر ذکر این نکرد - صاحب نوادر ہمین معنی را بہ ذیل (در باختن) ذکر کردہ است

(اردو) ضائع کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کھونا۔ برباد کرنا۔ تلف کرنا۔

(۶) باختن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن و ترک کردن (صائب ؎) سبزکن چون مور در ملک قناعت گوشۂ؛ تا شود آسان ترا ملک سلیمان باختن؛ دیگرکسے از محققین مصادر ذکر این نکرد (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ ردکرنا۔

(۷) باختن۔ بقول موارد بمعنی پریدن و دور شدن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ باختن گاہے لازمی نیز می آید چنانکہ باختن رنگ بمعنی رفتن رنگ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت باختن رنگ بجاے خودش می آید (اردو) اڑنا۔ بقول امیر۔ فق ہونا۔ پھیکا پڑنا۔ جاتا رہنا (رنگ کے ساتھ) (وزیر ؎) یاد قاتل مین فقط آنکھین لہو روتین نہین؛ جب اڑا چہرے سے اپنے رنگ سیل خون ہوا؛

(۸) باختن۔ بقول موارد بمعنی نظرکردن بمحبت باشد چون نظر باختن (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) مردم چشم من ار با تو نظر باخت چہ شد؛ عشق بازی صفت مردم صاحب نظر است؛ دیگرکسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ باختن درین شعر بمعنی چہارم اوست کہ گذشت و از مجرد باختن بمعنی نظرکردن بہ محبت ہرگز پیدا نمی شود و مصدر اصطلاحی (باختن نظر) بجاے خودش می آید (اردو) نظرکو ہار دینا۔ باعتبار نظر مغلوب ہونا۔

(۹) باختن۔ بقول موارد بحوالۂ ملحقات بمعنی چرخ دادن۔ صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این کردہ و مقصود صاحب موارد ازہمین باشد کہ صاحب ملحقات ذکرش کرد و سند استعمالش پیش نشد و دیگرکسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را

نشاید (اردو) گھمانا۔ بقول آصفیہ۔ پھرانا۔ چکر دینا۔

باختن آبرو مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برباد و ضائع کردن آبرو و عزت و بے آبرو شدن باشد و این متعلق باشد بمعنی پنجم باختن کہ گذشت و سند این ہمدر انجا مذکور و (آبرو باختن) ہم در معدودہ مذکور شد (اردو) عزت برباد کرنا۔ بے آبرو ہونا۔ دیکھو آبرو باختن

باختن جان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن جان و ترک کردن آن باشد و این متعلق باشد بمعنی ششم باختن کہ گذشت (صائب ؎) چیست جان تا زیر تیغ یار نتوان باختن ۔ سہل باشد پیش آب زندگی جان باختن ۔ (اردو) جان دینا۔ بقول آصفیہ۔ جان تسلیم کرنا۔ مرنا (غالب ؎) جان دی۔ دی ہوئی اوسی کی تھی ۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا ۔

باختن جہان مصدر اصطلاحی۔ در باختن جہان باشد و این متعلق است بمعنی چہارم باختن کہ گذشت و سند این از (خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ ع) باحریف غم او ہر دو جہان باخت معین ۔ (اردو) دنیا کو ہار دینا ۔

باختن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آوردہ بمعنی نابینا شدن۔ صاحب موارد ہم بر حاشیۂ کتاب بحوالہ مصطلحات ذکر این کردہ (صائب ؎) نیست کار ہر کسے دل را مصفا ساختن ۔ کو باخت چشم آنکس کہ این آئینہ را پرداز کرد ۔ **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این متعلق بہ معنی پنجم باختن باشد کہ بجایش گذشت و کنایہ از نابینا شدن توان کرد۔ (اردو) اندھا ہونا۔ بقول امیر۔ اندھا کرنا کا لازم (داغ ؎) ہائے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ ۔ آنکھ

ہمین دیکھے تو بس اندھا ہو جاے ؎

باختن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آوردہ بمعنی شکستن رنگ و شکستہ شدن آن۔ خان آرزو در چراغ بذیل باختن فرماید کہ بمعنی رفتن رنگ باشد و بقول صاحب موارد دور شدن و پریدن رنگ (اشرف ؎) بسکہ رنگ خون زہیبت باخت در اندام من ؛ کار پستان می نماید شیشۂ حجام من ؛ (حزین ؎) شود ز باختن رنگم آتشین لعلت ؛ چہ تازگیست عتاب بہانہ جوے ترا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ باختن در ینجا بمعنی ہفتم اوست کہ گذشت (اردو) رنگ اُڑنا۔ رنگ اُڑ جانا۔ بقول آصفیہ رنگ جاتا رہنا۔ رنگ متغیر ہو جانا۔

باختن سر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن و ترک کردن سر و کنایہ از فدا کردن سر باشد و این متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت و بخیال ما تخصیص با سر ندارد چنانکہ از ملحقات ظاہر۔ (صائب ؎) قطرۂ گوہر گہر از بحر عمان کردن است ؛ سر چو شبنم در رہ خورشید تابان باختن ؛ (اردو) سر کھونا۔

باختن عمر مصدر اصطلاحی بمعنی برباد و ضائع کردن عمر باشد و این متعلق باشد بمعنی پنجم باختن کہ گذشت (حزین ؎) عمر گر باختہ ام نیست حزین افسوسم ؛ در دیا کے کہ منم سود و زیان ہر دو یکیست ؛ (اردو) عمر برباد کرنا۔ عمر ضائع کرنا۔

باختن لعب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مشغول شدن بہ لعب و این متعلق باشد بمعنی اوّل باختن کہ گذشت و سند این ہمانجا مذکور (اردو) کھیلنا دیکھو باختن کے پہلے معنے

باختن ملک مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن و ترک کردن ملک باشد و اینہا متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت

شدن نظر (صائب ؎) چون ز حال دل صاحب نظرانی غافل ؛ تو کہ در آئینہ با خویش نظر باختۂ ؛ وسند دیگر ہمانجا مذکور شد (اردو) نظر کو ہارنا۔ لفظی ترجمہ ہے۔ نظر مغلوب ہونا۔ مرادی معنے۔

وسند این ہم در انجا مذکور (اردو) ملک چھوڑنا۔ ملک کو ترک کرنا۔

باختن نظر مصدر اصطلاحی۔ بخیال ما این مصدر متعلق است بہ معنی چہارم باختن کہ تحقیقش گذشت و درینجا کنایہ باشد از مغلوب و عاجز

باختو بقول شمس لغت فارسی است معرب باخر بمعنی نشستگاہ واز استادے سند آرد (؎) چرخ را نشرۂ نون والقلم است از مہِ نو ؛ کان ہمہ سرخی در باختو آمیختہ اند ؛ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ نہ باختو معرب است و نہ باخر در فارسی زبان بمعنی نشستگاہ آمدہ وسندے کہ از استاد گم نام پیش کردہ است در مصرع ثانی آن جا دارد کہ باختر را کہ بمعنی مغرب است باختو نقل کردہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہیچ بفہم ما نمی آید و نمیدانیم کہ در تحریف کتابت چہ کارسازی ہاست (اردو) نشستگاہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھک۔ دیوانخانہ۔

باختہ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ باخاے موقوف (۱) راہے کہ غیر در رہ براے آمدن بخانہ بود و فرماید کہ بعضے با باے فارسی آوردہ اند و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بروزن تاختہ و نیز فرماید کہ در ادات معنی آن مطلق راہ نوشتہ۔ صاحب برہان و رشیدی وغیرہ ہمین معنی بلفظ باخسہ ذکر نمودہ اند کہ می آید طالب سند استعمال باشیم اگر تصدیق فوقانی چہارم شود توانیم عرض کرد کہ مبدل باخسہ کہ بسین مہملہ عوض فوقانی می آید سین مہملہ بہ فوقانی بدل

شود چنانکہ سیر و تیر (اردو) دیکھو باخسہ کے پہلے معنے ۔

(۲) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالہ شرفنامہ گذارۂ چہار پہلو را نیز گویند ۔ دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی راہ چہار گوشہ کہ از یک مقام بچار سو جاری باشد و بدین معنی ہم اسم جامد گیریم (اردو) چوراہہ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ وہ جگہہ جہان سے ہر چار طرف کو ایک راستہ جاتا ہو (بحر ۵) گراہے کوئی پتلا اوس بت کافر کے صدقے کا ٭ کہ چوراہے کو اکثر پوجتے ہندو نکلتے ہین ٭

(۳) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالہ ادات بمعنی حجرہ و کمرہ نیز آمدہ دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) حجرہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ کوٹھڑی ۔

(۴) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالہ شرفنامہ بمعنی پرواره و پرواره بقول برہان بمعنی خانۂ تابستانی ۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) سردابہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تہ خانہ ۔

(۵) باختہ ۔ بقول رہنماکہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی درباختہ و نقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندہ باشد مؤلف گوید کہ از (مصدر باختن بمعنی چارمش) اسم مفعولش (اردو) ہارا ہوا ۔

باخدا کار است مارا ناخدا در کار نیست	مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی

تقریظ از خامهٔ خاکسار میرزا غلام حسن جواہر رقم تمیز تخلص عجمی الاصل

بندهٔ ہیچمدان شکسته قلم میرزا غلام حسن المخاطب به جواہر رقم از رہگذریکه در کتابت این نسخهٔ بے نظیر دلپذیر که در فن لغت مجموعه ایست موصوف بجمیع صفات و موسوم به آصف اللغات حصهٔ وافی بر داشتم خواستم تا به تقریظ چند سطری این نسخه بے بہا پردازم مگر ہیہات در چنین میدان بیکران مرکب خامه را جولان دادن از تحت الثرٰی بکنگرهٔ عرش معلی کمند انداختن است۔ تاہم چونکه مؤلف عالیجناب و محقق مستطاب در تالیف این نسخهٔ نایاب زحمتہا کشید و متحمل بار مصارفہا که گردید مرا نمی گذارد که قطعاً از ان قطع نظر کنم۔ اگر بنظر غور و تعمق نگریسته شود میتوان دریافت که اگرچه اکثر تالیفات و تصنیفات از مؤلف ممدوح الشان و مصنف وحید الزمان مثلاً در فنون جُمل و فلاحت و سیاق و تاریخ وغیره وغیره امثالہم که در دست مردمان ہستند ہر یکی بجاے خود چشمه ایست فیاض که از ان لب تشنگان علوم معقول و طالبان فنون منقول بحسب خواہش و ظرف خویش سیراب می شوند براے باقیات الصالحات سرمایهٔ بود بس کافی و بجہته بقاے نام نامی ایشان مایهٔ بود بس وافی ولیکن طبع غراے دقت پسند و خاطر ہمت بلندِ مؤلف رفیع مکان براین اکتفا ننموده رجوع به تالیف لغت فارسی زبان آورد که پس ازآن طلبا و کملا را احتیاج رجوع بہیچ لغتی باقی نماند۔ بنابراین مؤلف ممدوح الشان بنا کردند تبالیف بسیط

موسوم بہ آصف اللغات کہ کاری بود بس سترگ ۔ اگرچہ چین کتابت مبیضۂ چاپ ہر قدر محسنات و نکات کہ در و مملو ہستند از نظرم گذشت ۔ امکان ندارم کہ یگان یگان ہر یکے را جداگانہ درین چند سطور برشمارم ۔ ہمانا در تحقیق السنۂ لغات و بدست آوری اسناد مستند و دریافت لغات اصلی و وضعی و تصحیح تصحیف صاحبان آن ہر قدر سعی موفورہ و جہد بلیغ کہ بکار برد بس شایان مؤلف ممدوح الشان است و بس بالخصوص در برآوردن ماخذہاے لغات ہر زبان چہ تمثیلی و چہ اصطلاحی و چہ استعمالی از زبانہاے عربی و فارسی و ترکی و یونانی و سنسکرت و غیرہم زحمت ہا کہ کشید از قوۂ ادراکیہ بیش از طاقت بشری کہ منجر بعلالت سخت گردید چون خواست خداے توانا مقتضی آن شد کہ این کار سنگین و سترگ کہ فوائد عجیبۂ کثیرہ براے طالبان تحقیق پسند در و مستتر است بدست خاص مؤلف عالیقدر انجام پذیرد ۔ پس از آنکہ حکماے انگلیسی و امریکانی وغیرہ وغیرہ کہ بصارت کامل در فن طبابت و حکمت داشتند از معالجہ عاجز آمدہ جواب دادند ۔ او حکیم علی الاطلاق شفاے مرض لا دواے شان را از دست طبیب نابینا و از قدرت کاملہ و حکمت بالغۂ خویش عطا فرمود کہ ہفتمین جلدش بدست مؤلف ممدوح الشان زیور اختتام پوشیدہ شایع گردید و مؤلف عالی قدر بلا لحاظ منافع و مصارف کثیرۂ خویش چیزی را کہ باین مشقت و جانفشانی ہاے سالہا صورت تدوین پذیرفتہ مع حق تالیف براے مطابع و کتب خانہ ہاے عمومی وقف فرمود قابل قدر و لتیین است و بس ۔ و حقیر خاتمۂ این تقریظ را برہمین دعاے حضور قلبی

ختم می کنم کہ او قادر، توانا عمر طبیعی با صحت کاملہ از عنایت خویش بمؤلف والاقدر عطا فرماید کہ جملہ مجلدات ضخیم این کتاب نایاب کہ بہ بست و ہشت جلد اندازہ می کنند بدست مؤلف ممدوح الشان و بخط طی این ہیچمدان انجام پذیرد کہ این دعا بحق او دعائی است بحق خود ما ہم ۔ آمین ثم آمین ۔

خاکسار غلام حسن جواہر رقم

قطعہ تاریخ

شکر خدا زین فن بسیط	مرحلۂ ہفتم شد طے
سال اشاعت گفت تمیز	بستم ذی حج ہنجم دے
	۱۳۴۲ ہجری

فہرست تالیفات خان بہادر۔ شمس العلما ۔ نواب عزیز جنگ بہادر ولا

تاریخ النوائط - یہ فن تاریخ کی کتاب ہی ۲۵۹ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت پانچ روپیہ خرچ ٹپہ ۸ ر

عطیات سلطانی - یہ شاہان سلف کی عطایای نقدی و اراضی کی تاریخ ہی ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت تین روپیہ خرچ ٹپہ ۶ ر

محبوب السیر - یہ فرمانروایان دکن کی تاریخ ہی تا زمانہ غفران مکان میر محبوب علیخان بہادر نور اللہ مرقدہ مع ضمیمہ نگارستان آصفی ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت تین روپیہ خرچ ٹپہ ۵ ر

سیاق دکن - یہ عربون کے سیاق قدیم کی تاریخ ہی جسمین حیدرآباد کے دفتری سیاق کا بھی بیان ہی ۸۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۴ ر

فلاحۃ النخل - یہ فن فلاحت مین کاشت کھجور سے متعلق اور ۸۸ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصہ خرچ ٹپہ ۵ ر

کاشت انگور - یہ فن فلاحت مین انگور سے مخصوص ہی اور ۴۶ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت ڈیڑھ روپیہ خرچ ٹپہ ۶ ر

کاشت ترکاری - یہ فن فلاحت مین ترکاریون کی کاشت سے متعلق اور ۱۵۷ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصہ خرچ ٹپہ ۴ ر

غرائب الجمل یہ فن تاریخ گوئی سے متعلق ہے اور ۱۰۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۲ ر

حیوۃ الحمام - یہ فن طیور سے متعلق کبوتر سے مخصوص اور ۴۳ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصہ خرچ ٹپہ ۲ ر

کلیات نظم ولا - یہ فن شعر مین ہین قصائد و غزلیات اور رباعیات و قطعات تاریخ کا مجموعہ ہی جسکو دیباچہ مین مؤلف کی مختصر سوانح عمری ہی ۴۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت عصہ خرچ ٹپہ ۵ ر

صحف اللغات - یہ فن لغت مین ایک مبسوط کتاب جو ۲۸ جلد پر شامل ہی جسمین صرف سات جلدین چھپی اور باقی جلدین چھپ رہی ہین - فارسی اردو زبان کا لغت مطبوعہ ساتون جلد ۲۴۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی ترجمہ اردو سات جلدون کی قیمت للعہ خرچ ٹپہ سے ر

مندرجہ بالا کتب پبلک لائبریریز کے لئے صرف خرچ ٹپہ پر وقف ہین -

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ [illegible]

۲۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۳۔ طلبا [illegible] کتابیں [illegible]

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible] جاری [illegible]

۵۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا [illegible] منع ہے

۶۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی

فقط